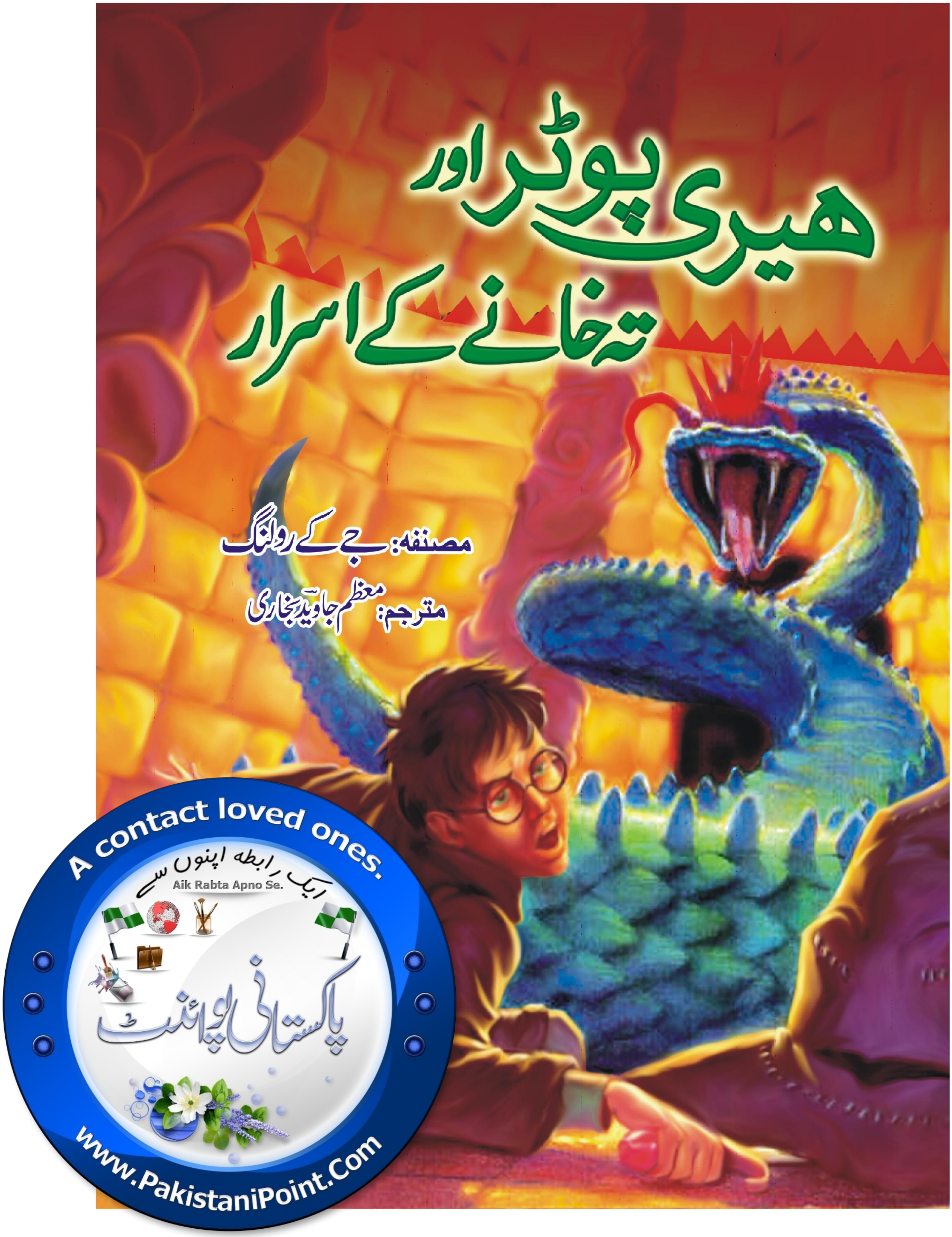

A contact loved ones.
ایک رابطہ اپنوں سے
Aik Rabta Apno Se.
پاکستانی پوائنٹ
www.PakistaniPoint.Com

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (دوسری کتاب کا ترجمہ)

Harry Potter and the Chamber of Secrets

ہیری پوٹر

اور

تہ خانے کے اسرار

......مصنف......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

فہرست ابواب

پہلا باب	بدترین سالگرہ	4
دوسرا باب	ڈوبی کی تنبیہ	17
تیسرا باب	بھٹ میں قیام	31
چوتھا باب	کتاب گھر کا تماشا	51
پانچواں باب	جھگڑالو درخت	77
چھٹا باب	نئے استاد کا کمال	101
ساتواں باب	نادیدہ آواز	123
آٹھواں باب	یوم موت کا جشن	145
نواں باب	دیوار پر پُراسرار تحریر	166
دسواں باب	شریر بالجر	189
گیارہواں باب	مبارزتی انجمن	212
بارہواں باب	بھیس بدل سیرپ	239
تیرہواں باب	پُراسرار ڈائری	262
چودہواں باب	کارنیلوس فج	284
پندرہواں باب	ایراگاگ	300
سولہواں باب	خفیہ تہ خانے کے اسرار	318
سترہواں باب	سلے درن کا جانشین	340
اٹھارہواں باب	ڈوبی کا انعام	361

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

پہلا باب

بدترین سالگرہ

یہ کوئی انہونی بات نہیں تھی کہ پرائیویٹ اسٹریٹ کے مکان نمبر چار کے مکینوں میں صبح سویرے ناشتے پر گرما گرم منہ ماری نہ ہوئی ہو۔مسٹر ورینن ڈرسلی صبح وقت سے کچھ پہلے ہی بیدار ہو گئے تھے۔ان کی نیند اچاٹ ہونے کی حقیقی وجہ دراصل تیز چیختی ہوئی گونج تھی جو کہ ان کے بھانجے ہیری کے کمرے میں موجود اس کی مادہ الّو کے حلق سے برآمد ہوئی تھی۔

''حد ہوگئی!.......اس ہفتے میں تیسری بار میرے ساتھ ایسا ہوا ہے۔''مسٹر ورینن ڈرسلی کے چہرے پر گہری ناراضگی اور جھنجھلاہٹ چھائی ہوئی تھی۔''مجھے اس خبیث الّو کے بارے میں سنجیدگی سے کچھ سوچنا چاہئے......!''وہ ناشتے کی میز کے قریب پہنچ کر بلند آواز میں سیڑھیوں کی طرف دیکھ کر گرجے جہاں ہیری سہما ہوا کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔''اگر یہ منحوس چیخ وپکار بند نہ ہوئی تو مجھے یقیناً یہ گھر چھوڑ کر کوئی دوسری پرسکون جگہ تلاش کرنا پڑے گی۔ جہاں کم از کم صبح سویرے یہ منحوس آواز سننے کو نہ ملے گی۔اگر تم اس واہیات الّو پر قابو نہیں رکھ سکتے تو میں اُسے اپنے گھر سے باہر نکال دوں گا......تم سمجھ گئے نا......میں کیا کہہ رہا ہوں!''

ہیری نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر صفائی دینے کی کوشش کی۔

''انکل ورینن! وہ پنجرے میں بند پڑے پڑے اکتا چکی ہے،اسے کھلے آسمان میں پرواز کی عادت ہے اگر میں اسے صرف رات کو کھلا چھوڑ دوں تو شاید......''

انکل ورینن غرائے۔''کیا میں تمہیں احمق دکھائی دیتا ہوں۔''ان کی جھنجھلاہٹ اس قدر بڑھ گئی کہ تلے ہوئے انڈے کا ایک ٹکڑا منہ میں جانے کے بجائے ان کی ہونٹوں پر لٹکی ہوئی گھنی مونچھوں میں اُلجھ کر رہ گیا جو لٹک کر اس کی صورت کو مضحکہ خیز بنا رہا تھا۔ہیری اپنی ہنسی بمشکل روک پایا۔''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس منحوس الّو کو باہر نکالنے کے بعد کیا ہوگا؟''یہ کہہ کر انہوں نے اپنی بیوی ''پتونیہ'' کی طرف گہری نظر ڈالی جو کہ سراسیمگی کے عالم میں انہیں دیکھ رہی تھی۔ابھی ہیری جواب دینے کا سوچ ہی رہا تھا کہ عین اسی وقت ان کے لاڈلے اور منہ پھٹ بیٹے ڈڈلی کی زوردار ڈکار کمرے کی فضا میں گونج اُٹھی، ہیری کو یوں لگا جیسے اس کے الفاظ آپس میں

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

گڈمڈ ہوکر رہ گئے ہوں۔

''مجھے ابھی اور ناشتہ کرنا ہے......!'' ڈڈلی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

آنٹی پٹونیہ نے اپنے بھاری بھرکم پلے ہوئے لاڈلے بیٹے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''فرائی پین میں ابھی اور ناشتہ موجود ہے......میرے بچے! ہمیں تمہاری تندرستی کی گہری فکر ہے، عمدہ نشوونما کیلئے پیٹ بھر کر کھانا جسم اور دماغ دونوں کی تندرستی و مضبوطی کیلئے نہایت مفید ہے......ویسے مجھے نہیں لگتا کہ وہاں سکول میں تمہیں کچھ عمدہ کھانے کو ملتا ہوگا۔'' آنٹی پٹونیہ نے فرائی پین میں سے خاصی مقدار میں کھانا اس کی پلیٹ میں ڈال دیا۔ ہیری ناشتے کی میز کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔

''پٹونیہ! بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔ جب میں سمیلٹنگ میں ہوا کرتا تھا، کبھی بھی بھوکا نہیں رہا۔'' ویرنن انکل نے جوشیلے انداز میں سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔''ڈڈلی کو وہاں کھانے کی کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی ہوگی......کیوں میں نے صحیح کہا نا ڈڈلی!''

ڈڈلی بے تکا کھا کھا کر اس قدر موٹا ہو چکا تھا کہ کچن کی کرسی اس کیلئے تنگ پڑ گئی تھی۔ کولہوں کا گوشت کرسی کے دونوں طرف لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے باپ کی بات سن کر للچائی نظریں پلیٹ میں گاڑے مسکرایا۔

''مجھے فرائی پین اُٹھا کر دو۔'' ڈڈلی یکدم ہیری کی طرف مڑ کر تحکمانہ انداز میں غرایا۔

''تم جادوئی الفاظ بولنا بھول ہی گئے ہو۔'' ہیری نے چڑ کر کہا۔ اس سادہ سے جملے ان تینوں کا منہ بگڑ گیا اور چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیل گئے۔ ان کی آنکھوں میں خوف کے سائے لرزتے دکھائی دے رہے تھے۔ لحہ بھر کیلئے تو ڈڈلی کو اپنی سانس رُکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ جادو کا تصور اس قدر دہشت ناک تھا کہ وہ کرسی پر اپنا توازن سنبھال نہیں پایا اور ایک طرف لڑھک گیا۔ ڈڈلی کے زمین پر گرنے کا اتنا دھما کہ ہوا پورا کچن ہل کر رہ گیا۔ آنٹی پٹونیہ جادو کے خوف میں مبتلا تھیں کہ کچن کا دھما کہ سن کر ان کی سٹی گم ہوگئی۔ گہری چیخ ان کے لبوں سے نکل گئی۔ وہ خوف و حیرت سے اپنا منہ دبانے کی کوشش کرنے لگیں اور مسٹر ڈرسلی اُچھل کر اپنے قدموں پر کھڑے ہوگئے اور ان کی کنپٹی کی نسیں پھڑکنے لگیں۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے ہیری کو گھور رہے تھے۔ ہیری ان کی تیور دیکھ کر گھبرا گیا۔

''میرا مطلب تو صرف یہ تھا کہ اس نے فرائی پین مانگتے ہوئے ''پلیز'' نہیں کہا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔'' ہیری نے ان کے بگڑے ہوئے چہرے دیکھ کر جلدی سے صفائی پیش کی۔

انکل ویرنن نے غصے سے تھوک اگلتے ہوئے میز پر زوردار مکا مارا اور چلا کر بولے۔

''میں تم سے کہا تھا نا......کہ ہمارے گھر میں 'جادو' کا نام بھی مت لینا لڑکے!''

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''لیکن میں تو......'' ہیری ہکلایا۔

''ڈڈلی کو ڈرانے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' انکل ورنن کی آنکھیں غصے کے مارے دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ان کے دونوں ہاتھ بھینچے پڑے تھے، شاید کوئی پل ہوتا کہ وہ اُٹھ کر ہیری کو پیٹنا شروع کر دیتے۔ ہیری ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ خوف کی سرد لہر اس کے بدن میں دوڑنے لگی۔ اس نے اپنی عینک کو ٹھیک کرتے ہوئے دوبارہ صفائی دینے کی کوشش کی مگر انکل ورنن کا پارہ ساتویں آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ گرجتے ہوئے بولے۔

''میں نے تمہیں پہلے سے خبردار کیا تھا کہ میں یہ ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ میری اس چھت کے نیچے تم کوئی بھی ایسی حرکت کرو جو انسانوں سے مختلف اور پاگلوں کی سی ہو۔''

ہیری انکل ورنن کا آگ بگولا چہرہ دیکھ کر سہم گیا۔ اس نے اس کے بھیانک چہرے سے نظریں ہٹا کر دوسری طرف دیکھا جہاں اس کی آنٹی پیٹونیہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ بالکل زرد پڑ چکا تھا جیسے کسی نے ان کا خون تک نچوڑ لیا ہو۔ وہ بھاری بھرکم ڈڈلی کو اس کے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش میں مصروف تھی۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے میں آئندہ خیال رکھوں گا!'' ہیری دونوں ہاتھ اُٹھا کر بولا۔

انکل ورنن کا غصہ تھم گیا اور وہ ہیری کو تیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنی کرسی پر واپس بیٹھ گئے۔ وہ ابھی تک بھڑکے ہوئے گینڈے کی مانند ہانپ رہے تھے۔ انہوں نے کانٹا پکڑا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کے کناروں سے ہیری کی طرف دیکھا جو صورتحال یکدم بگڑ جانے پر پریشان کھڑا تھا۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا۔ انکل ورنن کا اکثر غصہ اسی پر اترتا تھا۔ شاید اس لئے وہ انکل ورنن کے مقابلے میں کم عمر بچہ تھا۔

ہیری اپنے پہلے سال کی پڑھائی مکمل کر کے گرمیوں کی تعطیلات گزارنے کیلئے گھر واپس آیا تھا۔ حالانکہ اس کا قطعی دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ ہوگورٹ سے پرائیویٹ ڈرائیو اسٹریٹ میں لوٹے، وہ جب سے گھر لوٹا تھا انکل ورنن اس سے کچھ ایسا ہی سلوک کر رہے تھے، ان کے خیال میں جیسے ہیری پوٹر کوئی بچہ نہ ہو بلکہ کوئی زوردار قسم کا بم ہو جو کسی بھی وقت پھٹ کر ان کے گھر کو راکھ کا ڈھیر بنا ڈالے گا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ہیری کوئی عام بچہ نہیں تھا بلکہ وہ ایک ''جادوگر'' تھا۔ ایک ایسا تازہ دم جادوگر جو کہ اپنا پہلا سال ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم میں گزار کر لوٹا تھا۔ اگر ڈرسلی خاندان اس کی واپسی اور چھٹیوں کے خاتمے تک کے قیام سے خوفزدہ اور ناخوش تھا تو اس میں ہیری کی اپنی کوئی غلطی نہیں تھی۔ حقیقت تو یہ تھی کہ ہیری خود ان سے زیادہ ناخوش اور غمگین تھا۔

ہیری ان اُداس لمحات کو گن گن کر گزارنے پر مجبور تھا۔ ہوگورٹ اسکول اس کی تمناؤں کا پرتو بن چکا تھا۔ اس کی یادا تنی گہری اور

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

شدید تھی کہ وہ اکثر تڑپ کر رہ جاتا۔ ہوگورٹ کی جدائی اس کیلئے ایسے ہی تھی جیسے بھوک کی شدت میں پیٹ میں اُٹھنے والے مروڑ۔ اس کی نظروں کے سامنے اکثر سکول کی قلعے جیسی عمارت گھوم جاتی، پیچ دار راہداریاں، خفیہ راستے، سمت بدلتے ہوئے زینے اور در و دیوار سے نکلتے گھستے بھوت اسے بے حد یاد آتے۔ ڈاک لاتے ہوئے الوؤں کی آمد کا منظر، بڑے ہال میں کھانے کی دعوتوں والی ضیافتیں، سکول کے بلند مینار والے کمرے میں مسہری دار پلنگ پر پُرسکون نیند کا لطف، ہیگرڈ کے پاس تفریحاً جانا اور اندھیرے جنگل کے کنارے پر واقع سکول کے بڑے میدان کے ایک کونے میں بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں بیٹھ کر چائے پینا جو کہ اسکول کی چابیوں اور بڑے میدان کا واحد محافظ تھا، اور خاص طور پر جادوگروں کے مقبول ترین کھیل...... کیوڈچ کا مزہ ہی کچھ اور تھا جو ماگلوؤں کی دُنیا میں ناقابل یقین تھا۔ جادونگری کا سب سے زیادہ مشہور و مقبول کھیل جس میں چھ میناروں والے چھلے دار گول ہوتے ہیں، چار اُڑتی ہوئی مختلف گیندیں اور چودہ کھلاڑی جو بُہاری ڈنڈوں پر ہوا میں پرواز کرتے ہیں۔

ہیری جیسے ہی واپس گھر پہنچا تو انکل ویرنن نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ انہوں نے ہیری کا تمام سامان جس میں جادوئی علم کی کتب، جادوئی چھڑی، سکول کا چوغہ نما یونیفارم، جادوئی ادویہ بنانے والی کڑھائی اور سب سے بہتر رفتار والا نیمبس 2000 بُہاری ڈنڈا شامل تھا، ہیری سے چھین کر سیڑھیوں کے نیچے موجود چھوٹے سے گودام میں بند کر کے اس کے دروازے پر بڑا سا تالہ ڈال دیا تھا جس کی کنجی ہمیشہ اس کے قبضے میں رہتی تھی۔ سیڑھیوں کے نیچے یہ چھوٹا سا گودام ایک سال پہلے تک ہیری کی مستقل رہائش گاہ تھی جہاں وہ دس سالوں سے قیدی کی سی زندگی بسر کر رہا تھا۔ یہ سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا، ہیری کی جگہ اس کے سامان نے لے لی تھی۔ اس طرح ہیری کو ذرا بھی موقعہ نہ مل سکا کہ وہ بُہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر کیوڈچ کی مشق کر پاتا۔ اگر اس کے سکول واپس لوٹنے پر ناکافی مشق کی بناء پر اسے فریق کی ٹیم سے نکال باہر کر دیا جاتا یا چھٹیوں کا کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے کڑی سزا بھگتنا پڑتی...... ڈرسلی خاندان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ ہیری اور ہوگورٹ کے تعلق کو جوڑنے سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مسٹر ڈرسلی کا شمار ان لوگوں میں تھا جنہیں جادونگری میں ''مگل'' کہا جاتا تھا۔ (یہ ایسے لوگوں کیلئے اصطلاح تھی جن کی رگوں میں خون کا ایک قطرہ بھی جادوگروں کا نہ ہو یعنی وہ خالص انسان ہوں) مسٹر ڈرسلی اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ جادوگر ہونا اور جادونگری پر یقین رکھنا نہایت شرمناک بات ہے اور وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ان کے گھر میں کوئی فرد ایسا ہو جو نہ صرف خود جادوگر ہو بلکہ جادوگری کی تعلیم بھی حاصل کرے، اگر یہ بات کسی دوسرے کو معلوم ہو جاتی تو یقیناً یہ ان کیلئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ انکل ویرنن نے ہیری کی مادہ الو ''ہیڈوگ'' کو بھی اپنی جارحیت کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے ہیڈوگ کو پنجرے میں بند کر کے ایک بڑا سا قفل لگا ڈالا تا کہ وہ نہ باہر نکل سکے اور نہ لوگوں کو ہیری کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکے۔ ہیڈوگ کے اس ساتھ اس ناموزوں سلوک کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ہیری کے پیغام

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

جادونگری میں نہ لے جاسکے اور جادونگری سے اس کا رابطہ ختم ہوکر رہ جائے۔

ہیری کا حلیہ ڈرسلی خاندان سے کافی الگ تھلگ تھا۔ وہ لمحہ بھر کیلئے بھی ان کا رشتہ دار نہیں لگتا تھا۔ انکل ورنن نہایت بھاری بھرکم اور موٹی توند کے مالک تھے، ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں چہرے پر عجیب سی لگتی تھیں۔ ان کی گردن نہ ہونے کے برابر تھی، دیکھنے میں معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کب ٹھوڑی ختم ہوئی اور کب سینہ شروع ہوگیا۔ چہرے پر اگر کوئی چیز نمایاں دکھائی دیتی تھی تو وہ ان کی سیاہ بڑی مونچھیں تھیں جو دونوں گالوں پر بے ہنگم انداز میں پھیلی ہوئی، ناک جتنی اونچی اور بالائی ہونٹ کے اوپر چھائی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ انکل ورنن کے مقابلے میں پتونیہ آنٹی بالکل مختلف تھیں، ان کا چہرہ دبلا پتلا اور گڑیوں جیسا تھا۔ صراحی دار لمبی گردن اور متناسب جسم۔ جبکہ ڈڈلی گلابی رنگت، سنہرے بالوں والا اور دریائی گھوڑے کی مانند فربہ تھا۔ دوسری طرف ہیری ان کے مقابلے میں بالکل دبلا پتلا اور قد میں چھوٹا تھا۔ اس کی آنکھیں نہایت چمکدار اور سبز تھیں۔ اس کے سیاہ گھنے بال ہمیشہ سر پر بکھرے رہتے تھے۔ اس کی نگاہ کچھ کمزور تھی جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ گول فریم کا چشمہ پہنے رکھتا تھا اور اس کے ماتھے پر دائیں طرف بجلی گرنے کی علامت کی مانند ایک نشان تھا جو کسی پرانی خراش کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ اس نشان نے ہیری کو خاص طور پر غیر معمولی بنادیا تھا، باقی تمام جادوگروں سے بھی زیادہ منفرد اور اچھوتا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ نشان اس کے بھیانک اور پوشیدہ ماضی کی خاص علامت تھی جو یہ واضح کرتا تھا کہ ہیری کا ماضی المناک حادثے سے دوچار رہا تھا اور جس کے باعث ہی اسے گیارہ سال پہلے ڈرسلی خاندان کی چوکھٹ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ صرف ایک ہی سال کی عمر میں ہیری جانے کیسے جادوئی دُنیا کے سب سے بڑے شیطانی جادوگر 'لارڈ والڈی موٹ' کے جادوئی شکنجے سے بچ گیا تھا آج بھی زیادہ تر جادوگر اور جادوگرنیاں اُس کا نام لینے پر خوف سے ہچکچاتے تھے۔ لارڈ والڈی موٹ کے شیطانی وار کی تاب نہ لاکر ہیری کے ماں باپ موقع پر بھی دم توڑ گئے لیکن ہیری عالم شیرخواری میں ماتھے پر بجلی گرنے جیسا نشان لئے نہ صرف بچ گیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی والڈی موٹ مزید پراسراریت کے سمندر میں ڈوب گیا تھا۔ کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ ہیری کیونکر بچ گیا...... یہ سب کیسے ہوگیا؟ بس لوگوں کو یہی معلوم تھا کہ 'وہ بچہ جو بچ گیا' اسی نام کے ساتھ ہیری پوری جادوئی دُنیا میں معروف و مقبول تھا۔ جس لمحے والڈی موٹ ہیری کو مارنے میں ناکام رہا ٹھیک اسی لمحے اس کی تمام شیطانی قوتیں جل کر بھسم ہوگئیں اور وہ منظر سے یکلخت غائب ہوگیا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اب وہ کہاں ہے؟ اور کس حال میں ہے۔ جادونگری کے کچھ جادوگروں کو یہ یقین تھا کہ والڈی موٹ ہیری کے بچ جانے پر خود بھیانک موت کی بھینٹ چڑھ چکا ہے مگر حقیقت کسی کو معلوم نہیں تھی، ہر کوئی قیاس اور مفروضوں کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا۔

ہیری اس بھیانک حادثے کے بعد دُنیا میں تنہا رہ گیا تھا۔ اسے اس کی خالہ پتونیہ کے گھر میں چھوڑ دیا گیا۔ پتونیہ اور ورنن نے نہ

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

چاہتے ہوئے بھی اس یتیم بچے کو دس سال تک سہارا دیئے رکھا۔ ہیری کو ڈرسلی خاندان میں رہتے ہوئے دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا، اسے کبھی اس بات کی سمجھ نہیں آپائی کہ اس کے گردونواح میں عجیب وغریب واقعات کیونکر رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ہیری کو ڈرسلی افراد نے یہ کبھی نہیں بتایا کہ حقیقت کیا ہے؟ اسے ان کی اس بات پر یقین آچکا تھا کہ اس کے والدین ایک کار حادثے میں جاں بحق ہو چکے تھے۔ اس جان لیوا حادثے میں نہ صرف ہیری بچ گیا بلکہ اس کے ماتھے پر گہری خراش کا نشان باقی رہ گیا۔ جو محض کار حادثے کی نشانی تھا۔ ہیری اپنے والدین کی موت کے بعد ان کے رحم وکرم پر پرورش پا رہا تھا۔

گذشتہ سال جب ہیری اپنی دسویں سالگرہ منا رہا تھا ٹھیک اسی وقت ہیگرڈ اس کی زندگی میں داخل ہوا اور اس نے تمام سچائی اس کے سامنے کھول کر رکھ دی۔ ہیری اس سچائی کو سننے کے بعد کئی لمحوں تک ہکا بکا رہا۔ اسے یقین نہیں آیا کہ اس کی آنٹی اور انکل نے اتنی بڑی بات اس سے چھپا رکھی تھی۔ جادوگری کے سکول ''ہوگورٹ'' سے اس کے نام ایک خط آیا جس میں اسے وہاں فوری داخلہ لینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس طرح ہیری ایک سال پہلے ہوگورٹ سکول میں پڑھنے کیلئے چلا گیا جہاں وہ خود اور اس کا نشان دونوں ہی نہایت مشہور تھے۔ ہر کوئی اس کے بارے میں جانتا تھا اور اس سے ملنا اور ہاتھ ملانا بڑی اہم بات سمجھا جاتا تھا۔ ایک سال کی تعلیم مکمل ہونے پر سکول میں امتحانات کے بعد تعطیلات شروع ہوگئیں تھیں جس پر ہیری کو مجبوراً ڈرسلی گھرانے میں واپس لوٹنا پڑا تھا۔ سکول بند تھا اور دُنیا میں ڈرسلی گھرانے کے علاوہ اس کا کوئی اور زندہ نہیں تھا۔ لیکن ڈرسلی گھرانے میں اس کے ساتھ ایسا برا سلوک کیا گیا جیسے وہ کوئی آوارہ کتا ہو جو کسی گندگی کے ڈھیر پر لوٹ لگا کر واپس آیا ہو۔

ڈرسلی گھرانہ ہیری سے اس قدر بے خبر ہو چکا تھا کہ ان میں سے کسی کو یہ تک بھی یاد نہیں رہا تھا کہ آج ہیری کی بارہویں سالگرہ کا دن ہے۔ ہیری کو بخوبی معلوم تھا کہ ان سے کوئی اچھی امید وابستہ رکھنا فضول تھا۔ وہ ہیری کے معاملے بھی بے حس اور خودغرض واقع ہوئے تھے، ان کی یہ مہربانی کافی تھی کہ انہوں اتنے برس تک ہیری کو ساتھ رکھ چھوڑا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد نے اس کی سالگرہ پر تحفہ دینا تو دور کی بات کبھی کیک تک نہیں لا کر دیا تھا، وہ اس طرح چشم پوشی کر جاتے تھے جیسے ان کے درمیان ہیری کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

''جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ آج بہت ہی خاص اور اہم دن ہے'' انکل ویرنن نے کھنکھار کر اپنی مونچھوں کو ہونٹوں سے دور دھکیلتے ہوئے کہا۔ ہیری نے چونک کر ان کی طرف دیکھا لمحہ بھر کیلئے اسے انکل ویرنن کا جملہ سن کر اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

''آج کے دن میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا سودا کروں گا۔'' انکل ویرنن نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں بھینچ کر کہا۔ ان کا چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ ہیری کو ان کی بات سن کر مایوسی ہوئی اور اس نے اپنی توجہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹوسٹ کی طرف مبذول

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کر لی۔ وہ آہستگی سے ٹوسٹ کھانے میں مشغول ہو گیا۔ اس کی سماعت میں انکل ویرنن کی جوشیلی آواز گونج رہی تھی جو کہ آج ہونے والی پر تکلف ڈنر پارٹی کے بارے میں بات کر رہے تھے، ہیری کیلئے یہ کوئی نئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ گزشتہ پندرہ دن سے اس بارے میں مسلسل سن رہا تھا۔ انکل ویرنن صرف اسی موضوع پر گفتگو کرتے آ رہے تھے۔ ہیری کو معلوم ہو چکا تھا، ایک مالدار ٹھیکیدار اپنی بیوی کے ہمراہ ڈرسلی گھرانے میں مدعو تھا جو آج آنے والا تھا۔ انکل ویرنن کو اس ٹھیکیدار سے کافی توقعات وابستہ تھیں۔ وہ یقیناً ڈرسلی کمپنی کو کثیر مقدار میں کام دے گا جو بھاری منافع کا موجب ہوگا۔ انکل ویرنن کی کمپنی کھدائی کا کام کرتی تھی۔

''چلو! سب لوگ ایک بار پھر اپنی اپنی ذمہ داریوں کی ریہرسل کر لیں۔ ہم لوگ ٹھیک آٹھ بجے اپنی اپنی جگہ پر چاق چوبند موجود ہوں گے...... پتونیہ! تم رہو گی...... یہاں بیٹھک میں!'' انکل ویرنن نے کمرے کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

''بالکل! اپنے گھر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کیلئے ہمہ تن تیار!'' آنٹی پتونیہ جلدی سے بولیں۔ ان کا چہرہ خوشی سے کھلا دکھائی دے رہا تھا۔

''بہت خوب!'' انکل ویرنن نے تعریفی انداز میں کہا۔ ''اور ڈڈلی بیٹے تم؟''

''دروازہ کھلنے کے انتظار میں اس کے بالکل قریب!'' ڈڈلی نے اپنے چہرے پر بناوٹی اور بھونڈی سی مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا۔ ''خوش آمدید مہمان انکل اور آنٹی! اپنے نفیس کوٹ مجھے سونپ دیجئے تاکہ میں انہیں سنبھال کر رکھ دوں۔''

''یقیناً...... وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ کتنا 'پیارا' بچہ ہے۔'' آنٹی پتونیہ اپنے لاڈلے بیٹے کے جواب پر مسرور ہو کر فوراً بولی۔ اس کے چہرے پر ممتا کے گہرے جذبات پھیلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''شاباش! میرے ہونہار ڈڈلی!'' انکل ویرنن کا لہجہ خاصا جوشیلا تھا۔ اچانک ان کی نگاہ ہیری پر پڑی تو منہ ایسے بگڑ گیا جیسے منہ میں کڑوی گولی اتر آئی ہو۔ ''اور تم......؟'' وہ ہیری کی طرف متوجہ ہو کر غرائے۔ آنٹی پتونیہ نے بھی ہیری کی طرف ناگواری سے دیکھا۔

''اپنے بیڈروم میں، بالکل چپ چاپ جیسے اس گھر میں میرا کوئی وجود ہی نہیں۔'' ہیری نے بے ڈھب طور سے جواب دیا۔

''بالکل ایسا ہی ہونا چاہئے۔'' انکل ویرنن نے برا سا منہ بنا کر اس کی طرف گھورتے ہوئے تنبیہ کی۔ اس کے بعد وہ پتونیہ سے مخاطب ہوئے۔ ''پتونیہ! میں اُن لوگوں کو دروازے سے لے کر بیٹھک میں پہنچوں گا اور ان کیلئے تازہ مشروب بنا کر انہیں پیش کروں گا...... ٹھیک سوا آٹھ بجے۔''

''میں کہوں گی کہ ڈنر بالکل تیار ہے۔'' آنٹی پتونیہ نے آنکھیں گھما کر کہا۔

''اور ڈڈلی بیٹے! تم بولو گے......''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’میسن آنٹی! آیئے میں ڈائننگ روم تک آپ کی رہنمائی کروں۔‘‘ ڈڈلی نے اپنا توانا بازو ہوا میں ایک طرف لہراتے ہوئے ایک فرضی عورت سے کہا۔

’’اوہ......میرا بے عیب بھلا مانس بچہ!‘‘ آنٹی پٹونیہ نے ناک سے سوں سوں کرتے کہا۔

’’اور تم......؟‘‘ انکل ورنن نے ایک بار پھر ہیری کی طرف کھا جانے والی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے دریافت کیا۔ ان کے چہرے کی رگیں یکا یک کھنچ گئیں۔

’’اپنے بیڈروم میں، بالکل چپ چاپ جیسے اس گھر میں میرا کوئی وجود ہی نہیں۔‘‘ ہیری نے دوبارہ رٹا ہوا جملہ دھیمے انداز میں دہرایا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ دکھائی دے رہا تھا۔

’’بالکل ایسا ہی کرنا سمجھے!‘‘ انکل ورنن نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ’’ڈنر کے دوران ہمارا طریقہ کار کچھ یوں ہوگا کہ ہم لوگ ان کی تعریفوں کے پل باندھیں گے۔ پٹونیہ! تم اس موقع پر کیا کہوں گی۔‘‘ انکل ورنن نے گہرے انداز میں اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

’’مسٹر میسن! ورنن نے مجھے بتایا ہے کہ آپ گولف کے بہترین کھلاڑی ہیں، کئی مقابلوں میں آنے نمایاں مقام حاصل کیا ہے......ویسے مسز میسن! آپ کا لباس بے حد جچ رہا ہے، کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے یہ شاندار لباس کہاں سے خریدا؟‘‘

’’بہت خوب پٹونیہ!‘‘ انکل ورنن نے اپنی خوشی کو دباتے ہوئے کہا۔ ’’اور ڈڈلی بیٹے تم کیا کہو گے؟‘‘ ڈڈلی نے چہرے پر مضحکہ خیز مسکراہٹ نمودار کرتے ہوئے کہا۔

’’انکل میسن! ابھی گذشتہ ہفتے کی بات ہے، مجھے سکول میں شہر کی مشہور ہستی کے بارے میں مضمون لکھنے کا کام ملا۔ یقین کیجئے کہ میں آپ کی شاندار شخصیت پر اپنا مضمون لکھا۔ جس پر مجھے استاد کی طرف سے بے حد شاباش ملی۔‘‘

آنٹی پٹونیہ اور ہیری کے کھلے منہ اس بات کا کھلا ثبوت تھے کہ دونوں کیلئے ڈڈلی کی بات کو ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ باپ کی کامیابی کیلئے بیٹے کے منہ سے ایسی چاپلوسی سن کر آنٹی پٹونیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے آگے بڑھ کر ڈڈلی کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ دوسری طرف ہیری کیلئے یہ سب کچھ ہضم کرنا بے حد مشکل ہو رہا تھا اس نے اپنی ہنسی کو بمشکل ضبط کر رکھا تھا۔ کہیں اس کا مسرور چہرہ انکل ورنن کی نگاہوں میں نہ آ جائے، اس لئے اس نے اپنی گردن نیچے کرتے ہوئے ناشتے کی میز کے نیچے چہرہ چھپا لیا تھا جہاں وہ کھل کر مسکرا سکتا تھا۔

’’اور تم لڑکے!‘‘ انکل ورنن ایک بار پھر ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہیری نے آواز سن کر میز کے نیچے سے چہرہ باہر نکالا اور چہرے پر مصنوعی سنجیدگی طاری کرنے کی پوری کوشش کی۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''اپنے بیڈروم میں، بالکل چپ چاپ...... جیسے میں اس گھر میں ہوں ہی نہیں۔''

''بالکل ایسے ہی کرنا لڑکے!'' انکل ویرنن نے پُرزور انداز میں کہا۔ ''مسٹر میسن تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور ہم چاہتے بھی نہیں ہیں کہ انہیں تمہارے بارے میں کچھ پتہ چل پائے۔'' وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر بولے۔ ''پتونیہ! ڈنر ختم ہونے کے بعد تم مسز میسن کو کافی پلانے کے بہانے بیٹھک میں لے جانا اور میں موقع پا کر گفتگو کا رُخ کاروبار کی طرف موڑ دوں گا اگر قسمت اچھی رہی تو دس بجے کی خبروں سے پہلے ہی میں معاہدے کی دستاویزات پر دستخط کروا کر انہیں لفافے میں بند کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ کل شام اسی وقت ہم لوگ 'ماجورکا' میں بہترین شاپنگ کریں گے اور ہولی ڈے ہوم خرید رہے ہوں گے۔''

ہیری خاموشی سے انکل ویرنن کی گفتگو سن رہا تھا۔ اسے کسی قسم کی خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اسے ذرا امید نہیں تھی کہ ماجورکا میں عمدہ گھر خریدنے کے بعد بھی انکل ویرنن یا ڈرسلی گھرانہ اس کے ساتھ پرائیویٹ ڈرائیو سے بہتر سلوک کرنے پر آمادہ ہو پائے گا۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' انکل ویرنن بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''میں شہر سے ڈڈلی اور اپنے لئے ڈنر کا سامان لے کر آتا ہوں...... اور تم!'' انکل ویرنن نے ہیری کی طرف دیکھ کر غرا کر کہا۔ ''جب تمہاری آنٹی صفائی کرنے کا کام شروع کریں تو تم ان کے راستے میں بالکل مت آنا۔''

یہ سن کر ہیری پچھلے دروازے سے باہر چلا گیا۔ دن بے حد خوشگوار دکھائی دیتا تھا۔ سورج پوری آب وتاب کے ساتھ آسمان پر دمک رہا تھا۔ ہیری دروازے سے نکل کر صحن کی طرف بڑھ گیا صحن عبور کرنے کے بعد اسے باغیچے میں ایک بنچ دکھائی دیا۔ وہ آہستہ چلتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا۔ بنچ پر بیٹھ کر وہ دل بہلانے کیلئے دھیمے لہجے میں گنگنانے لگا۔

''سالگرہ کا دن مبارک مجھے!...... سالگرہ کا دن مبارک مجھے!''

نہ کوئی کارڈ، نہ کوئی تحفہ اور نہ کوئی کیک!...... وہ آج کی شام بھی کچھ اسی طرح گزارنے پر مجبور تھا جیسے اس کا کوئی اپنا دُنیا میں کبھی وارد ہی نہ ہوا ہو۔ تنہا مگر نہ ہونے کے برابر۔ وہ اپنے اردگرد لہلہاتے ہوئے پھولوں کی طرف دیکھنے لگا جو سرسبز ٹہنیوں پر اُداس معلوم ہو رہے تھے۔ ہیری کا من بجھا بجھا سا تھا۔ آج سے پہلے اسے کبھی اتنا اکیلا پن محسوس نہیں ہوا تھا۔ ہوگورٹ اسکول کی کسی چیز سے بھی زیادہ، کیوڈچ کھیل سے بھی زیادہ، ہیری کو اپنے سب سے اچھے دوستوں رون اور ہرمائنی گرینجر کی آرہی تھی۔ بہرحال ایسے لگ رہا تھا جیسے ان لوگوں کو اس کی بالکل بھی یاد نہیں آرہی تھی۔ پوری گرمیوں میں دونوں میں سے کسی نے بھی اسے خط تک نہیں لکھا تھا۔ جبکہ رون نے ہیری سے کہا تھا کہ وہ اسے اپنے گھر رہنے کیلئے ضرور بلائے گا۔

ان گنت بار ہیری جادو کے ذریعے ہیڈوگ الّو کے پنجرے کا تالا کھولنے کے بارے میں سوچا تا کہ وہ رون اور ہرمائنی کو اس

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کے ذریعے خط بھیج سکے مگر یہ کوئی اتنا ضروری کام نہیں تھا کہ اس کیلئے جادوئی دُنیا کے قانون کو توڑ پر مصیبت گلے لی جاتی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ نابالغ جادوگر کو سکول سے باہر کسی بھی قسم کا جادو کرنے کی اجازت بالکل نہیں تھی۔ خلاف ورزی کی صورت میں اسے سزا کے طور پر جادوئی دُنیا سے بدر کیا جا سکتا تھا، پھر وہ نہ سکول جا سکتا تھا اور نہ ہی جادوئی بازار میں۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈرسلی گھرانہ جادوئی دُنیا کے ان قوانین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ہیری نے یہ بات ان میں سے کسی کو بتائی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ انکل ویرنن کو یہ بات معلوم ہوگئی تو وہ یقیناً جادوئی چھڑی اور جادوئی تعلیم کے سامان کے ساتھ اسے بھی سیڑھیوں کے نیچے والے چھوٹے سے گودام میں ہمیشہ کیلئے بند کر دیں گے۔ یہ مختصر سی آزادی صرف ڈر کی وجہ سے ہیری کو ملی تھی کیونکہ تمام ڈرسلی افراد کسی گندے بھونرے میں تبدیل ہونا بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ ڈرسلی گھرانے میں لوٹنے کے دو ہفتے بعد تک ہیری اناپ شناپ جادوئی کلمات بولتا رہا اور جب ڈڈلی اپنی جان چھڑا کر تھل تھلے پیروں کے ساتھ کمرے سے باہر بھاگتا تب اسے بہت مزا آتا تھا۔ لیکن رون اور ہرمائنی کی لمبی خاموشی کی وجہ سے ہیری اب خود کو جادوئی دُنیا سے اتنا الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا کہ اسے ڈڈلی کو تنگ کرنے میں بھی مزہ نہیں آتا تھا۔ ہیری کو بے حد دُکھ ہو رہا تھا کہ اس کے سب سے اچھے دوست رون اور ہرمائنی نہ صرف خط لکھنا بھول چکے تھے بلکہ اب تو وہ اس کی سالگرہ کو بھی فراموش کر گئے تھے۔ اگر اس لمحے اسے ہوگورٹ سکول سے کوئی خط مل جاتا یا کسی بھی دوست کا رابطہ قائم ہو پاتا تو وہ مارے خوشی کے الّو کو ہر وہ چیز دے دیتا جو وہ اس سے طلب کرتا۔ وہ اس قدر یاسیت میں ڈوب چکا تھا کہ اسے اپنے سب سے بڑے حریف ڈریکو ملفوائے کی صورت بھی دیکھنے کو مل جاتی تو وہ یقیناً خوش ہو جاتا کیونکہ ایک سال پہلے کی زندگی سے اتنا سرشار ہو چکا تھا کہ اسے کبھی کبھی یہ خوف محسوس ہونے لگتا کہیں یہ سب کچھ خواب نہ بن جائے۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈرسلی گھرانہ حقیقت بن کر اسے بری طرح ڈس رہا تھا۔

ایسا بھی نہیں تھا کہ ہیری ہوگورٹ سکول میں گذشتہ سال میں محض شرارتیں ہی کی ہوں، سال کے آخری ایام میں اس نے کسی اور کا نہیں بلکہ سب سے بڑے شیطانی جادوگر 'لارڈ والڈی موٹ' کا سامنا کیا تھا چونکہ والڈی موٹ پہلے جیسا طاقتور اور مضبوط نہیں تھا اس لئے ہیری کو نقصان نہیں پہنچ پایا لیکن یہ حقیقت تھی کہ وہ اب بھی بے حد ڈراؤنا دکھائی دیتا تھا، وہ اب بھی نہایت چالاک تھا، وہ اب بھی دوبارہ کھوئی ہوئی تمام جادوئی قوتوں کو حاصل کر کے طاقتور اور مضبوط بننے کی جی توڑ کوشش میں مصروف تھا۔ لارڈ والڈی موٹ کو ایک بار پھر منہ کی کھانا پڑی تھی کیونکہ ہیری گیارہ سال پہلے کی طرح ایک بار پھر اس کے چنگل سے بچ نکلا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس بار اسے بچ نکلنے میں کافی جدوجہد کرنا پڑی اور وہ موت میں منہ میں جا کر لوٹ آیا تھا حالانکہ یہ حادثہ کئی ہفتے پرانا ہو چکا تھا لیکن وہ اب بھی اس کی ہولناک یادوں کی وجہ سے رات کو سوتے ہوئے ہڑبڑا جاتا اور اس کا پورا بدن ٹھنڈے پسینے میں ڈوب جاتا۔ پھر اس کی بقیہ

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

رات اسی خوف میں بیت جاتی کہ اس وقت والڈی موٹ جانے کہاں چھپا ہوا ہوگا اور اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کے حصول کیلئے جانے کون سا کھیل رچائے بیٹھا ہوگا۔ کبھی کبھار تو والڈی موٹ کا وجود اسے اپنے کمرے میں ہی محسوس ہوتا اور خوف کے مارے اس کی گھگی بندھ جاتی۔ ہیری کی نظروں کے سامنے اکثر والڈی موٹ کا بدصورت، سرخ اور خوفناک چہرہ آ جاتا اور اس کی بڑی بڑی غصے سے بھری ہوئی آنکھیں خود کو گھورتے ہوئے محسوس ہوتیں۔

ہیری باغیچے کے بنچ پر بیٹھا بے خیالی سے باڑ میں لگی ہوئی جھاڑیوں کو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ وہ اچانک ٹھٹک سا گیا، اسے یوں محسوس ہوا جیسے جھاڑیوں میں کوئی چھپا ہوا اسے گھور رہا ہو، ہیری نے تن کر بیٹھ گیا اس نے ان دو بڑی بڑی سبز آنکھوں کو دیکھ لیا تھا جو جھاڑیوں کے پتوں درمیان ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ٹھیک اسی وقت صحن کی دوسری سمت سے ایک چڑانے والی آواز اس کی سماعت میں اُترتی چلی گئی۔

''میں جانتا ہوں آج کون سا دن ہے؟'' ہیری نے دیکھا کہ ڈڈلی بطخ جیسی چال چلتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس کی نظریں ابھی تک جھاڑیوں کے پتوں میں دکھائی دینے والی آنکھوں پر مرتکز تھیں جو بدستور اسے گھورتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں پھر پتوں نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور وہ دونوں موٹی موٹی آنکھیں نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ ہیری اس بارے میں کچھ بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔ اسے ڈڈلی کی آمد ناگوار گزری تھی۔

''میں جانتا ہوں کہ آج کون سا دن ہے......؟'' ڈڈلی نے اس کے بالکل قریب آ کر طنزیہ انداز میں اپنا جملہ دہرایا۔

''بہت خوب! چلو...... تمہیں اب ہفتے کے دنوں کے نام تو یاد ہوگئے۔'' ہیری نے اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ آج تمہاری سالگرہ کا دن ہے!'' ڈڈلی نے منہ بسور کر کہا۔ ''لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں کسی نے بھی مبارکباد کا کارڈ نہیں بھیجا کیا اس عجیب سی جگہ جہاں تم پڑھنے کیلئے گئے تھے، وہاں پر تمہارا ایک بھی دوست نہیں ہے؟''

''تمہارے لئے یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ان باتوں کو جاننے کی کوشش مت کرو جنہیں تمہارے والدین ناپسند کرتے ہیں۔ اگر تمہاری ممی کو یہ معلوم ہوگیا کہ تم میرے سکول کے بارے میں بات کر رہے ہو تو وہ یقیناً ڈانٹیں گی۔'' ہیری نہایت اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ ڈڈلی نے اپنی پتلون کو جھٹکے سے اوپر کی طرف کھینچا جو کہ اس کی بھاری بھرکم کمر سے کھسک کر نیچے اتر رہی تھی۔

''تم جھاڑیوں کو کیوں گھور رہے تھے؟'' ڈڈلی نے تجسس بھرے انداز میں پوچھا۔

''میں یہ سوچ رہا تھا کہ ان میں آگ لگانے کیلئے سب سے اچھا جادوئی کلمہ کون سا ہوگا؟'' ہیری نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔ ڈڈلی یہ سن کر ہڑبڑاہٹ میں پیچھے کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے ہٹا اور اس کے فربہ چہرے پر دہشت کے آثار دکھائی دینے لگے۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''تم ایسانہیں کر سکتے۔ڈیڈی نے تمہیں جادو کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ جادو کا استعمال کرنے پر وہ تمہیں ہمیشہ کیلئے اپنے گھر سے باہر نکال دیں گے اورتم کہیں دوسری جگہ جا کر رہ بھی نہیں سکتے تمہارا تو کوئی دوست بھی نہیں ہے جو تمہیں اپنے گھر پر رکھ لے......!''

''نیاریا کونچھا جل دیا شعبدہ چھچھو ندر بل کھائے۔''

ہیری نے غضبناک آنکھوں سے ڈڈلی کو گھورتے ہوئے تند خو لہجے میں کہا۔ڈڈلی کا چہرہ سفید ہو چکا تھا۔

''مم......مم......ممی......!''ڈڈلی چیختے ہوئے جان چھڑا کر گرتے پڑتے گھر کی طرف بھاگا۔''ممی!دیکھو ہیری وہ......کر رہا ہے جس کے بارے میں آپ جانتی ہو۔''

ہیری کو اس ایک پل کی خوشی کی بھاری قیمت چکانا پڑی چونکہ ڈڈلی یا جھاڑیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا اس لئے آنٹی پٹونیہ فوراً سمجھ گئی کہ ہیری نے سچ مچ کا جادو نہیں کیا تھا بلکہ اس نے اس کے لاڈلے بیٹے کو تنگ کرنے کیلئے کھیل رچایا تھا۔آنٹی پٹونیہ نے طیش میں آکر صابن لگا ہوا فرائنگ پین جو اس وقت اس کے ہاتھ میں تھا، کھینچ کر ہیری کو دے مارا۔ہیری اگر بروقت سر نیچے جھکا نہ لیتا تو یقیناً اس کا سر پھٹ چکا ہوتا۔صرف یہی نہیں سزا کے طور پر آنٹی پٹونیہ نے ہیری کے ذمے گھر کے بہت سارے کام لگا دیئے اور صاف لفظوں میں اس پر واضح کر دیا، جب تک وہ ان سب کاموں کو نمٹا نہیں لیتا اسے کھانا بالکل نہیں ملے گا۔

حکم پانے کے بعد ہیری کھڑکیاں صاف کر رہا تھا، کار دھو رہا تھا، صحن میں اُگی ہوئی گھاس کتر رہا تھا، پھولوں کی کیاریوں کی گودی کر رہا تھا، گلاب کی پونچھوں کی چھٹائی کر کے ان میں پانی دے رہا تھا، باغیچے کے بنچ پر نیا روغن کر رہا تھا۔دوسری طرف ڈڈلی زبان لپلپاتے ہوئے آئس کریم چاٹنے میں مصروف تھا۔وہ صحن میں ٹہلتا ہوا کبھی کبھار اسے کام کرتا ہوا دیکھ لیتا۔دوپہر کا وقت ہو چکا تھا آسمان میں سورج غصے سے دہک رہا تھا۔گرمی کی شدت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ ہیری کی کی پشت دھوپ پڑنے سے شدید جل رہی تھی۔اس کا پورا بدن پسینے سے شرابور ہو گیا۔ہیری اب پچھتا رہا تھا کہ اسے ڈڈلی کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے تھا۔یہ کچھ ڈڈلی نے جان بوجھ کر کیا تھا تاکہ ہیری کو سزا دلوائی جا سکے۔لیکن اس کے باوجود ڈڈلی نے اس کے دل کی بات چرالی تھی......!

''شاید ہوگورٹ میں اس کا ایک بھی دوست نہیں ہے......!''پھولوں کی کیاریوں میں کھاد پھیلاتے ہوئے اس نے غصے سے سوچا۔''کاش!وہ اس وقت 'مشہور ہیری پوٹر' کو دیکھ پاتے۔''

اس کی کمر کام کی زیادتی کے باعث دکھنے لگی۔چہرے سے پسینے کی بوندیں یوں ٹپک رہی تھیں جیسے بارش ہو رہی ہو۔ہیری پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں جتا رہا۔بالآخر شام کو ساڑھے سات بجے تھکے ماندے ہیری نے سنا کہ آنٹی پٹونیہ اسے بلا رہی تھیں۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''چلولڑکے!.......اندرآجاؤ! مگریادرہے کہ اخبارپرپاؤں رکھ کراندرآنا۔''

ہیری خاموشی سے گھر میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ کچن کا فرش دمک رہا تھا۔ وہاں لذیذ کھانوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔فریج پر رات کے کھانے کیلئے پڈنگ تیار رکھی ہوئی تھی۔پھینٹی ہوئی کریم کا ایک بڑا برتن اورمٹھائی کا بڑا ڈبہ۔ اوون میں مصالحے دارگوشت بھن رہا تھا۔

''جلدی آؤ! مسٹرمیسن بس آتے ہی ہونگے۔'' آنٹی پٹونیہ نے اسے پھٹکارتے ہوئے کھانے کی میز کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں ایک چھوٹی سی پلیٹ میں ڈبل روٹی کے دوسلائس اورپنیر کاٹکڑارکھاہواتھا۔اس کے علاوہ پوری میز بالکل خالی تھی۔

''جلدی جلدی کھانا کھالو!'' آنٹی پٹونیہ نے تنک لہجے میں کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے نارنجی رنگ کا کاک ٹیل لباس پہن رکھا تھا جویقیناً آج کی ڈنرپارٹی کیلئے خریدا گیا تھا۔ ہیری واش بیسن کی طرف بڑھ گیا۔اس نے صابن سے ہاتھ دھوئے اور ہاتھ خشک کرتے ہوئے کھانے کی میز کی طرف بڑھ گیا۔اس نے بے مزہ کھانے کوجیسے تیسے گلے سے نیچے اتارا۔جس پل اس نے آخری لقمہ اُٹھایا،اسی لمحے آنٹی پٹونیہ نے جھپٹ کراس کی پلیٹ ہٹادی۔

''چلو! اپنے کمرے میں پہنچو!......فوراً'' آنٹی پٹونیہ نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

جب ہیری بیٹھک کے دروازے کے پاس سے گزرا تو اسے انکل ویرنن اورڈڈلی کا چہرہ دکھائی دیا جو جوڈنرجیکٹ پہن چکے تھے۔ وہ ابھی بالائی منزل پر جانے والی سیڑھیوں کو پوری طرح طے نہ کر پایا تھا کہ اسے صدر دروازے کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ ٹھیک اسی لمحے انکل ویرنن کا تمتماتا ہوا چہرہ سیڑھیوں کے عین نیچے نمودار ہوا۔

''یادرکھنالڑکے! ذراسا بھی شورکیا تو......!'' انکل ویرنن کھاجانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے سر ہلایا اورپھر دبے پاؤں اپنے کمرے تک پہنچا۔اس نے آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھولا اوراندرداخل ہوگیا۔اس نے مڑکردھیمے انداز میں دروازہ بندکیا۔ وہ سارادن کی کڑی محنت کے بعد تھک چکا تھا۔اسے کسی بھی لمحے سانس لینے کی مہلت نہیں مل پائی۔ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوچ چکا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں پہنچتے ہی بستر میں گھس جائے گا۔ اسے یقین تھا کہ بستر میں جاتے ہی دن بھر کی تکان کے باعث اس کی آنکھیں فوراً بند ہوجائیں گی۔ اس طرح ڈرسلی گھرانے میں اس کا وجود نہ ہونے کے برابر رہ جائے گا۔ وہ تیزی سے اپنے بستر کی طرف بڑھا تاکہ اپنے پروگرام کوتکمیل تک پہنچادے مگراچانک وہ ٹھٹک کر ہکا بکا کھڑارہ گیا۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں۔اس کے بستر پر پہلے سے کوئی بیٹھا ہوا تھا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دوسرا باب

ڈوبی کی تنبیہ

ہیری دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر حلق سے نکلنے والی چیخ کو بمشکل روکنے میں کامیاب ہوا، یہ نہایت سنگین لمحات تھے ایسے میں ہیری کی طرف سے کوئی چوک ہو جاتی تو یقیناً اسے بے حد دشوار حالات سے گزرنا پڑتا۔ ہیری نے اپنی آنکھیں مسل کر بستر پر بیٹھے ہوئے پستہ قامت جاندار کو دیکھا جو کسی اور ہی دُنیا کا باسی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے سر سے اوپر تک پھیلے ہوئے بڑے بڑے کان کسی چمگاڈر سے مشابہ تھے۔ اس کے چہرے پر ابھری ہوئی موٹی آنکھیں ٹینس کی گیند جتنی بڑی تھیں۔ پتلے پتلے بازو اور ٹانگیں، لمبے ناخن اور کھردرے ہاتھ۔ وہ پہلی نظر میں بونا معلوم ہوتا تھا۔ ہیری کو فوراً یاد آ گیا کہ آج صبح اسے باغیچے کی جھاڑیوں میں یہی جاندار دکھائی دیا تھا جنہیں وہ اس وقت جھاڑیوں کے پتوں کی آنکھیں سمجھ رہا تھا۔ یہ جاندار صبح اسے عجیب سے انداز سے گھور رہا تھا اور اب بھی اس کی آنکھیں بدستور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے، اسی لمحے ہیری کو نیچے ہال میں ڈڈلی کی پُرجوش آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا......!

"میسن انکل، آنٹی! لائیے میں آپ کے کوٹ سنبھال کر رکھ دوں؟"

وہ جاندار خاموشی سے بستر سے اترا اور ہیری کے قریب آ کر اس نے مؤدبانہ انداز میں اپنی گردن جھکا لیا۔ اس کا سر اس قدر جھک چکا تھا کہ اس کی لمبی استخوانی ناک فرش پر بچھے غالیچے سے چھونے لگی۔ اس کا لباس بھی کچھ عجیب سا تھا پہلی نظر میں اس جسم پر دکھائی دینے والا کرتہ کسی پرانے تکیئے کا غلاف معلوم ہوتا تھا، جس میں ہاتھ اور پاؤں ڈالنے کیلئے سوراخ کر دیئے گئے ہوں۔ ہیری اسے اچانک سامنے دیکھ کر بوکھلا سا گیا تھا۔

"ہہ......ہہ......ہیلو!" اس نے پریشانی بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

"ہیری پوٹر!" اس جاندار نے بلند آواز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ اُس کی تیکھی اور تیز آواز سیڑھیوں سے نیچے تک ضرور پہنچ چکی ہوگی۔ اس سے پہلے ہیری اسے کچھ کہہ پاتا وہ جاندار دوبارہ بول اُٹھا۔

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

''ڈوبی بڑی دیر سے آپ سے ملاقات کا خواہشمند تھا...... جناب...... یہ اس کیلئے بڑی عزت کا مقام ہے۔''

''شش...... شکریہ!'' ہیری پوٹر نے دھیمے لہجے میں کہا اور دیوار کے کنارے سے چلتا ہوا ڈیسک کی طرف بڑھا۔اس نے کرسی کھینچ کر اس پر اپنا تھکا ماندا جسم گرا دیا۔ڈیسک کے قریب بڑا پنجرا پڑا تھا جس میں اس کی مادہ الّو ہیڈوگ اطمینان سے آنکھیں بند کئے سو رہی تھی۔ ہیری کو ابھی تک کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ کون سی بات پہلے پوچھے۔اس کے ذہن میں جو سوال سب سے پہلے ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ اس سے دریافت کرے کہ تم کیا چیز ہو؟ مگر ہیری کو یہ مناسب نہیں لگا کیونکہ ایسا پوچھنے میں یقیناً اس کی تضحیک ہوتی لہٰذا اس نے کچھ سوچ کر یہ سوال کیا۔

''تم کون ہو؟'' ہیری کے لہجے میں ذرا سا خوف نہیں تھا۔

''ڈوبی جناب! صرف ڈوبی...... ایک معمولی گھریلو خرس!'' اس نے جلدی سے کہا۔

''اوہ...... سچ مچ!'' ہیری نے تجسس سے کہا۔''دیکھو! مجھے غلط مت سمجھنا لیکن میرے کمرے میں ایک گھریلو 'خرس' کی آمد کیلئے یہ کوئی مناسب وقت نہیں ہے۔''

اسی لمحے ہیری کے کانوں میں آنٹی پتونیہ کی گونج دار بناوٹی قہقہے کی آواز سنائی دی جو نیچے ڈرائنگ روم میں مہمانوں کے ساتھ بیٹھی تھیں۔گھریلو خرس نے اپنا سر اُٹھا کر عجیب سی نگاہ ڈالی۔

''ایسی بات نہیں ہے!'' ہیری نے تیزی سے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔''یہ مت سوچنا کہ مجھے تم سے مل کر خوشی نہیں ہوئی۔ میری کچھ مجبوری ہے جس کیلئے مجھے یوں کہنا پڑا...... خیر مجھے یہ بتاؤ کہ تم کسی خاص کام سے یہاں آئے ہو؟''

''اوہ!...... ہاں جناب!'' ڈوبی چونک کر بولا۔''ڈوبی آپ کو مطلع کرنے کیلئے آیا ہے جناب!...... یہ مشکل ہے جناب!...... ڈوبی سمجھ نہیں پا رہا کہ کہاں سے شروع کرے......؟''

''ٹھیک ہے! پہلے آرام سے بیٹھ جاؤ۔'' ہیری نے اپنے بستر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا مگر دوسرے ہی لمحے ہیری بھونچکا بیٹھا رہ گیا۔گھریلو خرس نے اونچی آواز میں پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔وہ زور زور سے بار بار ناک سنک رہا تھا۔اس کی گیند جیسی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ ہیری خرس کی اس حرکت پر بوکھلائے انداز میں دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔اس نے انکل ورنن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کمرے میں ذرا سا بھی شور نہیں کرے گا مگر اب یوں لگتا تھا کہ خرس کی وجہ سے اس کی شامت آنے والی تھی۔

''بب...... بیٹھ جاؤں!'' گھریلو خرس یہ کہہ کر دھاڑیں مار کر رونے لگا۔''کبھی نہیں!...... کبھی بھی نہیں......!''

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے نیچے سے آنی والی آوازوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔

''معاف کرنا! میں تمہاری دل آزاری نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے اُٹھ کر خرس کو خاموش کرانے کی کوشش کی۔ وہ کمرے میں پھیلا ہوا شور ختم کرنا چاہتا تھا۔

''دل آزاری اور ڈوبی کی......!'' گھریلو خرس کی جیسے سانس ہی اٹک گئی تھی۔ ''ڈوبی کو کبھی کسی جادوگر نے بیٹھنے کیلئے نہیں کہا...... اور وہ اپنے ساتھ!'' یہ کہہ کر وہ پھر رونے لگا۔

''شش...... شش...... شش!'' ہیری تیزی سے اُسے چپ کرانے کی کوشش کرانے لگا۔ وہ مسلسل اسے دلاسہ دلا رہا تھا مگر ہیری کی ہر کوشش رائیگاں جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے خرس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے بستر پر دوبارہ بیٹھایا۔ اس مرتبہ خرس نے بستر پر بیٹھنے سے انکار نہیں کیا البتہ وہ بری طرح سے ہچکیاں لے رہا تھا۔ خرس نے ہیری پر نگاہ ڈالی جو منہ پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کرر ہا تھا۔ وہ کچھ سوچ کر ساکت ہوگیا۔ وہ نہایت ہی بڑے اور بدصورت گڈے کی طرح بستر پر بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں۔ آخر کار اس نے خود کو سنبھال لیا اور پھر اپنی بڑی آنکھوں میں آنسو بھر کر ہیری کو تحسین بھری نظروں سے دیکھا۔ ہیری کسی حد تک اس کے جذبات کو سمجھ چکا تھا اس لئے اس نے اسے خوش کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تمہیں ابھی تک کوئی اچھا جادوگر نہیں ملا ہوگا۔''

خرس نے اثبات میں اپنا سر ہلایا لیکن دوسرے ہی لمحے ہیری سٹپٹا سا گیا۔ خرس تیزی سے اچھل کر بستر پر سے اُٹھا اور قریب موجود کھڑکی کے پٹ پر زور زور سے سر پٹخنے لگا۔ وہ ساتھ تیز آواز میں چیخ رہا تھا۔ ''ڈوبی بہت برا ہے......ڈوبی بہت برا ہے!''

''ایسا مت کرو!...... یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' ہیری بدحواسی میں غرا کر بولا۔ ساتھ ہی ہیری نے اچھل کر خرس کو دبوچا اور زبردستی دوبارہ اپنے بستر پر بیٹھا دیا۔ اس اچھل کود کے باعث الو ہیڈوگ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ہیری کو قریب پا کر حلق سے تیز کٹیلی آواز نکالی اور پنجرے میں بری طرح پھڑ پھڑانے لگا۔ اس کے پھڑ پھڑاتے ہوئے پر پنجرے کی جالی پر بے تحاشہ شور پیدا کر رہے تھے۔ بگڑتی ہوئی صورتِ حال دیکھ کر ہیری کو اپنے ہاتھ پیر پھولتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''ڈوبی کو خود کو سزا دینا ہی تھی جناب!'' گھریلو خرس نے بے ہنگم انداز میں ہیری کو دیکھ کر کہا۔ ''ڈوبی نے اپنے مالک کی برائی کی تھی جناب!''

''تمہارا مالک؟'' ہیری چونک اُٹھا۔

''وہ جادوگر گھرانہ...... جہاں ڈوبی غلام ہے جناب!...... ڈوبی ایک گھریلو خرس ہے۔ ڈوبی زندگی بھر اس گھرانے کی خدمت

کرنے کیلئے مجبور ہے...... جناب!'' ڈوبی نے بتایا۔

''کیا انہیں یہ بات معلوم ہے کہ تم یہاں موجود ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں دریافت کیا۔ یہ سن کر ڈوبی کانپ کر رہ گیا۔

''نہیں جناب! بالکل نہیں...... آپ سے ملنے کیلئے آنے پر ڈوبی خود کو بہت بری سزا دے گا اس حرکت کیلئے ڈوبی خود کو کبھی معاف نہیں کرے گا وہ اپنے کان اوون کے دروازے میں ڈال کر اسے بند کر دے گا۔ اگر انہیں کبھی یہ معلوم ہو گیا جناب!'' ڈوبی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''دیکھو! اگر تم نے اپنے کان اوون کے دروازے میں ڈال دیئے تو کیا تمہارے مالک کا دھیان اس طرف نہیں جائے گا...... کیا تم سے اس کا سبب نہیں پوچھے گا؟'' ہیری نے کہا۔

''ڈوبی کو اس بات میں شک ہے جناب! ڈوبی کسی نا کسی خطا کیلئے ہمیشہ خود کو سزا دیتا رہتا ہے جناب! وہ ڈوبی کو ایسا کرنے سے کبھی نہیں روکتے جناب۔ کئی بار تو وہ خود ڈوبی کو یاد دلاتے ہیں کہ اس نے فلاں غلطی میں خود کو سزا نہیں دی ہے......'' ڈوبی نے بتایا۔

''اگر ایسا ہے تو تم انہیں چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ وہاں سے بھاگ کیوں نہیں جاتے؟'' ہیری کو اس کی حالت پر بے حد ترس آیا۔

''گھریلو خرس کو ہمیشہ آزاد کرنا پڑتا ہے جناب! وہ گھرانہ ڈوبی کو کبھی آزاد نہیں کرے گا، ڈوبی کو مرنے دم تک اس گھرانے کی غلامی کرنا پڑے گی جناب!'' خرس کی آنکھوں میں بے بسی جھلک رہی تھی۔ ہیری یہ سن کر اسے گھورنے لگا۔

''اور میں اس بات پر پریشان ہو رہا تھا کہ مجھے یہاں چار ہفتے مزید قیام کرنا پڑے گا۔ تمہاری باتیں سن کر تو مجھے انکل ڈرسلی لگ بھگ انسان لگتے ہیں۔ کیا کوئی تمہاری مدد کر سکتا ہے؟ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟'' ہیری ہمدردی بھرے لہجے میں بولا۔ دوسرے لمحے ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کہ اسے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا مگر بات منہ سے نکل چکی تھی۔ ڈوبی پر پھر سے جذباتی دورہ پڑ چکا تھا۔ وہ اظہارِ ممنونیت کے طور پر زور زور سے واویلا مچانے لگا۔ ہیری بے چین ہو کر کسمسایا۔

''میرے حال پر رحم کھاؤ...... مہربانی کر کے سکون سے بیٹھ جاؤ۔ اگر انکل ڈرسلی کو یہ معلوم ہو گیا یا انہوں نے سن لیا کہ تم یہاں موجود ہو تو......'' ہیری پریشانی کے عالم میں مٹھیاں بھینچنے لگا۔

''ہیری پوٹر! پوچھ رہے ہیں کہ کیا وہ ڈوبی کی مدد کر سکتے ہیں؟ ڈوبی نے آپ کی عظمت کے بارے میں محض سن رکھا تھا جناب! لیکن ڈوبی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنے رحم دل ہیں......''

خرس کی بات سن کر ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''تم نے میری عظمت کی جو بھی کہانیاں سن رکھی ہیں وہ سب بکواس ہیں۔ میں ہوگورٹ سکول میں اپنی کلاس میں کبھی فرسٹ نہیں

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

آیا۔ ہرمائنی فرسٹ آئی تھی، وہ......!‘‘ ہیری نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ ہرمائنی کا خیال آتے ہی اپنے من میں اسے گہری اذیت محسوس ہوئی تھی۔ ڈوبی بدستور ٹکٹکی لگا کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ اس کی گیند جیسی آنکھیں اب چمک رہی تھیں۔

’’ہیری پوٹر! آپ بڑے حلیم اور سادہ دل ہیں۔‘‘ ڈوبی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ’’ہیری پوٹر نے تو اس جادوگر کو ہرانے کا ذکر تک نہیں کیا جس کا ہم نام نہیں لے سکتے۔‘‘

’’والڈی موٹ!‘‘ ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس کا نام مت لیجئے جناب!...... نام مت لیجئے!‘‘ ڈوبی اپنے چمگاڈر جیسے کانوں میں دونوں ہاتھ ٹھونستے ہوئے درد بھرے لہجے میں تلملایا۔

’’معاف کرنا!‘‘ ہیری جلدی سے بولا۔ ’’میں بہت سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو اس کا نام لینا پسند نہیں کرتے۔ میرا دوست رون بھی......!‘‘ ہیری ایک بار پھر رُک گیا۔ اس کی نظروں کے سامنے رون کا چہرہ آ گیا تھا۔ رون کا خیال اس کیلئے ہرمائنی جیسا تکلیف دہ تھا۔ ڈوبی نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھیں کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی طرح چوڑی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

’’ڈوبی نے سنا ہے کہ ابھی کچھ ہفتے پہلے ہی ہیری پوٹر اُس شیطانی جادوگر سے دوسری مرتبہ ٹکرائے تھے......اور ایک بار پھر ہیری پوٹر بچ گیا۔‘‘

ہیری نے سر جھکایا اور ڈوبی کی آنکھیں اچانک آنسوؤں سے چمکنے لگیں۔ اس نے گندے تکیے جیسی جو چیز پہن رکھی تھی، اس کے ایک کونے سے اپنا منہ پونچھتے ہوئے سسکی لی۔

’’آہ جناب!‘‘ ڈوبی کسی قدر ہانپتے ہوئے بولا۔ ’’ہیری پوٹر بے باک، بہادر اور حوصلہ مند ہیں۔ وہ بہت سے خطروں کا سامنا کر چکے ہیں لیکن ڈوبی ہیری پوٹر کو بچانے آیا ہے۔ انہیں خبردار کرنے آیا ہے۔ اس خطا کے جرم میں بے شک ڈوبی کو اپنے کان دہکتے ہوئے اوون میں کیوں نہ رکھنا پڑیں...... ہیری پوٹر کو ہوگورٹ واپس نہیں جانا چاہئے۔‘‘

’’کک......کیا؟‘‘ ہیری پوٹر اپنی جگہ دم بخود رہ گیا۔ ’’لیکن مجھے واپس جانا ہی ہوگا۔ سکول یکم ستمبر کو کھل جائے گا اور نئی کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔ سکول جانے کی وجہ سے میں یہاں پر یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہوں۔ اسی تصور نے تو میری ہمت کو بڑھاوا دے رکھا۔ تم نہیں جانتے کہ یہاں رہنا کتنا مشکل ہے۔ میری جگہ ان لوگوں کی دُنیا میں نہیں ہے۔ میری جگہ تمہاری دُنیا میں...... تمہاری دنیا میں ہے۔‘‘ ہیری نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

”نہیں......نہیں......نہیں!“ ڈوبی نے اپنا سر اطراف میں بری طرح پٹختے ہوئے کہا۔اس کے دونوں کان ہوا کے دوش پر پھڑ پھڑانے لگے۔”ہیری پوٹر کو اسی دُنیا میں رُکنا چاہئے۔یہاں وہ ہر طرح سے محفوظ ہیں۔ہیری پوٹر نہیں جانتے کہ وہ نہایت عظیم ہیں، انتہائی نیک دل ہیں، اتنے زیادہ ملنسار ہیں کہ انہیں گنوایا نہیں جا سکتا......اگر ہیری پوٹر بضد ہو کر ہوگورٹ سکول جائیں تو وہ جان لیں کہ ان کی جان کو شدید خطرہ ہے۔“

”کیسا خطرہ؟“ ہیری پوٹر نے حیرت سے پوچھا۔

”ایک سازش ہے ہیری پوٹر! اس سال ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم میں خوفناک اور بھیانک حادثے برپا ہونے والے ہیں۔“ ڈوبی نے جوش میں بول گیا مگر دوسرے ہی لمحے اس کے جسم میں لرزہ طاری ہوگیا۔اس کا چہرہ خوف سے سفید ہو چکا تھا۔”ڈوبی یہ بات مہینوں سے جانتا ہے جناب! ہیری پوٹر کو اپنی زندگی خطروں میں نہیں ڈالنا چاہئے۔آپ کی زندگی بہت قیمتی ہے جناب!“

”کیسے بھیانک حادثے......یہ سازش کون کر رہا ہے؟“ ہیری پوٹر نے جلدی سے پوچھا۔

ڈوبی نے یہ سن کر دونوں ہاتھوں کی گرفت اپنے گلے پر جما دی اور پوری شدت سے دبانے لگا۔گلے روندتے ہوئے اس کے حلق سے عجیب سی خرخراہٹیں نکلنے لگیں اور پھر اس صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بستر سے اُٹھ کر دیوار کے پاس پہنچ گیا۔اب وہ زور زور سے دیوار پر سر پٹخ رہا تھا۔کمرے میں بے ہنگم سا شور پھیل گیا۔ڈوبی نہ صرف خود کو اذیت دے رہا تھا بلکہ ساتھ واویلا مچا رہا تھا۔ہیری پوٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا بازو پکڑ کر تیز لہجے میں بولا۔

”ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! میں سمجھ گیا ہوں کہ تم نہیں بتا سکتے مگر یہ تو بتا دو کہ تم مجھے خبردار کرنے کیلئے کیوں آئے ہو؟“ پھر اچانک ہیری کے ذہن ایک اور خیال کوندا تو وہ جلدی سے بولا۔”کیا ان حادثات کا تعلق وال......معاف کرنا ’تم جانتے ہو کون؟‘ سے اس سازش کا تانا بانا جڑا ہوا ہے؟“ ڈوبی یہ سن کر ایک مرتبہ پھر دیوار کی طرف گھوم گیا۔”ٹھہرو! تم اگر زبان سے نہیں بتا سکتے تو صرف سر کے اشارے سے ہاں یا نہ میں بتا دو۔“ ہیری کو فوراً یاد آ گیا تھا کہ وہ کیا کرنے والا تھا اسی لئے اس نے ڈوبی کی دیوانگی سے پہلو بچانے کی کوشش کی تھی جو دیوار سے سر ٹکرانے والا تھا یکلخت رُک گیا۔اس نے اپنی گردن ہیری پوٹر کی طرف گھمائی۔اس کی گیند جیسی آنکھوں میں کشمکش کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ایک لمحہ بعد اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

”وہ......وہ نہیں ہے جناب! جس کا ہم نام نہیں لے سکتے۔“ ڈوبی نے دھیمے انداز میں کہا مگر ہیری کو اس کے لہجے میں غیر یقینی کی جھلک محسوس ہوئی۔ڈوبی کی آنکھوں میں ایسی چمک موجود تھی جو اسے غیر محسوس انداز میں سراغ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ہیری

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

نے سوچا ممکن ہے کہ ڈوبی براہ راست والڈی موٹ کی طرف اشارہ نہیں کرنا چاہتا مگر اسے یہی باور کرانا چاہتا ہے کہ ان حادثوں کا واسطہ کسی نہ کسی طرح اسی سے جڑا ہے مگر یہ کوئی حتمی بات نہیں تھی۔ ہیری کسی نتیجے پر نہیں سکا کیونکہ ڈوبی نے اپنا تعلق کسی جادوگر گھرانے سے بتایا تھا اور جہاں تک ہیری کو معلوم تھا والڈی موٹ کا کوئی گھر بار نہیں تھا اور نہ ہی اس کے والدین کی کوئی خبر تھی۔ یہ بات تو وہ سمجھ چکا تھا کہ ڈوبی کا مالک کسی نہ کسی طرح اس سازش میں حصے دار ہے جس کی بدولت ڈوبی کو یہ سب معلوم ہوا ہے۔

''جس کا نام نہیں لیتے، کہیں اس کا کوئی بھائی تو نہیں ہے؟'' ہیری نے اپنا شک دور کرنا چاہا۔ ڈوبی نے ایک بار پھر انکار میں سر ہلا دیا۔ البتہ اس کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوگئی تھیں۔

''تو پھر...... میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ہوگورٹ اسکول میں بھیانک حادثے کون کرواسکتا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ مجھے وہاں کی دشمنی کے بارے میں کوئی خبر نہیں ہے۔ البتہ ایک بات ضرور ہے کہ وہاں پروفیسر ڈمبل ڈور موجود ہیں...... کیا تم انہیں جانتے ہو؟'' ہیری نے تھک ہار کر کہا۔ ڈوبی منہ سے کچھ نہیں بولا البتہ اس نے اپنا سر جھکا لیا تھا۔

''ایلبس ڈمبل ڈور!'' ڈوبی کچھ توقف کے بعد بولا۔ ''ہوگورٹ اسکول کے اب تک کے تمام اساتذہ میں سے زیادہ باشعور اور عقلمند ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ڈوبی یہ بات جانتا ہے جناب! ڈوبی نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ 'جس کا نام نہیں لیتے!' جب اپنی تمام تر طاقتوں سے لیس تھا، اس وقت بھی وہ ڈمبل ڈور کی جادوئی قوتوں کا بھرپور مقابلہ نہیں کرپایا اور نہ ہی ان سے جیت سکا۔'' ڈوبی دھیمے انداز میں بولا۔ ''مگر جناب! ایسی کچھ جادوئی قوتیں ہیں جن کا ڈمبل ڈور بھی...... ایسی کچھ طاقتیں ہیں جن کا کوئی بھلا جادوگر کبھی......!'' وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اس نے اپنے فقرے ادھورے چھوڑ دیئے۔ اس سے پہلے ہیری کوئی بات کرتا، ڈوبی نے بستر سے چھلانگ لگائی اور ڈیسک پر چڑھ گیا۔ وہاں پڑے ٹیبل لیمپ کو اس نے دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور اندھا دھند اپنے سر پر مارنے لگا۔ جونہی لیمپ کی ضرب اس کے دماغ پر پڑتی تو اس کی منہ سے بلند چیخ نکل جاتی۔ یہ سلسلہ اس تیزی سے شروع ہوا کہ ہیری کو اس تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ ہیری کو نیچے بیٹھے مہمانوں کا خیال آیا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے نیچے کی منزل پر گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری کا دل طوفانی انداز میں دھڑکنے لگا۔ ٹھیک دو سیکنڈ بعد اسے انکل ویرنن کی آواز سنائی دی۔

''لگتا ہے ڈڈلی نے ایک بار پھر اپنا ٹیلی ویژن کھلا چھوڑ دیا ہے۔...... بدمعاش کہیں کا!''

ہیری کو آواز کے بہاؤ سے اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ انکل ویرنن سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہیری کیلئے آزمائش بھری ساعت تھی، وہ نہیں چاہتا تھا کہ انکل ویرنن ڈوبی کو اس کے پاس دیکھ پائیں۔ اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔

''جلدی! ادھر الماری گھس جاؤ!'' ہیری نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ڈوبی کو کہا۔ ڈوبی اس کی گھبراہٹ پر خاموش ہو چکا تھا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

اس نے کوئی مدافعت نہیں کی۔ ہیری نے اسے دبوچ کر جلدی سے الماری میں ٹھونس دیا اور پٹ بند کر دیا۔ اسی لمحے اسے دروازے کا ہینڈل گھومتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری لپک کر بستر پر جا بیٹھا۔ دروازہ کھلتے ہی انکل ویرنن کا کھولتا ہوا چہرہ دکھائی دیا۔

''شیطان کی اولاد! تم یہاں کیا کر رہے تھے؟ تم نے میرے شاندار لطیفے کا سارا مزہ کرکرا کر کے رکھ ڈالا...... کان کھول کر سن لو! اب اگر تم نے ذرا سی بھی آواز نکالی تو میں تمہارے ساتھ ایسا خوفناک سلوک کروں گا کہ تم یہ تمنا کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ کاش تم کبھی پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے! سمجھے......!'' انکل ویرنن نے اپنا چہرہ ہیری کے قریب لا کر دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے ہیری کچھ جواب دیتا وہ کمرے سے الٹے پیر لوٹ گئے۔ ہیری کا بدن خوف کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا، کچھ لمحوں بعد ہیری کو ڈوبی کا خیال آیا۔ اس نے لرزتے ہاتھوں سے الماری کھولی اور وہاں سے ڈوبی کو باہر نکالا۔

''دیکھ لیا! یہاں پر کیسا ماحول ہے؟ میرے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا ہے؟ اب تو تمہیں سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ مجھے دوبارہ ہوگورٹ کیوں جانا پڑے گا؟ وہی اکلوتی جگہ ہے جہاں میرا سب کچھ ہے، یعنی جس کے بارے میں میں سوچتا ہوں، جہاں میرے دوست ہیں!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے سرگوشی کی۔ ڈوبی کے چہرے پر عجیب سی اذیت دکھائی دے رہی تھی۔

''دوست...... جو ہیری پوٹر کو خط بھی نہیں لکھتے۔'' اس نے چالاکی سے پوچھا۔

''مجھے امید ہے کہ وہ صرف......'' ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔ ''ٹھہرو! تم یہ بات کیسے جانتے ہو کہ میرے دوست مجھے خط نہیں لکھ رہے ہیں!'' ڈوبی بوکھلا سا گیا وہ ادھر ادھر پاؤں کرنے لگا۔ وہ اب ہیری سے نگاہیں چرا رہا تھا۔ ہیری کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا اس نے تیوریاں چڑھا کر اسے گھورا۔

''ہیری پوٹر جناب! ڈوبی پر غصے مت ہوں، ڈوبی نے یہ سب ہیری پوٹر کی بھلائی کیلئے کیا تھا۔'' وہ زمین پر دیکھتے ہوئے بولا۔

''کیا تم نے میرے خط بیچ میں روک لئے تھے؟'' ہیری پوٹر کے جسم کو بری طرح جھٹکا لگا۔

''ڈوبی کے پاس ہیری پوٹر کے تمام خط محفوظ ہیں جناب!'' گھریلو خرس دھیمے سے بولا۔ ڈوبی ہیری سے کچھ دور ہٹ گیا تھا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے تکیے کے غلاف جیسے لباس کے اندر گھسا دیا۔ ہیری اب اسے کھا جانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے پل اس کا ہاتھ لباس سے برآمد ہوا۔ اس کے ہاتھ میں خطوط کا موٹا پلندا موجود تھا۔ اس نے خطوط کے پلندے میں سے ایک ایک خط نکال کر ہیری کو دکھانا شروع کیا۔ ہیری نے پہلے خط پر ’ہرمائنی‘ کی صاف ستھری تحریر کو آسانی سے پہچان لیا تھا۔ دوسرا خط اس کے دوست رون کا تھا جس کی لکھائی کچھ زیادہ صاف نہیں تھی۔ ایک خط پر اس کا نام گھسیٹا مار کر کچے پکے انداز سے لکھا ہوا دکھائی دیا جو یقیناً ہیگرڈ کا معلوم ہوتا تھا۔ ہیری نے اپنی توجہ خطوط سے ہٹا کر ڈوبی پر مرتکز کر لی۔ ڈوبی یہ دیکھ کر کچھ پریشان ہو گیا اس نے جلدی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

سے پلکیں جھپکائیں۔

’’ہیری پوٹر! غصے مت کیجئے......ڈوبی کو یہ امید تھی کہ اگر ہیری پوٹر کو یہ محسوس ہو کہ اس کے دوست اُسے بھول چکے ہیں......تو وہ دوبارہ ہوگورٹ نہیں جائے گا جناب!‘‘ ڈوبی آہستگی سے بولا۔

ہیری نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے تیزی سے خطوط پر جھپٹا مارنے کی کوشش کی مگر ڈوبی کو شاید پہلے ہی اس کا اندازہ تھا اس لئے وہ سرعت کے ساتھ وہاں سے ہٹ گیا۔ ہیری اپنی ناکامی پر دانت پیسنے لگا۔ ڈوبی نے ہیری کو رُکنے کا اشارہ کیا۔

’’ہیری پوٹر کو یہ سارے خطوط مل سکتے ہیں جناب!......اگر وہ ڈوبی سے وعدہ کر لیں وہ ہوگورٹ واپس نہیں جائیں گے۔ دیکھئے جناب! وہاں جانا نہایت خطرناک ہے، آپ کو اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لینا چاہئے۔ بس اتنا کہہ دیجئے جناب! آپ نہیں جائیں گے۔‘‘

’’ہرگز نہیں!‘‘ ہیری غصے سے بپھرتا ہوا غرایا۔ ’’مجھے میرے دوستوں کے خطوط واپس دو۔‘‘

’’تب تو ڈوبی کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے جناب!‘‘ گھریلو خرس کی آواز بھرا گئی۔

اس سے پہلے ہیری کوئی حرکت کر پاتا، خرس نے خطوط کا پلندا دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور بیڈروم کے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ دیکھتے ہی دیکھتے خرس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ ہیری گنگ کھڑا تھا جونہی اسے نیچے موجود مہمانوں کا خیال آیا تو وہ جلدی سے ڈوبی کے پیچھے لپکا۔ ہیری کا حلق بالکل خشک تھا اور اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ ہیری پوری کوشش کر رہا تھا کہ کسی قسم کی آواز نہ ہونے پائے۔ افراتفری کے عالم میں وہ آخری چھ سیڑھیاں ایک ہی جست میں پار کر گیا۔ وہ خود کو سنبھال نہ پایا اور ہال کمرے کے غالیچے پر بلی کی مانند جا گرا۔ اس نے سر اُٹھا کر ڈوبی کو ادھر ادھر دیکھا۔ بیٹھک میں مہمان موجود تھے۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں انکل ویرنن کی آواز سنائی دی۔

’’مسٹر میسن! براہ کرم آپ پتونیہ کو امریکی نل سازوں کا وہ مزیدار قصہ سنائیے، وہ اسے سننے کیلئے بڑی بے تاب ہے......!‘‘

ہیری نظر بچا کر ہال میں سے دوڑتا ہوا باورچی خانے میں آ گھسا۔ وہاں کا منظر دیکھتے ہی ہیری کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ آنٹی پتونیہ کی بنائی ہوئی بہترین پڈنگ، کریم کا برتن اور مٹھائی، سب کچھ چھت کے پاس ہوا میں تیر رہا تھا۔ ڈوبی ایک الماری کے اُوپر دبکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کی آنکھوں میں گہرا خوف موجود تھا۔

’’نہیں......براہ کرم ایسا مت کرو۔ وہ مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔‘‘ ہیری رو دینے والے انداز میں بولا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

’’ہیری پوٹر اگر یہ کہہ دیں کہ وہ سکول واپس نہیں جائیں گے تو......!‘‘

’’ڈوبی! ایسا مت کرو!‘‘ ہیری اس کا جملہ کاٹتے ہوئے تڑپ کر بولا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’کہہ دیجئے جناب!‘‘ ڈوبی ضد کرتے ہوئے بولا۔

’’میں یہ نہیں کہہ سکتا۔‘‘ ہیری سر انکار میں ہلاتے ہوئے بولا۔

’’تب تو ڈوبی کو یہ کرنا ہی ہوگا جناب!...... ہیری پوٹر کے بھلے کیلئے!‘‘

ڈوبی نے اسے دُکھ بھری نظروں سے دیکھا۔ ہیری کی سانس حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ آنٹی پٹونیہ کی بنائی ہوئی پڈنگ ایک خوفناک آواز کے فرش پر گر گئی۔ شیشے کا برتن چھنا کے ساتھ ٹوٹ گیا اور اس میں موجود کریم فرش، دیواروں اور کھڑکیوں پر پھیل گئی۔ مٹھائی بھی کچھ الگ منظر پیش نہیں کر رہی تھی۔ صاف ستھرا باورچی خانہ غلاظت اور گندگی کا شاہکار بن چکا تھا۔ اسی لمحے ہیری کی سماعت میں چھڑی گھمانے کی سی آواز پڑی۔ اس نے چونک کر الماری کی طرف دیکھا۔ اسے خوفناک ترین لمحات میں تنہا چھوڑ کر ڈوبی غائب ہو چکا تھا۔

باورچی خانے میں ٹوٹ پھوٹ کی آواز بیٹھک تک جا پہنچی تھی۔ ہیری کے کانوں میں آنٹی پٹونیہ کے چیخنے کی آواز گونجی۔ دوسرے لمحے اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ انکل ورنن کا چہرہ وہاں نمودار ہوا جو ہیری کو غصے بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔ ہیری پڈنگ اور کریم میں نہایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کے پیچھے دوسرے لوگ بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

’’ہمارا بھانجا ہے۔ تھوڑا پاگل ہے، اجنبیوں سے اسے ملنا جلنا پسند نہیں ہے۔ اسی لئے ہم اسے ہمیشہ اوپر کی منزل تک ہی محدود رکھتے ہیں......!‘‘ انکل ورنن نے مہمانوں کے سامنے صفائی دینے کی کوشش کی۔ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مسٹر میسن ہکا بکا کھڑے ہیری کو دیکھ رہے تھے۔ اسی حیرانی و پریشانی کے عالم میں انکل ورنن انہیں واپس بیٹھک میں لے گئے۔ لمحہ بھر میں ہیری کو انکل ورنن کا چہرہ دوبارہ دیا۔ وہ اس دانت پیستے ہوئے غرائے۔ ’’ذرا مہمانوں کو رخصت ہو لینے دو...... میرا تم سے وعدہ ہے کہ مار مار کر تمہاری چمڑی نہ ادھیڑ کر رکھ دوں تو میرا نام ورنن نہیں......!‘‘

انکل ورنن دوبارہ چہرے پر بناوٹی مسکراہٹ پھیلا کر بیٹھک میں جا بیٹھے تھے۔ وہ ابھی سودے کے بارے میں بات چیت شروع ہی کر رہے تھے کہ ایک اور عجیب واقعہ رونما ہو گیا۔ ممکن تھا کہ وہ ہیری کی طرف سے صفائی دے کر معاملہ طے کرنے میں کامیاب ہو جاتے مگر الّو کی بے وقت اور اچانک آمد پر ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔ آنٹی پٹونیہ کھانے کی میز کی بربادی کے بعد بیٹھک میں مہمانوں کے سامنے ڈنر کیلئے میٹ بچھا رہی تھیں، اسی لمحے ایک بڑا سا کرّیل الّو اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہوا بیٹھک کی کھڑکی میں سے اندر داخل ہوا۔ وہ سیدھا مسٹر میسن کے کندھے پر آ بیٹھا اور اس نے اپنے پنجوں سے ایک خط ان کی جھولی پھینک دیا۔ آنٹی پٹونیہ نے دہشت بھری نظروں سے انکل ورنن کی طرف دیکھا۔ مسٹر میسن اور ان کی بیوی کی حالت بھی کچھ بہتر نہیں تھی۔ دوسرے لمحے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

الّو اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہوئے کھڑکی کے راستے واپس اُڑ گیا۔ یہ منظر مہمانوں کیلئے بے حد دہشت ناک تھا۔ مسز میسن خوف سے چنگھاڑتی ہوئی اُٹھی اور دیوانہ وار چیختے ہوئے صدر دروازے کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی۔ انکل ویرنن بے بسی کے عالم میں ہاتھ مسلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر میسن نے صدر دروازے پر ٹھہر کر انکل ویرنن سے صرف اتنا کہا کہ ان کی بیوی کو ایسے پرندوں سے بے حد ڈر لگتا ہے۔ وہ مزید ان کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اُنہیں یہ مذاق بالکل پسند نہیں آیا۔

ہیری باورچی خانے میں صفائی کیلئے جھاڑو ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔ اسی لمحے انکل ویرنن صدر دروازہ بند کر کے اس کے پاس پہنچے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں خباثت اور شیطانیت چمک رہی تھی۔ ان کے ہاتھ میں الّو کا لایا ہوا خط موجود تھا۔

''اسے پکڑو!......چلو پڑھو اسے!'' انکل ویرنن سانپ کی طرح پھنکار کر بولے۔

ہیری نے خط اپنے ہاتھ میں لے کر کھولا۔ اس میں اس کی سالگرہ کی مبارکباد نہیں تھی۔

ڈئیر مسٹر پوٹر!

ہمیں جادوئی خفیہ ادارے کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ کے گھر پر آج رات نو بج کر بارہ منٹ پر اشیا کو ہوا میں معلق کرنے کا جادو استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ نابالغ جادوگروں کو سکول کے باہر کسی بھی قسم کا جادو کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ اگر آئندہ کبھی آپ نے دوبارہ ایسی غلطی دہرائی تو یاد رکھئے کہ سکول سے آپ کو ہمیشہ کیلئے نکال دیا جاسکتا ہے۔ (حکم نامہ برائے میانہ حدود بروئے نابالغ جادوگران ، 1875 پیراگراف :سی)

ہم آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہیں گے کہ جادو کی کوئی بھی سرگرمی جو کسی بھی غیر جادوگر فرد (ماگل) کے سامنے وقوع پذیر ہو تو یہ جادوگروں کی بین الاقوامی جادوئی پارلیمنٹ کے بنائے گئے آئین کی دفعہ 13 کے تحت قابل سزا جرم قرار پائے گی۔

ہمیں امید ہے کہ آپ تعطیلات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

مطلع کنندہ

مافالدہ ہوپ کرک

دفتر برائے ناجائز جادوئی استعمالات

وزارتِ جادوگری

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری نے خط پڑھنے کے بعد چہرہ اوپر اُٹھایا۔اس نے بمشکل تھوک نگلنے کی کوشش کی۔

''تم تو ہمیں یہ بتایا ہی نہیں تھا کہ تمہیں سکول سے باہر جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔'' انکل ورنن کے چہرے پر حیرانگی کے ساتھ ساتھ خوفناک مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ان کی آنکھوں کی پتلیاں بڑی تیزی سے پھڑک رہی تھیں۔'' مجھے لگتا ہے شاید تم اس کا ذکر کرنا بھول گئے ہوگے......تمہارے دماغ سے یہ بات اُتر گئی ہوگی......!''

ہیری خاموش کھڑا کانپ رہا تھا۔انکل ورنن کسی بڑے بلڈاگ کی طرح اس کے اوپر جھکتے چلے گئے۔انہوں نے اپنا چہرہ ہیری کے بالکل قریب لاکر طنزیہ انداز میں کہا۔

''اب میں تمہیں ایک خبر سنانا چاہتا ہوں لڑکے! میں تمہیں اوپر تالے میں بند کر رہا ہوں۔تم اب دوبارہ کبھی اس سکول میں نہیں جاؤ گے......کبھی نہیں!......اور اگر تم نے جادو سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو وہ......تمہیں سکول سے ہمیشہ کیلئے نکال دیں گے۔''

انکل ورنن کے مجنونانہ قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے۔انہوں نے ہیری کو دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور گھسیٹتے ہوئے بالائی منزل تک لے گئے۔وہ اپنے برے وعدے جتنے ہی برے ثابت ہوئے تھے۔اگلی صبح انہوں نے ہیری کے بیڈروم کی کھڑکیوں پر لوہے کی سلاخیں لگوانے کیلئے ایک آدمی کو پیسے دیئے۔انہوں نے ہیری کے بیڈروم کے دروازے میں بلی کے پنجرے جیسا چھوٹا دروازہ خود اپنے ہاتھوں سے نصب کیا تاکہ دن میں تین بار تھوڑا سا کھانا اندر دھکیلا جا سکے۔وہ ہیری کو صرف صبح شام باتھ روم کیلئے باہر نکالتے تھے اس کے علاوہ وہ چوبیس گھنٹے اپنے کمرے میں بند رہتا تھا۔

☆☆☆

تین دن گزرنے کے بعد بھی مسٹر ڈرسلی ہیری کو کسی طرح کی چھوٹ دینے پر آمادہ دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہیری کو بھی اس قید خانے سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ بے بسی کے عالم میں اپنے بستر پر لیٹ کر کھڑکی پر لگی ہوئی سلاخوں کے دوسری طرف غروب ہوتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔وہ انتہائی کرب کے عالم میں سے گزر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ اسے رہ رہ کر 'ڈوبی' پر غصہ آ رہا تھا۔ہوگورٹ میں کوئی حادثہ ہوتا یا نہ ہوتا......انکل ورنن کے گھر میں وہ حادثے کا شکار ضرور ہو چکا تھا۔

اسی لمحے دروازے پر حرکت محسوس ہوئی۔ہیری نے گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔چھوٹے دروازے کا پٹ کھلا اور آنٹی پٹونیہ کا ہاتھ اندر گھستا ہوا دکھائی دیا۔جس میں سوپ کا ایک پیالہ موجود تھا۔پیالہ اندر کھسکانے کے بعد آنٹی پٹونیہ کا ہاتھ واپس لوٹ گیا۔ہیری کی انتڑیاں بھوک کی شدت سے کلبلا رہی تھیں۔وہ تیزی سے بستر سے کودا اور اس نے لپک کر پیالہ اُٹھایا۔سوپ برف

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کی طرح سرد تھا لیکن ایک گھونٹ میں ہی اس نے آدھا پیالہ حلق سے نیچے اُتار ڈالا۔ اس کے بعد ہیری کمرے کی دوسری طرف بڑھا جہاں ہیڈوگ کا پنجرہ پڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنے پیالے کی تہ میں موجود سبزیوں کے ٹکڑے نکالے اور پنجرے کی طشت میں ڈال دیئے۔ ہیڈوگ نے طشت کی طرف دیکھا اور پھر احتجاج کے طور پر زور سے اپنے پر پھڑ پھڑائے۔ وہ ہیری کی طرف ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''مجھے چونچ دکھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ ہمارے پاس صرف اتنا ہی ہے۔'' ہیری نے اُداسی کے عالم میں اسے کہا۔ اس کے بعد اس نے خالی پیالے کو فرش پر ننھے دروازے کے بالکل قریب رکھ دیا۔ سوپ پینے سے پہلے وہ جتنا بھوکا تھا، سوپ پینے کے بعد اسے نجانے کیوں پہلے سے بھی زیادہ بھوک لگنے لگی۔ بالفرض یہ تسلیم کرلیا جائے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مزید چار ہفتے تک زندہ رہنے میں کامیاب ہو بھی گیا تو کیا وہ ہوگورٹ جانے کے قابل ہو پائے گا۔ اگر وہ ہوگورٹ نہ پہنچ پایا تو کیا ہوگا؟ کیا کسی کو یہ پتہ کرنے کیلئے بھیجا جائے گا کہ وہ کیوں نہیں واپس لوٹا۔ کیا وہ کبھی مسٹر ڈرسلی کو اسے سکول بھیجنے کیلئے راضی کر پائیں گے؟

سورج ڈوبنے کے بعد کمرے میں گہرا اندھیرا چھا گیا۔ ہیری کچھ بھی نہ کرنے کے باوجود خود کو بے حد تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ بھوک کی شدت زور پکڑتی جا رہی تھی۔ معدے کی کلبلاہٹ اب تکلیف میں بدل رہی تھی۔ اس کے دماغ کے پردوں پر سینکڑوں سوال بری طرح دستک دے رہے تھے، جن کا کوئی جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ وہ دوبارہ بستر پر لیٹ گیا تھا اور پھر کافی دیر تک وہ اسی کشمکش میں گرفتار رہنے کے بعد بے چین سی نیند میں ڈوب گیا۔

ہیری کو نیند میں شاید سکون نصیب نہیں تھا۔ دن بھر کی الجھنیں خواب بن کر اس کے سامنے آنے لگیں۔ وہ خواب میں دیکھ رہا تھا کہ وہ کسی بڑے چڑیا گھر کے ایک پنجرے میں قید ہے۔ جس کے باہر جلی حروف میں ''نابالغ جادوگر'' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تماشائی اسے سلاخوں کے اندر قید دیکھ رہے ہیں۔ وہ کسی بھوکے اور کمزور حال جانور کی طرح بھوسے کے بستر پر بے بس پڑا ہوا ہے۔ اچانک اسے بھیڑ میں ڈوبی کا چہرہ دکھائی دیا تو کسی نہ کسی طرح اُٹھا اور اس کی طرف دیکھ کر ناتواں آواز میں مدد کیلئے چلا اُٹھا۔ ڈوبی نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور دھیمے انداز میں کہا۔ ''ہیری پوٹر یہاں آپ محفوظ ہیں جناب!'' یہ کہہ کر ڈوبی اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ اس کے بعد اسے مسٹر ڈرسلی دکھائی دیتے ہیں اور ڈڈلی اس کے پنجرے کی سلاخوں کو بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے اس پر قہقہے لگاتا ہے۔ جب سلاخیں جھنجھوڑے سے ہیری کا سر چکرانے لگا تو وہ ہولے سے بڑبڑایا۔ ''اب بس کرو...... مجھے تنہا چھوڑ دو...... یہ اب رہنے دو...... میں سونے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

اپنی بڑبڑاہٹ پر ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنی آنکھیں مسل کر دیکھا تو کھڑکی کے راستے چاندنی کمرے میں آتی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دکھائی دی۔ ہیری نے اپنی عینک آنکھوں پر لگائی اور غور کرنے لگا کہ ایسی کیا خاص بات ہوئی؟ جس کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ اسے یوں لگا جیسے سلاخوں کے دوسری طرف کوئی موجود ہے اور اسے دیکھ رہا ہے۔ ہیری نے غور سے سلاخوں کے پار موجود شے کو دیکھنے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ سائے میں ڈوبا تھا۔ چاندنی کے باعث ہوا میں لہراتے ہوئے اس کے سرخ بال دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ اس کے چہرے پر کوئی لمبی سی چیز ابھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی، شاید وہ اس کی ناک تھی۔ پھر جیسے ہیری کو اپنی بصارت پر یقین نہیں آ پایا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ اس کا سکول کا دوست ''رون ویزلی'' ہی تھا جو سلاخوں کے پیچھے سے اندر جھانک رہا تھا۔

کہیں سب خواب کا حصہ تو نہیں!...... ہیری نے تلخی سے سوچا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تیسرا باب

بھٹ میں قیام

''رون!'' ھیری دبی آواز میں چلایا۔ پھر وہ بستر سے اترا اور دبے پاؤں چلتا ہوا کھڑکی کے قریب پہنچا۔ ھیری نے احتیاط سے کھڑکی کے شیشے کے پٹ کو اوپر اُٹھایا تا کہ وہ سلاخوں کی دوسری طرف موجود 'رون' سے بات کر سکے۔

''رون تم کیسے ہو؟...... یہ کیا؟''

ھیری رون کو بھول کر اسے عجوبے کو دیکھ رہا تھا جو اس کیلئے بالکل حیرت انگیز تھا۔ وہ متعجب نظروں سے اس کا معائنہ کرنے لگا۔ وہ ایک فیروزی رنگ کی پرانی سی کار تھی جس میں رون اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔ کار کا پرانا ہونا ایسا انوکھا نہیں تھا البتہ یہ بات ضرور عجیب تھی کہ وہ کار کھڑکی کے مقابل ہوا میں معلق کھڑی تھی...... زمین سے کئی فٹ اوپر!...... ھیری مبہوت کھڑا تھا۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا...... ھیری!'' ایک شناسا آواز سنائی دی۔

ھیری نے چونک کر دیکھا تو صورت حال واضح ہوتی چلی گئی۔ رون کار کے پچھلے حصے میں بیٹھا تھا اور اپنا دھڑ باہر نکالے ھیری کو دیکھ رہا تھا جبکہ ڈرائیونگ نشست پر اس کے دونوں بڑے بھائی فریڈ اور جارج بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیا بات ہے ھیری؟ تم نے میرے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے بارہ مرتبہ تمہیں اپنے گھر آنے کا دعوت نامہ بھیجا تھا پھر ڈیڈی نے گھر پر بتایا، مجھے پتہ چلا ہے کہ ماگلوں کے سامنے جادو کرنے کی وجہ سے دفتر وزارت نے تمہیں انتباہ نامہ ارسال کیا ہے......''

''وہ میں نہیں کیا!...... مگر انہیں یہ سب کیسے پتہ چلا؟'' ھیری نے حیرت سے پوچھا۔

''ڈیڈی دفتر وزارت میں کام کرتے ہیں۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''تم جانتے ہو ہمیں سکول کے باہر جادو کا استعمال نہیں کرنا چاہئے......!''

''یہ بات تم کہہ رہے ہو؟'' ھیری ہوا میں جھولتی ہوئی کار کو گھورتے ہوئے غرایا۔

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

''تم اس کار کی بات کر رہے ہو!...... یہ اس گنتی میں نہیں شمار ہوگا، ہم نے تو یہ کار صرف اُدھار لی ہے۔ یہ ڈیڈی کی کار ہے۔ ہم نے اس پر جادو نہیں کیا ہے۔ لیکن جن ماگلوں کے ساتھ تم رہتے ہو ان کے سامنے جادو کرنا......'' رون وضاحت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''میں نے تم لوگوں سے کہا...... نا کہ...... میں نے جادو نہیں کیا تھا۔ تمہیں پوری بات سمجھنے کیلئے کافی وقت لگے گا...... کیا تم ہوگورٹ جا کر یہ بات بتا سکتے ہو کہ میرے انکل اور آنٹی نے مجھے تالے میں بند کر رکھا ہے اور وہ مجھے واپس نہیں لوٹنے دے رہے ہیں؟ ظاہر ہے میں خود کو جادو سے باہر نہیں نکال سکتا کیونکہ دفتر وزرات یقیناً یہ خیال کرے گا کہ میں نے جان بوجھ کر صرف تین دن میں دوسری بار جادو کا ناجائز استعمال کیا ہے اس لئے......!''

''فالتو باتوں میں وقت ضائع مت کرو ہیری!'' رون جلدی سے بولا۔ ''ہم یہاں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کیلئے آئے ہیں۔''

''مگر تم لوگ بھی مجھے یہاں سے جادو کے ذریعے باہر نہیں نکال سکتے؟'' ہیری نے کہا۔

''ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' رون نے اپنا سر جھٹکے ساتھ اگلی نشست کی طرف جھٹک کر جواب دیا۔ اس کے چہرے پر شریر مسکراہٹ بکھر گئی۔ ''تم یقیناً بھول رہے ہو کہ میرے ساتھ اس وقت کون ہیں؟''

''اسے سلاخوں میں اچھی طرح باندھ دو۔'' فریڈ نے ہیری کی طرف رسی کا ایک سرا اچھالتے ہوئے کہا۔

''اگر مسٹر ڈرسلی کی آنکھ کھل گئی تو وہ یقیناً مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔'' ہیری خوفزدہ لہجے میں بولا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

''تم فکر مت کرو ہیری!'' فریڈ نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ ''پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔'' رون نے تیزی سے سر ہلا کو اسے تسلی دی۔

ہیری پیچھے ہٹ کر سائے میں ہیڈوگ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہیڈوگ کی چمکتی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے یہ احساس ہو چکا تھا کہ یہ معاملہ کتنا دشوار تھا اسی لئے وہ پنجرے میں خاموش اور پُرسکون بیٹھی تھی۔ کار کے انجن کی گڑگڑاہٹ تیز ہوتی گئی اور جب فریڈ نے کار ہوا میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھائی تو اچانک پرائیویٹ اسٹریٹ کے گہرے سکوت میں دھماکے کی تیز آواز گونجی۔ سلاخیں کھڑکی سے اکھڑ زمین کی طرف گرتی چلی گئیں۔ ہیری لپک کر کھڑکی کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ سلاخیں زمین سے کچھ فٹ اوپر ہوا میں لٹک رہی تھیں۔ رون ہانپتے ہوئے سلاخوں کو کار میں اوپر کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اسی لمحے ہیری دبے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

پاؤں دروازے پر پہنچا اور کان لگا کر کسی قسم کی آواز سننے کی کوشش کرنے لگا۔ ڈرسلی افراد اپنے بیڈروم میں گہری نیند میں ڈوبے ہوئے تھے۔ کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جب رون سلاخوں کو کار میں کھینچ کر پچھلی نشست پر رکھنے میں کامیاب ہو گیا تو فریڈ نے کار کو موڑ کر کھڑکی کی طرف کیا اور اسے بالکل کھڑکی کے ساتھ چپکا کر کھڑا کر دیا۔

''چلو جلدی کرو...... گاڑی میں آ جاؤ۔'' رون تیزی سے بولا۔

''مگر میرا ہوگورٹ کا سامان...... جادوئی چھڑی، بہاری ڈنڈا......!'' ہیری چونک کر بولا۔

''یہ سب سامان کہاں رکھا ہے؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''وہ سب نیچے سیڑھیوں والے گودام میں پڑا ہے۔ وہاں تالا لگا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میں اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا کیونکہ یہاں بھی دروازے پر باہر سے تالہ لگا ہوا ہے۔''

''کوئی زیادہ مشکل بات نہیں ہے۔'' جارج نے اگلی نشست سے سر نکال کر کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں کمرے میں آنا چاہتا ہوں ہیری!''

ہیری ایک طرف ہو گیا۔ جارج اور فریڈ دونوں کسی قدر مشکل کے بعد بلی کی طرح کھڑکی کے راستے ہیری کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جارج نے اپنی جیب سے ایک عام سی تار نکالی اور اسے تالے کے سوراخ میں گھسا کر تالا کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ ہیری نے اس لمحے سوچا کہ اسے یقیناً ان دونوں کی مہارت کا لوہا ماننا پڑے گا۔

''بہت سارے جادوگر یہ سوچتے ہیں کہ ماگلوں کی تالا کھولنے والی یہ ترکیب سیکھنا محض وقت کی بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے مگر ہمیں لگتا ہے کہ یہ ایک ایسا فن ہے جسے سیکھنا نہایت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے حالانکہ اس میں وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔'' جارج اپنے کام کے دوران بولتا رہا۔ ایک ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ ہیری کے چہرے پر جوش وخوف کے ملے جلے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔

''اب ہم نیچے جا رہے ہیں۔ تمہارا صندوق اور سامان لے کر آتے ہیں، تم اتنی دیر تک کمرے میں سے ضروری اشیاء سمیٹ کر رون کے حوالے کر دو تاکہ وہ انہیں کار میں رکھ لے۔'' جارج نے ہیری کو بتایا۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب جڑواں بھائی اندھیرے میں سیڑھیوں پر اترنے لگے تو ہیری نے انہیں دھیمے لہجے میں خبردار کیا۔ ''سب سے نیچے والی سیڑھی سے بچ کر جانا...... وہ آواز کرتی ہے۔''

ان کے جانے کے بعد ہیری نے پھرتی کے ساتھ کمرے میں سے ضروری چیزیں جمع کرنا شروع کر دیں۔ اس کے پیروں میں

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

جیسے بجلی بھر گئی تھی، وہ کمرے کے چاروں طرف سے اپنی اشیاء اُٹھا اُٹھا کر کھڑکی کے راستے رون کو پکڑا رہا تھا۔ اس کام سے فارغ ہو کر ہیری سیڑھیوں کے راستے نیچے جا پہنچا اور صندوق لانے میں فریڈ اور جارج کی مدد کرنے لگا۔ اسی لمحے ہیری کو انکل ویرنن کے کھانسنے کی آواز سنائی دی۔

آخر کار وہ تینوں ہانپتے ہوئے اوپر پہنچے۔ پھر ہیری کے کمرے سے ہوتے ہوئے وہ صندوق کو کھلی کھڑکی تک لے آئے۔ فریڈ کار میں پہنچ کر رون کے ساتھ مل کر صندوق کار میں کھینچنے لگا۔ ہیری اور جارج کمرے کی طرف سے صندوق کو دھکیلتے رہے۔ ایک ایک انچ کر کے صندوق کھڑکی سے باہر کھسکنے لگا۔ اسی لمحے انکل ویرنن کی دوبارہ کھانسنے کی آواز سنائی دی۔

''تھوڑا سا اور......بس ایک زوردار دھکا!'' کار کے اندر موجود فریڈ نے ہانپتے ہوئے کہا۔

ہیری اور جارج نے صندوق پر اپنے کندھے کا پورا زور لگای اور پھر وہ کھڑکی سے ہوتا ہوا کار کی پچھلی نشست پر پہنچ گیا۔

''ٹھیک ہے، اب ہمیں چلنا چاہئے۔'' جارج نے سرگوشی میں ہیری کو کہا۔

جارج پہلے کار میں پہنچ گیا۔ جیسے ہی ہیری کھڑکی کی چوکھٹ پر چڑھا اچانک پیچھے سے الّو کی زوردار چنگھاڑ سنائی دی۔ اس کے فوراً بعد ہی اس کے کانوں میں انکل ویرنن کی گرجتی ہوئی آواز آئی۔ ''یہ بے ہودہ الّو ......!''

''میں ہیڈوگ کو تو بھول ہی گیا تھا۔'' ہیری جلدی سے بولا۔

جب ہیری کمرے میں واپس داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ باہر کا بلب جل چکا تھا۔ اس نے تیزی سے ہیڈوگ کا پنجرہ اُٹھایا اور بھاگتے ہوئے کھڑکی تک پہنچا۔ اس نے سرعت سے پنجرہ رون کے ہاتھوں میں پکڑایا۔ وہ ابھی کھڑکی کی منڈیر پر چڑھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت انکل ویرنن نے کھلے تالے والے دروازے پر ہتھوڑے جیسا ہاتھ مارا اور وہ جھٹکے سے کھل گیا۔ ایک پل کیلئے تو انکل ویرنن دروازے پر ہی حیرت کے مارے سکتے کے عالم مبہوت کھڑے رہ گئے۔ انہیں اپنی بینائی پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ یہ کیفیت زیادہ دیر تک طاری نہ رہ سکی۔ طیش کے عالم میں وہ کسی بھڑکے ہوئے سانڈ کی مانند گرتے پڑتے آگے بڑھے اور ہیری کی طرف چھلانگ لگا دی۔ ہیری کے پاؤں کا پنجہ انکل ویرنن کی گرفت میں آ چکا تھا۔ وہ بری طرح ہذیان بکتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ جبکہ رون، فریڈ اور جارج، ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچنے لگے۔

''پتونیہ! دیکھو وہ بھاگ رہا ہے......وہ بھاگ رہا ہے۔'' انکل ویرنن گرج کر بولے۔

ویزلی بھائیوں نے مل کر ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہیری کا پاؤں انکل ویرنن کی گرفت سے چھوٹ گیا۔ جیسے ہی ہیری کار میں داخل ہوا تو انہوں نے جلدی سے کار کا دروازہ بند کر دیا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''گاڑی بھگاؤ فریڈ!......اس سے پہلے ماگل بیدار ہو کر اپنی کھڑکیوں سے باہر دیکھنے لگیں۔'' رون چیخ کو بولا۔ کار نے ایک ہچکولا کھایا اور تیزی سے اوپر کی جانب اُڑنے لگی۔ یوں لگتا تھا جیسے کار زمین کو چھوڑ چاند کے سفر پر رواں دواں تھی۔ ہیری سہما سہما کار کی کھڑکی سے انکل ویرنن کو کھڑکی میں چیختا ہوا دیکھ رہا تھا۔

''اب اگلی گرمیوں میں ملاقات ہوگی انکل ویرنن!'' ہیری کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے زور سے چلا کر بولا۔ اسے کھڑکی میں انکل ویرنن کے علاوہ آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی کے چہرے دکھائی دیئے جو کھڑکی میں سے باہر لٹک کر منہ پھاڑے ششدر کھڑے اُڑتی ہوئی کار کو دیکھ رہے تھے۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس خوفناک قید خانے سے آزاد ہو چکا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے یہ کوئی خواب ہو۔ رات کی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرانے لگی۔ اس کے بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔ ہیری کو یہ فرحت بخش احساس بھلا معلوم ہوا۔ اس نے ایک بار پھر مڑ کر نیچے دیکھا۔ پرائیویٹ اسٹریٹ تیزی دور ہو رہی تھی اور اس کا حجم گھٹتا جا رہا تھا۔ ویزلی جڑواں بھائی اپنی اس کامیابی پر قہقہے لگا لگا کر دوہرے مہرے ہو رہے تھے۔ ہیری نے گہری سانس لی اور نشست کی کمر سے سر ٹکا کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اس کی بے ترتیب سانس آہستہ آہستہ درست ہونے لگی۔

''ہیڈوگ کو پنجرے سے باہر نکال دو۔ وہ ہمارے پیچھے اُڑ سکتا ہے۔ جب سے وہ میرے ساتھ واپس آیا ہے، اسے ایک بار بھی اپنے پر پھیلانے کا موقع نہیں مل پایا۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ جارج نے رون کو اپنی جیب سے لوہے کی تار نکال کر دی جس کی مدد سے رون ہیڈوگ کے پنجرے کا تالا کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد رون تالا کھولنے میں کامیاب ہو گیا اور ہیڈوگ کو کار سے باہر ہوا میں آزاد چھوڑ دیا گیا۔ ہیڈوگ نے آزادی پا کر فضا میں خوشی سے تیز کلکاری ماری۔ ہیری اس کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔ رات کی تاریکی میں ہیڈوگ کا وجود کسی تاریک بھوت کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔

''تو اب پوری کہانی سناؤ...... ہیری!'' رون نے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔ ''وہاں کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے ان لوگوں کو ڈوبی کی آمد کے بارے میں ساری باتیں بتا دیں۔ اس نے انہیں ڈوبی کی تنبیہ اور ضد کے بارے میں بھی بتایا جس کے باعث پڈنگ اور دوسرا تمام سامان برباد ہو کر رہ گیا تھا اور ہیری کو ایک کمرے میں قید کر دیا گیا تھا۔ جب اس نے اپنی بات پوری کر لی تو کار میں گہری خاموشی چھا گئی۔ ویزلی بھائیوں کو ہیری کی بے بسی اور اذیت پر گہرا دُکھ ہو رہا تھا۔

''بڑا سنگین معاملہ ہے۔'' فریڈ نے کار میں پھیلے گہرے سکوت کو توڑا۔

''بڑی مہارت سے چالبازی کھیلی گئی ہے۔'' جارج نے اس سے اتفاق کیا۔ ''گھریلو خرس نے تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا

کہ یہ سازش کون کر رہا ہے اور اس کی نوعیت کیا ہے؟''

''مجھے نہیں لگتا کہ وہ بتا سکتا تھا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے، ہر بار جب بھی کوئی خاص بات بتانے کا موقع ہوتا ہو تو وہ جواب دینے کے بجائے دیوار پر اپنا سر ٹھونکنے لگتا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''کیا تمہیں یہ لگتا ہے کہ وہ مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا؟'' ہیری نے فوراً سوال کیا۔

''ہیری! اس معاملے کو دوسرے رُخ سے دیکھنے کی کوشش کرو۔'' فریڈ سنجیدگی سے بولا۔ ''گھریلو خرس کے قبضے میں جادو کی کثیر طاقتیں ہوتی ہیں، لیکن عام طور پر وہ اپنی جادوئی طاقت کا استعمال اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ جہاں تک میرا خیال ہے، ڈوبی کو تمہارے پاس باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بھیجا گیا تھا...... تاکہ تم ہوگورٹ واپس نہ جا سکو۔ کسی نے تمہارے ساتھ مذاق کیا ہے یا پھر اپنی دشمنی نکالی ہے۔ کیا سکول میں تمہارا کوئی دشمن تو نہیں؟''

''ہاں!...... ہے!'' ہیری اور رون دونوں ایک ساتھ بول اُٹھے۔

''ڈریکو مل فوائے! وہ مجھ سے شدید نفرت کرتا ہے۔'' ہیری نے بات بڑھائی۔

''ڈریکو مل فوائے؟'' جارج نے حیرت سے مڑتے ہوئے تصدیق کی۔ ''وہ جو لوئیس مل فوائے کا بیٹا ہے...... وہی ہے نا!''

''وہی...... یہ کوئی عام سا نام نہیں ہے، لیکن تم نے یہ کیوں پوچھا!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''میں نے ڈیڈی کو اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے!'' جارج نے بتایا۔ ''وہ تم جانتے ہو کون؟ کا بڑا وفادار ہے۔''

''اور جب وہ تم جانتے ہو کون؟ غائب ہو گیا تو لوئیس مل فوائے محض یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ آیا کہ اسے غلط سمجھا گیا تھا۔ اس نے یقیناً غلط بیانی کی، ڈیڈی کا خیال ہے کہ وہ تم جانتے ہو کون؟ کے سب سے خاص لوگوں میں ایک تھا۔''

''مگر مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ مل فوائے خاندان کے پاس کوئی گھریلو خرس ہے بھی یا نہیں۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''دیکھو! یہ بات تو ظاہر ہے کہ جو کوئی بھی ڈوبی کا مالک ہوگا وہ یقیناً کسی پرانے جادوگر گھرانے سے تعلق رکھتا ہوگا اور ساتھ ہی وہ کافی امیر بھی ہوگا کیونکہ متوسط گھرانوں میں گھریلو خرس کو غلام رکھنے کا رواج نہیں ہے۔''

''ہاں میری ممی اکثر یہ کہتی ہیں کہ کاش ہمارے پاس سب لوگوں کے کپڑوں پر استری کرنے کیلئے کوئی گھریلو خرس غلام ہوتا۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''مگر ہمارے پاس تو صرف ایک گندا سا بوڑھا چھلاوا ہے جسے ہم ہمیشہ چوبارے میں رکھتے ہیں اور ہمارے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

باغیچے میں بونے ہیں۔ گھریلوخرس بہت پرانے جادوگروں اور محلوں جیسی جگہوں پر ہی رہتے ہیں۔ وہ ہمارے گھر جیسی جگہ پر نہیں سکتے۔''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا چونکہ ڈریکوملفوائے کے پاس ہر عمدہ چیز عام طور پر دکھائی دیتی تھی۔ جس سے ہیری کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اس کا تعلق یقیناً کسی کھاتے پیتے گھرانے سے ہے، ڈریکو پہلی ملاقات میں ہیری کے سامنے اپنی بڑائی کی ڈینگ مار چکا تھا جس سے یہ ثابت ہو چکا تھا کہ اس کا خاندان کافی پرانا تھا۔ ڈریکو کی سکول میں اکڑفوں اور مغرورانہ چال سے شک کی نگاہ اسی پر پوری اترتی تھی۔ گھریلوخرس کو ہیری کے پاس بھیج کر اسے ہوگورٹ سے دور رکھنے کی اور اس کے گھر میں جادو کا استعمال کر کے اس کا کردار داغدار بنانے کی کوشش...... یقیناً یہ سب ڈریکوملفوائے کرسکتا ہے۔ ہیری نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے سوچا۔ ''کیا وہ اس قدر نادان ہے کہ اُس نے ڈوبی کی لچھے دار باتوں پر سنجیدگی سے یقین کرلیا؟''

''اس کے پیچھے چاہے کوئی بھی ہو!'' رون اچانک بولا۔ ''مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ ہم تمہیں لینے کیلئے بروقت پہنچ گئے۔ یہ بھی اچھا ہوا کہ مجھے اس بات کا دھیان رہا کہ تم میرے کسی خط کا جواب نہیں دے رہے ہو۔ اسی لئے میرا دل بے چین رہا۔ ویسے سچی بات ہے کہ مجھے کئی دن تک تو یہی شک رہا کہ شاید اس سب میں 'اریل' کی غلطی ہے......!''

''یہ اریل کون ہے......؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''ہمارا الّو !...... وہ بہت بھوندا اور احمق ہو گیا ہے، یہ کوئی ایک دفعہ کی بات نہیں کہ وہ خط منزل تک نہ پہنچا پایا ہو۔ اسی لئے میں 'ہرمز' کو اُدھار لینے کی کوشش کی۔'' رون نے بتایا۔

''کس کو......!'' ہیری نے بھنویں چڑھا کر پوچھا۔

''اس الّو کو...... جسے ممی ڈیڈی نے 'پرسی' کو کلاس میں مانیٹر بننے پر تحفے کے طور پر خرید کر دیا تھا۔'' فریڈ نے اگلی نشست سے مڑ کر ہیری کو بتایا۔

''لیکن پرسی بھائی 'ہرمز' مجھے اُدھار دینے پر قطعی رضامند نہیں ہوا۔'' رون نے سلسلہ کلام ٹوٹنے نہیں دیا۔ ''اُسے نے صاف منع کرتے ہوئے کہا کہ اسے اس کی زیادہ ضرورت ہے۔''

''یہ کوئی نئی بات نہیں!'' جارج نے تیوریاں چڑھا کر تیزی سے کہا۔ ''پرسی ان چھٹیوں میں بہت عجیب سی حرکتیں کررہا ہے، وہ ضرورت سے زیادہ خطوط دوستوں کو بھیجتا رہا ہے، اس کا زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں ہی گزرتا ہے...... میرا مطلب ہے کہ کوئی اپنے مانیٹر والے بیج کو آخر کتنی بار پالش کرسکتا ہے؟...... تم مغرب کی سمت میں زیادہ آگے نکل آئے ہو فریڈ!'' جارج نے فریڈ کی توجہ ڈیش

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

بورڈ میں نصب سمت پیما کی طرف دلائی۔ فریڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور سٹیئرنگ گھما دیا۔ کار فضا میں ہی جہاز کی طرح ایک سمت میں مڑتی چلی گئی۔

''کیا تمہارے ڈیڈی جانتے ہیں کہ تم لوگ ان کی کار لے آئے ہو؟'' ہیری نے دریافت کیا اور جواب کا انتظار کرنے لگا۔

''نہیں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''انہیں رات کو دفتر میں کوئی کام تھا۔ امید ہے کہ ہم ان کی واپسی سے پہلے ہی گیراج میں کار کھڑی کر دیں گے اور ممی کو بھی یہ پتہ نہیں چل پائے گا کہ ہم لوگوں نے کبھی کار اُڑائی تھی......!''

''ویسے تمہارے ڈیڈی جادوئی وزارت کے دفتر میں کیا کام کرتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا

''وہ انتہائی اکتا دینے والے شعبے میں ملازم ہیں۔ جادوگروں اور ماگلوں کے مابین اشیاء کی تفہیم......!'' رون نے منہ بسور کر جواب دیا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں!'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''اس شعبے کا تعلق جادوگروں کی جادوئی اشیاء کو ماگلوں کی نظروں سے دور رکھنے سے ہے تاکہ غلطی سے وہ کسی ماگل کی دکان یا گھر پر نہ پہنچ پائیں۔ اس کی مثال پچھلے سال کے واقعہ سے دی جا سکتی ہے۔ ایک بوڑھی جادوگرنی ماگلوں کے شہر میں مرگئی اور اس کے چائے کے جادوئی برتن ماگلوں کے دوسرے سامان کے ساتھ کباڑیئے کی دکان میں پہنچ گئے۔ وہاں سے ایک ماگل خاتون وہ برتن خرید کر اپنے گھر لے گئی۔ اسی شام اس نے ان برتنوں میں اپنے مہمانوں کو چائے پلانے کی کوشش کی۔ یہ نہایت خوفناک خواب کی طرح تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ڈیڈی کو اس تمام معاملے کو سنبھالنے میں خاصا اوورٹائم لگانا پڑا تھا۔'' رون نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

''ہوا کیا تھا؟'' ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''کیتلی اس کے ہاتھوں سے بے قابو ہوگئی، اگلے ہی لمحے کیتلی نے اُبلتی ہوئی چائے کی بوچھاڑ وہاں بیٹھے سب لوگوں پر کر دی۔ صرف یہی نہیں!......ان میں سے ایک ماگل کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا کیونکہ چینی اُٹھانے والے چمٹے نے اس کی ناک پر سخت گرفت جکڑ لی تھی۔ ڈیڈی کو معاملہ درست کرنے میں دیوانہ وار کام کرنا پڑا۔ اتفاق کی بات تھی کہ ان دنوں دفتر میں صرف ڈیڈی اور بوڑھا جادوگر 'پرکینس' ہی موجود تھے۔ دونوں نے مل کر معاملہ دبانے کیلئے ماگلوں کی یادداشت مٹانے والا جادو استعمال کیا اور ان کا سارا گھریلو تباہ شدہ سامان پرانی حالت میں صحیح کیا۔''

''مگر تمہارے ڈیڈی...... یہ کار؟'' ہیری الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

'ہاں! ڈیڈی تو ماگلوؤں کی اشیاء کے دیوانے ہیں!'' فریڈ ہنس کر بولا۔ ''ہمارا گیراج ماگلوؤں کے سامان سے بھرا پڑا ہے۔ وہ ان

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کا پرزہ پرزہ علیحدہ کرکے ان پر جادو پڑھتے ہیں اور پھر تمام پرزوں کو واپس ان کے مقام پر جوڑ دیتے ہیں...... اگر وہ اپنے ہی گھر پر چھاپہ ماریں تو یقیناً انہیں خود کو اس سارے سامان کے باعث گرفتار کرنا پڑے گا کیونکہ جادوگروں کو ماگلوؤں کا سامان استعمال کرنا منع ہے...... ہماری ممی یہ سب دیکھ کر غصے سے پاگل ہوجاتی ہے۔''

''وہ رہی ہماری سڑک!'' جارج نے ونڈ اسکرین سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم دس منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے...... یہ ٹھیک رہے گا کیونکہ اجالا ہونے والا ہے۔''

مشرق کی سمت میں آسمان میں گلابی شفق نمودار ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ فریڈ نے کار کا رُخ نیچے کی طرف کردیا۔ ہیری کو کھیتوں اور درختوں کے تاریک سائے صاف دکھائی دینے لگے۔

''ہم اپنے گاؤں سے بس تھوڑی ہی دور ہیں!'' جارج نے آگاہ کیا۔

اُڑنے والی کار اب نیچے موجود کچی سڑک کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ہیری نے پہاڑیوں کی سمت دیکھا جہاں چمکتا ہوا سرخ سورج اپنی تیز روشنی کے ساتھ سر اُٹھاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ صبح ہوچکی تھی، تمام رات سفر میں کٹ چکی تھی۔

''اتر گئی......!'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کار ہلکا سا جھٹکا کھا کر زمین پر چلنے لگی۔ کار دھیمے انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے احاطے میں داخل ہوگئے۔ وہاں ایک ٹوٹا پھوٹا گیراج دکھائی دیا۔ فریڈ نے احتیاط سے کار وہاں کھڑی کی اور سب لوگ کار میں سے اتر گئے۔ گیراج کے پہلو میں ویزلی گھرانے کا مکان دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے تعجب بھری نظروں سے گھر کا جائزہ لیا۔ وہ کچھ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے کسی بڑے پتھر کو چوکور انداز میں کاٹ دیا گیا ہو۔ اور اس میں جگہ جگہ کمرے بنا دیئے گئے ہوں۔ یہ کمرے اوپر تلے اس طرح بنائے گئے تھے کہ وہ کئی منزلہ اونچا دکھائی دیتا تھا۔ رون کا گھر اتنا ٹیڑھا میڑھا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ کسی بھی وقت زمین پر گر جائے گا۔ ہیری نے سوچا کہ یہ یقیناً جادو کے بل پر ایسے کھڑا ہوسکتا ہے۔ چار پانچ دھوئیں والی چمنیاں سرخ رنگ کی چھت کے اوپر ٹکی ہوئی تھیں۔ دکھائی دینے والی دیوار کے نیچے زمین پر ایک ترچھا سائن بورڈ لگا ہوا تھا جس پر ''ویزلی بھٹ'' لکھا ہوا تھا۔ گھر کے صدر دروازے کے باہر زمین پر پرانے ربڑ کے جوتوں کا ایک ڈھیر لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ قریب ہی ایک بڑی زنگ آلودہ کڑاہی رکھی ہوئی تھی جو صورت سے ہی زمانہ قدیم کی کوئی یادگار معلوم ہوتی تھی۔ آنگن میں کئی موٹی بھوری مرغیاں چونچ مارتی ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی تھیں۔

''میرا گھر کچھ خاص نہیں ہے!'' رون احساس کمتری کا شکار دکھائی دیا۔

''یہ تو بہت عمدہ ہے......!'' ہیری نے پرائیویٹ اسٹریٹ کے بارے میں سوچتے ہوئے مسرور کن لہجے میں جواب دیا۔ وہ کار

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سے اترنے کے بعد کھلے آنگن میں کھڑے تھے۔

’’اب بالکل خاموشی کے ساتھ ہم بالائی منزل پر پہنچ کر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں تاکہ جونہی ممی ہمیں ناشتے کیلئے بلائیں تو ہم ایسے نیچے اتریں جیسے کہ ہم ابھی ابھی بستر سے نکلے ہیں......اور رون تم! سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آنا اور کہنا کہ ممی دیکھو رات کو ہمارے گھر کون آیا ہے؟ پھر وہ ہیری کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گی کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلے گا کہ ہم نے کار اُڑائی تھی۔‘‘ فریڈ نے نہایت دھیمے انداز انہیں اپنا منصوبہ سمجھایا۔

’’یہ ٹھیک ہے!‘‘ رون نے خوش ہو کر کہا۔’’ آ جاؤ ہیری میرا کمرہ وہاں اوپر ہے۔‘‘

اچانک خوف کے مارے رون کے چہرے کا رنگ مٹیالا سبز ہو گیا۔ اس کی آنکھیں گھر پر جمی ہوئی تھیں۔ باقی تینوں نے رون کی بدلتی صورت دیکھ کر گھوم کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ سب کو اپنی سانسیں حلق میں پھنستی ہوئی محسوس ہوئی۔ مسز ویزلی مرغیوں کے آنگن میں سے پاؤں پٹختی ہوئی آندھی طوفان کی طرح ان کی سمت میں بڑھ رہی تھیں۔ مرغیاں ناگہانی آفت سے تتر بتر ہونے لگیں۔ ان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ ہیری نے شائستہ مسز ویزلی کو پہلی بار پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر دیکھا تھا۔ پستہ قامت، فربہ اور ملنسار عورت اس وقت کسی خونخوار شیرنی کی طرح ان سب کو گھور رہی تھی۔

’’آہ......ہا!‘‘ فریڈ شرارت آمیز لہجے میں بولا۔

’’میری پیاری ماں!‘‘ جارج نے لقمہ دیا۔

مسز ویزلی ان کے مدمقابل آ کر رُک گئیں۔ دونوں ہاتھ پہلوؤں کی ہڈی پر رکھ کر انہوں نے کھا جانے والی نظروں سے باری باری فریڈ، جارج اور رون کو دیکھا۔ وہ کسی ملزم کی طرح آنکھیں چراتے ہوئے دکھائی دیئے۔ مسز ویزلی نے دلکش پھولوں کے پرنٹ والی ایپرن پہن رکھی تھی۔ ایپرن کے بیچ میں ایک جیب بنی ہوئی تھی جس میں سے جادوئی چھڑی کا سرا نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’تم......!‘‘ مسز ویزلی نے انگلی کی نوک ان کی طرف بڑھائی۔

’’گڈ مارننگ ممی!‘‘ جارج کسی قدر جوشیلے اور فاتحانہ انداز میں بولا۔

’’تمہیں پتہ ہے......میں یہاں کس قدر پریشان ہو رہی تھی؟‘‘ مسز ویزلی نے قہر آلود نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غرائیں۔

’’ہیری......ممی! دیکھئے......ہمیں یہ کرنا ہی تھا!‘‘ مسز ویزلی کے تینوں بیٹے قد کے لحاظ سے ان سے لمبے دکھائی دیتے تھے مگر ان کے غصے کے سامنے ان تینوں کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’بستر خالی......کوئی اطلاع نہیں...... کار غائب...... کوئی حادثہ ہوسکتا تھا......میں تمام رات فکرمندی کے باعث سو نہیں پائی......مگر تمہیں ذرا بھی پرواہ ہے؟ جب تک میں زندہ ہوں، ایسا نہیں چلے گا سمجھے!......ذرا ٹھہرو! تمہارے ڈیڈی کو واپس لوٹنے دو، آج تمہاری شکایت ضرور کروں گی......توبہ! کبھی ’بل‘ چارلی یا پرسی نے اتنی جرأت نہیں کی۔ تم تینوں نے تو ناک میں دم کرڈالا ہے۔‘‘ مسز ویزلی غصے کی شدت میں رُک رُک کر بولتی رہیں۔

’’مانیٹر پرسی ممی!‘‘ فریڈ نے بڑبڑا کر اپنی ماں کی تصحیح کی۔

’’پرسی کو دیکھ کر تم بھی تو کچھ سبق لے سکتے ہو۔‘‘ مسز ویزلی فریڈ کی چھاتی میں اپنی انگلی نیزے کی طرح چبھوتے ہوئے ہوئی چیخ کر بولیں۔ ’’تمہاری جان جاسکتی تھی، کوئی تمہیں دیکھ سکتا تھا، تمہاری ڈیڈی کی ملازمت جاسکتی تھی۔‘‘ وہ ایک ہی سانس میں چلاتی گئیں۔ ہیری اس تمام وقت میں سہما سہما خاموش کھڑا تھا۔ اسے مسز ویزلی کی باتیں سن کر اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی ان تینوں بھائیوں نے بڑی خطرناک غلطی کی تھی......مگر ان کی غلطی کے باعث ہی ہیری اس ’قید خانے‘ سے آزاد ہو پایا تھا۔ اچانک مسز ویزلی کا چہرہ ہیری کی طرف گھوم گیا تو ہیری کو سانس لینا دشوار ہوگیا۔

’’تمہیں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی میرے بچے! چلو جلدی سے اندر آجاؤ اور ناشتہ کرلو۔‘‘ مسز ویزلی محبت بھرے لہجے سے اسے مخاطب ہوئیں۔ ہیری کو ایک لمحہ یقین ہی نہ آیا کہ یہ وہی مسز ویزلی ہیں جو کچھ ساعتیں پہلے آگ بگولا ہو رہی تھیں۔ مسز ویزلی پلٹ کر گھر کے اندر چلی گئیں، اسی لمحے ہیری کے کان میں فریڈ اور جارج کی دبی ہنسی سنائی دی۔ ہیری گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس نے رون کی طرف متفکر نظروں سے دیکھا۔ رون نے اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے سر ہلایا تو ہیری چپ چاپ ان تینوں کے پیچھے چل دیا۔

باورچی خانہ کافی چھوٹا تھا، وسط میں ایک بڑی کھانے کی میز بچھی ہوئی تھی جس کے گردئی کرسیاں پڑی تھیں۔ اس کی وجہ سے جگہ مزید کم پڑ گئی تھی۔ ہیری بڑھ کر ایک کونے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے اردگرد نظر دوڑائی۔ وہ پہلے کبھی بھی کسی جادوگر کے گھر میں نہیں گیا تھا اس لئے اس کا تجسس جوش مارنے لگا۔ اس کے بالکل سامنے دیوار پر ایک پرانا گھڑیال آویزاں تھا۔ جس میں صرف ایک ہی سوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس میں کسی قسم کے اعداد بھی موجود نہیں تھے۔ اعداد کے بجائے وہاں کناروں پر عجیب اور دلچسپ تحریریں لکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک جگہ چائے بنانے کا وقت، دوسری جگہ مرغیوں کو دانہ ڈالنے کا وقت اور تیسری جگہ تمہیں دیر ہو رہی تھی! جیسے جملے درج تھے۔ دیوار پر ایک الماری بھی موجود تھی جس میں اوپر تلے تین قطاروں میں کتابیں بے ترتیب انداز میں پڑی تھیں۔ ہیری نے کتب کے پشتوں پر غور کیا تو اسے ایک کتاب پر اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے پنیر پر جادو کیجئے، دوسری پر

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

رہنمائے جادو برائے بیکری اشیاء اور تیسری کتاب پر'ایک منٹ میں جادوئی ضیافت کے راز' جیسے موضوعات مندرج دکھائی دیئے۔ ہیری ابھی دوسری اشیاء کا جائزہ لینے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے کانوں میں عجیب سی آواز سنائی دی۔ ہیری نے اپنے کانوں کوٹٹول کر دیکھا کہ کہیں اسے کوئی دھوکہ تو نہیں ہو رہا۔ ایسا نہیں تھا ہیری کو جلد ہی پتہ چل گیا۔ سنک کے پاس ایک پرانا ریڈیو رکھا ہوا تھا جس میں سے یہ آواز برآمد ہو رہی تھی۔ ہیری نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی۔

''جادوگرنیوں کی پسندیدہ فرمائشی گیت مالا، کچھ ہی دیر میں پیش کی جائے گی۔ جس میں آج دلوں میں بسنے والی شہرت یافتہ جادوگرنی 'سیلیس ٹینا واربیک' اپنے گیت پیش کریں گی۔''

مسز ویزلی کھڑ کھڑ کرتے ہوئے باورچی خانے میں چاروں طرف گھومتی پھر رہی تھیں۔ وہ لاپرواہی کے ساتھ ناشتہ بنانے میں مشغول تھیں۔ ہیری نے ان کی طرف غور سے دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ ناشتے بنانے کے دوران بڑبڑا بھی رہی تھیں۔ کوئی جملہ ہیری کو سمجھ آجاتا جیسے ایک بار انہوں نے کہا 'نہیں جانتی تھی کہ تمہارے ایسے ارادے تھے' پھر کچھ دیر بعد ان کا جملہ ہیری کو سنائی دیا 'کاش اس پر یقین نہ کیا ہوتا' ہیری کو کسی قدر اندازہ ہو رہا تھا کہ اس بڑبڑاہٹ کا محور کار کی اُڑان ہی ہے۔ مسز ویزلی ہاتھ میں فرائنگ پین لئے میز کی طرف بڑھیں اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو شعلہ بار نظروں سے دیکھا اور کباب پلیٹوں میں ڈال دیئے۔

''اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے ہیری!'' مسز ویزلی نے شفقت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کی پلیٹ میں آٹھ نو کباب ڈال دیئے۔ ''آرتھر اور میں بھی تمہارے بارے میں کافی فکرمند تھے۔ ابھی گذشتہ رات کی بات ہے کہ ہم اپنے کمرے میں تمہارا ذکر کرتے ہوئے یہ پروگرام بنا رہے تھے کہ اگر جمعے کے روز تک تم نے رون کے خط کا جواب نہ دیا تو ہم خود تمہارے گھر جائیں گے اور تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے...... لیکن یہ تو حد ہی ہوگئی!'' مسز ویزلی نے اس کی پلیٹ میں تین تلے ہوئے انڈے ڈالے۔

''ایک غیرقانونی کار اُڑا کر آدھے ملک کی سیر کرنا...... کوئی بھی تمہیں دیکھ سکتا تھا۔''

انہوں نے لاپرواہی سے سنک میں رکھے ہوئے برتنوں کی طرف اپنی جادوئی چھڑی گھمائی تو برتن اپنے آپ دُھلنے لگے اور ان کے آپس میں ٹکرانے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''آسمان پر بادل تھے ممی!'' فریڈ منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے بولا۔

''کھاتے وقت اپنا منہ بند رکھا کرو۔'' مسز ویزلی نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''ممی! وہ ہیری کو بھوکا رکھتے تھے۔'' جارج نے ڈانٹ سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''اور تم بھی خاموشی سے کھانا کھاؤ۔'' مسز ویزلی آنکھیں دکھاتی ہوئی بولیں۔ البتہ یہ کہتے وقت ان کے رویئے میں کچھ فرق پڑ گیا

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

تھا۔ وہ کسی قدر ٹھنڈی پڑ گئی تھیں۔ وہ کچن کی طرف بڑھیں اور وہاں سے ڈبل روٹی کے چند سلائس لے کر ان پر مکھن کی تہ لگائی اور سلائس ہیری کے آگے رکھ دیئے۔ ہیری نے اسی وقت ایک خاص تبدیلی محسوس کی کہ بات چیت کا موضوع بالکل بدل سا گیا جیسے مسز ویزلی کو اب یہ یاد نہیں رہا تھا کہ ان کے بیٹوں نے کار اُڑانے کی کوئی غلطی کی ہو۔ اسی لمحے ایک سرخ بالوں والی دبلی پتلی چھوٹی لڑکی باورچی خانے میں داخل ہوئی۔ وہ سونے کا لباس پہنے ہوئے تھی جیسے بستر میں نکل کر سیدھی وہاں چلی آئی ہو۔ جونہی اس کی نظر ہیری کے چہرے پر پڑی تو وہ یکدم گھبرا سی گئی اور وہ کسی قدر چیخی اور تیز رفتاری سے کچھ کہے بغیر باورچی خانے سے باہر نکل گئی۔ ہیری سوالیہ نظروں سے رون کی طرف دیکھنے لگا۔

''جینی!'' رون منہ میں نوالا ٹھونستے ہوئے بولا۔ ''میری بہن ہے، وہ موسم گرما کی پوری تعطیلات میں صرف تمہارے بارے میں ہی باتیں کرتی رہی ہے۔''

''ہاں ہیری!'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے بات آگے بڑھائی۔ ''وہ اب یقیناً تمہارا آٹوگراف لینا چاہے گی۔'' فریڈ کی نظریں جونہی اپنی ممی کی نظروں سے ٹکرائیں تو اس نے مزید کوئی بات کئے بغیر اپنا سر پلیٹ کے اوپر جھکا لیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔ چاروں پلیٹیں خالی ہونے تک ان میں سے کوئی کچھ بھی نہیں بولا۔ ہیری کو گہرے سکوت پر کسی قدر تعجب ہوا۔

''افوہ!'' فریڈ جمائیاں لیتے ہوئے بولا۔ ''میں بہت تھکن محسوس کر رہا ہوں، میرا خیال ہے مجھے کچھ دیر کیلئے بستر میں آرام کرنا چاہئے تاکہ رتجگے کا اثر دور ہو سکے۔'' اس نے اپنا چھری کانٹا پلیٹ میں ڈال دیا۔ ابھی اس نے کچھ اور کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا مسز ویزلی کی آواز سنائی دی۔

''تمہیں بستر پر جانے کی اجازت بالکل نہیں!'' ان کا لہجہ بڑا ٹھوس تھا۔ ''تم اپنی غلطی کی وجہ سے ساری رات جاگے ہو، تم باغیچے میں جا کر بالشتیوں کو تلاش کرو گے اور انہیں تلف کرو گے...... وہ بے حد تکلیف دہ ہوتے جا رہے ہیں، اگر ایسا ہی چلتا رہا تو یقیناً چند ہی دنوں میں تمام باغیچے کا حال بدترین ہو جائے گا۔''

''اوہ ممی......!'' فریڈ نے خوشامد کرنے کی کوشش کی۔

''اور تم دونوں بھی......!'' مسز ویزلی نے رون اور جارج کی طرف قہر ڈھاتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا پھر وہ ہیری کی طرف مڑیں اور نرمی کے ساتھ بولیں۔ ''ہیری! تم سونے کیلئے جا سکتے ہو...... بیٹا! تم نے ان سے اس کمبخت کار کو اُڑانے کیلئے نہیں کہا تھا، اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔'' رات کے ناقابل فراموش لمحات کے باعث ہیری کو نیند بالکل نہیں آ رہی تھی۔

''مسز ویزلی! میں باغیچے میں رون کی مدد کروں گا کیونکہ میں نے کبھی بالشتیوں کو تلف ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔'' ہیری نے

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

جلدی سے کہا۔

''مدد کرنے کا تمہارا جذبہ قابل تعریف ہے بیٹا!......لیکن یہ بڑا صبر آزما کام ہے۔'' مسز ویزلی شفقت بھرے لہجے میں بولیں۔

''چلو! دیکھتے ہیں کہ اس مسئلے کے بارے میں 'لک ہارٹ' کیا کہتا ہے؟'' مسز ویزلی کتابوں کی الماری کی طرف بڑھ گئیں۔ انہوں نے الماری میں سے موجود کتابوں کے ڈھیر میں سے ایک بھاری بھرکم کتاب کھینچ کر باہر نکال لی۔ اسی لمحے جارج نے دردبھری آہ نکالی۔

''اوہ ممی! ہمیں اچھی طرح معلوم ہے، باغیچے سے بالشتیوں کا صفایا کیسے کیا جاسکتا ہے؟''

مسز ویزلی میز کے قریب آچکی تھیں۔ ہیری نے ان کے ہاتھ میں موجود کتاب کے سرورق پر نظر ڈالی جس پر چمکدار سنہرے الفاظ میں یہ تحریر لکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''گلڈرائے لک ہارٹ کی رہنمائے گھریلو اتلاف''

کتاب کے سرورق پر ایک بڑی تصویر موجود تھی جس میں ایک اُڑتا ہوا متحرک سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والا جاذبِ نظر جادوگر دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کیلئے متحرک تصویر کوئی نئی بات نہیں تھی۔ ایسا جادوئی دُنیا میں عام ہوتا تھا۔ وہ اندازہ کر چکا تھا کہ یہ یقیناً گلڈرائے لک ہارٹ ہی ہوگا۔ گلڈرائے کتاب کے سرورق سے ان سب کی طرف دیکھ رہا تھا اور بڑی ڈھٹائی سے ایک آنکھ بند کر کے مسکرا رہا تھا۔ مسز ویزلی اس کی صورت دیکھ کر خوشی سے دیوانی ہو رہی تھیں۔

''یہ بڑے کام کے جادوگر ہیں!'' انہوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''وہ گھریلو اتلاف کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔ اس کتاب کا تو جواب ہی نہیں......!''

''ممی تو لک ہارٹ کی بہت بڑی پرستار ہیں۔'' فریڈ نے سب کو سناتے ہوئے سرگوشی کی۔

''بے وقوفی جیسی باتیں مت کرو!......اگر تم ایسا سوچتے ہو کہ تم میں لک ہارٹ سے زیادہ عقل مندی ہے تو تم جاؤ اور یہ کام کر کے دکھا ڈالو۔ جب میں باغیچے کا جائزہ لینے کیلئے آؤں گی تو اگر مجھے وہاں ایک بھی بالشتیہ ملا تو تمہاری خیر نہیں......سمجھے!'' یہ کہتے ہوئے مسز ویزلی کے گال گلابی ہو گئے تھے۔ جمائی لیتے اور مدھم انداز میں بڑبڑاتے ہوئے ویزلی جڑواں بھائی دھیمے قدموں سے باہر کی طرف چل دیئے۔ ہیری ان کے پیچھے ہولیا۔ باغیچہ کافی بڑا تھا اور ہیری کے لحاظ سے یہ باغیچہ بالکل ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسا کہ اس کے تخیل میں بسا تھا ہیری نے سوچا کہ مسٹر ڈرسلی ایسے باغیچے کو دیکھ کر یقیناً اپنی ناپسندیدگی کا فوراً اظہار کر دیتے۔ باغیچے میں کافی تعداد میں خودرو پودے اُگ آئے تھے اس کے علاوہ گھاس بھی کافی بڑی ہو چکی تھی جسے تراشنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ باغیچے کی دیواروں کے چاروں طرف گانٹھ دار درخت دکھائی دے رہے تھے۔ کیاریوں میں عجیب قسم کے پھول لہرا رہے تھے۔ ہیری نے پہلے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کبھی ایسے پھول نہیں دیکھے تھے۔ باغیچے کے وسط میں ایک بڑا سبز رنگ کے پانی سے بھرا ہوا تالاب دکھائی دے رہا تھا جس میں سے مینڈکوں کی بڑی تعداد اپنے سر نکالے انہیں دیکھ رہی تھی۔

''کیا تم جانتے ہو کہ ماگلوؤں کے باغیچے میں بھی بالشتیے رہتے ہیں؟'' ہیری نے صحن عبور کرتے وقت رون سے پوچھا۔

''ہاں! میں نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جنہیں ماگلوؤں بالشتیہ سمجھتے ہیں۔'' رون نے جواب دیا۔ پھر اس نے جھٹکے سے اپنی گردن کو ہیری کی طرف موڑی اور آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے بولا۔ ''موٹے، بھدے اور پستہ قامت کرسمس کے سانتا کلاز جیسے جنہوں نے اپنے کندھوں پر مچھلی پکڑنے والے کانٹے کی چھڑی ڈالی ہوتی ہے......'' اسی لمحے ہاتھا پائی کی جیسی زوردار آواز سنائی دی۔ قریب کی جھاڑی زور سے ہلی اور رون یہ دیکھ کر چونکا کھڑا ہو گیا۔

''یہ ایک بالشتیہ ہے!'' رون نے گہری سنجیدگی سے کہا۔

''مجھے چھوڑ دو...... مجھے چھوڑ دو!'' بالشتیے کے چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی۔

یہ بالشتیہ ماگلوؤں کے تصور والے بالشتیوں جیسا قطعی نہیں تھا۔ یہ بالکل کرسمس کے وقت اُگنے والے پودے کی طرح کا نہیں تھا، جس کے سر پر سرسوں جیسی شاخیں دکھائی دیتی تھیں۔ یہ جسامت میں بہت چھوٹا اور چمڑے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر گانٹھ دار اور گنجا تھا جو کسی بڑے فربہ آلو جیسا دکھائی دیتا تھا۔ رون نے اسے بازو لمبا کر کے خود سے دور کیا ہوا تھا اور ہاتھ کی گرفت خاصی مضبوط کر رکھی تھی کیونکہ وہ بالشتیہ مسلسل اس کوشش میں تھا کہ وہ اپنی سینگ دار پیروں سے رون پر حملہ آور ہو سکے۔ رون نے دوسرا بازو پھیلا کر اس کے ٹخنوں کو پکڑنے کی کوشش کی۔ بالشتیہ پوری مچل رہا تھا اور رون کو کامیاب نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ بالآخر رون نے اسے ٹخنوں کے پاس سے مضبوطی سے پکڑ لیا اور جھٹکے سے اسے الٹا لٹکا دیا۔

''یہ کرنا پڑتا ہے......!'' رون نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کے بعد اس نے اسے اپنے سر سے بلند کر لیا۔ اسی لمحے بالشتیہ پھر چیخا۔ ''مجھے چھوڑ دو!'' رون نے اس کی پرواہ کئے بغیر اسے ہوا میں بل دار انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کے پروں جیسا رون کے سر پر گھوم رہا تھا۔ ہیری کو بالشتیے کی حالت دیکھ کر اس پر بے حد ترس آیا۔ رون کی نظر جب ہیری پر پڑی تو وہ ہنس پڑا اور بولا۔

''ایسا کرنے سے انہیں چوٹ نہیں پہنچتی۔ انہیں بس ذرا چکردار انداز میں گھمانا پڑتا ہے تاکہ وہ دوبارہ اپنے بل کا راستہ تلاش نہ کر سکیں۔'' بالشتیے کو گھماتے ہوئے اچانک رون نے اس کے ٹخنے چھوڑ دیئے۔ بالشتیہ ترچھے انداز میں بیس فٹ کی دوری تک ہوا میں لہرایا اور پھر دھم کی سی آواز کے ساتھ باغیچے کی باڑ کے پار کھلے میدان میں جا گرا۔

''کچھ خاص نہیں ہے!'' فریڈ نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ میرا بالشتیہ درختوں کے اُس جھنڈ کے پار

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

جا گرے گا۔'' ہیری نے کافی فاصلے پر موجود جھنڈ کو دیکھا۔

ہیری نے جلدی یہ سبق سیکھ لیا تھا کہ اسے بالشتیوں کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب اس نے اپنا پہلا بالشتیہ پکڑا تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے گھمائے بغیر صرف باڑ کے پار پھینکے گا۔ وہ ابھی اپنے فیصلے پر عمل نہیں کر پایا تھا کہ بالشتیے نے اس کی کمزوری کو بھانپتے ہوئے اپنا وار کر ڈالا۔ بالشتیے نے اپنے تیز دھار نوکیلے دانت ہیری کی انگلی پر گاڑ دیئے۔ شدید درد سے ہیری کا جسم جھنجھنا اُٹھا۔ بالشتیے کو خود سے دور ہٹانے میں ہیری کو بڑی دِقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسے خود کو معلوم نہ ہو پایا کہ کب اس کی انگلی بالشتیے کے منہ سے باہر نکلی اور کب وہ باڑ کے پار جا گرا۔ اس کے حواس اس آواز کے ساتھ بحال ہوگئے جو اس کے پہلو میں سنائی دی تھی۔

''واہ ہیری! یہ کم از کم پچاس فٹ دور گرا ہوگا......!''

کچھ ہی دیر میں ہوا میں بالشتیے اُڑتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

''دیکھو! بالشتیوں میں زیادہ عقل نہیں ہوتی۔'' جارج نے پانچ چھ بالشتیوں کو ایک ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔'' جیسے ہی انہیں پتہ چلتا ہے کہ بالشتیوں کو تلف کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے تو یہ اپنے ساتھیوں کا تماشا دیکھنے کیلئے زمین سے باہر نکل آتے ہیں۔ اب تک تو انہیں زمین کے اندر چھپنا سیکھ لینا چاہئے تھا۔''

جلد ہی میدان بالشتیوں کی بڑی تعداد سے بھر گیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا جب تمام گرے ہوئے بالشتیے زمین سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے بڑے منظّم انداز میں تین قطاریں بنائیں پھر وہ چیونٹیوں کی مانند اپنی قطار میں چل دیئے۔ ان کے مضمحل کندھے جھکے ہوئے دکھائی دیئے۔ میدان سے کچھ دور درختوں کے بڑے جھنڈ میں پہنچ کر وہ نظروں سے اوجھل ہونے لگے۔ اسی لمحے ہیری کو رون کی آواز سنائی دی۔

''وہ دوبارہ لوٹ آئیں گے!......انہیں یہ جگہ بے حد پسند ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے ڈیڈی ان کے معاملے میں نرم دل واقع ہوئے ہیں۔ انہیں بالشتیے کافی دلچسپ لگتے ہیں۔''

اس سے پہلے ہیری کوئی سوال کرتا ویزلی بھٹ کے صدر دروازے کے دھڑام سے بند ہونے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''وہ لوٹ آئے ہیں......!'' جارج نے اچانک کہا۔'' ڈیڈی گھر آ چکے ہیں۔''

وہ سب لوگ باغیچے کو خیرباد کہتے ہوئے تیز قدموں سے گھر میں داخل ہوگئے۔ مسٹر ویزلی اپنا چشمہ اتار چکے تھے اور باورچی خانے میں موجود بڑی میز کی ایک کرسی پر بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دبلے جسامت کے مالک تھے، ان کے سر کے بال کافی مقدار

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

میں جڑ چکے تھے اور پیشانی دور تک پھیلی دکھائی دے رہی تھی۔ جو بچے کھچے بال ان کے سر پر دکھائی دے رہے تھے وہ ان کے بچوں کے بالوں کی مانند سرخ تھے۔ مسٹر ویزلی نے سبز رنگ کا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا۔ یہ سفری چوغہ تھا جو اپنی شکل وصورت سے ان کی حالت زار کو عیاں کر رہا تھا۔ اس میں دھول مٹی کی کافی مقدار بھری ہوئی تھی اور سلوٹوں کی تعداد کا شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تمام بچے ان کے گرد جمع ہو گئے۔ مسٹر ویزلی نے گہرا سانس لیتے ہوئے چائے کی کیتلی کو ٹٹولا۔

''آج تو بہت کام تھا۔'' مسٹر ویزلی بڑبڑاتے ہوئے بولے۔ ''نو چھاپے مارنا پڑے اور بوڑھے منڈنگس فلیچر نے مجھ پر تب حملہ کرنے کی کوشش کی جب میری پشت اس کی طرف تھی......''

مسٹر ویزلی نے چائے کا ایک لمبا گھونٹ بھرا اور گہری آہ بھری۔

''کچھ ملا ڈیڈی؟'' جارج نے تجسس بھرے لہجے میں سوال کیا۔

''مجھے تو صرف کچھ سکڑنے والی دروازے کی چابیاں اور ایک کاٹنے والی کیتلی ملی۔'' مسٹر ویزلی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''وہاں کچھ دلکش اور غلیظ سامان اور بھی تھا مگر میرے شعبے سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا...... البتہ انتہائی درجے کے انوکھے (نیولے کی قسم کے) جانور کی وہاں موجودگی کے بارے میں پوچھ تاچھ کیلئے 'مارٹ لیک' کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو ان جانوروں پر آزمائشی طور پر جادوئی تحقیق کرے گی......!''

''ڈیڈی!'' جارج متفکر لہجے میں بولا۔ ''کوئی دروازے کی چابیوں کو سکڑنے والی کیوں بناتا ہے؟'' ہیری بڑی دلچسپی سے ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

''صرف...... ماگلوؤں کو پریشان کرنے کیلئے!'' مسٹر ویزلی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''انہیں ایسی چابی فروخت کر دی جاتی ہے جو سکڑتے سکڑتے خود بخود غائب ہو جاتی ہے تاکہ جب انہیں تالا کھولنے کیلئے اس کی ضرورت پڑے اور وہ تلاش کرتے تھک جائیں مگر اسے نہ پا سکیں...... ظاہر ہے کسی کو اس بات کیلئے ملزم ثابت کرنا کافی دشوار کن امر ہے۔ وہ اسی بات پر بضد ہوتے ہیں کہ گاہک کی چابی ہمیشہ اس کی لاپرواہی سے کھو جاتی ہے...... وہ جادو کو نظرانداز کرنے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، چاہے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی کیوں نہ ہو رہا ہو...... وہ اسے ہمیشہ شعبدہ بازی قرار دیتے ہیں۔ لیکن تم یقین نہیں کرو گے کہ ہمارے جادوگر کس طرح چابی پر جادو کر لیتے ہیں......؟''

''جیسے کاروں پر؟'' ایک سنسناتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔ اسی دوران مسز ویزلی وہاں پر پہنچ گئیں۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کڑچھے کو کسی تلوار کی مانند لہرا رہی تھیں۔

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

’’کاروں پر......مولی ڈئیر؟‘‘ مسٹر ویزلی نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ وہ ملزمانہ انداز سے اپنی بیوی کی نگاہوں میں جھانک رہے تھے۔

’’ہاں آرتھر......کاروں پر!‘‘ مسز ویزلی غراتی ہوئی بولیں۔ ان کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ ’’ذرا تصور کرو......کہ ایک جادوگر ایک زنگ لگی پرانی کار خریدتا ہے اور اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ وہ صرف اس کے پرزے الگ الگ کر کے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ یہ کس طرح کام کرتی ہے؟ درحقیقت وہ اسے اُڑانے کیلئے اس پر جادو کرنا چاہتا ہے۔‘‘

مسٹر ویزلی یہ سن کر حیرت سے پلکیں جھپکانے لگے۔

’’بہت خوب! میرا خیال ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے، بہرکیف میں یہ واضح کر دوں کہ یہ معاملہ حد قانون سے تجاوز نہیں کرتا۔ میں قانون کے دائرے میں رہ کر سب کام کرتا ہوں حالانکہ یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ میں اپنی تمہیں سچائی بتا دیتا...... تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ قانون میں ایک بچاؤ کا راستہ بھی موجود ہے، چونکہ میں کار کو اُڑانے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں اس طرح نہ میں قانون کی نگاہ میں ملزم ہوں اور نہ ہی کسی کو یہ معلوم ہو سکے گا کہ ایک کار اُڑ سکتی ہے۔‘‘

’’آرتھر ویزلی!‘‘ مسز ویزلی جل بھن کر بولیں۔ ’’جب تم نے یہ قانون لکھا تھا تو تم نے جان بوجھ کر اس میں بچاؤ کا یہ راستہ رکھ چھوڑا تھا تاکہ تم اپنے گیراج میں میں ماگلوؤں کے کاٹھ کباڑ کے ساتھ اٹھک پٹھک کرتے رہو......اور تمہاری معلومات کیلئے میں یہ بتا دوں کہ ہیری آج صبح اسی کار میں آیا ہے جسے تم اُڑانے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتے تھے......!‘‘

’’ہیری......کون ہیری؟‘‘ مسٹر ویزلی نے حیرت بھری آواز سے دریافت کیا۔ انہوں نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ جونہی ان کی نظر ہیری کے چہرے سے ٹکرائی تو وہ اچھل پڑے۔

’’کیا واقعی؟...... یہ تو ہیری پوٹر ہے!‘‘ مسٹر ویزلی حیران و پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ ’’تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی، رون نے تمہارے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔‘‘

’’تمہارے بیٹے کل رات کو کار اُڑا کر ہیری کے گھر تک گئے اور وہاں سے اسے لے آئے۔‘‘ مسز ویزلی چیختی ہوئی بولیں۔ ’’اس بارے میں تمہیں کیا کہنا ہے؟‘‘

’’کیا سچ مچ؟‘‘ مسٹر ویزلی کی آنکھیں خوشی سے پھیل گئیں۔ ’’کار کیسی اُڑی؟‘‘

مسز ویزلی نے کڑچھے کا کنارا انہیں چبھویا تو ان کی نظر اپنی بیوی پر پڑی جس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سنبھل گئے۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’مم......میرا مطلب ہے کہ تم نے بہت غلط کام کیا ہے لڑکو!......سچ مچ بہت غلط!‘‘

مسز ویزلی کا منہ غصے کی شدت سے کسی بڑے مینڈک کی طرح پھولنے لگا۔ انہیں شاید مسٹر ویزلی کا بچوں کو ڈانٹنے کا انداز پسند نہیں آیا تھا۔

’’انہیں آپس میں معاملہ نبٹانے دو......چلو آؤ میں تمہیں اپنا سونے کا کمرہ دکھاؤں۔‘‘ رون نے ہیری کے کان کے پاس سرگوشی کی۔ پھر وہ دونوں آہستگی سے اُٹھ کر باورچی خانے سے کھسک گئے۔ وہ ایک تنگ زیریں راہداری سے چلتے ہوئے سیڑھیوں کے پاس پہنچ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ سیڑھیاں ایک جیسی ہموار نہیں تھیں۔ وہ دونوں لہراتے ہوئے انداز میں سیڑھیاں چڑھنے لگے جو گھومتی ہوئی بالائی حصے پر جا رہی تھیں۔ تیسری منزل پر ایک دروازہ آدھ کھلا تھا۔ ہیری کو اس میں سے کسی کی چمکتی ہوئی بھوری آنکھوں دکھائی دیں جو اس کی طرف گھور رہی تھیں۔ ایک ہی ساعت بعد دروازے زوردار دھماکے کے ساتھ جلدی سے بند ہو گیا۔

’’جینی!‘‘ رون نے آگاہ کیا۔ ’’تم نہیں جانتے کہ اس کا شرمانا کتنی عجیب بات ہے۔ وہ عام طور پر کبھی خاموش نہیں رہتی۔‘‘

وہ دو منزل مزید اوپر چڑھ گئے۔ وہ دونوں ایک دروازے کے سامنے جا کر ٹھہر گئے۔ دروازے کا روغن اکھڑا ہوا تھا اور اس کے پہلو میں چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی۔

’’رونالڈ کا کمرہ!‘‘

ہیری رون کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کا سر کمرے کی لگ بھگ ڈھلوانی چھت کو چھو رہا تھا اور اس نے پلکیں جھپکائیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ’آتشی بھٹی‘ میں گھس گیا ہو کیونکہ رون کے کمرے کی تقریباً ہر چیز بھڑکیلے نارنجی رنگ کی تھی۔ بستر کی چادر، دیواریں، یہاں تک کہ چھت بھی۔ پھر ہیری کو حقیقت کا ادراک ہوا کہ رون نے دیواروں پر پھٹے پرانے والز پیپر کو سات جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویروں سے ڈھانپنے کی ناکام کوشش کی تھی جن میں سے ہر ایک نے بھڑکیلے نارنجی رنگ کی پوشاک پہن رکھی تھی، ہاتھوں میں اُڑنے والے بہاری ڈنڈے تھام رکھے تھے اور وہ سب خوشی سے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے تھے۔

’’یہ تمہاری کیوڈچ ٹیم ہے!‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’چڈلی کینسس!‘‘ رون نے نارنجی چادر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، جس پر کالے الفاظ میں دو بڑے سی (C) لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ایک تیز رفتاری سے چلتا ہوا توپ کا گولا بنا تھا۔ ’’یہ لیگ میں نویں نمبر پر ہے۔‘‘

رون کی جادوئی نصاب کی کتابوں کا ڈھیر بے سروسامانی کے عالم میں ایک کونے میں لگا ہوا تھا جہاں ہر کوئی کتاب بے ترتیبی سے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

بکھری دکھائی دے رہی تھی۔ان کے ساتھ ہی جادوگروں کی 'کامکس' پڑی تھیں۔جن میں سے ایک کا نام 'مارٹن مگس کے ناقابل فراموش کارنامے۔دیوانہ ماگل' تھا۔رون کی جادوئی چھڑی مچھلی کے مرتبان کے اوپر دھری رکھی تھی۔جو کھڑکی کی چوکھٹ پر رکھا تھا۔ اس کے پہلو میں رون کا موٹا بھورا چوہا 'سکے برز' لیٹا ہوا تھا جو سورج کی روشنی میں جھپکی لے رہا تھا۔ہیری نے فرش پر پڑی تاش کے پتوں کی گڈی کی طرف دیکھا جو خود بخود پتوں کو پھینٹ کر کھیل رچائے ہوئی تھی۔پھر اس نے چھوٹی سی کھڑکی کے باہر جھانکا۔نیچے بڑے میدان میں اسے بالشتیوں کا گروہ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر مارا پھرتا دکھائی دیا۔ہیری کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ بالشتیوں میں سے کچھ باغیچے کی باڑ تک پہنچنے میں کامیاب ہو چکے تھے اور وہ ایک ایک کر کے باڑھ عبور کر کے دوبارہ باغیچے میں گھس رہے تھے۔ہیری نے تیزی سے پلٹ کر رون کی طرف دیکھا۔رون بھی بالشتیوں کی واردات دیکھ چکا تھا اور اس کا چہرہ حیرت کے مارے کھلا دکھائی دے رہا تھا۔ہیری کو محسوس ہوا کہ رون اپنے کمرے کے بارے میں اس کی رائے جاننے کا خواہشمند ہے۔

''یہ تھوڑا چھوٹا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''اس کمرے کی طرح نہیں ہے جو ان ماگلوؤں کے ساتھ رہتے وقت تمہارے پاس تھا اور میں بالا خانے میں رہنے والے چھلاوے کے بالکل نیچے رہتا ہوں جو ہمیشہ پائپ کو زور زور سے بجاتا رہتا ہے اور چیختا رہتا ہے......''

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

چوتھا باب

کتاب گھر کا تماشا

رون کے گھر کا ماحول پرائیویٹ ڈرائیو اسٹریٹ کے ماحول سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ ڈرسلی گھرانہ اشیاء کو قاعدے اور قرینے سے رکھنا پسند کرتا تھا اور ان میں مصنوعی قسم کا رکھ رکھاؤ پایا جاتا تھا جبکہ ویزلی گھرانے میں ضابطوں اور پابندیوں کی خلاف ورزی کرنا مرغوب مشغلہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں حیرت انگیز اور غیر متوقع اشیاء پائی جاتی تھیں۔ جب ہیری نے باورچی خانے میں لگے آئینے میں پہلی بار اپنا عکس دیکھا تو وہ بھونچکارہ گیا کیونکہ اس میں دیکھتے ہی آئینے بلند آواز میں چیخ کر بولا۔ ''پھوہڑ کہیں کے...... اپنی قمیض درست کرو۔'' بالا خانے کے چھلاوے کو جب بھی گھر میں خلاف توقع خاموشی محسوس ہوتی تھی تو وہ چیخنے چلانے لگتا تھا اور پائپ کو پکڑ کر زور زور سے بجایا کرتا۔ فریڈ اور جارج کے کمرے میں ہونے والے پراسرار دھماکوں کی پُرشور آوازیں بھی گھر کے معمول کا حصہ سمجھی جاتی تھیں۔ بہرحال ہیری کو رون کے گھرانے میں سب سے زیادہ اچھی بات یہ نہیں لگی کہ آئینہ باتیں کرتا ہے یا چھلاوہ ہلّہ گلہ مچاتا ہے بلکہ اسے سب سے اچھی بات یہ لگی تھی کہ وہاں سب لوگ اسے پسند کرتے تھے۔ ڈرسلی گھرانے کی طرح اس سے نفرت نہیں کی جاتی تھی۔ مسز ویزلی اس کی جرابوں کی صفائی پر ہمیشہ فکرمند رہتی دکھائی دیتی تھیں اور ہر بار کھانے کی میز پر اسے زیادہ سے زیادہ کھلانے کی کوشش کرتیں۔ مسٹر ویزلی کھانے کی میز پر ہیری کو خصوصاً اپنے پاس بٹھانا پسند کرتے تھے تاکہ وہ ماگلوؤں کے طرزِ حیات کے بارے میں اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر سکیں۔ ان کے دماغ میں یہ معلوم کرنے کا تجسس بے حد پایا جاتا تھا کہ بجلی کا پلگ اور ترسیل ڈاک کا نظام کیسے کام کرتا ہے؟

جب ہیری نے انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ ٹیلی فون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟ تو وہ دم بخود سے رہ گئے اور بے خودی میں بول اُٹھے۔ ''انتہائی مسحور کن!...... تیز فہم دماغ...... کمال ہے، ماگلوؤں نے جادو کے بغیر اچھی طرح جینے کے کتنے سارے طریقے سیکھ لئے ہیں۔''

ہیری کو رون کے گھر پہنچنے کے لگ بھگ ایک ہفتے بعد ایک خوشگوار صبح میں ہوگورٹ سے آیا ہوا ایک خط ملا۔ رون اور ہیری جب

باورچی خانے میں ناشتے کی میز پر پہنچے تو وہاں مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی کے علاوہ جینی بھی بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔ جس وقت جینی کی نظر ہیری کے چہرے پر پڑی عین اسی ساعت میں وہ ایسی بوکھلائی کہ ہڑبڑاہٹ میں اس کے دلیہ کا پیالہ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا۔ یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا تھا، اکثر ایسا ہی ہوتا تھا جب ہیری باورچی خانے یا کسی ایسے کمرے میں داخل ہوتا جہاں جینی موجود ہوتی، اس کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے اور اس کے ہاتھوں میں تھامی ہوئی اشیاء زمین پر گر کر ٹوٹ جایا کرتیں۔ جینی نے بوکھلائے انداز میں فرش کی طرف دیکھا اور پھر پیالہ اُٹھانے کیلئے میز کے نیچے جھکتی چلی گئی۔ پیالہ اُٹھانے کے بعد جب اس نے اپنا چہرہ کھانے کی میز کے پیچھے سے باہر نکالا تو وہ ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح جگمگا رہی تھی۔ ہیری نے اسے مزید شرمندگی سے بچانے کیلئے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی اور اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ رون کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ہیری وہ سب نہ دیکھا ہو۔ مسز ویزلی نے جینی پر قہر آلود نظر ڈالی اور پھر سلائس کی پلیٹ ہیری کی جانب بڑھا دی۔ ہیری پلیٹ اپنی طرف کھینچ کر خاموشی سے ناشتے کرنے لگا۔

''سکول سے تم لوگوں کیلئے خط آئے ہیں۔'' مسز ویزلی نے یہ کہہ کر دو چرمئی کاغذ کے زرد لفافے ان دونوں کی طرف بڑھا دیئے جن پر سبز سیاہی کے ساتھ ان کے نام اور پتے لکھے ہوئے تھے۔ ہیری کو حیرانگی تھی کہ سکول کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ آج کل یہاں مقیم ہے؟

''ہیری!'' مسز ویزلی نے اس کی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور پہلے سے ہی یہ جانتے تھے کہ تم یہاں ہو...... ان سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔'' انہوں نے ذرا سے توقف سے اپنا چہرہ گھماتے ہوئے کہا۔ ''اور تم دونوں کیلئے بھی خط آئے ہیں!'' ہیری نے سر گھما کر فریڈ اور جارج کی طرف دیکھا جو باورچی خانے میں داخل ہو چکے تھے۔ انہوں نے بڑھ کر اپنی ماں سے خط لے لئے۔ پھر سب لوگ لفافے چاک کر کے خط پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ کمرے میں یکدم گہرا سکوت چھا گیا تھا۔ ہیری کے خط میں یہ ہدایت درج تھی کہ وہ پہلے کی طرح یکم ستمبر کو کنگ کراس ریلوے اسٹیشن کے ذریعے ہوگورٹ ایکسپریس ٹرین تک پہنچ جائے۔ اگلے سال کی پڑھائی کیلئے اسے جن کتابوں کی ضرورت ہے ان کے نام یہ ہیں:

☆ جادوئی کلمات سٹینڈرڈ بک گریڈ دوئم۔ مصنفہ میرنڈا گوشاک

☆ چڑیلوں کو بھگانے کا فن۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

☆ چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

☆ بدصورت ڈائن کے ساتھ تعطیلات منانا۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

☆ بھتنوں کے ساتھ سفر کرنا۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

☆ خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت۔ مصنف گلڈرائے لک

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

☆ بھیڑیائی انسانوں کے ساتھ خانہ بدوشی۔مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

☆ بر فیلے انسان کے ساتھ ایک سال۔مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

فریڈ نے اپنی کتابوں کی فہرست پوری پڑھنے کے بعد سر اُٹھا کر سب کی طرف دیکھا پھر وہ کسی قدر اوپر ہو کر ہیری پر جھکتے ہوئے اس کے خط کو پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

''تو تمہیں بھی 'لک ہارٹ' کی ساری کتابیں لانے کیلئے کہا گیا ہے! یوں لگتا ہے کہ جیسے ہمارا 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کا نیا استاد لک ہارٹ کا بڑا پرستار ہے۔میں شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ استاد......ضرور کوئی جادوگرنی ہی ہوگی......'' فریڈ نے نہایت اعتماد سے کہا۔اسی لمحے اس کی نظر اپنی ماں کے بگڑتے ہوئے چہرے پر پڑی تو وہ فوراً سر جھکا کر مربہ کھانے میں مشغول ہو گیا۔

''یہ کتابیں سستی نہیں ہوں گی......لک ہارٹ کی کتابیں خاصی مہنگی ہوتی ہیں۔'' جارج نے کنکھیوں سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم انتظام کرلیں گے۔'' مسز ویزلی نے تیزی سے کہا لیکن پریشانی کے سائے ان کے چہرے سے جھلک رہے تھے۔'' مجھے پوری امید ہے کہ ہمیں جینی کیلئے کئی استعمال شدہ اشیاء مل جائیں گی۔''

''اوہ! تو تم بھی اس سال ہوگورٹ میں پڑھنے کیلئے جارہی ہو؟'' ہیری نے اچانک جینی کی طرف مڑ کر پوچھا تو جینی نے جھجکتے ہوئے اپنا سر جھٹک دیا۔شرمیلے پن کی سرخی اس قدر پھیلی کہ اس کے چہرے اور سرخ بالوں میں فرق کرنا مشکل ہو گیا۔ہیری کی آنکھیں خود پر مرتکز دیکھ کر وہ ایسی گھبرائی کہ اس نے اپنی کہنی قریب پڑے مکھن کے پیالے میں ڈبو ڈالی۔خوش قسمتی سے یہ منظر ہیری کے سوا اور کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ٹھیک اسی لمحے رون کا بڑا بھائی 'پرسی' اندر داخل ہوا،سب کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو گئی۔وہ ہوگورٹ جانے کیلئے پوری طرح تیار دکھائی دے رہا تھا۔اس نے سکول کی وردی پہن رکھی تھی اور اوپر پہنی ہوئی جیکٹ پر اس کا مانیٹر والا بیج بکسوئے کے ساتھ لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''گڈ مارننگ! بڑا سہانا دن ہے۔'' پرسی نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ کر خالی کرسی کو کھینچ کر بیٹھ گیا۔ابھی وہ پوری طرح بیٹھ نہیں پایا تھا کہ وہ ایسے اُچھلا جیسے کرسی میں برقی رو گزر رہی ہو۔اس نے مڑ کر کرسی کی تہ سے ایک بھورے رنگ کا ڈسٹر اُٹھایا۔ہیری حیرت بھری نظروں سے پرسی کے ہاتھ میں ڈسٹر کو سانس لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔وہ ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پایا تھا۔

''ایرول!'' رون نے تیزی سے یہ کہتے ہوئے اُٹھ کر پرسی کے ہاتھوں سے ایک مریل سا اُلو پکڑ لیا۔اس نے اُلو کے پروں کے نیچے سے ایک خط برآمد کیا۔'' آخر کار وہ ہرمائنی کا جواب لے ہی آیا۔میں نے ہرمائنی کو خط لکھ کر بتایا تھا کہ ہم تمہیں ڈرسلی گھر سے آزاد

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

کروانے کی کوشش کرنے والے ہیں۔'' رون نے پُر جوش انداز میں ہیری کو بتایا اور پھر وہ 'ایرول' کو پچھلے دروازے کے ٹھیک پاس رکھے ہوئے چھجے کے قریب لے گیا۔اس نے ایرول کو چھجے پر کھڑا کرنے کی کوشش کی،اسی لمحے ایرول اس کے ہاتھوں سے نکلتا ہوا زمین بوس ہوگیا۔رون سے اسے زمین سے اُٹھایا اور چھجے میں لٹا دیا اور دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔''بے چارہ!'' اس کے بعد اس نے ہرمائنی کے خط کا لفافہ چاک کیا اور خط نکال کر بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

"پیارے رون اور ہیری (اگر تم بھی وہاں ہو!)

مجھے امید ہے کہ سب کچھ اچھی طرح سے ہو گیا ہوگا اور ہیری ٹھیک ٹھاک ہوگا اور رون مجھے یہ بھی امید ہے کہ تم نے اُسے باہر نکالنے کیلئے کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا ہوگا کیونکہ اس سے ہیری بھی مشکل میں پڑ جائے گا۔ میں سچ مچ فکرمند ہوں اور اگر ہیری ٹھیک ٹھاک ہے تو مجھے فوراً مطلع کرنا......مگر یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ تم کسی دوسرے الّو کو روانہ کرو کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ مزید سفر کرتے ہوئے بیچ راستے میں ہی اِس کی حرکت قلب بند ہوجائے گی۔ میں سکول کے کام میں بے حد مصروف رہتی ہوں۔"

(''یہ کیسے ہوسکتا ہے، ہماری تو سکول کی چھٹیاں چل رہی ہیں۔'' رون خط پڑھتے ہوئے بیچ میں دہشت بھرے لہجے میں بولا۔)

"ہم اگلے بدھ کو نئی کتابیں خریدنے کیلئے لندن جائیں گے۔ کیوں نہ ہم لوگ 'جادوئی بازار' میں ملیں؟ جتنی جلدی ہوسکے مجھے خبر کر دینا کہ تم نے کیا سوچا ہے؟

تمہاری بہترین دوست ہرمائنی گرینجر۔

''ٹھیک ہے......!'' مسز ویزلی کی آواز باورچی خانے میں گونجی۔''یہ بالکل ٹھیک رہے گا۔ہم بھی بدھ کو جادوئی بازار جائیں گے اور تم لوگوں کیلئے کتابیں خریدیں گے......ویسے آج تم لوگوں کے کیا ارادے ہیں؟'' ان کی نظریں ان چاروں کے چہروں کا طواف کررہی تھیں۔

رون، ہیری،فریڈ اور جارج پہاڑی پر واقع باڑے میں جانے کا منصوبہ بنا رہے تھے جو کہ مسٹر ویزلی کی ملکیت تھا۔ باڑے کے چاروں طرف بلند وبالا اور گھنے درخت تھے جس کی وجہ سے وہ مقام نیچے وادی میں موجود گاؤں میں دکھائی نہیں دیتا تھا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر وہ زیادہ اونچائی تک نہ اُڑیں تو وہ سب وہاں کیوڈچ کی مشق بآسانی کر سکتے تھے۔وہ کیوڈچ کی اصلی گیندوں کا استعمال نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اگر وہ ان کے ہاتھ چھوٹ کر گاؤں کی حدود میں پہنچ جاتیں تو ان کا نقصان بھرنا بہت مشکل ہوتا۔اسی لئے وہ

سیب ایک دوسرے کی طرف پھینک کر مشق کیا کرتے تھے۔وہ سب باڑے جا پہنچے اور باری باری ہیری کے بہاری ڈنڈے نیمبس 2000 پر بیٹھ کر نقلی کیوڈچ کھیلتے رہے جو اس وقت کا سب سے تیز رفتار بہاری ڈنڈا تسلیم کیا جاتا تھا۔ہیری نے جب رون کے پرانے 'شوٹنگ سٹار' بہاری ڈنڈے کا جائزہ لیا تو اسے بے حد حیرت ہوئی وہ اتنا سست رفتار تھا، اکثر تتلیاں بھی اسے مات دے جاتی تھیں۔

پانچ منٹ بعد وہ سب اپنے اپنے بہاری ڈنڈے کندھوں پر رکھے پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔انہوں نے پرسی سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ بھی ان کے ساتھ چلنے کیلئے رضامند ہے تو اس نے اپنی مصروفیت کا بہانہ بنا کر انکار کر دیا۔ہیری جتنے دنوں سے ویزلی بھٹ میں تھا اس نے پرسی کی صورت صرف کھانے یا ناشتے کے اوقات میں ہی دیکھی تھی جب وہ باورچی خانے میں وارد ہوتا تھا۔اس کے علاوہ وہ کہاں رہتا تھا؟ اس کے بارے میں ہیری کو کچھ خاص خبر نہیں تھی۔رون نے اسے بتایا تھا کہ پرسی زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی بند رہتا ہے۔

''کاش مجھے پتہ چل جاتا کہ آخر اس کے ارادے کیا ہیں؟'' فریڈ نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے پرسی کے بارے میں کہا۔''وہ اب پہلے جیسا نہیں رہا بلکہ بالکل ہی الگ تھلگ سا دکھائی دیتا ہے۔تمہارے آنے سے ایک دن پیشتر ہی الّو اس کیلئے سکول سے اس کا رزلٹ کارڈ لایا تھا۔اسے بارہ O.WL.s ملے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ذرا سا بھی خوش نہیں ہوا۔''

''مروّجہ جادوگری کے درجات!'' فریڈ نے ہیری کے چہرے پر پریشانی بھانپ کر جلدی سے وضاحت کی۔''بل بھائی کو بھی بارہ ہی ملے تھے۔اگر ہم نے توجہ سے کام نہیں لیا تو ہمارے گھر کا ایک اور فرد ہیڈ بوائے بن جائے گا۔مجھے نہیں لگتا کہ میں اس شرمندگی کو برداشت کر پاؤں گا۔''

بھائیوں میں بل ویزلی ہی سب سے بڑا تھا۔وہ اور اس سے چھوٹا بھائی چارلی ویزلی دونوں اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کر کے ہوگورٹ سے نکل چکے تھے۔ہیری ان دونوں سے کبھی نہیں ملا تھا مگر اسے یہ معلوم تھا کہ چارلی رومانیہ میں ڈریگن کے متعلق اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے جبکہ بل ان دنوں مصر میں جادوگروں کے بینک 'گرنگوٹس' کیلئے کام کر رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا ہوں کہ ممی ڈیڈی اس سال ہماری کتابوں کا خرچہ اُٹھا پائیں گے۔لک ہارٹ کی تمام کتابوں کے پانچ مجموعے......اس کے علاوہ جینی کو جادوئی چھڑی، سکول کی وردی اور دیگر سامان......کی ضرورت بھی پڑے گی۔'' جارج نے کچھ توقف سے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

ہیری نے اُس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا مگر اس کے چہرے پر پریشانی کی جھلک ضرور نمودار ہوئی۔لندن میں 'گرنگوٹس بینک' کے زمین دوز چکردار تہ خانوں میں اس کے پاس ایک چھوٹا سا خزانہ موجود تھا جو اس کی ضروریات پوری کرنے کیلئے اس کے والدین

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

چھوڑ گئے تھے۔ظاہر ہے وہ صرف جادوگروں کی دُنیا میں ہی امیر تھا۔ ماگلوؤں کی دُنیا میں جادوگروں کے سکے یعنی' گلیونز، سکلز اور نٹس' کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ان کی دکانوں سے ان کے بدلے کچھ نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ یوں کہا جا سکتا تھا کہ ہیری ماگلوؤں کی دُنیا میں بے حد غریب تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہیری نے مسٹر ڈرسلی کے گھر میں گرنگوٹس کے بینک کھاتے کے بارے میں ذرا سا بھی ذکر نہیں کیا تھا۔اسے یہ یقین تھا کہ ڈرسلی گھرانہ چاہے جادو کے نام سے جتنا بھی دہشت زدہ دکھائی دے مگر سونے کے سکوں کا ڈھیر دیکھ کر انہیں ذرا سا بھی خوف محسوس نہیں ہوگا۔

☆☆☆

مسز ویزلی نے بدھ کی صبح انہیں جلدی جگا دیا۔ جادوئی بازار میں خریداری کا موقع کسی خوشی سے کم نہیں تھا اسی لئے سب نے باورچی خانے میں کھانے کی میز پر فٹافٹ سینڈوچ حلق سے نیچے اتارے اور تیزی سے سفری کوٹ پہن کر تیار ہو گئے۔ مسٹر ویزلی باورچی خانے کے آتشدان کی طرف بڑھے اور سٹینڈ پر رکھا ہوا خوبصورت گلدان اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔اس کے بعد انہوں نے آتشدان کے اندر سر ڈال کر چمنی میں جھانکا۔اسی دوران مسز ویزلی ہاتھ میں ایک برتن لئے وہاں پہنچ گئیں۔سب لوگ ان کے قریب پہنچ گئے۔

''یہ ختم ہو رہا ہے،ہمیں آج تھوڑا اور خریدنا پڑے گا......اچھا چلو پہلے مہمان!'' مسز ویزلی نے برتن کی طرف دیکھ کر سرد آہ بھری۔''ہیری ڈیئر!ہم لوگ تمہارے بعد آئیں گے۔''

مسز ویزلی نے برتن ہیری کے سامنے کر دیا۔ ہیری نے اس میں نگاہ ڈالی تو وہاں اسے زرد رنگ کا سفوف دکھائی دیا۔ ہیری نے ہونقوں کی طرح سب کے چہروں کو دیکھا۔ وہ سب ہیری کو گھور رہے تھے شاید انہیں زیادہ انتظار پسند نہیں تھا۔

''مم......مگر مجھے کرنا کیا ہے؟'' ہیری نے ہکلاتے ہوئے مسز ویزلی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ممی!'' رون جلدی سے بولا۔''وہ پہلے کبھی سفوفِ انتقال سے نہیں گیا......معاف کرنا ہیری مجھے یہ تو بھول ہی گیا تھا۔''

''کیا مطلب؟......اس نے سفوف انتقال کبھی استعمال نہیں کیا!'' مسز ویزلی کے چہرے پر گہری حیرانگی چھا گئی۔''تم گذشتہ سال اپنے سکول کا سامان خریدنے کیلئے جادوئی بازار میں کیسے پہنچے تھے؟'' مسز ویزلی کی آنکھوں میں بے یقینی جھلک رہی تھی۔

''میں زمین دوز چلنے والی ٹرین کے ذریعے وہاں پہنچا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''کیا واقعی؟'' مسٹر ویزلی اچھل پڑے۔''کیا وہاں خودبخود چلنے والی سیڑھیاں ہوتی ہیں؟ میں نے ان کے بارے میں سن رکھا ہے۔'' مسز ویزلی نے ان کی طرف گھور کر دیکھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اب نہیں آرتھر......!'' وہ تنک کر بولیں۔ ''سفوف انتقال اُس سے بہت جلدی پہنچا دیتا ہے مگر اب کیا کیا جائے؟ ہیری کو سفوف انتقال کے استعمال سے کچھ واقفیت نہیں۔''

''ممی! فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، وہ صحیح سلامت وہاں پہنچ جائے گا۔'' فریڈ نے مسئلہ کا حل پیش کیا۔ ''ہیری تم ہمیں غور سے دیکھنا کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کیسے جاتے ہیں؟''

فریڈ نے برتن میں سے چٹکی بھر چمکتا ہوا سفوف نکالا اور آتشدان کی آگ کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ اس نے سفوف کو آگ کی لپٹوں میں پھینک دیا۔ ایک تیز گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ آگ یکلخت آنکھوں کو چبھنے والے سبز رنگ میں تبدیل ہوگئی۔ آگ کی لپٹیں فریڈ کے قد سے کافی اوپر تک ہوا میں بل کھا رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اپنے اندر عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی۔ فریڈ بے خوفی سے آگ کی بھڑکیلی سبز لپٹوں کے اندر گھستا چلا گیا اور اس کا جسم سب لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا تھا۔ پھر اس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''لندن کا جادوئی بازار!''

اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سبز آگ بھڑک کر واپس اپنے اصلی رنگ میں آگئی۔ ہولناک آواز سن کر ہیری کے جسم میں خوف کی سرد لہر دوڑتی چلی گئی۔ اس نے دیکھا، فریڈ غائب ہو چکا تھا۔ جارج نے ہیری پر مسکراتی ہوئی نظر ڈالی اور برتن سے چٹکی بھر سفوف نکال لیا۔ جب آگ کے سبز شعلے بھڑک رہے تھے اسی وقت مسز ویزلی نے ہیری کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''بالکل صاف الفاظ میں ادائیگی کرنا چاہئے ہیری ڈیئر!...... اس کے علاوہ یہ بھی دھیان میں رہنا چاہئے کہ درست آتشدان سے ہی باہر نکلا جائے۔''

''کون سی درست...... چیز!'' ہیری نے گھبرا کر پوچھا۔ اسی اثناء میں آگ گرجی اور جارج اس میں غائب ہوگیا۔

''دیکھو! بہت سے جادوگروں کی آتشتی چمنیاں کھلی رہتی ہیں، جن میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے، اگر تم نے صاف الفاظ میں ادائیگی کی تو پھر تمہیں کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں!'' مسز ویزلی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''وہ ٹھیک ٹھاک پہنچ جائے گا مولی!...... خوامخواہ اضطراب نہ پیدا کرو۔'' مسٹر ویزلی نے سفوف لیتے ہوئے کہا۔

''اگر وہ گم ہوگیا تو میں اس کے انکل آنٹی کو کیا منہ دکھاؤں گی؟'' مسز ویزلی متفکر بولیں۔

''آپ اس بارے میں فکر مند نہ ہوں۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا۔ ''ان لوگوں کو اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کہ میں اگر کسی چمنی کے اوپر پہنچ جاؤں اور ڈڈلی یہ جان کر بے حد لطف اندوز ہوگا۔'' اس موقع پر ڈرسلی گھرانے کا ذکر اس کیلئے خوشگوار نہیں تھا۔

''اچھا ٹھیک ہے...... تم آرتھر کے بعد جانا۔'' مسز ویزلی نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''دیکھو جب تم آگ کے بالکل اندر پہنچ جاؤ

تو صاف لہجے میں بولنا کہ تمہیں کہاں جانا ہے!‘‘

’’اور اپنی کہنی بھی اندر کی طرف سکیڑ کر رکھنا۔‘‘ رون جلدی سے بولا۔

’’اور اپنی آنکھیں بھی بند رکھنا تا کہ راکھ......!‘‘ مسز ویزلی کچھ بولتے ہوئے خاموش ہوگئیں۔ پھر وہ مخاطب ہوئیں۔’’ہلنا جلنا مت! ورنہ ہوسکتا ہے کہ تم غلط آتشدان سے باہر نکلو!‘‘

ہیری ان کی ہدایات سن کر مزید گھبرایا ہوا دکھائی دیا۔ رون کا چہرہ بھی فکرمند نظر آیا۔

’’گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صحیح جگہ پر پہنچنے سے پہلے جلد بازی کا مظاہرہ مت کرنا۔ جب تک تم فریڈ اور جارج کو دیکھ نہ لو آگ میں سے باہر نکلنے کی کوشش مت کرنا بلکہ انتظار کرنا۔‘‘

ہیری نے ان سب ہدایات کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کی اور پھر آگے بڑھ کر سفوف کی چٹکی بھری اور لرزتے ہوئے قدموں کے ساتھ آگ کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس نے ایک گہری سانس لی پھر سفوف کو آگ کے شعلے پر پھینک دیا۔ آگ سبز رنگ میں بدل گئی تو اس نے آگے قدم بڑھایا۔ آگ کسی گرم ہوا کی طرح اس کے چہرے پر اپنی تپش ڈال رہی تھی۔ اس نے جیسے ہی اپنا منہ کھولا تو آگ کے جھونکے سے کافی مقدار میں راکھ اس کے حلق میں گھستی چلی گئی۔ اس نے جلدی سے کھانستے ہوئے تیز آواز میں کہا۔

’’لندن......کا......جادی بازار!‘‘

اسے یوں محسوس ہوا جیسے ایک خوفناک بھنور نے اس کے وجود کو نگل لیا ہو۔ وہ بے حد تیزی سے دائروی انداز میں گول گول گھوم رہا تھا۔ اس کے کانوں میں گرج سنائی دے رہی تھی جو کان کے پردوں کو پھاڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کی لیکن سبز شعلوں میں تیزی سے گھومنے کی وجہ سے اس کا دماغ چکرانے لگا۔ اچانک کوئی نوکیلی چیز اس کی کہنی سے ٹکرائی تو ہیری نے جلدی سے اپنی کہنی اندر کو سکیڑ لی۔ کہنی پر چوٹ لگنے سے شدید درد کا احساس ہوا۔ وہ اب بھی دائروی انداز میں گھوم رہا تھا۔ لگاتار گھوم رہا تھا......اچانک اسے ایسا محسوس ہوا جیسے آگ کے شعلے ٹھنڈے پڑ رہے ہیں، ان کی حدت ختم ہوتی جارہی ہے۔ خوشگوار ہوا کے جھونکے اس کے چہرے پر طمانچے مار رہے ہیں۔ اس نے اپنی عینک کے پیچھے سے آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھا تو اسے دور آتشدانوں کی دھندلی قطاریں اور ان کے نیچے کمرے دکھائی دیئے۔ اسے اپنے پیٹ میں سینڈوچ بری طرح مچلتے محسوس ہوئے۔ ہیری نے اپنی آنکھیں ایک بار پھر بند کرلیں۔ اس کے دل میں یہ خواہش ابھرنے لگی کہ یہ سب کچھ تھم جائے۔ پھر اچانک اسے اپنا چہرہ ٹھنڈے پتھر سے ٹکراتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ چہرے کے بل فرش پر گر چکا تھا۔ اس کی عینک اس کے چہرے سے اتر کر دور جا گری۔ عینک کے شیشے چٹخنے کی آواز سن کر ہیری کو جھٹکا سا لگا۔ اس کا سر بری طرح چکرا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے اسے ابکائی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

آ جائے گی۔اس کا پورا بدن راکھ سے بھرا پڑا تھا۔کپڑے، چہرہ اور بال سب کالک سے آلودہ تھے۔وہ کسی بھوت کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔وہ لڑکھڑاتے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی ٹوٹی ہوئی عینک کو اُٹھا کر دوبارہ آنکھوں پر جما کر وہاں کا جائزہ لیا۔وہ اس جگہ پر بالکل تنہا کھڑا تھا۔اس بات کا اسے قطعی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس وقت کہاں تھا؟ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو اسے چمنی کا راستہ دکھائی دیا۔وہ اس وقت ایک بڑے پتھریلے آتشدان میں کھڑا تھا۔جلد ہی اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ کسی جادوگر کی بڑی اور کم روشنی والی دکان میں وارد ہوا ہے۔جہاں عجیب و غریب سامان شوکیس میں سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا البتہ اس دکان میں جس قسم کا سامان دکھائی دے رہا تھا اس میں سے ایک شے بھی ہوگورٹ کی فہرست میں شامل نہیں تھی۔ہیری نے اپنے قریب موجود شیشے کے شوکیس کی طرف دیکھا جس میں بجھی ہوئی گدی پر ایک ٹوٹا ہوا سوکھا سا ہاتھ دھرا تھا۔اس کے قریب خون سے لتھڑی ہوئی تاش کی گڈی اور گھورتی ہوئی کانچ کی آنکھوں کا جوڑا پڑا ہوا تھا۔شیطانی چہروں کے خوفناک ماسک دیواروں پر آویزاں تھے جو ہیری کو شعلہ بار نگاہوں سے گھور رہے تھے۔کاؤنٹر پر انسانی ہڈیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا اور چھت پر زنگ لگے نوکیلے اوزار لٹکے ہوئے تھے۔اس سے بھی بڑی بات یہ تھی کہ دھول بھری اس دکان کی کھڑکی سے ہیری کو باہر جو اندھیری اور تنگ گلی دکھائی دے تھی، اس سے اسے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ جادوئی بازار ہرگز نہیں ہوسکتا۔اس نے سوچا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس دکان سے باہر نکل جائے۔یہی اس کیلئے بہتر ہوگا۔اس کی ناک اب بھی دُکھ رہی تھی کیونکہ گرتے ہوئے ناک پتھریلی سطح سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ہیری نے چپ چاپ دروازے کی طرف تیزی سے قدم بڑھائے۔ابھی وہ کچھ ہی فاصلہ طے کر پایا تھا کہ اسے شیشے کے دروازے کے دوسری طرف دو افراد دکھائی دیئے۔ان میں سے ایک صورت ایسی تھی جسے ہیری قطعی طور پر پسند نہیں کرتا تھا اور اس موقع پر تو اس سے ملنا بے حد ناگوار تھا کیونکہ ہیری جانتا تھا کہ وہ راستہ بھٹک چکا ہے، اس کے جسم پر کئی خراشیں پڑی ہوئی ہیں، اس کا جسم چمنی کی کالک اور راکھ سے اَٹا ہوا ہے، اس کی عینک کے شیشے ٹوٹ چکے ہیں۔وہ ہوگورٹ میں تماشہ نہیں بننا چاہتا تھا۔اسے دکھائی دینے والا شناسا چہرہ کوئی اور نہیں تھا......اس کے سکول کا ایک طالب علم اور اس کا بڑا حریف 'ڈریکو ملفوائے' تھا۔

ہیری نے فوراً اردگرد دیکھا اور قریب ہی اسے ایک بڑی سیاہ الماری دکھائی دی۔وہ لپک کر اس میں اندر گھس گیا اور اس نے اندر سے دروازہ بند کرلیا۔اس نے دروازے میں صرف چھوٹی سی درز چھوڑ دی تھی تاکہ وہ باہر دیکھ سکے۔کچھ پل بعد گھنٹی بجی اور ملفوائے نے دکان کے اندر قدم رکھا۔اس کے پیچھے جو شخص اندر آیا وہ ڈریکو سے کافی مشابہ تھا اور پختہ عمر کا تھا۔اس کا چہرہ ڈریکو کی طرح زرد اور نوک دار تھا، آنکھیں بھی ویسی ہی سرد اور بھوری تھیں۔ہیری کو وہ اس کا باپ معلوم ہوا۔مسٹر ملفوائے نے کاؤنٹر تک آئے اور الکسائے انداز میں شوکیس میں رکھی اشیاء پر نظر ڈالی پھر انہوں نے کاؤنٹر پر رکھی گھنٹی بجائی اور اپنے بیٹے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''ڈریکو! کوئی چیز چھونا مت......سمجھے!''

ڈریکو یکدم ہوشیار ہوگیا کیونکہ اسی وقت شوکیس میں پڑی ہوئی کانچ کی آنکھوں کو اُٹھانے کیلئے وہ اپنا ہاتھ بڑھانے والا تھا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ آپ یہاں سے میرے لئے کوئی تحفہ خریدنے والے ہیں!''

''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ تمہارے لئے اُڑنے والا بہاری ڈنڈا خریدوں گا۔'' مسٹر ملفوائے نے تیزی سے کہا اور اپنی انگلیوں سے کاؤنٹر کا شیشہ بجانے لگے۔

''اگر مجھے اپنے ہاؤس کی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا تو بہاری ڈنڈا خریدنے کا کیا فائدہ؟ ہیری پوٹر کو گذشتہ سال نیمبس 2000 مل گیا تھا۔ اسے ڈمبل ڈور نے 'گری فنڈر' کی طرف سے کھیلنے کی خصوصی اجازت دی تھی۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ کوئی بہت اچھا کھلاڑی ہے، درحقیقت یہ خصوصی مہربانی صرف اس لئے ہوئی کہ 'وہ بے حد مشہور ہے'...... ماتھے پر ایک بدنما کھرونچ کی وجہ سے مشہور!'' ڈریکو ملفوائے نے چڑچڑاتے ہوئے لہجے میں غصے سے کہا۔

''تم یہ بات مجھے پہلے بھی کم از کم دس مرتبہ بتا چکے ہو۔'' مسٹر ملفوائے نے اس کی طرف قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''اور میں تمہیں یاد دلا دوں کہ یہ 'سمجھداری' نہیں ہے لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ ہم ہیری پوٹر کو پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ جادوگروں کی اکثریت اسے اپنا ہیرو تسلیم کرتی ہے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ سب یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے ایک عظیم طاقتور جادوگر کو ہرایا ہے......صرف ایک سال کی عمر میں...... آہ!...... مسٹر بورگن!''

ایک جھکی ہوئی کمر والا شخص کاؤنٹر کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ وہ اپنے چپچپے بالوں کو چہرے سے پیچھے ہٹا کر انہیں سنوارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''مسٹر ملفوائے! بہت خوشی ہوئی ایک بار پھر آپ سے ملاقات ہوگئی۔ یہ میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ مسٹر ڈریکو ملفوائے بھی تشریف لائے ہیں۔ ان کا قدم میری دکان میں پڑا، یقیناً دکان کا کاروبار چمک اُٹھے گا۔ میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں؟ ......ٹھہرے میں آپ کو کچھ خاص چیزیں دکھاتا ہوں جو آج ہی آئی ہیں اور ان کی قیمت بھی زیادہ نہیں ہے۔'' بورگن خالص کاروباری انداز میں بولا۔ وہ صورت سے بھی خوشامدی اور چاپلوس دکھائی دیتا تھا۔

''مسٹر بورگن! میں آج خریداری کرنے نہیں بلکہ کچھ فروخت کرنے آیا ہوں۔'' مسٹر ملفوائے نے پراسرار انداز میں جواب دیا۔

''فروخت کرنے......!'' بورگن متحیر چہرے کے ساتھ بولا۔ یکلخت اس کی مسکان مٹ گئی تھی۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''ظاہر ہے...... آپ نے سنا ہی ہوگا کہ آج کل دفتر وزارت کافی زوروں سے چھاپے مار رہا ہے۔'' مسٹر مل فوائے نے دھیمی آواز میں کہا اور اپنی جیب میں سے ایک چرمی کاغذ کا طومار نکالا۔ طومار کو کاؤنٹر پر رکھ کر اس کی تہیں کھول کر بورگن کے سامنے پھیلا دیا۔ ''اگر دفتر وزارت نے میرے گھر پر چھاپہ مارا تو وہاں پر کچھ ایسا سامان موجود ہے جو یقیناً مجھے مشکل میں مبتلا کر سکتا ہے۔''

بورگن نے گلے میں لٹکنے والی عینک کو کانپتے ہاتھوں سے پکڑا اور ناک پر دھرنے کے بعد کاؤنٹر پر جھک کر اس فہرست کو دیکھنے لگا جو کاؤنٹر پر پھیلی ہوئی تھی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے دفتر وزارت آپ پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ ویسے بھی اس سامان کے ساتھ آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہیں لاحق نہیں ہوگی...... مجھے اس کا یقین ہے۔''

بورگن نے اپنی ماہرانہ رائے کا اظہار کیا تو مسٹر مل فوائے کے ہونٹ سکڑ گئے۔

''یہ صحیح ہے کہ وہ ابھی تک میرے گھر کی دہلیز تک نہیں پہنچ پائے۔ مل فوائے خاندان کا وقار ابھی تک باقی ہے لیکن ورازت کی مداخلت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے، کچھ لوگ زیادہ دخل اندازی کر رہے ہیں۔ تحفظاتِ ماگل کے نئے قانون کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں سرگرم ہیں۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں اس تمام دھندے کے پیچھے کسی اور نہیں...... ماگلوؤں رسیا، بے وقوف اور احمق 'آرتھر ویزلی' کا ہی ہاتھ ہے۔'' مسٹر مل فوائے کی آواز میں حقارت عیاں تھی۔ ہیری کو ویزلی خاندان کے بارے میں مل فوائے کے خیالات سن کر بے حد غصہ آیا۔ وہ بڑی مشکل سے خود پر ضبط کئے ہوئے تھا۔

''آپ یقیناً دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں۔''

''ظاہر ہے میں سمجھتا ہوں جناب!...... کچھ لمحوں کیلئے مجھے ان پر غور کرنے کا موقع دیں۔'' بورگن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا میں وہ لے سکتا ہوں؟'' اچانک ڈریکو نے گدی پر رکھے ہوئے سوکھے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بورگن کی توجہ فہرست سے ہٹ گئی۔ وہ ڈریکو کو وہاں دیکھ کر تیزی سے لپکا۔ اس نے گدی پر پڑے ہاتھ کو دیکھا اور گہری نظریں اس کے چہرے پر ڈالتا ہوا بولا۔

''ہاتھ جو عظمت کی معراج تک پہنچا دے!...... بس اس کے اندر ایک موم بتی ڈالو اور وہ موم بتی صرف اسے تھامے رکھنے والے کو ہی روشنی دے گی۔ چوراچکوں کا سب سے اچھا دوست۔ آپ کے بیٹے کی پسند بہت عمدہ ہے مسٹر مل فوائے۔'' بورگن نے ہنس کر کہا۔

''بورگن! مجھے قوی امید ہے کہ میرا بیٹا چوراچکوں سے کہیں زیادہ عمدہ ثابت ہوگا۔'' مسٹر مل فوائے نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب یہ نہیں تھا جناب!...... قطعی یہ نہیں تھا۔'' بورگن ہکلاتے ہوئے بولا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اگر اس کے سکول کے نمبر یونہی آتے رہے اور نہ سدھرے......تو شاید یہ چوراچکوں کے سوا اور کچھ نہیں بن پائے گا۔'' مسٹر مل فوائے نے حسب معمول سرد لہجے میں جواب دیا۔

''اس میں میرا کوئی قصور نہیں!'' ڈریکو پلٹ کر جلدی سے بولا۔''ہرمائنی گرینجر تمام اساتذہ کی چہیتی ہے......اسی پر تمام توجہ صرف کی جاتی ہے۔''

''تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہئے!'' مسٹر مل فوائے نے اسے پھٹکارتے ہوئے کہا۔''کیا یہ کم ہے کہ ماگلوؤں کی ایک معمولی لڑکی ہوکر وہ ہر مضمون میں تم سے زیادہ نمبر لیتی ہے۔''

''ہاں!'' جوش سے ہیری کے ہونٹ پھڑ پھڑائے مگر اس کی آواز زیادہ بلند نہیں تھی۔ وہ یہ دیکھ کر بے حد مسرور ہو رہا تھا کہ ڈریکو کے چہرے پر ندامت کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔

''سب جگہ یہی حال ہے جناب!'' بورگن نے اپنی چکنی چپڑی آواز میں کہا۔''خالص خون والے جادوگروں کا مقام ہر جگہ گھٹتا جا رہا ہے۔''

''مگر میری نظروں میں نہیں!'' مسٹر مل فوائے نے اپنے نتھنے پھیلاتے ہوئے کہا۔

''میری بھی نظروں میں نہیں جناب!'' بورگن نے بہت دھیمی آواز سے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو تو ہم ایک بار پھر اپنے موضوع پر آجائیں۔'' مسٹر مل فوائے نے کاؤنٹر پر پھیلی ہوئی فہرست کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''میں تھوڑی عجلت میں ہوں بورگن! مجھے یہاں سے فارغ ہوکر کسی اور جگہ پہنچنا ہے، جہاں ایک نہایت ضروری کام اٹکا ہوا ہے۔''

بورگن نے سر ہلایا اور فہرست کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں فہرست کے سامان پر بھاؤ تاؤ کرنے میں مصروف ہوگئے۔ اچانک ہیری کو اپنا خون خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ ڈریکو بے دھیانی میں چیزوں کا غور سے جائزہ لیتا ہوا اس سمت میں بڑھتا آرہا تھا جہاں ہیری اس وقت چھپا ہوا تھا۔ ڈریکو ایک شوکیس کے پاس رُکا اور چھت سے لٹکتے ہوئے پھانسی کے پھندے کی رسی کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا پھر وہ کچھ مزید آگے بڑھا اور موتیوں سے بنے ایک نفیس اور دلکش ہار کے ساتھ لگے ہوئے کارڈ کو بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

''خبردار! اسے مت چھوئیے!......لعنتی منحوس ہار......اب تک انیس ماگل عورتیں اسے اپنی ملکیت میں رکھنے کی پاداش میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔''

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ڈریکو عبارت پڑھ کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ وہ جونہی مڑا تو اس کی نظریں دائیں سمت میں رکھی ہوئی پرانی سی زنگ آلود الماری پر جم گئیں اسی لمحے ہیری کا دل اچھل حلق میں آ گیا۔ ڈریکو کے قدم الماری کی طرف بڑھ گئے۔ اس نے جونہی اپنا ہاتھ الماری کے ہینڈل کی طرف بڑھایا...... تو اسے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''سودا پکا......!'' مسٹر ملفوائے نے مسرت آمیز آواز میں کہا۔ ''ڈریکو آؤ چلیں۔''

جونہی ڈریکو وہاں سے پلٹا تو ہیری کی جان میں جان آئی۔ اس نے جلدی سے اپنے آستین کے ساتھ ماتھے کا پسینہ پونچھ دیا۔

''مسٹر بورگن! مجھے امید ہے کہ آپ کا دن عمدہ گزرے گا۔ میں کل اپنی جاگیر پر سامان کے ساتھ آپ کا انتظار کروں گا۔'' ہیری کو دکان میں مسٹر ملفوائے کی آواز سنائی دی۔ جونہی دروازہ بند ہوا تو بورگن کا خوشامدی لہجہ یکدم بدل گیا۔

''آپ کا بھی دن خوشگوار گزرے مسٹر ملفوائے! لوگ جو کہتے ہیں، اگر وہ واقعی سچ ہے تو آپ کی جاگیر میں جتنا غیر قانونی سامان چھپا ہوا ہے اس کے نصف سے بھی کم کا سودا آپ نے مجھ سے طے کیا ہے......!'' بورگن ناگواری سے بڑبڑاتا ہوا عقبی کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر ہیری کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری نے ایک ساعت گزرنے کا انتظار کیا کہ کہیں وہ واپس نہ لوٹ آئے۔ جب اسے اطمینان ہو گیا تو وہ بڑی احتیاط کے ساتھ بنا آواز پیدا کئے الماری سے باہر نکلا۔ اس نے دبے قدموں سے شیشے کا شوکیس عبور کیا اور محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا شیشے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کی قسمت اچھی تھی کہ بورگن دوبارہ باہر نہیں آیا۔ اگلے لمحے وہ دوکان سے باہر کھڑا تھا۔ اس نے اپنی ٹوٹی عینک کو ایک ہاتھ سے تھام رکھا تھا۔ اس کی نگاہیں گردونواح کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ وہ ایک گندی سی گلی میں کھڑا تھا جو اندھیر نگری کے مخصوص سامان والی دکانوں بھری پڑی تھی۔ تاریک جادو سے متعلقہ طرح طرح کا شیطانی سامان دکانوں کے شوکیسوں میں رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے مڑ کر اس دکان کا جائزہ لیا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا۔

''بورگن اینڈ بروکس!''

ایک بڑی تختی اس دکان کے اوپر نصب دکھائی دی۔ وہ دکان دوسری تمام دکانوں کی نسبت بڑی اور کشادہ دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کی نظر بالکل سامنے والی دکان پر جا کر جم سی گئیں۔ اس کی شیشے کی کھڑکی کے پار پڑے ہوئے شوکیس میں برائے فروخت کے کارڈ کے ساتھ بڑی تعداد میں انسانی کھوپڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ متجسس اور سہمی نظروں سے آگے بڑھا۔ دو دکانیں آگے پہنچ کر ایک دکان میں اسے شیشے کا بڑا امرتبان دکھائی دیا جس میں خوفناک قسم کی دیوہیکل سیاہ مکڑے بے چینی سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ قریب ہی دو جادوگر دکھائی دیئے جو شکل وصورت سے انتہائی کریہہ اور گھٹیا دکھائی دیتے تھے۔ وہ اس کی طرف عجیب سی نظروں سے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے آپس میں گفتگو کررہے تھے۔ ہیری کو نجانے کیوں ان سے خوف محسوس ہونے لگا۔ وہ ان پر سے دھیان ہٹا کر آگے کی طرف چل دیا۔اس نے اپنے ایک ہاتھ سے ٹوٹی ہوئی عینک کو تھام رکھا تھا جو بار بار اس کی آنکھوں سے ہٹ جاتی تھی۔اس کا ذہن پوری طرح اس کوشش میں جتا ہوا تھا کہ کسی طرح وہ اس شیطانی گلی سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرلے۔اسے یقین تھا کہ وہ اپنی کوشش میں جلد ہی کامیاب ہوجائے گا۔

زہریلی موم بتیاں بیچنے والی دکان اوپر ایک پرانا سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔جس پر دکان کا نام جلی حروف میں دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے وہیں اس گلی کا نام لکھا دیکھا۔

''شیطانی بازار!''

ہیری کو اس وقت معلوم ہوا کہ وہ جادوئی بازار کے بجائے شیطانی بازار میں پہنچ گیا ہے مگر یہ معلومات کافی نہیں تھیں۔ شیطانی بازار کہاں واقع تھا؟ اور جادوئی بازار کیسے پہنچا جاسکتا تھا؟ ہیری کو سائن بورڈ کی معلومات سے کوئی خاص مدد نہیں ملی کیونکہ اس نے کبھی پہلے اس بازار کا نام نہیں سنا تھا اور نہ ہی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ بہرحال وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ ویزلی بھٹ کے آتشدان میں کھڑے ہوکر منہ میں راکھ بھر جانے کے باعث اس نے صاف الفاظ میں جادوئی بازار نہیں کہا تھا جس کی وجہ سے وہ راستہ بھٹک گیا ہے۔ ہیری نے گہرا سانس لے کر مطمئن رہنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے چہرے پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ ٹھنڈے دماغ سے غوروفکر کررہا تھا کہ اب کیا کیا جائے؟

''لڑکے! تم کھوگئے ہو کیا؟'' اچانک ہیری کے کان کے قریب ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ہڑبڑاہٹ میں اچھل پڑا۔اس نے مڑکر دیکھا تو ایک بدصورت چڑیل نما بوڑھی جادوگرنی پہلو میں کھڑی دکھائی دی۔اس کے ہاتھ میں ایک گندی سی ٹوکری تھی جو انسانی ثابت ناخنوں سے بھری ہوئی تھی۔ بڑھیا جادوگرنی نے عجیب سی ہنسی کا مظاہرہ کیا تو ہیری کو اس کے منہ میں گنتی کے چند دانت دکھائی دیئے جو نہایت آلودہ اور سیاہ پڑچکے تھے۔ وہ لاشعوری انداز میں ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ بڑھیا جادوگرنی نے مزید آگے بڑھ کر اس پر استہزائیہ نظر ڈالی اور ایک ہاتھ سے اس کی کلائی کو اپنے استخوانی پنجے میں جکڑ لیا۔

''میں ٹھیک ہوں! شکریہ......!'' ہیری ہکلاتے ہوئے بولا۔''میں تو بس......!''

ابھی ہیری کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ ایک بلند شناسا سا آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''ہیری! تم وہاں نیچے کیا کیا کررہے ہو؟''

ہیری نے یکدم مڑکر دیکھا۔ کچھ فاصلے پر اونچے چبوترے پر کھڑے شخص کی صورت دیکھ کر اس کا دل بری طرح اُچھلنے لگا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

جادوگرنی کی نظر جب اس شخص پر پڑی تو وہ یکلخت گھبرا سی گئی۔گھبراہٹ میں اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ٹوکری لرز گئی،انسانی ناخنوں کی بڑی مقدار ٹوکری میں سے نکل کر اس کے پیروں میں جا گری۔وہ عجیب سی آواز میں خود کو کوسنے لگی۔ہیری کو دکھائی دینے والا شخص حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا،وہ دیو قامت اور قوی ہیکل جثّے کا مالک تھا،لمبے گھنے سیاہ بال،چہرہ کھچڑی داڑھی سے بھرا ہوا،اور بھونری جیسی سیاہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس کی شخصیت کو کافی رعب دار بنا رہی تھیں۔وہ نہایت دھیمی چال کے ساتھ اونچے چبوترے کی سیڑھیاں اُتر کر نیچے آیا۔وہ ہیری کے بالکل سامنے پہنچ گیا۔

’’ہہ......ہیگرڈ!‘‘ ہیری نے بمشکل اپنی بے ترتیب سانس کو قابو میں لاتے ہوئے کہا۔’’میں راستہ بھٹک گیا تھا......سفوفِ انتقال......!‘‘

ہیگرڈ نے ہیری کی گردن پکڑ کر اسے جادوگرنی سے دور کھینچا۔ہیری کی کلائی پر سے جادوگرنی کی گرفت چھوٹنے اسے زوردار جھٹکا لگا اور ناخنوں کی غلیظ ٹوکری اس کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر اوندھی جا گری۔ہیگرڈ نے وہاں مزید ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا۔وہ ہیری کو کھینچتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔اوپر پہنچنے کے بعد وہ چکر دار گلیوں میں سے گزرتے چلے گئے۔ہیری کے کانوں میں بڑھیا جادوگرنی کے چیخنے چلانے کی آوازیں پڑ رہی تھیں جو ابھی تک ہیگرڈ کو بری طرح کوس رہی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اندھیری گلی میں سے نکل سورج کی چمکتی ہوئی روشنی میں پہنچ گئے۔ہیری کو دور ایک جانی پہچانی برف جیسی سفید سنگ مرمر کی عمارت دکھائی دی۔وہ جادوگروں کا محفوظ ترین بینک ’گرنگوٹس‘ تھا۔ہیگرڈ اسے سیدھا جادوئی بازار میں لے آیا تھا۔

’’تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دے رہی ہے۔‘‘ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا۔اس نے ہیری کے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی کمر پر ایسا زوردار دھپا مارا کہ ہیری کے قدم زمین سے اکھڑ گئے اور وہ بمشکل عطار کی دوکان کے باہر پڑے ہوئے ڈریگن کے گوبر سے بھرے ہوئے ٹب میں گرتے گرتے بچا۔

’’معاف کرنا‘‘،ہیگرڈ جلدی سے بولا۔’’تم شیطانی بازار میں بھٹک رہے تھے،اگر ہم نہ آتے......وہ بہت خطرناک جگہ ہے ہیری!ہم نہیں چاہتے کہ کوئی تمہیں وہاں دیکھے۔‘‘

’’مجھے اس بات کا احساس ہو چکا ہے۔‘‘ہیری نے کہا اور جب ہیگرڈ نے دوبارہ اس کی راکھ جھاڑنے کی کوشش کی تو وہ جھک کر بچ گیا۔

’’میں نے تمہیں بتایا ہے میں کھو گیا تھا۔ویسے تم وہاں کیا کر رہے تھے؟‘‘

’’ہم وہاں گھونگوں کی دوا لینے گئے تھے،وہ سکول کی ساری سبزیاں کھا جاتے ہیں۔تم اکیلے تو نہیں آئے ہو؟‘‘ہیگرڈ نے اسے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میں آج کل ویزلی بھٹ میں ٹھہرا ہوا ہوں مگر میں ان سے بچھڑ گیا ہوں، مجھے انہیں تلاش کرنا چاہئے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔اس کی نظریں جادوئی بازار کا احاطہ کرنے لگیں۔ وہ دونوں ایک ساتھ سڑک پر چلنے لگے۔

''تم نے ہمارے خط کا جواب کیوں نہیں دیا۔'' ہیگرڈ نے چلتے ہوئے پوچھا۔

ہیری کو ہیگرڈ کے ساتھ چلتے ہوئے قریباً دوڑنا پڑ رہا تھا۔ ہیگرڈ کی بڑی بڑی اور لمبی ٹانگیں ایک قدم میں زیادہ فاصلہ کر رہی تھیں۔اس کے ایک قدم کی برابری کرنے کیلئے ہیری کو دوڑ کر بیک وقت تین قدم طے کرنا پڑتے تھے۔ ہیری نے دوڑتے دوڑتے ڈوبی خرس اور ڈرسلی افراد کے خراب رویئے کی روداد اسے سنا ڈالی۔

''بدمعاش ماگل!'' ہیگرڈ نے انکل ویرنن پر فقرہ کسا۔''اگر ہمیں پتہ چل جاتا تو......''

ہیگرڈ کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔قریب سے تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہیری......ہیری!اوپر یہاں پر!''

جب ہیری نے اوپر دیکھا تو گرنگوٹس کی سفید سیڑھیوں کے سب سے اوپر اسے ہرمائنی گرینجر کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ ان سے ملنے کیلئے سیڑھیوں سے دھڑ دھڑاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ اس کے گھنے بھورے بال اس کے پیچھے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تمہاری عینک کو کیا ہوا ہیری؟......ہیلو ہیگرڈ!......تم دونوں سے دوبارہ ملنا کتنا اچھا لگ رہا ہے......کیا تم گرنگوٹس میں آرہے تھے ہیری!'' ہرمائنی نے کئی سوال ایک ساتھ کر دیئے۔

''میں ویزلی افراد کو تلاش کر رہا ہوں، جیسے ہی وہ مجھے مل گئے تو میں وہاں آؤں گا۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ہرمائنی نے سر ہلایا۔

''تب تو تمہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔'' ہیگرڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

ہیری اور ہرمائنی کی نگاہیں چاروں طرف گھوم گئیں۔ پُر ہجوم بازار میں جلد ہی انہیں رون، فریڈ، جارج، پرسی اور مسٹر ویزلی اپنی طرف بھاگتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔

''ہیری!'' مسٹر ویزلی ہانپتے ہوئے بولے۔''ہمیں امید تھی کہ تم بس ایک آتشدان دور گئے ہوگے......'' انہوں نے اپنے چمکتے ہوئے گنجے سر سے پسینہ پونچھ ڈالا۔''مولی تو پریشانی کے مارے بے حال ہوگئی تھی۔ وہ ہمارے پیچھے پیچھے آرہی ہے۔''

''تم کہاں باہر نکلے ہیری؟'' رون نے تجسس بھری آواز میں سوال کیا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''شیطانی بازار سے!''ہیگرڈ نے منہ بسور کر جواب دیا۔

''واہ! کیا بات ہے؟''فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ کلکاری ماری۔

''ہمیں وہاں جانے کی اجازت کبھی نہیں ملی۔''رون کے چہرے پر مرعوبیت چھائی ہوئی دکھائی دی۔ پرسی کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جیسے اسے اس معاملے سے کچھ واسطہ نہ ہو۔

''اور ہمارا خیال ہے کہ کبھی بھی نہیں ملنا چاہئے۔''ہیگرڈ غرا کر بولا۔

اسی اثناء میں مسز ویزلی کا چہرہ دکھائی دیا جو قریباً بھاگتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں تھاما ہوا تھیلا ہوا میں جھول رہا تھا اور دوسرے ہاتھ میں جینی کی کلائی پکڑی ہوئی تھی جو ان کے ساتھ بمشکل دوڑ پا رہی تھی۔

''اوہ ہیری...... میرے بچے! تم کہیں بھی پہنچ سکتے تھے!''مسز ویزلی کی پریشان کن آواز سنائی دی۔ انہوں نے اپنی سانس کو قابو میں کرتے ہوئے اپنے تھیلے میں سے ایک برش نکالا اور ہیری کے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے لگیں جسے ہیگرڈ بھی صاف نہیں کر پایا تھا۔ مسٹر ویزلی نے ہیری کے ہاتھوں سے اس کی عینک پکڑی اور اپنی جادوئی چھڑی سے ٹکرا کر واپس لوٹا دی۔ ہیری عینک دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ وہ اب بالکل نئی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''اب ہم چلتے ہیں۔''ہیگرڈ نے کہا۔

''تمہارا بے حد شکریہ ہیگرڈ! اگر تم اسے شیطانی بازار میں نہ ملتے تو......!''مسز ویزلی نے ہیگرڈ کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

''اچھا تو سکول میں ملاقات ہوگی۔''ہیگرڈ نے سب کو مخاطب کر کے کہا اور وہ قدم بڑھاتا ہوا دور چلا گیا۔ پُر ہجوم بازار میں اس کا سر ہی نہیں بلکہ کندھے بھی باقی لوگوں سے اونچے دکھائی دے رہے تھے۔

''ذرا سوچو تو سہی! بورگن اینڈ بروکس کی دکان میں مجھے کون دکھائی دیا۔''گرنگوٹس کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہیری نے رون اور ہرمائنی سے سنسنی خیز انداز میں پوچھا۔ وہ دونوں اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھنے لگے۔

''مل فوائے اور ڈریکو!''ہیری نے تیزی سے بتایا۔

''کیا لوسیس مل فوائے نے وہاں سے کچھ خریدا؟''ان کے عقب میں چلتے ہوئے مسٹر ویزلی نے چونک کر فوراً پوچھا۔

''نہیں! وہ اپنا سامان بیچنا چاہتے تھے۔''ہیری نے مڑ کر جواب دیا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اسے پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔''مسٹر ویزلی نے الجھے ہوئے انداز میں خودکلامی کی۔''آہ کسی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

غیر قانونی چیز کیلئے لوسیس مل فوائے کو گرفتار کرنے میں مجھے کتنا مزہ آئے گا......!''

''بہتر ہوگا کہ تم سنبھل کر کام کرو......آرتھر ویزلی!'' مسز ویزلی کاٹ دار لہجے میں غرائیں۔ ''تم جانتے ہو، وہ خاندان بے حد خطرناک ہے آرتھر! اپنے منہ میں اتنا بڑا نوالا مت بھر لینا جسے چبانا تمہارے لئے مشکل ہو جائے۔'' اسی وقت وہ بینک کے دروازے کے پاس پہنچے۔ ایک غوبلن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول کر ان کا استقبال کیا۔

''تو تمہیں نہیں لگتا کہ میں لوسیس مل فوائے سے ٹکر لے سکتا ہوں؟'' مسٹر ویزلی نے کسی قدر غصے کا مظاہرہ کیا۔ اسی وقت انہیں ہرمائنی کے ماں باپ دکھائی دیئے۔ گفتگو کا موضوع فوراً بدل گیا۔ ہرمائنی کے والدین کاؤنٹر کے قریب کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ سنگ مرمر کا بڑا کاؤنٹر پورے ہال میں پھیلا ہوا تھا۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ وہ خود کو اس مخلوق میں اجنبی محسوس کر رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ ہرمائنی وہاں پہنچ کر انہیں غوبلن سے متعارف کرائے۔

''واہ......آپ لوگ تو ماگل ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے اپنی چھپی خوشی کا اظہار کیا۔ ''اس مسرت آمیز لمحات میں خوش ذائقہ مشروب کا ایک دور تو ضرور چلنا چاہئے......ارے یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟......اوہ! میں سمجھ گیا، آپ ماگلوؤں کی رقم کو یہاں تبدیل کروانے کیلئے آئے ہیں......مولی ڈیئر! ذرا دیکھو تو......'' مسٹر ویزلی بے حد جوشیلے پن کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے مسٹر گرینجر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دس پونڈ کے نوٹ کی طرف اپنی بیوی کی توجہ مبذول کی۔

''ہم کچھ ہی دیر میں لوٹ آئیں ہرمائنی! تمہیں یہیں انتظار کرنا۔'' رون نے اسے کہا۔ ہیری اور ویزلی افراد غوبلن کے ہمراہ اپنی اپنی زمین دوز تجوریوں کی طرف روانہ ہو رہے تھے۔ ہرمائنی نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور وہ اپنے والدین کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ ماگلوؤں کی رقم کو جادوگروں کی رقم میں بدل سکتے تھے۔

زمین دوز تجوریوں تک پہنچنے کیلئے تمام جادوگروں کو غوبلن کے ساتھ جانا پڑتا تھا۔ وہ انہیں ریل کی پٹری پر چلنے والی چھوٹی چھوٹی گاڑیوں میں بٹھا کر زمین کے نیچے لے جاتے۔ بینک کی زیر زمین تاریک سرنگوں میں ریل کی چھوٹی پٹڑیوں کا جال پھیلا ہوا تھا جن میں ہر وقت گاڑیاں متحرک دکھائی دیتی تھیں۔ غوبلن انہیں بالکل ان کی ملکیتی تجوری کے سامنے پہنچا دیتے تھے۔ گرنگوٹس کے زمین دوز راستے ایسے چکردار اور بھول بھلیوں والے تھے کہ عام جادوگر اس میں بھٹک کر راستہ بھول سکتا تھا مگر یہ غوبلن کی ہی شاندار ذہانت تھی کہ ایسی بھول بھلیوں میں وہ کبھی نہیں بھٹکتے تھے۔ ہیری کو نیچے ویزلی خاندان کی تجوریوں تک پہنچنے کے اس طوفانی سفر میں بے حد مزہ آیا۔ جب غوبلن نے آگے بڑھ کر ویزلی خاندان کی تجوری کھولی تو ہیری سٹپٹا سا رہ گیا، اس کے اندر عجیب سی کشمکش ہونے لگی۔ وہ بے حد بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اسے اتنا ہولناک احساس اس وقت بھی نہیں ہوا تھا جب وہ شیطانی بازار میں بھٹک گیا تھا۔ تجوری میں ایک طرف

چاندی کے سکلز کی ایک چھوٹی سی ڈھیری رکھی تھی جبکہ دوسری طرف صرف ایک سونے کا گلیونز پڑا تھا۔مسٹر ویزلی نے تجوری کے کونوں میں اچھی طرح ٹٹول کر دیکھا اور پھر سارے سکے اپنے بیگ میں بھر لئے۔

وہاں سے فارغ ہو کر وہ سب لوگ ہیری کے ساتھ اس کی تجوری تک پہنچے۔ ہیری تجوری کھول کر اندر چلا گیا۔ اسے اس وقت بڑا ناگوار احساس ہوا جب سب لوگ اس کی تجوری کے سامنے پہنچ گئے اور اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہاں کتنا خزانہ چھپا ہے۔ ہیری نے جلدی سے اپنی تجوری کا دروازہ بھیڑ دیا اور کوشش کی کہ وہ کسی کو یہ دیکھنے کا موقع نہ دے۔ وہ سرعت رفتاری سے مٹھی بھر کر چمڑے کی چھوٹی سی تھیلی میں سکے ڈالنے لگا۔

گرنگوٹس سے فراغت کے بعد جب وہ سب سنگ مرمر کی سیڑھیاں اُتر رہے تھے اس وقت انہوں نے ایک دوسرے کو خیر باد کہا۔ اب انہیں اپنا اپنا سامان خریدنے کی فکر لاحق ہو رہی تھی۔ ہیری نے سنا 'پرسی' اپنی ماں سے نئی قلم خریدنے کیلئے ضد کر رہا تھا۔ اسی وقت فریڈ اور جارج کو ہوگورٹ کا گہرا دوست 'لی جورڈن' دکھائی دیا، وہ دونوں سب کو چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف لپکے۔ مسٹر ویزلی اس بات پر اصرار کرتے دکھائی دیئے کہ مسٹر گرینجران کے ساتھ چل کر 'لیکی کالڈرن' میں ایک گلاس مشروب کا ضرور پئیں۔

''ہم سب ایک گھنٹے بعد کتابوں کی دکان 'فلوریش اینڈ بلاٹس' میں اکٹھے ہوں گے۔ وہیں تمہاری سکول کی کتابیں خریدنا ہیں، اتنی دیر تک ہیری تم اپنا دوسرا سامان خرید سکتے ہو۔'' مسز ویزلی نے جینی کے ساتھ جاتے ہوئے کہا۔

''اور تم لوگ شیطانی بازار میں قدم بھی مت رکھنا ...... سمجھے تم دونوں!'' مسز ویزلی نے ایک طرف بڑھتے ہوئے چلا کر دور کھڑے جڑواں بھائیوں سے کہا اور جینی کو ساتھ لئے پرانی استعمال شدہ کتابیں بیچنے والی دکان کی طرف بڑھ گئیں۔

ہیری، رون اور ہرمائنی پیوند لگی سڑک پر چہل قدمی کرنے لگے۔ ہیری کی جیب میں سونے، چاندی اور کانسی کے سکوں سے بھری تھیلی کھنکھناہٹ پیدا کر رہی تھی اور خرچ ہونے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے آگے بڑھ کر سٹرابری، مونگ پھلی اور مکھن کے ذائقے والی تین بڑے آئس کریم کپ خریدے۔ وہ تینوں مزے لے کر آئس کریم کھانے لگے۔ وہ چہل قدمی کرتے ہوئے تمام دکانوں کی کھڑکیوں میں سے اندر رکھے ہوئے سامان کا جائزہ لیتے رہے۔ وہ چلتے چلتے جادوئی بازار کی ایک شاندار دکان 'کوالٹی کیوڈچ سپلائیرز' تک پہنچ گئے۔ رون ایک سی ٹکٹکی باندھ کر وہاں سجے ہوئے سامان کو دیکھنے لگا۔ وہاں کیوڈچ کھیل سے متعلقہ اعلیٰ اور معیاری ساز و سامان بھرا ہوا تھا۔ رون کی للچائی اور حسرت بھری نظریں خصوصاً 'چڈلی کین' کے جاموں پر مرتکز تھیں۔ اسی وقت ہرمائنی نے اس کی کیفیت بھانپ کر اسے قریباً گھسیٹتے ہوئے آگے کی طرف کھینچا۔ وہ دونوں کو لے کر سیاہی اور چرمئی کاغذ خریدنے کیلئے ایک دکان کی طرف بڑھی۔ ہیری نے ایک دکان پر لگے سائن بورڈ کی طرف نظر ڈالی۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’گیمبل اینڈ جاپس......جادوگری فنون لطیفہ کی دکان۔‘‘

وہیں انہیں جارج، فریڈ اور لی جورڈن دکھائی دیئے جوڈاکٹر فیلبسٹر ساختہ جادوئی پٹاخوں پر لٹو ہو رہے تھے۔ان پٹاخوں کی خوبی یہ تھی کہ وہ نمی میں بھی چلتے تھے اور حدت پیدا نہیں کرتے تھے پھر انہیں ایک چھوٹی سی کباڑیئے کی دکان دکھائی دی جس میں ٹوٹی ہوئی جادوئی چھڑیوں کا ڈھیر بھرا رکھا ہوا تھا۔ایک طرف پیتل کے غیر متوازن ترازو پڑے تھے اور دوسری طرف پرانے چوغوں کا ڈھیر تھا جن پر مختلف رنگوں کے جادوئی سیالوں کے دھبے لگ چکے تھے۔وہیں انہیں مستغرق پرسی ملا جو ایک چھوٹی اور غیر دلچسپ کتاب کے مطالعے میں گہرائی سے ڈوبا ہوا تھا۔وہ سب اس کے قریب پہنچ گئے۔ہیری نے پرسی کے ہاتھوں میں موجود کتاب پر نظر ڈالی تو بڑے حروف میں اس کا عنوان دکھائی دیا۔’’کامیابی حاصل کرنے والے مانیٹر کے راز!‘‘

’’ہوگورٹ کے مانیٹر اور ان کے بعد کا زمانہ! ایسا لگتا ہے یہ بہت مسحور کن ہوگا......‘‘ رون نے غراتی ہوئی آواز میں کتاب کے عقبی حصے پر موجود جلی سرخی کو پڑھا۔

’’دفع ہو جاؤ یہاں سے......‘‘ پرسی ان کی مداخلت پر جھنجلا کر بولا۔انہوں نے پرسی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور آگے بڑھ گئے۔

’’ظاہر ہے، پرسی بڑا اولوالعزم ہے۔اس نے تمام منصوبہ بندی پیشتر ہی کر لی ہے۔وہ جادوئی وزارت میں بڑا عہدہ حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔‘‘ رون نے ہیری اور ہرمائنی کو دھیمے سے انداز میں باخبر کیا۔وہ دونوں حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

ایک گھنٹے بعد وہ سب ’فلوریش اینڈ بلاٹس‘ نامی کتابوں کی دکان کی طرف چل دیئے۔اس طرف جانے والے وہ اکیلے نہیں تھے، بہت سارے لوگ اس طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔جب وہ دکان کے پاس پہنچے تو انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہاں بڑا ہجوم جمع تھا۔لوگ اندر داخل ہونے کیلئے ایک دوسرے سے دھینگا مشتی کر رہے تھے۔وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ پائی جلد ہی وہ اس کی وجہ جان گئے۔ان کے سر کے اوپر ایک بڑا بینر جھول رہا تھا جس پر ایک عبارت درج تھی۔

گلڈرائے لک ہارٹ

اپنی خودنوشت ”میرا جادوئی کمال“ کی کتابوں پر دستخط کریں گے۔

آج ساڑھے بارہ بجے سے ساڑھے چار بجے تک

’’ہم ان سے سچ مچ مل سکتے ہیں!‘‘ ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔’’میرا مطلب ہے انہوں نے ہماری ساری کتابیں لکھی ہیں۔‘‘

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ہجوم میں زیادہ تر جادوگرنیاں دکھائی دی رہی تھیں جو مسز ویزلی کے طرح عمر دار تھیں۔ایک پریشان حال جادوگر جو دربان کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ وہ چیخ چیخ کر انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔''خاموش ہوجایئے...... براہ کرم پرسکون کھڑی رہیں...... دیکھیئے ایک دوسرے کو دھکے مت دیں......اپنی کتابوں کا دھیان رکھیئے...... بےفکر رہئے سب کی ملاقات ہوجائے گی۔''

تھوڑی سی کوشش کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی دکان میں داخل ہوگئے۔دکان کے اندر تک لوگوں کی لمبی قطار دکھائی دے رہی تھی۔ جہاں گلڈرائے لک ہارٹ اپنی کتابوں پر آٹوگراف دے رہا تھا۔ان تینوں نے وہاں سے ''چڑیلوں کو بھگانے کا فن...... برائے سال دوئم'' نامی کتاب کی ایک ایک جلد جھپٹ کر اُٹھائی اور سرکتے ہوئے قطار میں اس جگہ پہنچ گئے جہاں ویزلی افراد، مسٹر و مسز گرینجر کے ساتھ کھڑے تھے۔

''اوہ تم لوگ پہنچ گئے......اب سب ٹھیک ہے۔'' مسز ویزلی نے ان کی طرف دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ان کی سانس تیزی سے چل رہی تھی اور وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر انہیں درست کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔''وہ ہمیں صرف ایک منٹ کے بعد دکھائی دیں گے......!''

دھیرے دھیرے قطار آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر انہیں گلڈرائے لک ہارٹ دکھائی دینے لگا جو بڑی میز کے پیچھے بیٹھا مسکرا کر کتابوں پر دستخط کر رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ گلڈرائے کے چاروں طرف اسی کی قد آور تصویریں رکھی ہوئی تھیں، جن میں وہ متحرک دکھائی دے رہا تھا اور موجود سب لوگوں کو آنکھیں مار رہا تھا۔اس کے اُجلے سفید دانت موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔ان تصویروں کے باہر جیتا جاگتا گلڈرائے لک ہارٹ شوخ چمکیلے نیلے رنگ کا چوغہ پہنے ہوا تھا جو کہ اس کی نیلی آنکھوں سے چغلی کھا رہا تھا۔اس کے لہریہ بالوں کے اوپر بانکے انداز میں جادوگروں کا نوکیلا ہیٹ دھرا تھا۔وہ واقعی دلکش صورت کا مالک تھا۔

ایک پستہ قامت، چڑچڑا سا دکھائی دینے والا آدمی چاروں طرف پھدکتے ہوئے ایک دیوہیکل کیمرے سے تصویریں بنانے میں مصروف تھا۔ جب اس کے کیمرے کی تیز روشنی جھلملاتی تو دکان کے اندر چودھویں کے چاند جیسی روشنی پھیل جاتی تھی اور اس کے کیمرے پر لگے بڑے فلیش سے ارغوانی رنگ کا دھواں خارج ہوتا۔ایک پل کیلئے سب کو ایسا لگتا کہ وہ اندھے ہو چکے ہیں۔ وہ آدمی پیچھے ہٹ کر عمدہ تصویر اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے رون کو غراتے ہوئے کہا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں 'روزنامہ جادوگر' کیلئے تصویر بنانا چاہتا ہوں......''

''بہت بڑی بات ہے۔'' رون نے اپنا پیر ملتے ہوئے کہا۔اس کی بات سن کر فوٹوگرافر چڑ سا گیا۔گلڈرائے لک ہارٹ نے رون کی بات سن کر اپنی نظریں اُٹھائیں۔ اسے پہلی نظر میں رون دکھائی دیا جس کا چہرہ ناپسندیدہ جذبات کی عکاسی کر رہا تھا...... پھر

گلڈرائے کو ہیری دکھائی دیا۔گلڈرائے کی آنکھیں ہیری پر جم سی گئیں۔ وہ لمحہ بھر کیلئے دم بخود سا دکھائی دیا۔ وہ بغور نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔اچانک وہ اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''کہیں یہ 'ہیری پوٹر' تو نہیں......؟'' گلڈرائے لک ہارٹ بلند آواز میں چلا کر بولا۔

ہجوم میں عجیب سی تھل تھلی مچ گئی، لوگوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ ایک دوسرے سے سرگوشیانہ کھسر پھسر کر رہے تھے۔لک ہارٹ نے آگے کی طرف جست لگائی۔ ہیری کا بازو پکڑا اور اسے کھینچ کر اپنی میز کی طرف لے گیا۔ پوری دکان ہجوم کی پُر جوش تالیوں سے گونج اُٹھی۔ ہیری کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ جب لک ہارٹ نے فوٹو گرافر کی طرف ہاتھ اُٹھا اشارہ کیا جو بڑی دیوانگی سے تصویریں کھینچ رہا تھا اور ویزلی افراد کو مسلسل ارغوانی دھوئیں کے بادلوں میں غرق کر دیتا تھا۔ جہاں دوسرے لوگ خوش تھے، وہیں ویزلی افراد فوٹو گرافر سے تنگ پڑ رہے تھے۔

''ہیری! ذرا اچھی طرح سے مسکراؤ......میں اور تم ایک ساتھ، یہ واقعی کل کے صفحہ اوّل پر شائع ہونے کا مستحق ہے۔'' گلڈرائے لک ہارٹ نے اپنے چمکدار دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

ایک تیز چمکدار روشنی نے آنکھوں کو چندھیا دیا تو مسٹر گلڈرائے نے ہیری کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ان کی گرفت اتنی کڑی تھی کہ ہیری کی انگلیاں اس وقت تک لگ بھگ سو چکی تھیں۔ اس نے ہاتھ چھوٹنے پر شکر ادا کیا اور اپنی انگلیوں کو دبا کر سہلانے لگا۔اس نے ویزلی افراد کے پاس دوبارہ جانے کی کوشش کی تو مسٹر لک ہارٹ نے اپنا بازو اس کے کندھوں پر پھیلا کر اسے اپنے ساتھ کرتے ہوئے بری طرح اپنی بغل میں بھینچ لیا۔ ہیری کو اپنی سانس رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔مسٹر گلڈرائے نے اپنا ہاتھ لہرا کر ہجوم کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا، لوگوں کے منہ بند ہوتے چلے گئے۔

''خواتین و حضرات!'' گلڈرائے بلند آواز میں مخاطب ہوا۔''یہ نہایت غیر معمولی لمحات ہیں۔ میں کچھ دیر سے ایک اعلان کرنا چاہتا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے لئے نہایت موزوں پل ہیں۔اس کے بعد میں دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو جاؤں گا۔'' اس نے توقف کیا۔

''آج جب کم عمر ہیری 'فلوریش اینڈ بلاٹس' میں داخل ہوا تو وہ صرف میری خودنوشت خریدنا چاہتا تھا...... جو میں اسے اپنی خوشی سے تحفتاً دے رہا ہوں۔ بالکل مفت!''

ہجوم نے ایک بار پھر جوشیلی تالیوں سے اس کے احسن فعل کا خیر مقدم کیا۔

''تب اسے یہ یقیناً معلوم نہیں تھا کہ!'' مسٹر لک ہارٹ نے آگے سلسلہ کلام جوڑا اور ہیری کو ایک ہلکا سا جھٹکا دیا جس سے اس کی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

عینک پھسل کر اس کی ناک کے بالکل آخری سرے پر پہنچ گئی۔''وہ جلد ہی بلکہ اتنی آسانی سے میری کتاب 'میرا جادوئی کمال' حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُسے اور اس کے سکول کے ساتھیوں کو......در حقیقت میں یعنی میں خود ملنے والا ہوں۔ خواتین وحضرات! مجھے یہ اعلان کرنے میں بہت خوشی اور فخر ہو رہی ہے کہ اس ستمبر میں، میں ہوگورٹ سکول میں تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کے موضوع پر نیا استاد تعینات ہو چکا ہوں۔'' یہ کہہ کر گلڈرائے لک ہارٹ نے بانکے انداز سے سر جھکایا اور سفید دانت نکال دیئے۔

ہجوم نے پرشور آواز میں اسے مبارکباد دی اور جوشیلی تالیوں سے اس کا خیر مقدم کیا۔ ہیری کو اس سال سکول میں لگی گلڈرائے لک ہارٹ کی تمام کتابیں تحفتاً دی گئیں۔ ہیری کتابوں کے وزن سے لڑکھڑاتے ہوئے لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے دور ہٹتا چلا گیا۔ وہ دکان کے اس سرے پر پہنچنے میں کامیاب ہو چکا تھا جہاں جینی اپنی کڑاھی کے ساتھ کھڑی تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنی کتابیں اس کی کڑاھی میں ڈال دیں۔ جینی حیرت سے اس کا منہ دیکھنے لگی۔

''یہ تم رکھ لو! میں اپنی کتابیں خرید لوں گا۔'' ہیری نے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''میں شرط لگا سکتا ہوں پوٹر! تم یقیناً اس تمام ڈرامے سے بے حد خوش ہوئے ہو گے۔'' اسی وقت اسے قریب سے ایک طنزیہ آواز سنائی دی۔ ہیری کو آواز پہچاننے میں ذراسی دشواری پیش نہ آئی۔ جب وہ سیدھا تن کر کھڑا ہوا تو اس نے 'ڈریکو ملفوائے' کو بالکل اپنے مقابل کھڑے پایا۔ جو حقارت بھری مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''مشہور ہیری پوٹر!'' وہ استہزائیہ لہجے میں بولا۔''وہ اگر کتابوں کی دکان میں بھی جاتا ہے تو اس کی تصویر اخبار کے صفحہ اوّل پر چھپتی ہے۔''

''اسے اکیلا چھوڑ دو......وہ یہ سب نہیں چاہتا تھا۔'' جینی تنک کر بولی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ہیری کے سامنے کچھ بولی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آگ کے شعلے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ارے واہ پوٹر! تم نے اپنے لئے ننھی سی گرل فرینڈ بھی ڈھونڈ لی ہے۔'' ڈریکو نے چہک کر کہا۔ جینی کا چہرہ شرم کے مارے سرخ ہوتا چلا گیا۔ رون اور ہرمائنی نے بھی حالات کی نزاکت کو بھانپ لیا تھا اور وہ لک ہارٹ کی کتابوں کے ڈھیر کو اُٹھائے لڑکھڑاتے ہوئے لوگوں کے بیچ میں سے راستہ بناتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

''اچھا! تو یہ تم ہو......!'' رون نے قریب پہنچ کر ڈریکو کی طرف دیکھ کر اس انداز میں کہا جیسے وہ کوئی ناکارہ سی چیز ہو اور اس کے جوتے سے خواہ مخواہ چپک گئی ہو۔''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ تم ہیری کو یہاں دیکھ کر یقیناً دنگ رہ گئے ہو گے......ہے نا!''

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’ہیری کو دیکھ کراتنا حیران نہیں ہوا...... جتنا کہ تمہیں کسی کتابوں کی دکان میں دیکھ کر ہوا ہوں ویزلی!‘‘ ڈریکو نے پلٹ کراس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے جملے کو کھینچتے ہوئے کہا۔’’مجھے لگتا ہے کہ تمہارے ماں باپ کو یہ کتابیں خریدنے کے بعد ایک مہینے تک بھوکا رہنا پڑے گا۔‘‘

رون کا چہرہ بھی اتنا ہی سرخ ہو گیا جتنا اس وقت جینی کا ہوا تھا۔اس نے بھی اپنی کتابیں کڑاہی میں ڈال دیں اور سیدھا ہو کر ڈریکو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اسی وقت ہیری اور ہرمائنی نے مداخلت کرتے ہوئے رون کی جیکٹ کے عقبی حصے کو پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

’’رون......!‘‘ مسٹر ویزلی کی تیز آواز سنائی دی جو بمشکل آگ بگولا فریڈ اور جارج کو پیچھے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھے تھے۔’’تم کیا کر رہے ہو؟ یہاں بہت گرمی ہے چلو! باہر چلتے ہیں۔‘‘

’’آہ......ہا......آرتھر ویزلی......!‘‘ ایک بھرائی ہوئی سرد مہر آواز سنائی دی۔

مسٹر ویزلی نے پلٹ کر دیکھا۔یہ مسٹر لوسیئس ملفوائے کی آواز تھی جو ڈریکو کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے تھے۔ان کے چہرے پر بھی ویسی ہی زہریلی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی جیسی کچھ لمحے پہلے ڈریکو کے چہرے پر رینگ رہی تھی۔

’’لوسیس......!‘‘ مسٹر ویزلی نے ٹھنڈے پن سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’سنا ہے دفتر وزارت میں آج کل تم بہت اونچے اُڑ رہے ہو۔‘‘ مسٹر ملفوائے نے طنز کی۔’’اتنے سارے چھاپے! مجھے امید ہے کہ تمہیں یقیناً اوورٹائم کی مزدوری مل رہی ہوگی۔‘‘

مسٹر ویزلی نے کوئی جواب نہیں دیا۔مسٹر ملفوائے جینی کی کڑاھی کے قریب پہنچ گئے۔انہوں نے کڑاھی میں ہاتھ ڈال کر لک ہارٹ کی چمکتی دمکتی کتابوں کے بیچ میں سے ایک پرانی اور خستہ حال کتاب ’’تبدیلی ہیئت کی ابتدائی کتاب‘‘ نکال لی پھر وہ مسٹر ویزلی کی طرف مڑے۔’’صریحاً ایسا نہیں ہے!‘‘ مسٹر ملفوائے ناک چڑھا کر بولے۔’’صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تمہیں اوورٹائم نہیں مل رہا ہے۔جادوگروں کی عزت مٹی میں ملانے سے کیا فائدہ ویزلی؟ اگر اس کے پیسے بھی نہ ملیں!‘‘

مسٹر ویزلی اس تحقیر کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ان کا چہرہ رون اور جینی سے بھی زیادہ سرخ پڑ چکا تھا۔رون، فریڈ، جارج اور جینی کے ساتھ ساتھ ہیری اور ہرمائنی بھی آپے سے باہر دکھائی دے رہے تھے۔

’’جادوگروں کی عزت کن باتوں سے مٹی میں مل جاتی ہے اس بارے میں ہمارے خیالات بالکل الگ تھلگ ہیں۔‘‘ مسٹر ویزلی نے خود پر قابو رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’ظاہر ہے!‘‘ مسٹر مل فوائے نے کہا اور ان کی زرد آنکھیں گھوم کر مسٹر و مسز گرینجر پر ٹھہر گئیں۔ جو دہشت زدہ نظروں سے ان کی طرف متوجہ تھے۔ ’’تم بھی کیسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہو ویزلی!......اور میں سوچتا تھا کہ تمہارا خاندان اس سے زیادہ نیچے گندی نالی میں نہیں گر سکتا تھا۔‘‘

اچانک دکان میں دھات کی تیز آواز گونج اُٹھی۔ مسٹر ویزلی نے سرعت رفتاری سے جینی کی کڑاھی کھینچی اور مسٹر مل فوائے کے سر پر دے ماری۔ وہ بمشکل کڑاھی سے بچ پائے۔ اسی لمحے مسٹر ویزلی نے مل فوائے پر چھلانگ لگا دی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے اور ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے کتابوں کی الماری سے جا ٹکرائے۔ الماری ان دونوں کی ٹکر سے ترچھی ہو کر رہ گئی اور اس میں موجود مختلف جادوئی کتابیں ان دونوں کے سروں پر دھڑا دھڑ گرنے لگیں۔ وہاں موجود لوگوں میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

’’اسے چھوڑ نا مت ڈیڈی!‘‘ اسی لمحے فریڈ اور جارج کی غصیلی آواز سنائی دی۔

’’نہیں آرتھر......نہیں آرتھر!‘‘ مسز ویزلی چیخ رہی تھیں مگر ان دونوں پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ایک دوسرے پر گھونسے اور لاتیں چل رہی تھیں۔ اسی لمحے وہاں دکان کا مالک پہنچ گیا۔ اس نے اپنی دکان کا ستیاناس ہوتے دیکھا تو وہ سر پیٹ کر بولا۔

’’براہ کرم جھگڑا بند کر دیجئے...... براہ کرم مجھ پر رحم کھائیے!‘‘

لوگوں کی بھگدڑ اب کسی حد تک قابو میں آ چکی تھی مگر وہ دونوں مسلسل ایک دوسرے کو زدوکوب کئے جا رہے تھے۔ اسی لمحے ایک گرجتی ہوئی بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔ ’’بہت ہو چکا......بس اب ختم کرو......بہت ہو چکا!‘‘

وہ دیوہیکل ہیگرڈ تھا جو لوگوں کے سروں سے اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کتابوں کے سمندر کے بیچ میں سے تیرتا ہوا ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ایک ہی پل میں اس نے مسٹر ویزلی اور مسٹر مل فوائے کو الگ کر ڈالا۔ مسٹر ویزلی کا ہونٹ پھٹ چکا تھا اور خون بہہ رہا تھا جبکہ مسٹر مل فوائے کی آنکھ کے قریب ’زہریلے نباتات کے انسائیکلوپیڈیا‘ کی نوک چبھ گئی تھی اور وہاں کا حصہ سیاہ پڑ چکا تھا۔ مسٹر مل فوائے کے ہاتھ میں ابھی تک جینی کی ’تبدیلی ہیئت کی ابتدائی کتاب‘ پکڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے غصیلے انداز سے کتاب جینی کی طرف بڑھائی۔ ہیری کو ان کی نگاہوں میں کینہ کی عجیب سی چمک صاف دکھائی دے رہی تھی۔

’’لڑکی! پکڑو اپنی کتاب......تمہارا باپ تمہیں اس سے عمدہ کتاب خرید کر نہیں دے سکتا۔‘‘

جونہی ہیگرڈ نے اپنی گرفت ختم کی تو مسٹر مل فوائے نے ڈریکو کو اشارہ کیا اور وہ دکان سے باہر نکل گئے۔ ڈریکو اپنی قہر آلود نگاہیں ان سب پر ڈالتا ہوا ان کے پیچھے ہو لیا تھا۔

’’تمہیں اسے نظر انداز کر دینا چاہئے تھا آرتھر!‘‘ ہیگرڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

مسٹر ویزلی اپنے لباس کی سلوٹوں کو درست کر رہے تھے۔ ہیگرڈ نے ابھی تک انہیں پکڑ رکھا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ جب اس نے انہیں مسٹر مل فوائے سے الگ کیا تھا اور انہیں اتنا کھینچ ڈالا کہ ان کے قدم زمین سے اُٹھ گئے اور ہوا میں معلق ہو کر رہ گئے۔

''پورے کا پورا خاندان تعفن زدہ ہے۔ سب لوگ یہ بات جانتے ہیں۔ ایک بھی مل فوائے اس لائق نہیں ہے کہ اس کی بات پر دھیان دیا جائے۔ بوسیدہ خون!...... یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی سدھر نہیں سکے...... اب چلو! یہاں سے باہر چلتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے مسٹر ویزلی کو چھوڑتے ہوئے کہا

دکان کے مالک نے انہیں ایسی نظروں سے دیکھا جیسے وہ انہیں باہر نکلنے سے روکنا چاہتا ہو لیکن وہ قامت میں مشکل سے دیو ہیکل ہیگرڈ کی کمر تک ہی پہنچتا تھا۔ شاید اسی لئے اس نے اپنے اس ارادے پر عمل نہ کرنے میں ہی دانشمندی سمجھی۔ دوسرے پل میں وہ لوگ سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ وہ تیزی سے سڑک پر چل رہے تھے۔ گرینجر میاں بیوی خوف کے مارے ابھی تک کانپ رہے تھے۔ مسٹر ویزلی کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا وہ آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

''اپنے بچوں کے سامنے تم نے بہت اعلیٰ کارنامہ پیش کیا آرتھر...... سب کے سامنے مار کٹائی کی...... گلڈرائے لک ہارٹ نے ہمارے بارے میں کیا سوچا ہوگا؟''

''وہ تو بے حد مسرور تھا!'' فریڈ تیزی سے بولا۔ ''جب ہم باہر نکل رہے تھے تبھی آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟...... وہ 'روزنامہ جادوگر' کے نامہ نگار کو کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی خبر میں اس لڑائی کا ذکر ضرور کریں...... انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سے ان کی خوب شہرت ہوگی۔'' بہرحال لیکی کالڈرون کے آتشدان کی طرف لوٹتے وقت ان سب کے چہروں کا جوش ماند پڑ چکا تھا۔ آتش دان کے سامنے پہنچ کر وہ سب سفر کیلئے تیار ہو گئے۔ یہاں سے ہیری، ویزلی افراد اور خریدی گئی تمام اشیاء 'ویزلی بھٹ' پہنچنے والی تھیں۔ مسٹر ویزلی نے مسٹر و مسز گرینجر کو تسلی دیتے ہوئے وہاں سے رخصت کیا جو وہاں سے نکل کر دوسری طرف ماگلوؤں کی سڑک پر ان سب کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ مسٹر ویزلی ان سے یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ بس سٹاپ کیسے کام کرتا ہے؟ لیکن مسز ویزلی کے چہرے کا اُتار چڑھاؤ دیکھ کر وہ محض خاموش ہو کر رہ گئے۔

سفوف انتقال کی چٹکی بھرنے سے پہلے ہیری نے اپنی عینک اتاری اور اسے اپنی جیب میں حفاظت سے رکھ لیا تھا۔ سفوف انتقال کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونے کا یہ طریقہ اس کیلئے نہایت ناخوشگوار واقع ہوا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے بارے میں کوئی اچھا تاثر قائم نہیں کر پایا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

پانچواں باب

جھگڑالو درخت

موسم گرما کی تعطیلات آخرکار اپنے اختتام کو پہنچ گئیں۔ وقت گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا کہ ایک مہینہ کیسے بیت گیا تھا۔ ہیری کو جب یہ احساس ہوا کہ چھٹیاں ختم ہوگئی ہیں اور اب انہیں ہوگورٹ واپس لوٹنا ہے تو ایک پل کیلئے وہ رنجیدہ سا ہوگیا کیونکہ اس کی زندگی میں پہلی بار ایسا وقت آیا تھا جب اس نے کھل کر زندگی کا بھرپور لطف اُٹھایا تھا۔ ڈرسلی گھرانے میں اسے کبھی اتنی آزادی میسر نہیں آئی تھی۔ ممکن تھا کہ ڈرسلی گھرانے میں رہتے ہوئے اسے ہوگورٹ لوٹنے کی بے چینی ہوتی مگر رون کے گھر میں اس کی بے تابی شدید نہیں تھی۔ اسے اس احساس نے خاصا بے چین کر رکھا تھا کہ جب اسے اگلی تعطیلات میں پرائیویٹ ڈرائیو میں واپس لوٹنا پڑے گا تو ڈرسلی افراد اس کے ساتھ نجانے کیسا سلوک کریں گے؟ رون کے گھر والوں سے جدا ہونا کافی تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔ اسے رون کی قسمت پر رشک آ رہا تھا۔

رون کے گھر میں ان کی آخری شام کو مسز ویزلی نے نہایت لذیذ کھانا تیار کیا۔ جس میں ہیری کی سبھی من پسند چیزیں شامل تھیں۔ اس رات کا کھانا منہ میں پانی لانے والی گڑ کی پڈنگ پر ختم ہوا۔ فریڈ اور جارج نے بستر میں جانے سے پیشتر جادوئی بازار سے خریدے ہوئے فلبسٹر ساختہ پٹاخے چلا کر خوب لطف اُٹھایا۔ پٹاخوں کے چلنے سے باورچی خانہ سرخ اور نیلے جھلملاتے ہوئے ستاروں سے بھر گیا۔ یہ ستارے کم از کم نصف گھنٹے تک چھت میں سے پھوٹتے رہے اور دیواروں سے ٹکراتے رہے۔ اس کھیل تماشے کے اختتام پر انہیں گرم چاکلیٹ کے پیالے ملے۔ جنہیں سب نے بڑے مزے سے پیا۔ بالآخر بستر پر جانے کا وقت ہوگیا۔

اگلی صبح بیدار ہونے کے بعد انہیں اپنے کام نمٹانے میں خاصی دشواری پیش آئی حالانکہ وہ مرغ کی بانگ کے ساتھ ہی بیدار ہو چکے تھے۔ وہ سرعت رفتاری سے تمام کاموں کو انجام دے رہے تھے۔ نجانے کیوں انہیں ہر کام میں کچھ زیادہ ہی وقت لگ رہا تھا۔ مسز ویزلی کے تیور خاصے بگڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کیونکہ انہیں فالتو جرابوں کی جوڑی اور پنکھ والی قلموں کا ڈبہ نہیں مل رہا تھا۔ وہ اِدھر سے اُدھر تلاش میں بھاگتی پھر رہی تھیں۔ سب لوگ عجلت میں سیڑھیوں پر اُترتے چڑھتے آپس میں ٹکرا جاتے۔ وہ صحیح طرح

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

سے ابھی اپنے کپڑے بھی نہیں پہن پائے تھے کہ ناشتے کے آدھے سلائس لئے کبھی اِدھر کبھی اُدھر بھاگتے رہے۔ مسٹر ویزلی گاڑی میں سب لوگوں کا سامان پہنچانے میں مصروف تھے۔ اچانک وہ گرتے گرتے بچے۔ وہ جب کندھے پر بھاری صندوق اُٹھائے دالان عبور کر رہے تھے عین اسی وقت ایک بالشتیہ ان کے پیروں میں آ گیا۔ اگر وہ فوراً سنبھلنے میں کامیاب نہ ہو جاتے تو یقیناً بھاری بھرکم صندوق کے تلے آ کر ان کی گردن ٹوٹ جاتی۔ ہیری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آٹھ افراد، چھ بڑے صندوق، دو الّو اور ایک چوہا اس چھوٹی سی 'فورڈ انگلیا کار' میں کیسے سما سکتے ہیں؟ ظاہر ہے اس نے یہ اندازہ اس جادوئی اُڑنے والی کار کی خوبیوں کو بالا نظر رکھتے ہوئے قائم کیا تھا۔ وہ لمحہ بھر کیلئے بھول گیا تھا کہ اس کار کو پرزہ پرزہ کرنے کے بعد دوبارہ جادوئی قوتوں کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ وہ اب کوئی عام کار نہیں تھی۔

''مولی سے اس وقت کچھ نہ کہنا!'' مسٹر ویزلی نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ اس کے بعد انہوں نے ہیری کو کار کی عقبی ڈگی کھول کر دکھائی جو کہ کسی بڑے ٹرک کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں ان سب کا سامان رکھا ہوا تھا۔ ہیری کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ مسٹر ویزلی نے اسے آگاہ کیا کہ یہ سب جادو کا کمال ہے جس کی وجہ سے چھوٹی سی دکھائی دینے والی ڈگی اتنی زیادہ اشیاء کو اپنے اندر سما چکی تھی۔

جب آخر کار وہ سب لوگ کار میں سوار ہو گئے تو مسز ویزلی نے پچھلی نشست کی طرف نگاہ ڈالی جہاں ہیری، رون، فریڈ، جارج اور پرسی آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔

''ہم ماگلوؤں کو جتنا عقلمند سمجھتے ہیں، وہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ عقل مند ہیں...... ہے نا آرتھر!'' انہوں نے اپنے خاوند کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے مرعوب لہجے میں کہا۔ وہ جینی کے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھی تھیں۔ جینی یوں کھل کر جسم پھیلائے بیٹھی جیسی وہ کسی باغ کے بنچ پر بیٹھی ہو۔ مسٹر ویزلی نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا تو وہ تیزی سے بولیں۔

''میرا مطلب ہے کہ باہر سے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اندر اتنی زیادہ جگہ ہو سکتی ہے۔'' مسٹر ویزلی نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ کا اشارہ کیا اور پھر چابی گھما کر انجن سٹارٹ کر دیا۔ گھوں گھوں کی آواز کے ساتھ انجن جاگ اُٹھا۔ پھر کار آہستگی سے رینگتی ہوئی گھر کے احاطے سے باہر نکل آئی۔ ہیری نے ویزلی بھٹ کو آخری بار دیکھنے کیلئے اپنی گردن گھمائی۔ وہ ابھی اتنا ہی سوچ پایا تھا کہ نجانے کب دوبارہ اسے دیکھ پائے گا کہ کار مڑی اور واپس گھر کے احاطے میں داخل ہو گئی۔ ہیری نے حیرت سے مسٹر ویزلی کی طرف دیکھا۔ تبھی فریڈ نے اسے بتایا کہ جارج گھر میں فلبسٹر ساختہ پٹاخوں کا ڈبہ بھول آیا ہے۔ جونہی جارج پٹاخوں کا ڈبہ لایا تو فریڈ کو یاد آ گیا کہ اس کا اُڑنے والا بہاری ڈنڈا تو ابھی تک اس کے بستر کے قریب پڑا ہے۔ وہ جلدی سے نیچے اترا اور گھر کی طرف بھاگ

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کھڑا ہوا۔مسز ویزلی غصے سے بڑبڑانے لگیں۔زیادہ وقت خرچ نہیں ہوا صرف پانچ منٹ کے قلیل وقفے کے بعد وہ ایک بار پھر گھر کے احاطے سے نکل آئے۔وہ کچی سڑک پر کچھ ہی دور پہنچے تھے کہ اچانک جینی تیزی سے چیخی کہ اس کی ڈائری گھر میں رہ گئی ہے۔کار ایک دفعہ پھر رُکی۔جینی کار سے نیچے اتری اور گھر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔اسے واپس لوٹنے میں کافی وقت بیت گیا تھا۔جب وہ ڈائری کے ساتھ کار میں بیٹھی تو سب کے منہ بنے ہوئے دکھائی دیئے۔نکلنے نکلنے میں ہی اتنا وقت خرچ ہو چکا تھا کہ وہ کسی بھی طرح وقت پر ریلوے اسٹیشن نہیں پہنچ سکتے تھے۔ہر کوئی جینی کی کاہلی پر ناگواری ظاہر کر رہا تھا۔

''مولی ڈئیر!''مسٹر ویزلی نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

''نہیں آرتھر......ایسا نہیں!''مسز ویزلی نے تیزی نے ان کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔کار کو جوڑتے وقت میں میں نے اس میں ایک ایسا نظام بھی ڈالا تھا کہ ضرورت پڑنے پر اسے دوسروں کی نظروں سے غائب کیا جا سکے۔میں صرف ایک بٹن دباؤں گا اور کار سب کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گی۔ہم اوپر اُڑ کر بادلوں میں پہنچ جائیں گے جہاں بدلیوں کے ساتھ ساتھ اُڑتے ہوئے ہم صرف دس منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے اور کسی کو اس بارے میں کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔''مسٹر ویزلی نے انہیں اطمینان دلانے کی کوشش کی۔

''میں نے کہا نا آرتھر......نہیں بالکل نہیں......دن کے اجالے میں نہیں!''مسز ویزلی نے مضبوط لہجے میں منع کرتے ہوئے کہا تو مسٹر ویزلی خاموش رہ گئے۔

وہ ٹھیک پونے گیارہ بجے کنگ کراس ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔مسٹر ویزلی نے بھاگ کر سڑک پار کی تاکہ وہاں سے سامان لادنے والی ٹرالیاں لا سکیں۔بڑی عجلت میں سامان ٹرالیوں پر لادا گیا اور سب لوگ اسٹیشن کے اندرونی احاطے کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ہیری نے گزشتہ سال بھی یہیں سے ہوگورٹ ایکسپریس پکڑی تھی۔سب سے مشکل کام پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک پہنچنا تھا جو کہ ماگلوؤں کو بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا۔وہاں پہنچنے کیلئے صرف اتنا کرنا تھا کہ پلیٹ فارم نمبر نو اور پلیٹ فارم نمبر دس کے درمیان موجود بڑے پتھر کے ستون میں گھس جایا جائے جو کہ پلیٹ فارم پونے دس تک پہنچنے کیلئے پوشیدہ سرنگ نما راستہ تھا۔بظاہر وہ ستون بالکل ٹھوس دکھائی دیتا تھا مگر اس کے اندر نہ دکھائی دینے والا راستہ چھپا ہوا تھا جسے صرف جادوگری سے وابستہ لوگ ہی جانتے تھے۔ستون میں داخلے کا کام نہایت ہوشیاری اور دانشمندی سے انجام دینا پڑتا تھا تاکہ کوئی بھی ماگل انہیں ستون میں غائب ہوتے ہوئے نہ دیکھ پائے۔جونہی وہ لوگ اس ستون کے پاس پہنچے تو ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگے۔

''سب سے پہلے پرسی جائے گا۔''مسز ویزلی نے جلدی سے ہدایت دی۔سب کی نگاہیں اوپر لگے گھڑیال پر جمی ہوئی تھی جس کی

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

سوئیاں بتا رہی تھیں کہ ستون سے ہوکر گزرنے اور غائب ہونے کیلئے ان کے پاس صرف پانچ منٹ کا وقت باقی رہ گیا تھا۔ پرسی پھرتی سے آگے بڑھا اور ستون میں گھس کر غائب ہوگیا۔ اس کے بعد مسز ویزلی ستون میں داخل ہوگئیں۔ ان کے پیچھے فریڈ اور جارج آگے پیچھے ستون میں جا کر غائب ہوگئے۔

''میں جینی کو لے جاتا ہوں اور تم دونوں ٹھیک میرے پیچھے آؤ گے۔'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے کہا اور جینی کا بازو پکڑتے ہوئے تیزی سے ستون کی طرف بڑھ گئے۔ وہ اور جینی پلک جھپکتے ہی ستون کے اندر غائب ہوگئے۔

''ہم دونوں ایک ساتھ چلیں گے۔ ہمارے پاس صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔'' رون نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہیری نے اپنے سامان پر گہری نظر ڈالی۔ ہیڈوگ کا پنجرہ اس کے صندوق کے اوپر حفاظت کے ساتھ رکھا ہوا تھا پھر اس نے اپنی ٹرالی کو ستون کے بالکل سامنے لا کھڑا کیا جہاں سے اسے ستون میں داخل ہونا تھا۔ وہ پوری طرح پُر اعتماد دکھائی دے رہا تھا۔ اسے ستون میں داخل ہونے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں تھا جیسا کہ گذشتہ سال اس مرحلے پر وہ کافی گھبرایا ہوا اور پریشان تھا۔ اس کے علاوہ اسے سفوفِ انتقال استعمال کرتے ہوئے کافی گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔ دونوں نے اپنی ٹرالیوں کے ہینڈل کو مضبوطی سے پکڑا اور نیچے جھکتے ہوئے انہیں دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہ پوری قوت کے ساتھ زور لگاتے ہوئے ستون کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جوں جوں ستون قریب آتا چلا گیا ان کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی۔

''ٹھاہ......!''

ایک تیز آواز انہیں کانوں میں گونجتی ہوئی سنائی دی اور ان کی آنکھوں کے آگے جھلملاتے ہوئے تارے ناچنے لگے۔ دونوں ٹرالیاں پتھر کے ستون کے ساتھ ٹکرا کر بری طرح اُچھلیں اور پیچھے کی طرف اُلٹ گئیں۔ رون کا صندوق ایک زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ فرش سے ٹکرایا اور ہیری تو زمین پر منہ کے بل گر گیا تھا۔ ہیڈوگ کا پنجرہ فرش پر لڑھکتا چلا گیا اور وہ خونخوار آواز میں چیخنے لگا۔ آس پاس سے گزرنے والے لوگ ان کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ کچھ لوگ انہیں تیز نظروں سے گھور رہے تھے اور کچھ اچٹتی نگاہ ڈال کر آگے بڑھتے رہے۔ اسی اثناء میں قریب کھڑا گائیڈ ان کی طرف بڑھا۔

''احمقو!...... یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' وہ تیز آواز میں چیخ کر بولا۔

''کک...... کچھ نہیں! ہمارے ہاتھ سے ٹرالی پھسل گئی تھی۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا جو اپنی پسلیوں کو پکڑتے ہوئے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ رون ہیڈوگ کے پنجرے کی طرف لپکا جو اتنا اودھم مچا رہا تھا کہ پاس کھڑے لوگ جانوروں پر ہونے والے ظلم وستم کے بارے میں باتیں کرنے پر مجبور ہوگئے تھے۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’ہم اندر کیوں نہیں جا پائے؟‘‘ ہیری نے رون سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

’’مجھے نہیں معلوم!‘‘ رون نے سر جھٹک کر کہا۔ اس نے سہمی نظروں سے اپنے چاروں طرف دیکھا جہاں ابھی تک درجنوں لوگ انہیں اپنی نگاہوں کا نشانہ بنائے ہوئے تھے۔

’’ہماری ٹرین نکلنے والی ہے...... مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ دروازہ کیوں بند ہو گیا۔‘‘ رون نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پلیٹ فارم لگے بڑے گھڑیال پر نظر ڈالی تو اسے اپنے پیٹ کی گہرائیوں میں ابکائی جیسا احساس ہونے لگا۔ دس سیکنڈ...... نو سیکنڈ......!

ہیری نے پھرتی سے اپنی ٹرالی کو سیدھا کیا اور ستون کی طرف بڑھنے لگا۔ اس بار اس کی رفتار قابو میں تھی۔ ٹرالی ایک بار پھر ستون کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر ’ٹھک‘ کی آواز کے ساتھ پتھریلے ستون کے ساتھ جا ٹکرائی اور رُک گئی۔

تین سیکنڈ...... دو سیکنڈ...... ایک سیکنڈ!

’’چلی گئی......!‘‘ رون رو دینے والے انداز میں بولا۔ ’’ٹرین چلی گئی۔‘‘

رون نے آگے بڑھ کر ستون کو چھوا اور پھر اپنے کان ٹھنڈے پتھر سے لگا دیئے۔ وہ بالکل ٹھوس تھا اس میں کوئی خلا محسوس نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی کوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔

’’اگر ممی ڈیڈی واپس نہیں آ پائے...... تو کیا ہوگا؟ کیا تمہاری جیب میں ماگلوؤں کی تھوڑی بہت رقم ہے؟‘‘ رون روہانسا ہو کر بولا۔

’’ڈرسلی خاندان نے مجھے لگ بھگ چھ سال سے جیب خرچ نہیں دیا ہے۔‘‘ ہیری کھوکھلی ہنسی ہنستا ہوا بولا۔ رون نے ایک بار پھر اپنے کان ٹھنڈے ستون کے ساتھ لگا دیئے۔

’’کوئی آواز نہیں آ رہی ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ میں نہیں جانتا کہ ممی ڈیڈی کو واپس آنے میں کتنا وقت لگے گا؟‘‘ رون تناؤ بھرے لہجے میں بولا۔

انہوں نے مڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ لوگ اب بھی ان کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ہیڈوگ ابھی تک بری طرح سے چیخ و پکار کر رہا تھا۔

’’مجھے لگتا ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ ہم دونوں یہاں سے ہٹ جائیں اور کار کے پاس پہنچ کر ان کی واپسی کا انتظار کریں۔ یہاں

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

لوگ ہمیں عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے ہیں!'' ہیری کو لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہنے کی یہی ترکیب سمجھ آئی تھی۔

''ہیری......کار......!'' رون کے چہرے کا رنگ یکدم سرخ ہو گیا اور آنکھیں چمکنے لگیں۔

''کار......کیا مطلب؟'' ہیری نے اس کی بدلتی کیفیت کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

''ٹرین چھوٹ گئی کیا ہوا؟......ہم کار اُڑا کر ہوگورٹ پہنچ سکتے ہیں۔'' وہ جلدی سے بولا۔

''لیکن مجھے لگتا ہے کہ......!'' ہیری گڑبڑا سا گیا۔

''ہم پھنس گئے ہیں، ٹھیک ہے......اور ہمیں سکول پہنچنا ہے۔ ہے نا! اور اگر کوئی ایسی مشکل گھڑی سامنے آ جائے کہ کوئی بچاؤ نہ دکھائی دے تو ایسے میں نابالغ جادوگروں کو بھی جادو کرنے کی اجازت ہے۔ شائدانیس یا چھتیس کی کوئی دفعہ......'' رون نے وضاحت کی۔

ہیری کا دہشت زدہ چہرہ اب پرسکون ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تم کار اُڑا سکتے ہو؟''

''اس کام میں کوئی دقت نہیں ہے!'' رون نے باہر نکلنے والے دروازے کی طرف ٹرالی کا رُخ پھیر دیا۔ ''چلو ہم چلتے ہیں۔ اگر ہم جلدی کریں گے تو ہم 'ہوگورٹ ایکسپریس' کے پیچھے پیچھے چل سکتے ہیں۔''

دونوں اپنی ٹرالیاں دھکیلتے ہوئے ماگلوؤں کی بھیڑ میں سے پیدل چلتے ہوئے ریلوے اسٹیشن سے باہر چل دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریلوے اسٹیشن کے باہر پہنچ گئے۔ وہ بغلی سڑک پر مڑ گئے جہاں کچھ فاصلے پر ان کی فورڈ کار کھڑی تھی۔ رون نے اپنی چھڑی کو خاص طریقے سے ٹھونک کر کار کی غار جیسی ڈگی کا تالا کھول لیا۔ دونوں نے مل کر اپنی بھاری بھرکم صندوق کار کی ڈگی میں ڈالے۔ ہیڈوگ کا پنجرہ عقبی نشست پر جمایا اور خالی ٹرالی کو دور دھکیل کر اگلی نشست پر بیٹھ گئے۔

رون نے اپنی چھڑی ایک بار ٹھونک کر کار اسٹارٹ کی۔

''یہ دیکھ لو کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے۔''

ہیری نے اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالا۔ سامنے والی سڑک پر کاریں تیزی سے آ جا رہی تھیں لیکن وہ جس سڑک پر موجود تھے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے سڑک خالی پا کر جلدی سے کہا۔

رون نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا چھوٹا سا چمکتا سرمئی بٹن دبا دیا۔ اس کے چاروں طرف کا منظر یکدم بدل سا گیا۔ وہ دونوں اپنی کار

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سمیت غائب ہو چکے تھے۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے نیچے کی نشست تھرتھرا رہی تھی۔ اسے انجن کی گڑگڑاہٹ والی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ اسے یہ احساس بھی ہو رہا تھا کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تھے اور اس کی ناک پر عینک لگی ہوئی تھی۔ لیکن اسے اب اپنا جسم دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ صرف دو آنکھیں بن کر رہ گیا تھا جو پارکنگ کی ہوئی کاروں سے بھری سڑک پر زمین سے کچھ فٹ اوپر ہوا میں تیر رہی تھیں۔

''چلو اب چلتے ہیں!'' اس کی دائیں جانب سے رون کی آواز سنائی دی۔

اگلے لمحے کار ہوا میں اوپر اُٹھتی چلی گئی۔ ان کے ایک طرف کا میدان اور دوسری طرف کی گندی عمارتیں نیچے دور ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ یہ سارا منظر کچھ ہی پل میں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ وہ کافی بلندی پر پہنچ چکے تھے۔ اب انہیں نیچے کی آبادی اور عمارتیں صاف دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ وہ اپنی کار میں بیٹھے بادلوں میں اُڑ رہے تھے۔ پورا لندن دھوئیں کے بادلوں میں چھپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری کو یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔

بادلوں میں ایک گرج دار آواز گونجی اور دوسرے ہی لمحے ہیری کو اپنا جسم دکھائی دیا۔ اس نے تیزی سے رون کی طرف دیکھا جو کار کا سٹیئرنگ تھامے بیٹھا دکھائی دے رہا تھا اور کار بادلوں کے اوپر اڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ سب کچھ یکدم بدل گیا تھا۔ وہ دونوں اُڑتی ہوئی کار سمیت دکھائی دینے لگے تھے۔

''اوہ! یہ خراب ہو گیا ہے......!'' رون غائب کرنے والے بٹن پر زور زور سے ہاتھ مارتا ہوا بولا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر اس پر مکا مارا تو کار ایک بار پھر غائب ہو گئی۔ دونوں کو سکون کا سانس نصیب ہوا مگر یہ اطمینان چند منٹوں بعد پھر غارت ہو گیا۔ وہ دونوں کار سمیت دوبارہ ظاہر ہو چکے تھے۔ کار کسی قدر ان کے قابو سے باہر نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''پکڑے رہو!'' رون چیخ کر بولا اور اس نے اپنا پیر ایکسی لیٹر پر تیزی سے دبایا۔ وہ نیچے منڈلاتے ہوئے روئی جیسے بادلوں میں گم ہوتے چلے گئے اور ہر چیز کورے میں ڈوب کر دھندلی پڑنے لگی۔ کار بے قابو سی ہو گئی تھی۔ بادلوں کے مرغولے انہیں لپیٹ میں کئے ہوئے تھے۔

''اب کیا کریں؟'' ہیری چاروں طرف سے حملہ آور بادلوں کے گہرے ازدحام میں اپنی آنکھیں جھپکتا ہوا بولا۔

''ہمیں ریل گاڑی کو تلاش کرنا ہوگا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ہمیں کس سمت میں پرواز کرنا ہے؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے......ایک بار پھر نیچے چلو......جلدی کرو......!'' ہیری نے کہا۔

وہ دوبارہ بادلوں سے نیچے اترنے لگے۔ وہ اب اپنی نشست سے اُچک کر نیچے زمین کی طرف دیکھ رہے تھے۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''مجھے ریل گاڑی دکھائی دے رہی ہے۔'' ہیری چیختا ہوا بولا۔ ''ٹھیک سامنے! وہاں پر!''

نیچے زمین پر ہوگورٹ ایکسپریس کسی قرمزی سانپ کی طرح زمین پر بل کھاتی ہوئی ایک سمت میں بھاگتی چلی جارہی تھی۔

''شمال کی سمت میں!'' رون نے جلدی سے کہا اور ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے سمت پیما میں کار کا رُخ تبدیل کر دیا۔ ''اب ٹھیک ہے! ہمیں لگ بھگ ہر آدھے گھنٹے بعد اسے دیکھنا پڑے گا...... تم پکڑے رہو!'' کار ایک بار پھر اوپر کی طرف اُٹھتی چلی گئی اور بادلوں کے درمیان سے ہوتی ہوئی ان کے اوپر فضا میں تیرنے لگی۔ ان کے پہلو میں پوری آب وتاب سے چمکتا ہوا سورج دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہ ایک الگ ہی دُنیا میں تھے۔ کار کے پہیئے روئیں بادلوں کے ساتھ چھو رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے کار بادلوں کی سڑک پر دوڑتی جارہی ہو۔ آنکھیں چندھیا دینے والی سورج کی تیز روشنی ہر سوں پھیلی ہوئی تھی جس کے باعث آسمان بے حد چمکیلا اور نیلا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہمیں اب صرف اس بات کی فکر کرنا ہوگی کہ ہم کسی ہوائی جہاز سے نہ ٹکرا جائیں۔'' رون نے ہیری کو بتایا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ہنسنے لگے۔ وہ کافی دیر تک اس بات پر ہنستے رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی دلکش خواب دیکھ رہے ہوں۔ ہیری نے سوچا کہ سفر کرنے کا یہ طریقہ پہلے تمام طریقوں کی نسبت بہترین اور سہل ہے۔ کار میں چمکتے سورج کی روشنی کے ساتھ ساتھ برفیلے بادل کے بھنور اور کنگروں کے پار اُڑتے ہوئے چلنا اور خصوصاً سامنے جب ٹافیوں کا پھولا ہوا پیکٹ رکھا ہو۔ بڑا دلکش نظارہ لگتا ہے۔ ہیری خیالوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا اس بات پر غور کرتے ہوئے اپنے اندر بڑی فرحت محسوس کر رہا تھا کہ جب وہ کار سے ہوگورٹ کے میدان سے ملحقہ خوبصورت سرسبز صحن میں شاندار طریقے سے اُترے گا تو فریڈ اور جارج انہیں دیکھ کر کیسے دم بخود رہ جائیں گے؟ وہ اپنے اس سہانے سفر میں بالکل ہی کھوئے بلکہ بار بار بادلوں سے نیچے اتر کر انہوں نے ریل گاڑی کو اپنی نظروں سے گم نہیں ہونے دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ جتنی بار بادلوں سے نیچے آئے اتنی ہی بار انہیں سمت بدلنا پڑی۔ ریل گاڑی کبھی کسی سمت میں گھوم جاتی تو کبھی کسی سمت میں۔ لندن اب بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ انہیں صاف ہرے بھرے کھیت دکھائی دیئے۔ پھر چوڑی اور دور تک غیر آباد بنجر زمین نظر آئی۔ کبھی چھوٹے چھوٹے گاؤں نظر آئے اور بڑا شہر جس میں رنگ برنگی کاروں کا ہجوم چیونٹیوں کی طرح رینگتے ہوئے دکھائی دے رہا تھا۔ یہ آنکھ مچولی سارا دن جاری رہی۔

بہرحال کچھ گھنٹوں کے بعد ہیری کو یہ ماننا پڑا کہ یہ دلفریب سفر اتنا عمدہ نہیں تھا جتنا اسے ہونا چاہئے تھا۔ ٹافیاں کھانے کی وجہ سے اب اُسے شدید پیاس لگ ہو رہی تھی مگر پینے کیلئے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دونوں کو اب گرمی لگ رہی تھی اسی لئے انہوں نے اپنے سوئیٹر اتار کر پچھلی نشست پر پھینک دیئے تھے۔ کار کے اندر آگ بھرتی جارہی تھی۔ پسینے سے ہیری کی قمیض نشست کے عقبی حصے

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

سے چپک رہی تھی اور عینک بار بار پھسل کر ناک کے سرے پر پہنچ جاتی۔ اب اس کا دھیان بادلوں کے دلکش نظاروں سے ہٹ چکا تھا۔ وہ خیالوں کے سمندر میں بھی نہیں ڈوب پایا۔ اس وقت وہ صرف میلوں نیچے چلتی ہوئی ریل گاڑی میں حسرت سے دیکھ رہا تھا جہاں وہ موٹی جادوگرنی کی ٹرالی سے یخ بستہ کدو کا جوس خرید سکتا تھا۔ وہ لوگ پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک کیوں نہیں پہنچ گئے تھے؟

’’اب زیادہ دور نہیں ہوگا...... ہے نا!‘‘ رون نے ایک گھنٹے کی خاموشی کو توڑتے ہوئے بجھے بجھے انداز میں ہیری کو مخاطب کیا۔ سورج اب بادلوں کی اوٹ میں چھپتا جا رہا تھا اور بڑی طشتری کی طرح شوخ نارنجی دکھائی دے رہا تھا۔

’’ایک بار پھر نیچے اتر کر ریل گاڑی پر نگاہ ڈال لیتے ہیں؟‘‘ رون نے آہستگی سے کہا۔

ریل گاڑی انہیں نیچے صاف دکھائی دے رہی تھی جو بڑی تیز رفتاری سے بل کھاتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ ان کے بالکل سامنے برف سے لدا پہاڑ دکھائی دے رہا تھا، ریل گاڑی کا رُخ اسی طرف تھا۔ ہیری نے دیکھا ریل کی پٹڑی پہاڑ کے پہلو میں گھومتی ہوئی دور جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ بادلوں کے چھتری کے نیچے کچھ زیادہ اندھیرا چھا چکا تھا۔ رون نے ایکسی لیٹر پر اپنا پاؤں رکھا اور ایک بار پھر کار اوپر کی طرف اُٹھتی چلی گئی۔ عین اسی وقت کار کے انجن میں سے خوفناک قسم کی آوازیں برآمد ہونا شروع ہوگئیں۔ ہیری اور رون نے گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

’’تمام دن کی مسافت کے بعد انجن شاید تھک چکا ہے۔‘‘ رون نے مفروضہ پیش کیا۔ ’’اس نے اتنی لمبی پرواز پہلے کبھی نہیں کی شاید......‘‘

دونوں نے اپنے کانوں میں یوں روئی ٹھونس لی تھی جیسے گھر گھر کی تیز ہوتی ہوئی آواز انہیں سنائی نہیں دے رہی ہو۔ سورج کے غروب ہوتے ہی آسمان تاریک پڑتا جا رہا تھا اور آسمان کے آنگن میں ننھے ننھے ستارے پھوٹ چکے تھے جن کی جھلملاہٹ بے حد دلکش تھی مگر وہ اس وقت اتنے تھک چکے تھے اور پریشان حال تھے کہ انہیں یہ نظارہ بالکل بھلا نہیں لگا۔ سورج کے جاتے ہی گرمی کا زور ٹوٹ گیا اور فضا میں خنکی پھیلنے لگی۔ ہیری نے جلدی سے اپنا سوئیٹر پہن لیا۔ کار کی ونڈ سکرین پر وائپر بری طرح سے کانپتے ہوئے پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ہیری نے ان پر نظر ڈال کر یوں چہرہ پھیر لیا جیسے اُسے کچھ دکھائی ہی نہیں دیا ہو۔

’’زیادہ دور نہیں ہے!‘‘ رون نے ہیری کو کہتے ہوئے کار کو تسلی دینے کی کوشش کی۔ ’’اب زیادہ دور نہیں ہے......‘‘ اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں ڈیش بورڈ کو تھپتھپایا۔

’’وہاں!...... بالکل سیدھے سامنے!‘‘ ہیری چیخ کر بولا تو رون اور ہیڈوگ دونوں اپنی جگہ سے قریباً اُچھل پڑے۔ دور کالے افق کے نیچے کچھ خاکہ سا ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ایک کھڑی چٹان جھیل کے کنارے پر موجود تھی۔ جس پر سکول کے قلعے کے مینار

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

اور برجیاں بنی ہوئی تھیں۔ان کے ستائے ہوئے چہرے کھل اُٹھے مگر یہ خوشی بے حد عارضی ثابت ہوئی۔کار بری طرح تھرتھرانے لگی تھی اوراس کی رفتار بے حدکم ہوتی جارہی تھی۔

''چلوبھی......!'' رون نے کار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور اسٹیئرنگ کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔''بس پہنچ ہی گئے ہیں...... کچھ ہی لمحوں کی بات اور ہے!''

انجن دردبھری آواز سے ایک مرتبہ کراہا۔جب ہیری نے اپنی کھڑکی سے باہر جھانکا تو اسے ایک میل نیچے پانی کی سیاہ، چکنی اور شیشے جیسی ہموار سطح دکھائی دی۔رون کی انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ چکے تھے۔کار ایک بار پھر بری طرح سے بلبلا کر ڈگمگائی اور جھٹکے دینے لگی۔

''براہ کرم......رُکنا مت......!'' رون روہانسا ہو کر بولا۔

وہ اس وقت جھیل کے بالکل اوپر تھے۔سکول کا قلعہ بالکل سامنے تھا۔رون نے ایکسی لیٹر پر ایک بار پھر دباؤ ڈالا۔کار میں زوردار قسم کی کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔انجن بری طرح سے کھانستا ہوا یکدم خاموش ہوگیا۔

''اوہ......ہو!'رون کی خوفزدہ آواز اس خاموشی میں گونجی۔

کار اب منہ کے بل نیچے کی طرف گرنے لگی۔وہ آسمان سے ترچھے رُخ میں نیچے گرتی چلی جارہی تھی۔اس کا رُخ سکول کی چٹانی عمارت کی طرف تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ کار سیدھی قلعے کی پتھریلی ٹھوس دیوار سے جاٹکرائے گی۔

''نن......نن......نہیں......نہیں!'' رون چیختا ہوا چلایا۔اس نے جلدی سے اپنا پورا زور لگاتے ہوئے اسٹیئرنگ کے پہیئے کو دوسری طرف گھمایا۔پتھر کی دیوار ان کے سامنے سے کسی قدر گھومتی ہوئی دور ہٹتی چلی گئی۔بس چند انچ کا فاصلہ رہ گیا، اگر رون فوراً کار کا رُخ نہ بدلتا تو یقیناً کار دھماکے کی آواز سے دیوار سے ٹکرا جاتی۔کار اب بالکل بے قابو ہوچکی تھی۔وہ دائروی انداز میں بل کھاتی ہوئی نیچے گرتی جارہی تھی۔ہیری اور رون کار کے ساتھ لٹو کی طرح گھوم رہے تھے۔ان کے حلق سے کراہتی ہوئی چیخیں بلند ہورہی تھیں۔

اچانک کار نے غوطہ کھایا اور سیدھی ہوگئی۔وہ اب تیزی سے تاریک ہریالی گھر کے اوپر سے گزر رہی تھی پھر سبزیوں کے باغیچے کے اوپر سے گزرے۔اب وہ تیزی سے تاریک صحن کی طرف بڑھ رہی تھی۔بلندی لگاتار کم ہورہی تھی، کار بے ڈھنگے انداز میں نیچے کی طرف گرتی جارہی تھی۔رون نے اب اسٹیئرنگ چھوڑ دیا تھا اس نے عقبی جیب سے اپنی چھڑی نکالی۔

''رُک جاؤ......رُک جاؤ!'' رون اپنی چھڑی گھماتے ہوئے تیز آواز میں چیخا مگر کار پر کچھ اثر نہیں ہوا۔اس نے جھنجلاہٹ میں اپنی چھڑی کار کے ڈیش بورڈ اور ونڈ اسکرین کو ماری۔کار تیزی سے نیچے گرتی جارہی تھی اور زمین تیزی سے ان پر جھپٹتی ہوئی دکھائی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دے رہی تھی۔

''دیکھو سامنے درخت ہے......!'' ہیری نے چیخ کر رون کو متوجہ کیا اور جلدی سے سٹیئرنگ کی طرف جھپٹا لیکن دیر ہو چکی تھی۔

کرچ......کرچ......کڑانگ......دھڑانگ!

کان پھاڑ دینے والی آواز گہرے سکوت کو توڑتی چلی گئیں۔ کار درخت کی شاخوں کو روندتی ہوئی اس کے مضبوط تنے سے جا ٹکرائی اور ایک زوردار جھٹکا کھا کر زمین پر گرتی چلی گئی۔ پہلے کار کا بونٹ زمین سے ٹکرایا اور پھر کار گھسٹتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو گئی۔ بونٹ کھل کر تڑ مڑ ہو چکا تھا اور اس میں سے سفید دھویں کے بادل نکل رہے تھے۔ ہیڈوگ دہشت زدہ ہو کر بری طرح چیخنے لگا۔ ہیری کا ماتھے پر ونڈر سکرین سے بری طرح ٹکرانے کے باعث گاف کی گیند جتنا گومڑ پڑ چکا تھا۔ اسی لمحے ہیری کو اپنے دائیں طرف بیٹھے رون کی ہلکی سی کراہ سنائی دی۔

''تم ٹھیک تو ہو......نا!'' ہیری نے فکرمندی سے پوچھا۔

''میری چھڑی......!'' رون نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میری چھڑی ٹوٹ گئی ہے!''

اس کی چھڑی ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو چکی تھی۔ اس کا نچلا کنارا ہلکی سی اڑلیس کے ساتھ ہوا میں جھول رہا تھا۔ ہیری نے ابھی یہ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ یقیناً سکول کے اساتذہ اس کی چھڑی مرمت کر دیں گے مگر اس سے پہلے کہ الفاظ منہ سے نکل پاتے، کوئی بھاری بھرکم چیز کار کے دروازے کے ساتھ آ ٹکرائی۔ ایک زوردار دھاکہ سنائی دیا۔ ہیری اس ناگہانی آفت سے سنبھل نہ سکا اور اچھل کر رون کے اوپر جا گرا۔ اسی لمحے چھت پر زوردار چیز گری جس سے چھت پچک سی گئی

''کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے چیخ کر پوچھا۔

رون ہانپتے ہوئے ونڈرا سکرین سے باہر تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی لمحے ہیری نے عقبی جانب مڑ کر دیکھا۔ وہ حیرت سے گنگ رہ گیا۔ اژدہے جیسی موٹی شاخ عقبی شیشے کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ جس ساکت درخت سے وہ کچھ لمحے پہلے ٹکرائے تھے وہ اب زندہ ہو چکا تھا اور ان پر بری طرح سے حملہ آور ہو کر اپنا انتقام لینے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ اپنے تنے کو ترچھے انداز میں موڑ کر ان کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اس کی لمبی لمبی شاخیں جس قدر کار کے قریب پہنچ سکتی تھیں اسی قدر قوت سے کار پر زوردار ضرب لگاتیں۔ دائیں بائیں، اوپر اور پیچھے سے دھڑام دھڑام چوٹیں لگ رہی تھیں۔ لگتا تھا کہ وہ درخت انہیں اپنی ضربوں کے ساتھ پیس کر رکھ دینا چاہتا تھا۔ وہ دونوں سر پر ہاتھ رکھ کر خود کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

''بچ کر بھاگو......!'' رون نے چلا کر کہا اور پوری طاقت سے دروازے کو باہر کی طرف دھکیلنے لگا۔ اس سے پہلے دروازہ کھل پاتا

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

زوردار دھما کہ ہوا اور رون اچھل کر ہیری کی گود میں آ گرا۔ ایک شاخ نے چھت پر شدید حملہ کیا تھا۔ چھت کافی حد تک پچک کر دھنس چکی تھی۔

''لگتا ہے ہمارا کام تمام ہوا چاہتا ہے۔'' رون درد سے کراہتے ہوئے ممیایا۔

''واپس پلٹو!'' ہیری چیخ کر چلایا اسی وقت کار تیزی سے پیچھے کی طرف چل دی۔ درخت اب بھی ان پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ انہیں اس کی جڑوں کے چٹخنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لگتا تھا کہ وہ درخت اپنی جڑیں اکھاڑ کر ان کے پیچھے لپکنے والا ہے۔ کار دھیمے انداز میں چل رہی تھی۔ اب وہ اس کی پہنچ سے دور ہو چکے تھے۔ درخت بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا اور وہ مسلسل ان کے عقب میں زمین پر اپنی شاخیں دھماکے دار آواز کے ساتھ ٹکرا رہا تھا۔

''وہ ہمارے بہت قریب تھا......شاباش کار!'' رون دھاڑ دھاڑ دھڑکتے دل سے بولا۔

کار کی برداشت کی حد ٹوٹ چکی تھی۔ وہ صبح سے انہیں ہر خطرے سے محفوظ رکھتے ہوئے یہاں تک لائی تھی۔ اس کا انجن آگ کی طرح دہک رہا تھا۔ اس کا جسم جھومتے درخت کے حملوں سے ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ وہ زخموں سے چور چور ہو چکی تھی۔ رون کی شاباش پر کار سے مزید برداشت نہ ہو سکا۔ زوردار دھماکوں کے ساتھ دونوں دروازے کھل گئے اور ہیری کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے کار کی نشست دروازے سے باہر نکل آئی ہو۔ ابھی ہیری کو کچھ سمجھ پاتا اگلے ہی پل وہ ہوا میں اُڑتا ہوا گیلی زمین پر منہ کے بل جا گرا۔ وہ اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسی لمحے قریب کسی چیز کے گرنے کی گرج دار آواز سنائی دی۔ ہیری نے جلدی سے اُٹھ کر کار کی طرف دیکھا۔ کار کی ڈگی کھلی ہوئی تھی اور وہ ان کا سامان باہر پھینک رہی تھی۔ ہیری اور رون کے صندوق کچھ فاصلے پر بے ہنگم انداز میں گرے پڑے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کار نے ہیڈوگ کا پنجرہ ہوا میں اچھال دیا۔ پنجرہ ہوا میں دو تین بل کھا کر کھل گیا۔ ہیڈوگ بھی تمام دن کے طویل اور بوریت بھرے سفر سے اکتا چکا تھا۔ جونہی اس کا پنجرہ کھلا تو وہ تیزی سے باہر نکلا اور فضا میں اُڑتے ہوئے زوردار کلکاری ماری۔ پھر اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی قلعے کی عمارت کی راہ لی۔ وہ ہوا میں تیرتا ہوا تاریکی میں گم ہو چکا تھا۔ کار کی دوسری طرف رون کے ساتھ بھی ایسا ہی ماجرا ہوا تھا۔ وہ دونوں کار کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اچانک گہری تاریک خاموشی میں گھڑ گھڑاتا ہوا انجن چیخنے لگا۔ کار خود بخود اسٹارٹ ہو چکی تھی۔ پچکی ہوئی، کھرونچوں سے بھری کار دھوئیں کا گہرا بادل نکالنے لگی۔ ہیڈ لائٹ اور پچھلی بتیاں غصے سے جھماکے مارنے لگیں۔ اس کے پہیئے تیزی سے گھومے اور وہ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پیچھے کی طرف مڑ گئی۔

''وو......واپس آؤ!'' رون اسے جاتا ہوا دیکھ کر تیزی سے چیخا۔ وہ اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی گھما کر اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ڈیڈی مجھے جان سے ماردیں گے!''

کار نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا۔ وہ دھواں چھوڑتے ہوئے اور غرغر کی آواز نکالتے ہوئے ایک سمت میں بڑھتی چلی گئی اور پھر ان کی نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔

''تم نے دیکھا ہماری قسمت کتنی خراب تھی؟'' رون نے رنجیدہ لہجے میں کہا اور جھک کر اپنے چوہے سکر بیر کو اُٹھایا۔ ''ہم کسی اور درخت سے ٹکرا سکتے تھے مگر ہم اسی درخت سے ٹکرائے جو لپک لپک کر حملہ کرنا جانتا تھا۔'' وہ اب مڑ کر اسے جھومتے ہوئے درخت کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دور ابھی تک غصے سے لال پیلا دکھائی دے رہا تھا۔

''مگر وہ ہے کیا؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔ اس نے کبھی ایسا درخت نہیں دیکھا تھا۔

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا...... سنا ہے کہ گہرے جنگلوں میں زندہ درخت ہوتے ہیں جو اپنے پاس آنے والی چیزوں پر جھپٹ پڑتے ہیں۔'' رون نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

''چلو چھوڑو اسے...... بہتر ہوگا کہ اب ہم سکول کی طرف بڑھیں۔'' ہیری کی آواز میں گہری تھکن عیاں تھی۔ دن بھر کی تھکن...... ہوگورٹ میں داخل ہونے کا جو منظر انہوں نے اپنے تخیل میں سجایا تھا یہ ویسا نہیں تھا۔ ہر شے الٹ پلٹ ہوکر رہ گئی تھی۔ ان کا بدن اکڑا ہوا، ٹھنڈا اور چوٹوں سے بھرا پڑا تھا۔ انہوں نے بڑھ کر صندوقوں کو سیدھا کیا پھر ان کے ہینڈل پکڑے اور پھر گھاس بھرے میدان میں انہیں گھسیٹتے ہوئے سکول کی چڑھائی چڑھنے لگے۔ وہ آہستہ آہستہ شاہ بلوط کے بنے ہوئے دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ بڑے ہال کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ضیافت شروع ہوچکی ہے۔'' رون گہری سانس بھرتا ہوا بولا۔ اس نے اپنا صندوق سیڑھیوں کے کنارے پر چھوڑ دیا تھا۔ اس کی نظریں اس کھڑکی پر مرتکز ہوگئیں جس میں چمکدار روشنی چھن کر باہر آرہی تھی۔ وہ خاموشی سے اس کے قریب پہنچا تا کہ جھانک کر اندر کا منظر دیکھ سکے۔

''ارے ہیری! یہاں آکر دیکھو...... انتخاب کا دور چلنے والا ہے۔'' رون تیزی سے بولا۔

ہیری تیزی سے کھڑکی کی طرف لپکا۔ وہ اور رون اب بڑے ہال کے اندر جھانک رہے تھے جہاں بولتی ٹوپی نئے بچوں کیلئے ان کے فریق (سیکشن) منتخب کرنے کیلئے تیار تھی۔ بڑے ہال میں چار لمبی میزیں دکھائی دے رہی تھیں جن کے گرد طلبا و طالبات کا ہجوم موجود تھا۔ میزوں پر وسط میں رکھی ہوئی ان گنت موم بتیاں اپنی پیلاہٹ لئے سنہری اور چمکدار روشنی پھیلا رہی تھیں۔ میزوں پر پڑی ہوئی سنہری پلیٹیں اور پیالے موم بتیوں کی روشنی میں جگمگا رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح اصلی آسمان جیسی دکھائی دینے والی بلندترین چھت

Wadaat Azeem www.pakistanipoint.com

میں ستارے پوری آب وتاب سے دمک رہے تھے ہوگورٹ کی نوکیلی روایتی ٹوپیوں کے جنگل کے بیچ میں سال اوّل کے سہمے ہوئے طلبا وطالبات ایک لمبی قطار میں کھڑے تھے۔ انہی میں جینی بھی تھی جو اپنے مخصوص سرخ بالوں کی وجہ سے جلد ہی ان کی نظروں میں آ گئی تھی۔ عینک ناک پر دھرے ہوئے پروفیسر میک گوناگل اونچے چبوترے پر کھڑی تھیں۔ قریب ہی ایک سٹول پر ہوگورٹ کی مشہور 'بولتی ٹوپی' رکھی ہوئی تھی۔

پھٹی، میلی اور پیوند لگی یہ ٹوپی کئی صدیوں سے ہوگورٹ میں نئے آنے والے طلبا وطالبات کیلئے ان کے فریقوں کا انتخاب کرتی چلی آ رہی تھی۔ ہوگورٹ میں چار بڑے فریق تھے جن میں گری فنڈر، ہفل پف، ریوین کلا اور سلے درین شامل تھے۔ ہیری کو اس ہیجان انگیز مرحلے کا وقت اچھی طرح یاد تھا۔ ٹھیک ایک سال پہلے اس نے بولتی ٹوپی پہن کر اس کے فیصلے کا انتظار کیا تھا اور وہ متحیر انداز میں بولتی ٹوپی کی گفتگو سنتا رہا۔ وہ اس وقت بے حد دہشت زدہ ہوا جب بولتی ٹوپی نے اس کیلئے 'سلے درین' کا فریق تجویز کرنے کا سوچا تھا۔ تبھی وہ ٹوپی اس کے کان میں زوردار آواز میں بڑبڑائی تھی۔ کچھ بھیانک پلوں تک تو اسے یہ ڈر ستا تا رہا کہ ٹوپی اسے سلے درین میں بھیجنے والی ہے جہاں سے تعلیم پانے والے جادوگر اور جادوگرنیاں ہمیشہ اونچائیوں کو چھوتے تھے۔ سلے درین کے تعلیم یافتہ زیادہ تر جادوگر تاریک نگری کے باسی بن جاتے تھے جو نہایت برے کام کیا کرتے تھے۔ اسی لئے اس نے سلے درین کو مسترد کر دیا تھا اور پھر بولتی ٹوپی نے اسے 'گری فنڈر' میں بھیج دیا تھا۔ رون، ہرمائنی اور دوسرے ویزلی بھی گری فنڈر میں ہی گئے تھے۔ گذشتہ سال ہیری اور رون کی وجہ سے 'گری فنڈر' نے عمدہ کارکردگی پر سالانہ کپ جیتا تھا۔ یہ سات سال بعد پہلا موقع تھا جب گری فنڈر فریق نے اپنے روایتی حریف 'سلے درین' فریق کو ہرایا تھا۔

ایک بہت چھوٹے چوہے جیسے بالوں والے لڑکے کو ٹوپی سر پر رکھنے کی لئے بلایا گیا۔ ہیری کی نظریں اس کے پاس سے ہوتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں جہاں ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈمبل ڈور ایک بڑی میز کے پیچھے اپنے سٹاف کے ساتھ بیٹھے انتخاب کی تقریب کو دیکھ رہے تھے۔ ان کی لمبی سفید داڑھی اور آدھے چاند کی شکل کی عینک موم بتیوں کی روشنی میں تیز چمک رہی تھی۔ سکول کے اساتذہ کی قطار میں کچھ فاصلے پر ہیری کو گلڈرائے لک ہارٹ دکھائی دیا جو آسمانی رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے تھا اور آخری نشست پر کھچڑی بالوں والا دیوہیکل ہیگرڈ بیٹھا ہوا تھا جو اپنے پیالے سے لمبا گھونٹ لے رہا تھا۔ اساتذہ پوری دلچسپی سے انتخاب کی تقریب میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''ذرا دیکھو تو سہی...... اساتذہ کی قطار میں ایک کرسی خالی ہے...... سنیپ کہاں ہے؟'' ہیری رون سے بڑبڑا کر بولا۔ پروفیسر سیورس سنیپ ہیری کے سب سے کم پسندیدہ استاد تھے۔ ہیری بھی سنیپ کا سب سے کم پسندیدہ طالب علم تھا۔ سفاک، طعن آمیز اور

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

سنگدل سنیپ اپنے فریق یعنی سلے درین کے طلباء وطالبات چھوڑ کر باقی تمام طلباء میں ناپسند کئے جاتے تھے۔ وہ سکول میں جادوئی سیال اورادویہ کے بارے میں پڑھاتے تھے۔

''شاید وہ بیمار ہیں!'' رون نے اندازہ لگانے کی کوشش کی۔

''شاید ہوگورٹ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔'' ہیری دھیمے سے بولا۔ ''کیونکہ انہیں ایک بار پھر 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کے عہدے پر تعینات نہیں کیا گیا۔''

''یا پھر انہیں نکال دیا گیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سب لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔'' رون نے جوشیلی آواز میں ہیری سے کہا۔

''یا ہوسکتا ہے!'' ان کے پیچھے سے ایک بہت ٹھنڈی آواز گونجی۔ ''وہ یہ سننا چاہتے ہوں کہ تم دونوں سکول کی ریل گاڑی میں کیوں نہیں آئے؟''

ہیری نے فوراً پلٹ کر دیکھا۔ ٹھنڈی ہوا میں لہراتے ہوئے سیاہ چوغے میں پروفیسر سیورس سنیپ کھڑے تھے۔ ان کی جلد کا رنگ زرد دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی ناک کسی حد تک خمیدہ تھی۔ دونوں کندھوں پر ان کے لمبے سیاہ گھنے اور چیچپے بال دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی آنکھیں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چہرے پر دھیمی اور سفاک مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر سنیپ کا چہرہ دیکھتے ہی ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ اور رون نہایت گھمبیر صورت حال میں پھنس چکے ہیں۔

''میرے پیچھے آؤ......!'' سنیپ نے مختصراً کہا۔

وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہے تھے۔ پھر وہ دونوں پروفیسر سنیپ کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر پُرشور بڑے ہال میں داخل ہوئے جو اس وقت جلتی ہوئی موم بتیوں اور مشعلوں سے روشن دکھائی دے رہا تھا۔ بڑے ہال میں لذیذ اور ذائقہ دار پکوانوں کی خوشبوئیں اُٹھ رہی تھیں، جنہیں محسوس کر کے ان دونوں کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے۔ بڑے ہال میں خاصی گرمائی تھی جو باہر کی سردی سے بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ سنیپ انہیں اس روشن اور گرمائی سے بھرپور ہال میں سے نکال کر دوسری طرف لے گیا۔ سامنے تنگ تاریک اور پتھریلی سیڑھیاں موجود تھیں جو نیچے تہ خانے تک پہنچتی تھیں۔

سنیپ انہیں اپنے ساتھ لئے سیڑھیاں اُترا اور پھر وہ سب راہداری میں بنے بڑے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ سنیپ نے آدھا دروازہ کھول کر ان کی طرف دیکھا۔

''اندر چلو!'' اس کی سرد آواز ان کے رگ وپے میں سرسراتی چلی گئی۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

وہ کانپتے ہوئے قدموں سے سنیپ کے ذاتی دفتر میں داخل ہوگئے۔سیاہ دیواروں پر بڑے بڑے لکڑی کے خانے بنے ہوئے تھے جن میں بہت سے رنگ برنگے سیالوں اور ادویہ سے بھرے ہوئے مرتبان اور بوتلیں پڑی تھیں۔قریب ہی شیشے کے بڑے صندوق رکھے تھے جن میں متحیر کردینے والے نہایت کریہہ صورت جاندار بند تھے۔مگر حقیقت تو یہ تھی کہ ہیری ان چیزوں کی طرف بالکل متوجہ نہیں تھا کوئی اور موقع ہوتا تو شاید وہ ان کے بارے میں ضرور پوچھ بیٹھتا۔اس وقت وہ ان کے نام بھی معلوم کرنا نہیں چاہتا تھا۔آتشدان بجھا ہوا خالی تھا،تاریک دفتر میں خاصی سردی پھیلی ہوئی تھی۔سنیپ نے دروازہ بند کیا اور ان کی طرف دیکھنے کیلئے مڑا۔

''تو......!''انہوں نے دھیمے خشک انداز میں انہیں مخاطب کیا۔''مشہور ہیری پوٹر اور اس کے وفادار،جان چھڑکنے والے دوست ویزلی کو ریل گاڑی سے آنا اچھا نہیں لگا۔یہاں پردھماکے کے ساتھ آنا چاہتے تھے......ہے نا لڑکو!''

''نہیں جناب!ایسا کنگ کراس کے ستون کی وجہ سے ہوا۔وہ......!''

''خاموش!''سنیپ نے ان کی بات کاٹ کر کہا۔

''تم لوگوں نے کار کا کیا کیا؟''اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

رون نے تھوک نگلنے کی کوشش کی۔یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا،جب ہیری کو یہ احساس ہوا ہو کہ سنیپ دل کی باتیں پڑھ سکتے تھے۔ایک پل کے بعد ہیری کو اس کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔سنیپ نے اخبار''روزنامہ جادوگر''ان کے سامنے کھول کر پھیلا دیا۔وہ دونوں اخبار دیکھ کر دنگ رہ گئے تھے اور آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے۔

''تمہیں ماگلوؤں نے اُڑتے دیکھا تھا۔''انہوں نے ناگواری کے عالم میں غرا کر کہا۔

اخبار کی شہ سرخی ان کی نظروں کے سامنے تھی۔

''اُڑنے والی فورڈ انگلیا نے ماگلوؤں کو پریشانی اور حیرت میں مبتلا کر دیا۔''

ہیری اور رون دونوں جھک کر بلند آواز میں خبر پڑھنے لگے۔

''لندن میں دو ماگلوؤں کو پورا یقین ہے کہ انہوں نے ایک پرانی کار کو ڈاکخانے کے اونچے مینار کے اوپر آسمان میں اُڑتے دیکھا ہے...... دوپہر کے وقت نارفوک کے علاقے میں چھت پر اپنے کپڑے پھیلاتی ہوئی خاتون 'مسز ہیٹی بیلس' نے بھی بادلوں میں اُڑتی ہوئی کار کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔مسٹر انگس فلیٹ جو کہ پی بلس کے رہائشی ہیں،انہوں نے قریبی تھانے میں اُڑتی ہوئی کار کے بارے میں اطلاع دی۔چھ یا سات کے قریب ماگلوؤں کو یہ ناقابل یقین منظر دکھائی دیا ہے۔دفتر وزارتِ جادو اس معاملے کی پوری

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

تحقیق کر رہا ہے۔"

ہیری نے رون کی طرف متفکر نظروں سے دیکھا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہارے والد ماگلوؤں کی تیار کردہ اشیاء کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے شعبے میں ملازمت کرتے ہیں۔''سنیپ نے رون کی طرف خشک نظروں سے دیکھا۔ان کے چہرے پر دھیمی سی سفاک مسکراہٹ ابھری۔''اور......انہی کے بیٹے......!''

ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کے پیٹ میں جھومتے درخت کی ایک بڑی شاخ گھستی چلی گئی ہو۔اگر کسی کو یہ پتہ لگ گیا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی کار پر جادو کر کے اسے اُڑنے والی کار میں تبدیل کر دیا تھا تو......اس نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا......!

''باغیچے کی تلاشی لینے کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ہمارے بہت ہی قیمتی اور پرانے درخت کو تم لوگوں نے قابل فکر نقصان پہنچایا ہے۔''سنیپ نے ان کے خوفزدہ چہروں پر اچٹتی نظر ڈالتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔ان کا چہرہ کافی آگے آ چکا تھا۔

''ہم نے درخت کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اس سے کہیں بڑھ کر زیادہ نقصان اس نے ہمیں پہنچایا ہے۔'' رون کے منہ سے لاشعوری پر یہ جملہ پھسلتا چلا گیا۔

''خاموش بدتمیز!'' سنیپ نے گرجتے ہوئے کہا۔''یہ بڑی ہی بدقسمتی کی بات ہے کہ تم لوگ میرے فریق (سلے درین) میں شامل نہیں ہو اور تمہیں سکول سے نکالنے کا فیصلہ کرنا میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔میں جا کر اُن لوگوں کو بلا کر لاتا ہوں جن کے پاس یہ طے کرنے کا پورا پورا اختیار ہے......تب تک تم لوگ یہیں انتظار کرو گے۔''

ہیری اور رون نے سفید ہوتے ہوئے چہروں کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف گھورا۔اب ہیری کی بھوک غائب ہو چکی تھی، اسے انتہا درجے کی نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔اس نے سنیپ کی ڈیسک کے پیچھے رکھے ہوئے شیشے کے صندوق میں پڑے سبز رنگ کے سیال میں تیرتی ہوئی دبلی، چھریری اور سرعت رفتار جاندار پر اچٹتی نظر ڈالی جو اسے بالکل بھلی نہیں لگی۔اسے معلوم تھا کہ سنیپ پروفیسر میک گوناگل کو بلانے گیا تھا جو اس کے فریق 'گری فنڈر' کی منتظمہ تھیں۔ہیری کو ان سے اپنے معاملے میں بہتری کی کوئی توقع نہیں تھی۔وہ سنیپ سے زیادہ اصول پسند تھیں لیکن اس کے باوجود ان میں اعلیٰ درجے کی درشتی بھی پائی جاتی تھی۔

دس منٹ بعد سنیپ لوٹے تو ان کے ہمراہ پروفیسر میک گوناگل بھی تھیں جن کے چہرے پر خاصی ناگواری پھیلی ہوئی تھی۔ہیری نے پروفیسر میک گوناگل کو پہلے بھی کئی بار ناراض دیکھا تھا مگر اس وقت وہ یہ بھول گیا تھا کہ ان کا منہ کتنا پتلا دکھائی دیتا تھا۔اس نے انہیں پہلے کبھی اتنا آگ بگولہ نہیں دیکھا تھا۔انہوں نے اندر آتے ہی اپنی جادوئی چھڑی نکال لی۔ہیری اور رون دونوں ایک قدم پیچھے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہٹ گئے۔ دوسرے ہی پل میں ان کی چھڑی متحرک ہوئی۔ چھڑی کا رُخ خالی آتشدان کی طرف تھا۔ چھڑی کے اشارے سے آتشدان بھڑک کرروشن ہوگیا۔آگ کی گرمی سے کمرے میں پھیلی ہوئی سردی کی شدت میں کمی واقع ہوگئی۔

''بیٹھو!'' پروفیسر میک گونا گل نے خشک لہجے میں کہا۔ وہ دونوں آگ کے قریب رکھی ہوئی کرسیوں پر چپ چاپ بیٹھ گئے۔ آگ کی حدت سے انہیں سکون پہنچا۔

''اب بتاؤ!'' انہوں نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ ان کی عینک پر شعلوں کی چمک پڑ رہی تھی جس کے باعث ان کا چہرہ بڑا خوفناک دکھائی دیا۔

رون نے شروع سے تمام واقعات بتانا شروع کئے جو اس وقت سے شروع ہوتے تھے جب کنگ کراس اسٹیشن کے پتھریلے ستون نے انہیں پلیٹ فارم پر پہنچنے سے روک دیا تھا۔

''......تو پروفیسر! ہمارے پاس کوئی اور صورت باقی نہیں بچی تھی۔ ہم ریل گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتے تھے۔'' رون نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد آخر میں صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔

''تم لوگوں نے ہمیں الّو کے ذریعے پیغام کیوں نہیں بھیجا تھا؟ مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس الّو ہے!'' پروفیسر میک گونا گل نے ہیری سے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

ہیری حیرت کے منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ اب جب انہوں نے یہ بات کہہ دی تھی تو یہ بالکل صاف لگ رہا تھا کہ انہیں یہی کرنا چاہئے تھا۔

''یہ تو میرے...... یہ تو میرے دماغ میں ہی نہیں آیا!'' ہیری سر جھکا کر بولا۔

''بالکل واضح ہے!'' پروفیسر میک گونا گل نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دفتر کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ سنیپ اپنے مسرور چہرے کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو ہیری کو ہوگورٹ کے بوڑھے ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ ہیری کو اپنی سانس بے قابو ہوتی ہوئی محسوس ہوئی، اس کا بدن یکلخت ٹھٹھرا کر رہ گیا۔ ڈمبل ڈور کی خلافِ معمول سنگین نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنی کافی خمیدہ ناک کے نیچے سے انہیں دیکھا۔ ہیری کے من میں اچانک یہ خواہش مچلی کہ کاش اس لمحے بھی وہ جھگڑالو درخت کے حملوں کا شکار ہو رہے ہوتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ کافی دیر تک کمرے میں گہری خاموشی چھائی رہی۔

''وضاحت کیجئے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟'' ڈمبل ڈور نے گہرے لہجے میں پوچھا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہیری سر جھکائے شرم کے مارے پانی پانی ہوا جا رہا تھا اگر وہ غصے کے عالم میں یہ سوال کرتے تو یقیناً ہیری کو ندامت محسوس نہ ہوتی۔اسے ڈمبل ڈور کی آواز میں کسی قسم کی ناراضگی محسوس نہیں ہوئی۔شاید یہی وجہ تھی کہ وہ ڈمبل ڈور سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔ ہیری نے ان کے گھٹنوں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بپتا سنائی۔وہ دھیمے دھیمے انداز میں تمام واقعات انہیں بتاتا رہا۔اس دوران رون بالکل خاموش رہا۔وہ جادوئی کار کی ملکیت والا معاملہ جان بوجھ کر گول کر گیا تھا۔وہ جانتا تھا کہ مسٹر ویزلی کے بارے میں بتانا بالکل مناسب نہیں ہوگا۔اس نے یہ کہانی گھڑی کہ جادوئی کار انہیں اسٹیشن کے باہر پارکنگ میں کھڑی ملی تھی۔اسے یہ معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور اس کے جھوٹ کو جلد ہی پکڑ لیں گے مگر ڈمبل ڈور نے کار کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔جب ہیری نے اپنی بات پوری کر لی تو وہ صرف اپنی نصف چاند والی عینک سے انہیں گھورتے رہے۔کمرے میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

''تو ہم جائیں اور اپنا سامان لے آئیں۔'' رون نے مایوس کن لہجے میں سکوت توڑا۔

''تم یہ کیا کیا کہہ رہے ہو؟'' پروفیسر میک گوناگل نے ناگواری سے پوچھا۔

''آپ ہمیں سکول سے نکال رہے ہیں...... ہے نا!'' رون سر جھکا کر بولا۔

اسی لمحے ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔

''آج نہیں مسٹر ویزلی!'' ڈمبل ڈور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے۔''مگر میں تم دونوں کو اس سنگین غلطی کا بھرپور احساس دلانا چاہتا ہوں جو تم دونوں نے مل کر کی ہے۔میں آج ہی تم دونوں کے والدین کو خط لکھوں گا۔میں تمہیں اس بات سے بھی خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو میرے پاس تمہیں سکول سے نکالنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہوگا۔''

سنیپ کا چہرہ یکدم یوں بگڑ گیا جیسے اس سے کوئی بڑی خوشی چھین لی گئی ہو۔وہ تیزی سے ہیڈ ماسٹر کی طرف گھوما اور گلا کھنکار کر صاف کرتے ہوئے بولا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور! ان لڑکوں نے نابالغ جادوگری کے قوانین کی دھجیاں اُڑا دی ہیں۔ایک پرانے اور بیش قیمت درخت کو بری طرح سے گھائل کر کے اسے گھمبیر نقصان پہنچایا ہے......اس صورتِ حال کا تقاضا یہ ہے کہ......''

''ان لڑکوں کی سزا طے کرنے کا فیصلہ پروفیسر میک گوناگل کے ہاتھ میں ہے،سیورس!'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات بیچ میں اچک لی۔''یہ ان کے فریق (گری فنڈر) میں شامل ہیں اس لئے ہوگورٹ کے اصولوں کے تحت یہ اُن کی ذمہ داری ہیں!'' ڈمبل ڈور یہ کہہ کر پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑے۔''مجھے ضیافت میں واپس جانا ہے،منروا! وہاں مجھے کچھ ضروری اعلان کرنا ہیں...... آؤ سیورس! آج کی ضیافت میں ایک بہت ہی ذائقہ دار کسٹرڈ ٹارٹ شامل ہے جسے میں چکھنا چاہتا ہوں۔''

ضیافت میں شرکت کیلئے پروفیسر سنیپ کا دل قطعی نہیں چاہ رہا تھا مگر ڈمبل ڈور انہیں جبراً ساتھ کھینچتے لے گئے۔ دروازے سے نکلتے وقت ان کی خونخوار نظریں ہیری اور رون پر جمی ہوئی تھیں۔ کمرے میں وہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ تنہا رہ گئے تھے، وہ اب بھی کسی غصیلے عقاب کی طرح ان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

''ویزلی! بہتر ہوگا کہ تم ہسپتال جا کر مرہم پٹی کروالو...... تمہارے زخم سے خون رس رہا ہے۔''

''زیادہ چوٹ نہیں لگی ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا اور اپنی آنکھ کے اوپر کے زخم کو اپنی آستین سے چھپالیا۔ ''پروفیسر! میں اپنی بہن کے انتخاب کی تقریب دیکھنا چاہتا تھا۔''

''انتخاب کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے آگاہ کیا۔ ''تمہاری بہن بھی گری فنڈر میں پہنچ چکی ہے۔''

''یہ بہت اچھا ہوا!'' رون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''چونکہ گری فنڈر کا ذکر نکل آیا ہے تو......'' پروفیسر میک گوناگل کچھ کہنا چاہتی تھیں۔

''پروفیسر! جب ہم نے کار لی تھی تب معیاد شروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے...... اس لئے گری فنڈر کے پوائنٹس کم نہیں ہونا چاہئے...... پلیز!'' ہیری تیزی سے بیچ میں بول پڑا تھا۔ وہ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد تشویشناک نظروں سے پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ دیکھنے لگا۔ انہوں نے اس پر چبھتی ہوئی نگاہ ڈالی۔ ہیری کو اپنی بصارت پر مکمل بھروسہ تھا کہ اس نے لمحہ بھر کیلئے پروفیسر میک گوناگل کے چہرے پر مسکان دیکھی تھی۔ چاہے جو بھی ہو اس وقت ان کا چہرہ کم پتلا دکھائی دے رہا تھا۔

''میں گری فنڈر کے پوائنٹس کم نہیں کروں گی......''

ان کی بات سن کر ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کے من پر سے جیسے کوئی بار ہٹ گیا ہو۔

''لیکن تم دونوں کو سزا ضرور ملے گی۔'' انہوں نے اپنے چشمے کو درست کرتے ہوئے کہا۔

ہیری کو اس موقع پر ایسی توقع نہیں تھی۔ جہاں تک ڈمبل ڈور کے فیصلے کا تعلق تھا کہ وہ مسٹر ڈرسلی کو خط لکھ کر اس بارے میں آگاہ کریں گے تو اس سے ہیری کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مسٹر ڈرسلی کو تو اس بات پر بے حد غصہ آئے گا کہ جھگڑالو درخت نے اس کا کچومر کیوں نہیں نکال دیا تھا۔ پروفیسر نے اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھائی، دونوں کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ پروفیسر میک گوناگل نے سنیپ کی ڈیسک کی طرف چھڑی کا رُخ کرتے ہوئے ہلکا سا اشارہ کیا۔ ڈیسک پر سینڈوچز کی بڑی پلیٹ، چٹنی کے دو پیالے اور یخ بستہ کدو کے رس کا ایک بڑا جگ کھٹک کی سی آواز کے ساتھ ظاہر ہو گیا۔

''تم لوگ یہیں پر کھالو اور پھر سیدھے اپنے کمرے میں جاؤ! مجھے بھی ضیافت میں شامل ہونا ہے۔'' پروفیسر نے تحکمانہ لہجے میں

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

کہا۔ وہ چلتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئیں۔ دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہو چکا تھا۔ اسی وقت رون کے منہ سے سیٹی کی تیز آواز نکلی۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر سینڈوچ کو جھپٹ کر اُٹھا لیا۔

''مجھے لگا تھا کہ آج ہمارا بستر یقیناً گول ہو جائے گا۔'' رون نے سینڈوچ کھاتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے اپنا پیٹ بھر لینا چاہتا تھا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا......'' ہیری نے بڑھ کر ایک سینڈوچ اُٹھایا۔

''تم نے دیکھا کہ آج ہماری قسمت کتنی خراب تھی؟'' رون کا منہ بھرا ہوا تھا۔ ''فریڈ اور جارج نے پانچ چھ بار کار اُڑائی ہو گی مگر انہیں آج تک کسی ماگل نے نہیں دیکھا......اور ہم پہلی ہی بار میں کئی ماگلوؤں کو دکھائی دے گئے۔'' رون سینڈوچ کو بڑے ندیدے پن سے چبا رہا تھا۔ ہیری نے اس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔

''ہم لوگ پتھریلے ستون سے کیوں نہیں نکل پائے؟'' رون نے اچانک پوچھا جس پر ہیری نے کندھے اچکائے۔ ''ہمیں اب سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانا ہو گا۔'' وہ کدو کے جوس کا گھونٹ حلق سے اتار کر بولا۔ ''کاش ہم ضیافت میں جا سکتے......!''

''وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہم اپنی حرکت کی نمائش دوسروں کے سامنے کریں۔'' رون نے اپنی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''اور وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھیں کہ لوگ یہ سوچیں کہ کار اڑا کر سکول آنا کوئی فخر اور تعریف کی بات ہے۔''

وہ دونوں سینڈوچ اُٹھاتے رہے اور کھاتے رہے، پلیٹ ہر بار خود بخود سینڈوچ سے بھر جاتی تھی۔ یہی حال چٹنی اور جوس کا تھا۔ جب وہ جی بھر کر اپنا پیٹ بھر چکے تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اسی وقت پلیٹ اور دوسرا سامان خود بخود ڈیسک سے غائب ہو گیا۔ ہیری اور رون کو تمام دن کی مسافت سے جو تکلیف پہنچی تھی اس کا تقاضا یہی تھا کہ وہ چپ چاپ بستر میں گھس کر سو جاتے۔ وہ دونوں سنیپ کے دفتر سے باہر نکلے اور گری فنڈر کے مخصوص ہال کی طرف بڑھ گئے۔ یہ راستے ان کیلئے اجنبی نہیں تھے۔ وہ تنگ راہداریوں سے ہوتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف چل دیئے۔ پورے قلعے میں گہرا سکوت طاری تھا جیسے وہاں کوئی رہتا ہی نہ ہو۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے ضیافت ختم ہو چکی ہو اور سب لوگ اپنے اپنے بستروں میں جا چکے ہوں۔ وہ متحرک زندہ تصویروں اور آہنی عسکری لباس میں ملبوس عظیم مجسموں کے قریب سے گذرے۔ وہ پتھر کی تاریک اور تنگ سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ گری فنڈر کے مخصوص ہال کے مقابل پہنچ گئے تھے اس جگہ پر کسی دروازے کا نام و نشان نہیں تھا۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی آئل پینٹنگ ٹنگی ہوئی تھی جس میں ایک فربہ اندام جادوگرنی براجمان دکھائی دے رہی تھی، اس نے ریشمی گلابی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ ہیری اور رون دونوں اسے دیکھ رہے تھے۔

''پہچان بتاؤ!'' اچانک تصویر کی فربہ جادوگرنی نے سرد لہجے میں کہا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''ار!!!'' ہیری کی زبان لڑکھڑا سی گئی۔ وہ دونوں اس بات سے قطعی آگاہ نہیں تھے کہ نئے سال میں گری فنڈر کے طلبا و طالبات کیلئے کون سی پہچان مقرر کی گئی ہے۔ تمام فریق کے مخصوص ہالوں میں داخلے کیلئے کوئی نہ کوئی پہچان مقرر تھی جو کہ ان فریقوں کے مانیٹر کو ہی معلوم ہوتی تھی۔ وہ مانیٹر اپنے ہم جماعتوں کو یہ پہچان بتاتے تھے۔ ایسا اس لئے تھا کہ کوئی فریق، دوسرے فریق کے مخصوص ہالوں میں نہ جاسکے اور نہ کسی قسم کی شرارت کا امکان پیدا ہو۔ ہیری اور رون کار سے سکول پہنچے تھے، بڑے ہال سے سنیپ کے دفتر میں اور وہاں سے مخصوص ہال کے سامنے...... ان کی ابھی تک اپنے کسی مانیٹر سے ملاقات نہیں ہو پائی تھی اس لئے انہیں پہچان بالکل معلوم نہیں تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔ شاید بدقسمت دن گزر چکا تھا اس لئے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ اسی لمحے انہیں اپنے پیچھے سیڑھیوں پر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ دونوں جلدی سے پلٹ کر دیکھنے لگے۔ آنے والا چہرہ ان کیلئے شناسا تھا جسے دیکھتے ہی دونوں کے چہرے کھل اُٹھے۔ وہ ہرمائنی گرینجر تھی جو ان کی صورت دیکھ کر دوڑتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔

''تو تم لوگ یہاں ہو!...... تم لوگ اب تک کہاں تھے؟ بہت مضحکہ خیز قسم کی افواہیں سننے کو مل رہی تھیں...... کچھ لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ تمہیں اُڑتی ہوئی کار سکول سے ٹکرانے کی وجہ سے نکال دیا گیا ہے......!'' ہرمائنی ان پر جھپٹتے ہوئے بولتی چلی گئی۔

''دیکھو! ہم اب تک سکول میں ہی ہیں، ہمیں یہاں سے نکالا نہیں گیا۔'' ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ رون بھی سر ہلا کر ہیری کی تائید کر رہا تھا۔

''تم کہیں......!'' ہرمائنی کا چہرہ حیرت سے پھیلتا چلا گیا۔ ''کہیں یہ تو نہیں کہنا چاہ رہے ہو کہ تم یہاں کار اُڑا کر پہنچے ہو۔'' اس کی آواز پروفیسر میک گوناگل جیسی گھمبیر لگ رہی تھی۔

''لیکچر دینا بند کرو اور ہمیں صرف یہ بتاؤ کہ نئی پہچان کیا ہے؟'' رون اکتا کر بولا۔

''پہچان تو 'ویٹل برڈ' ہے۔'' ہرمائنی نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''لیکن یہ ہمارا موضوع نہیں ہے......!'' ہرمائنی کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا تھا۔ پہچان سنتے ہی تصویر والی موٹی عورت نے انہیں اندر جانے کی اجازت دے دی۔ ہلکے سے ارتعاش کے ساتھ تصویر کا چوکھٹا اپنی جگہ سے ہٹتا چلا گیا جیسے وہ دروازے کا کوئی پٹ ہو۔ گری فنڈر کے مخصوص ہال کا خفیہ راستہ کھل چکا تھا۔ ان کے سامنے ایک بڑا گول سوراخ تھا جو زمین کافی اونچا تھا۔ دوسرے ہی لمحے کمرے کے اندر سے بھرپور تالیوں کی گونج سنائی دینے لگی۔ وہ تینوں ششدر کھڑے کھلے سوراخ سے اندر کا منظر دیکھ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے گری فنڈر کے تمام طلبا و طالبات ابھی تک جاگ کر ان کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ گری فنڈر کا مشترکہ ہال چھوٹے بڑے افراد سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ مشترکہ ہال کی سبھی کرسیاں پُر تھیں۔ کچھ لڑکے ترچھی بڑی میز کے اوپر بیٹھے تھے اور باقی سب زمین کے قالین پر آلتی پالتی مارے ہوئے تھے۔ ہیری اور رون ابھی سوراخ میں

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

چڑھنے کی تیاری کررہے تھے کہ سوراخ کے اندر سے کئی ہاتھ نکلے اوران دونوں کو یوں اندر کھینچتے ہوئے لے گئے جیسے وہ کھلونے ہوں۔ ہرمائنی باہر ہی کھڑی رہ گئی تھی۔ اسے اپنی مدد آپ سوراخ میں چڑھ کراندر داخل ہونا پڑا۔

''بہت خوب! لاجواب!'' لی جورڈن مسرت آمیز لہجے میں چیخا۔ ''کمال کردیا تم نے! ہوگورٹ میں کیا شاندار آمد ہے؟ کار اُڑا کرآئے اور سیدھے جھگڑالو درخت پرٹکرادی۔ لوگ یقیناً اسے برسوں تک فراموش نہیں کر پائیں گے۔''

''تم نے بہت اچھوتا کام کیا ہے!'' پانچویں سال میں پڑھنے والے ایک طالب علم نے ھیری کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ گذشتہ پورا سال ایک ہی فریق میں ساتھ رہنے کے باوجود اس سے ھیری کی ایک بار بھی بات چیت نہیں ہو پائی تھی۔ رون اور ھیری کو یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ کون ان کے شانے تھپتھپاتا رہا اور کون ان کی کمر ٹھونکتا رہا۔ وہ سب باری باری اسے کوئی نہ کوئی جملہ ضرور کہتے رہے۔ ہال کا منظر کچھ ایسی تصویر پیش کررہا تھا جیسے ھیری اور رون کوئی ناقابل تسخیر معرکہ انجام دے کر کامیاب لوٹے ہوں۔ اسی دوران فریڈ اور جارج بھیڑ میں سے دھینگا مشتی کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

''تم نے ہمیں واپس کیوں نہیں بلایا؟'' جارج نے شکوہ کرتے ہوئے پوچھا۔ رون اپنے بھائیوں کی شکل دیکھ کرنادم سا ہوگیا اور اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ اس نے ہمت کرکے اپنے کھسیانے چہرے پر دانتوں کی نمائش کرنے کی کوشش کی۔ ھیری کو اپنے فریق کے تمام ساتھیوں کے چہروں پر خوشی دکھائی دے رہی تھی اچانک اس کی نظروں میں ایک صورت ایسی بھی آئی جو بالکل خاموش اور الگ تھلگ تھی۔ اس کا چہرہ صاف چغلی کھا رہا تھا کہ وہ قطعی خوش نہیں ہے۔ شاید اسے ھیری اور رون کی آمد ناگوار گزر رہی تھی۔ وہ 'پرسی' تھا جو سال اوّل کے نئے آنے والے طلبا کے سروں کے اوپر سے انہیں غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ھیری کو یوں لگا کہ وہ قریب آنے کی کوشش کررہا ہے۔ ھیری نے رون کی پسلیوں میں انگلی چبھوکر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ رون نے اس کی طرف دیکھا تو ھیری نے پرسی کی طرف اشارہ کردیا۔ پرسی کا بگڑا چہرہ دیکھ کررون کو فوراً پتہ چل گیا کہ وہ اس کے فعل پرخوش نہیں ہے۔

''تم لوگوں کو اپنے کمروں میں جانا چاہئے! تم یقیناً تھک گئے ہوگئے اور آرام کرنا چاہو گے۔'' پرسی نے بلند آواز میں چیخ کر سب کو ہدایت کی کیونکہ وہ مانیٹر بھی تو تھا۔

ھیری اور رون ساتھیوں سے رخصت لیتے اوران کے بیچ میں سے راستہ بناتے ہوئے اس دروازے کی طرف جانے کی کوشش کرنے لگے جو اوپر جانے والی سیڑھیوں کا راستہ تھا۔ یہ سیڑھیاں چونکہ بلند مینار کے اندر واقع تھیں اس لئے یہ گھومتے ہوئے انداز میں اوپر جاتی تھیں جن کے اطراف میں طلبا اور طالبات کے الگ الگ کمرے بنے ہوئے تھے۔

''شب بخیر!'' ھیری ہرمائنی کی طرف دیکھ کر بولا۔ ہرمائنی تیوریاں چڑھائے ان دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

تھی۔ہال میں پرسی کے بعد یہ دوسرا چہرہ دکھائی دیا جو غصے میں تھا۔وہ دونوں بڑی جدوجہد کے بعد دروازے کی دوسری سمت پہنچنے میں بالآخر کامیاب ہوگئے۔ یہ الگ بات تھی کہ دروازے کے پیچھے سے اب بھی نجانے کتنے ہاتھ ان کی کمر پر تھپکیاں دے رہے تھے۔ سیڑھیاں خالی پا کر وہ دونوں تیزی سے چڑھتے چلے گئے۔ وہ اوپر پہنچے اور آخرکار اپنے پرانی خواب گاہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئے جو گذشتہ برس کی بیتی یادیں لئے ان کا منتظر تھا۔کمرے کے دروازے پر 'سال دوئم' کا بڑا اسائن بورڈ آویزاں تھا۔وہ دونوں اپنے جانے پہچانے گول شکل کے خوابگاہ میں داخل ہوئے۔جس میں پانچ مسہری دار پلنگ لگے ہوئے تھے جن پر سرخ مخملی پردے لٹک رہے تھے۔کمرے میں اونچی اور تنگ کھڑکیاں تھیں۔ان کے صندوق وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور ان کے بستر کے قریب رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”میں جانتا ہوں کہ مجھے اس سب پر خوش نہیں ہونا چاہئے مگر......!“ اس نے ہیری کی طرف ملزمانہ نظروں سے دیکھا اور پھر دانت نکالنے لگا۔رون غیر متوقع استقبال سے سرشار تھا۔اس سے پہلے رون اپنی بات پوری کرتا،جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھلا اور سال دوئم کے تین طلبا اندر داخل ہوئے۔ان کے بستر بھی اسی خواب گاہ میں لگے ہوئے تھے۔ان میں سیمس فنی گن،ڈین تھامس اور نیول لانگ باٹم شامل تھے۔

”ناقابل یقین......مجھے تو ابھی تک یہ سب خواب لگ رہا ہے۔“سیمس نے دیدے گھماتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔

”بہت عمدہ!“ ڈین نے ہنستے ہوئے کہا۔

”حیرت انگیز!تم نے یہ سب کیسے کرلیا؟“ نیول نے دہشت زدہ چہرے کے ساتھ پوچھا۔

ہیری کے ضبط کا پیمانہ اب ٹوٹ گیا اور وہ بھی رون کی طرح کھسیانا ہوکر دانت نکالنے لگا۔ بدقسمت دن گزر چکا تھا، کار کا تھکا دینے والا سفر اپنے خاتمے کے ساتھ جن مصیبتوں کو لایا تھا وہ ایک ایک کرکے ٹل گئی تھیں۔گری فنڈر کے ساتھیوں نے انہیں جس طرح خوش آمدید کہا تھا وہ اپنی جگہ خوشگوار سہی مگر اسے پانے کیلئے دونوں نے کئی بار اپنا خون سکھانا پڑا تھا۔البتہ ضیافت میں شرکت کا غم اپنی جگہ برقرار تھا۔

☆☆☆

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

چھٹا باب

نئے استاد کا کمال

اگلی صبح ہیری بے حد سنجیدہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر ڈمبل ڈور نے اسے گذشتہ دن کی حرکت پر مسرور دیکھا تو وہ بہت ناراض ہوں گے۔ لیکن عجیب اتفاق تھا کہ یہ صبح ہیری کیلئے کچھ اچھی ثابت نہیں ہوئی، بڑے ہال میں ناشتے کے دوران ہی بدقسمتی کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ وہ دن بادلوں بھرے آسمان کے ساتھ بڑے بوجھل انداز میں نمودار ہوا تھا۔ سکول کے چاروں فریق اپنی اپنی طویل میزوں کے گرد بیٹھے ہوئے تھے جو ہال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لمبی تھیں۔ میزوں پر فالودے سے بھرے پیالے، تلی ہوئی نرسالمن مچھلی کی پلیٹیں، سلائس کے بڑے بڑے ڈھیر، انڈوں کے آملیٹ اور گوشت کے بھنے پارچے دلکش انداز میں سجے رکھے تھے۔ ہیری اور رون وقت پر گری فنڈر کی میز پر پہنچ گئے۔ وہ دونوں ہرمائنی کے پاس اگلی سمت میں بیٹھ گئے۔ اُس کے ہاتھ میں 'خون آشاموں کے ہمراہ خطرناک سمندری سیاحت' نامی کتاب کھلی ہوئی تھی۔ ہرمائنی نے اسے دودھ کے جگ کے ساتھ ٹیک دی اور ناشتے کے دوران اسے پڑھتی رہی۔ پہلی بدقسمتی یہ ہوئی کہ جب ہیری اور رون اس کے پاس بیٹھے تو اس نے ان پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور بڑے سرد اور روکھے لہجے میں 'صبح بخیر' کہا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ہرمائنی ابھی تک رات کی بات پر ناراض ہے۔ اُسے اُڑتی ہوئی کار میں بیٹھ کر ان کی ہوگورٹ میں آمد بے حد ناگوار گزری تھی اور باقی کسر گری فنڈر کے طلباء و طالبات نے نکال دی تھی جو دیر تک اس کی تعریفیں کرتے رہے۔ سامنے بیٹھے ہوئے نیول لانگ باٹم نے پُرجوش انداز میں ہیری کا استقبال کیا۔ نیول لانگ باٹم گول چہرے والا بھولا بھالا لڑکا تھا جس کے ساتھ اکثر حادثے رونما ہوتے رہتے تھے۔ ہیری نے ابھی تک کسی ایسے بھلکڑ انسان کو نہیں دیکھا تھا جس کا حافظہ نیول سے زیادہ خراب ہو۔

''خطوط پہنچنے کا وقت ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دادی میرا وہ سب سامان ڈاک کے ذریعے بھجوا دیں گی جو میں ساتھ لانا بھول گیا ہوں۔'' نیول نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے مسکرا کر سر ہلایا اور فالودے کا پیالہ اُٹھایا اور چمچہ ڈال کر کھانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ چند ہی لقمے لے پایا تھا کہ بڑے ہال

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کے اونچے روشندانوں سے پروں کے پھڑ پھڑانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں الّو بڑے ہال میں نمودار ہوگئے اوران کی تیز کلکاریاں سنائی دیں۔ ہیری کو یہ منظر بڑا بھلا لگ رہا تھا۔الّو بڑے ہال کی چھت کے تلے دکھائی دینے والے مصنوعی آسمان میں منڈلا رہے تھے۔ وہ اپنے اپنے مطلوبہ طالب علم کی طرف بڑھتے اوراس پر فضا ہی سے خط اور چھوٹے چھوٹے پیکٹ پھینک دیتے۔سب بچے منتظر نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ شاید ان کے والدین نے بھی کوئی خط یا کوئی پیکٹ ان کیلئے بجھوایا ہو۔ایک بڑا اورصحت مند الّو نیول کی طرف بڑھا اورایک بڑا پیکٹ اس نے نیچے پھینک دیا جو نیول کے سرآ ٹکرایا۔ ہیری سمجھ گیا کہ اس میں یقیناً وہ سامان ہوگا جس کا تذکرہ وہ تھوڑی دیر پہلے کر رہا تھا۔ نیول پیکٹ کوابھی کھولنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ ایک بڑی اوربھوری رنگ کی چیز ہرمائنی کے پاس رکھے ہوئے دودھ کے جگ میں آ گری۔ ایک چھپاکے کی آواز کے ساتھ جگ کا سارا دودھ چھلکا اور ہرمائنی اورہیری کے کپڑوں پر گر گیا۔وہ دونوں اس ناگہانی آفت سے اچھل پڑے تھے۔

''الّو کا پٹھا!'' رون کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔اس نے آگے جھک کر اپنا ہاتھ جگ میں ڈالا اوردودھ میں لتھڑے ہوئے الّو کی ٹانگ پکڑ کر باہر نکالا۔اس نے اسے میز پر ڈال دیا۔ ہرمائنی اورہیری دونوں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔'ایرل' بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔اس کے دونوں پنجے آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے تھے۔ایرل میں چونچ میں ایک سرخ رنگ کا لفافہ دبا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو دودھ میں بھیگ چکا تھا۔

''ارے نہیں......!'' رون کا چہرہ یکا یک فق پڑ گیا۔

''کچھ نہیں ہوا......وہ ابھی زندہ ہے!'' ہرمائنی نے اپنی انگلی کے ناخن سے ایرل کو تھوڑا سا پرے ہٹاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

ہیری کی نظریں بے سدھ پڑے ایرل پر جمی ہوئی تھیں۔

''مجھے ایرل کی کوئی فکر نہیں......میں تو اُسے دیکھ کر پریشان ہوں۔'' رون دھیمے سے بولا۔اس کی انگلی چوری چوری سرخ رنگ کے لفافے کی طرف اشارہ کرنے لگی جو ایرل کی چونچ میں دبا ہوا تھا۔ نجانے کیا بات تھی کہ ہیری کو یہ لفافہ کچھ عجیب اور خوفناک سا محسوس ہو رہا تھا۔رون اور نیول دونوں لفافے کی طرف ایسی دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی بھی پل لفافہ کسی دھماکے کے ساتھ پھٹ جانے کا خدشہ ہو۔

''بات کیا ہے......؟'' ہیری ابھی تک لفافے کا راز سمجھ نہیں پایا تھا۔

''انہوں نے مجھے غصے سے بھرا غل غپاڑہ بھیجا ہے......!'' رون سہمی ہوئی آواز میں بولا۔

''رون بہتر ہوگا کہ تم اسے جلدی سے کھول لو۔'' نیول سہمی ہوئی آواز میں بولا۔''اگر تم نے اسے کھولنے میں تاخیر کر دی تو نتیجہ بڑا

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

بھیانک برآمد ہوگا۔ میری دادی نے ایک بار مجھے غل غپاڑہ بھیجا تھا اور میں نے اُسے نظرانداز کر دیا تھا اور پھر......وہ بڑا بھیانک ثابت ہوا۔'' ہیری نیول کو خوف کے مارے تھوک نگلتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور رون کی حالت بھی اچھی نہیں تھی، اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔ ہیری نے الجھی ہوئی نگاہوں سے لفافے کو دیکھا۔

''یہ غل غپاڑہ کیا ہوتا ہے......؟'' ہیری نے ایک لمحے کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

رون کا انداز ایسا تھا جیسے اس ہیری کی بات ہی نہ سنی ہو۔ اس کی آنکھیں چوڑی ہوتی دیکھ کر ہیری کی نظریں ایک بار لفافے پر آن رُکی۔ لفافہ الّو کی چونچ میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اس کے ایک کنارے سے سرخ رنگ کا دُھواں نکلنے لگا۔ ہیری نے ایسا خط پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''اسے کھول لو......ورنہ کچھ ہی دیر میں یہ طوفان برپا کر دے گا۔'' نیول دہشت زدہ انداز میں جلدی سے چیخ کر بولا۔ اس کا چہرہ فق پڑتا جا رہا تھا۔

رون نے کانپتا ہوا ہاتھ آگے بڑھایا اور بمشکل لفافہ بے سدھ ایرل کی چونچ سے کھینچ کر نکالا اور میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے لفافے کو چاک کیا تو نیول نے جلدی سے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ اگلی ساعت میں ہیری سمجھ چکا تھا کہ نیول نے ایسا کیوں کیا تھا؟ ایک لمحے کیلئے اسے یوں لگا جیسے اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا ہو۔ ایک تیز سنسناتی ہوئی آواز ہال میں گونج اُٹھی جیسے وہ کسی اسپیکر سے نکل رہی ہو۔ تمام ہال کی نظریں ان کی طرف اُٹھ گئیں۔ لفافہ رون کے ہاتھوں سے چھوٹ کر میز پر گر گیا۔ چیختی ہوئی آواز کی گرج سے میز کے برتن تھرتھرانے لگے اور لفافے سے دھول کا ایک بڑا مرغولہ نکل کر چھت تک پھیل چکا تھا۔ دھول کے مرغولے میں اب مسز ویزلی کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے رون کی ماں کی برستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بدتمیز!......کار چرا کر لے گئے۔ اگر تمہیں سکول سے نکال بھی دیا جاتا تو بھی مجھے حیرانگی نہیں ہوتی۔ جب تک تم میری گرفت نہیں آتے، تب تک خیریت مناؤ۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم نے آنے والے خوفناک نتائج کے بارے میں ذرا سا بھی سوچا ہوگا۔ کار کو غائب دیکھ کر مجھے اور تمہارے ڈیڈی کو کتنی پریشانی ہوئی ہوگی اس کا بھی تمہیں کچھ احساس نہیں ہوا ہوگا۔''

مسز ویزلی کی آواز ان کی موجودگی کی آواز سے سوگنا بلند اور چیختی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ اس وجہ سے میز پر رکھی ہوئی پلیٹیں اور چمچے بری طرح سے کھڑ کھڑانے لگے۔ چیختی ہوئی آواز بڑے ہال کی پتھریلی دیواروں سے ٹکرا کر کان پھاڑ گونج پیدا کر رہی تھی۔ بڑے ہال کے سبھی لوگ تجسس سے گردنیں اونچی کر کے دیکھ رہے کہ یہ غل غپاڑہ کس کے نام آیا ہے؟ رون تو شرمندگی کے مارے اپنی کرسی میں نیچے کی طرف گھسا بیٹھا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا اور ہیری اور ہرمائنی کو صرف میز کے کنارے پر اس

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کے سر کے بال ہی دکھائی دے رہے تھے۔

’’کل رات کو ُڈمبل ڈور‘ کا خط آیا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ تمہارے ڈیڈی کو شرم کے مارے اب کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ ہم نے تمہیں ایسی تربیت تو نہیں دی تھی کہ تم ایسی بدتہذیبی کا مظاہرہ کرنے لگو......تمہاری اور ہیری دونوں کی جان بھی جا سکتی تھی!‘‘

ہیری کو پہلے سے یقین ہو چکا تھا کہ اس کا نام بھی ضرور آئے گا اور یہ اس کی توقع کے مطابق ہوا تھا۔ ہیری نے بہت کوشش کی کہ وہ طمانیت کا مظاہرہ کر سکے کہ اسے اس چیختی ہوئی آواز کی کوئی پرواہ نہیں ہے مگر ایسا کرنا بے حد دشوار لگ رہا تھا۔

’’تم نے بے حد غلط کام کیا لڑکے!......دفتر میں تمہارے ڈیڈی سے کڑی پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ اب اگر تم نے ایک بھی غلط قدم اُٹھایا تو ہم کان پکڑ کر تمہیں سکول سے سیدھے گھر لے جائیں اور کیا کریں گے؟ یہ تم سمجھ سکتے ہو......!‘‘

مسز ویزلی کی آواز کا تسلسل ٹوٹ گیا اور ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔ عکس اب غائب ہو چکا تھا۔ لفافہ یکدم بھڑک اُٹھا، آگ کے شعلوں نے اسے آناً فاناً جلا کر راکھ میں بدل ڈالا۔ ہیری اور رون دونوں ایسے سمٹے بیٹھے تھے جیسے کوئی طوفانی لہر ابھی ابھی ان کے اوپر سے گزر گئی ہو۔ ہال میں کچھ لوگوں کے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اگلے چند لمحوں میں ہال میں دھیرے دھیرے گفتگو کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا۔ سب غل غپاڑہ کی آمد فراموش کر چکے تھے۔

ہرمائنی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ’خون آشاموں کے ہمراہ خطرناک سمندری سیاحت‘ کو بند کیا اور پھر رون کے سر کی طرف دیکھا جو ابھی تک میز کے نیچے منہ کئے دبکا بیٹھا تھا۔

’’رون میں نہیں جانتی کہ تم کیا امید کر رہے تھے مگر......!‘‘

ہرمائنی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ رون نے جلدی سے سر اُٹھایا اور اس کی بات کاٹ کر فوراً بولا۔

’’مجھ سے یہ بات ہرگز مت کہنا کہ میں نے حرکت ہی ایسی کی تھی یہ سزا ملتی۔‘‘

ہیری نے بدمزگی کے عالم میں اپنا فالودے کا پیالہ میز پر پرے کھسکا دیا۔ وہ ندامت کی آگ میں سلگ رہا تھا۔ ان کی حماقت کے سبب سے دفتر وزارت میں مسٹر ویزلی سے پوچھ گچھ کی اطلاع اس کیلئے بڑی تکلیف دہ تھی۔ مسز ویزلی اور مسٹر ویزلی نے گرمیوں کی تعطیلات میں اسے اپنے گھر میں رکھا، اس کی عمدہ خاطر مدارت کی، اسے پیار دیا، اسے اپنا سمجھا اور کبھی مسٹر ڈرسلی کی طرح ماتھے پر شکن نہیں ڈالی......مگر اس نے انہیں کیسا پھل لوٹایا؟ اس کی وجہ سے وہ پریشانی میں مبتلا ہو کر رہ گئے۔ اگر مسٹر ویزلی کی ملازمت ختم ہو گئی تو......!

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری کو اس بارے میں گہرائی سے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی بڑی میز کے پاس آ گئیں اور انہوں نے گری فنڈر کے مانیٹروں کو جماعتوں کے اوقات کا ضمیمہ تھما دیا۔ ان میں تمام تفصیل درج تھی کہ طلبا و طالبات نے کس ترتیب سے نصابی سرگرمیاں انجام دینا تھیں۔ مانیٹروں نے ٹائم ٹیبل کے ضمیمے تمام طلبا و طالبات میں تقسیم کرنا شروع کر دیئے۔ یہ مرحلہ کچھ ہی دیر میں ختم ہو گیا۔ ہیری نے ضمیمے میں نظر دوڑائی تو اسے معلوم ہوا کہ اسے ابھی 'جڑی بوٹیوں سے آگاہی' کی جماعت میں پہنچنا ہے جو کہ دوسرے فریق 'ہفل پف' کے ہمراہ پڑھائی جا رہی ہے۔ رون، ہیری اور ہرمائنی تینوں بڑے ہال سے اکٹھے باہر نکلے۔ وہ باغیچے میں گزرتے ہوئے ہریالی گھروں کے سامنے پہنچ گئے جہاں جڑی بوٹیوں کے بارے میں پڑھائی شروع ہونے والی تھی۔ ہریالی گھر میں بڑی مقدار میں طرح طرح کے جادوئی پودے رکھے جاتے تھے۔

کم از کم غل غپاڑے کا ایک فائدہ تو ضرور ہوا تھا۔ ہرمائنی جو گزشتہ رات سے ان دونوں سے خفا تھی اور سرد مزاجی کا مظاہرہ کر رہی تھی، اس کا رویہ بدل چکا تھا۔ شاید اس نے یہ سوچ کر اپنی ناراضگی ختم کر دی تھی کہ ان کے کئے کی کافی سزا انہیں غل غپاڑے کی صورت میں مل چکی تھی۔ اس کا سابقہ انداز لوٹ آیا اور وہ ان دونوں سے باتیں کر رہی تھی۔

جب وہ لوگ ہریالی گھر کے قریب پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ باقی تمام بچے باہر کھڑے ہو کر پروفیسر سپراؤٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ تینوں بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے انہیں پروفیسر سپراؤٹ صحن عبور کرتی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کے ساتھ پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ بھی تھا۔ پروفیسر سپراؤٹ کے دونوں ہاتھوں میں پٹیاں بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اچانک ہیری کی نظر دور دکھائی دینے والے جھگڑالو درخت کی طرف اُٹھ گئی۔ ندامت اور پشیمانی کی لہر اس کے پورے وجود کو سنسنانے لگی۔ جھگڑالو درخت کی کئی شاخوں پر بڑی بڑی پٹیاں بندھی صاف دکھائی دے رہی تھیں، جو اس کے شدید زخمی ہونے کا ثبوت دے رہی تھیں۔

پروفیسر سپراؤٹ ایک گول مٹول چہرے والی پستہ قامت جادوگرنی تھیں جو اپنے اُڑتے ہوئے بالوں پر ہمیشہ پیوند لگی چوڑی ٹوپی پہنے رکھتی تھیں۔ عام طور پر ان کے کپڑے ہمیشہ مٹی سے لت پت دکھائی دیتے تھے۔ ہیری اکثر سوچتا تھا کہ اگر آنٹی پٹونیا ان کے ناخن دیکھ لیتیں تو یقیناً بے ہوش ہو چکی ہوتیں۔ پروفیسر سپراؤٹ کا حلیہ آج بھی روایتی دکھائی دے رہا تھا جبکہ ان کے ساتھ پروفیسر گلڈرائے نہایت بیش قیمت اور بے داغ فیروزی لباس میں ملبوس دکھائی دیا ان کے کندھوں سے نیچے گرتی ہوئی چادر ہوا میں لہرا رہی تھی۔ ان کے سر پر سنہری دھاریوں والا ہیٹ صحیح انداز میں جما ہوا دکھائی دیا جس کے پہلوؤں میں ان کے خوبصورت بال نہایت چمک رہے تھے۔

''اوہ!......ہیلو!'' گلڈرائے لک ہارٹ نے تمام طلباء پر نظر ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ''پروفیسر سپراؤٹ کو بس یہ دکھا رہا تھا کہ

جھگڑالو درخت کا علاج کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ مگر تم لوگ یہ مت سمجھنا کہ مجھے جڑی بوٹیوں کے بارے میں ان سے زیادہ علم ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ مجھے اپنی سیاحت میں بہت سے عجیب پودے دیکھنے کا موقع ملا ہے......''

''بچو!'' پروفیسر اسپراوٹ نے گلڈرائے کی بات کاٹ کر کہا۔'' آج ہم ہریالی گھر نمبر تین میں چلیں گے۔'' عموماً ان کا ہنستا مسکراتا چہرہ ہی دیکھنے کو ملتا تھا اور ان کی خوش مزاجی سے سبھی واقف تھے مگر آج ان کا رویہ کچھ بدلا سا دکھائی دے رہا تھا اور وہ کچھ چڑ چڑی سی لگ رہی تھیں۔

طلبا آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ انہیں ہریالی گھر نمبر تین میں جانے کیلئے کہا گیا تھا کیونکہ پہلے وہ سب ہریالی گھر نمبر ایک میں ہی سبق لیتے تھے۔ان کے خیال میں انہیں ہریالی گھر نمبر دو میں سبق لینا تھا۔کچھ طلبا یہ جانتے تھے کہ ہریالی گھر نمبر تین میں بے حد دلچسپ اور خطرناک پودے رکھے جاتے تھے۔ پروفیسر اسپراوٹ نے اپنی کمر پر بندھی بیلٹ سے ایک بڑی چابی نکالی اور ہریالی گھر نمبر تین کے دروازے کا تالا کھولنے لگیں۔ ہیری کے نتھنوں سے گیلی مٹی کی بھینی مہک، کیمیائی کھاد کی تیز بو اور ہریالی گھر میں دکھائی دینے والے دیوہیکل چھتریوں جتنے بڑے پھولوں کی جھنجھنا دینے والی خوشبو کی آمیزش کا جھونکا ٹکرایا۔ وہ دیوہیکل پھول چھت سے نیچے جھول رہے تھے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کے پیچھے اندر جانے ہی والا تھا کہ دروازے پر کھڑے گلڈرائے نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا راستہ روک لیا۔

''ہیری! میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں!'' گلڈرائے نے مڑ کر اندر دیکھا اور بولا۔'' پروفیسر اسپراوٹ! اگر ہیری دو منٹ دیر آئے تو آپ برا تو نہیں منائیں گی؟'' پروفیسر اسپراوٹ کے چہرے پر ناگواری سی پھیلنے لگی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتیں، گلڈرائے لک ہارٹ جلدی سے بول پڑا۔'' تو میں اسے اپنے ساتھ کچھ دیر کیلئے لئے جاتا ہوں۔'' اگلی ساعت میں گلڈرائے نے ہریالی گھر کا دروازہ لگ بھگ بند کر ڈالا۔ اب وہ دونوں دروازے کی اوٹ میں کھڑے تھے۔

''ہیری!'' گلڈرائے نے اسے مخاطب کیا۔ ان کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جس کے باعث ان کے سفید موتیوں جیسے دانت چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ہیری......ہیری......ہیری!'' گلڈرائے نے ان کے نام کی تکرار کی۔ ہیری پریشانی اور حیرانگی کا شکار کھڑا کچھ نہیں بول پایا۔ اسے چپ دیکھ کر وہ خود ہی بول پڑے۔

''جب مجھے پتہ چلا......ظاہر ہے یہ سب میری نادانی تھی۔ مجھے اب بے حد پچھتاوا ہو رہا ہے۔ دل کرتا ہے کہ خود کو اس کی کڑی سزا دوں......!''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہیری کے پلے کچھ نہیں پڑا کہ آخر وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟ وہ ابھی تک یہ بھی سمجھ نہیں سکا تھا کہ گلڈرائے کس بارے میں بات کر رہا ہے؟ وہ ابھی یہ سوال کرنے ہی والا تھا......

''میں نہیں جانتا کہ مجھے اس سے بڑا جھٹکا کب لگا تھا۔ ہوگورٹ میں کار اُڑا کر آنا......ظاہر ہے میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ ایک میل دور سے ہی بات سمجھ میں آ رہی تھی ہیری...... ہیری...... ہیری!'' وہ یکدم جھنجھلایا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری بس ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کہ چپ رہتے ہوئے بھی گلڈرائے کسی نہ کسی طرح اپنے چمکتے ہوئے دانتوں کی نمائش کرنے کے فن سے پوری طرح آشنا تھا۔

''میں نے تمہیں شہرت کا ذائقہ چکھایا تھا...... ہے نا ہیری! اب تمہیں شہرت پانے کی عادت ہوگئی ہے۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔ تمہاری تصویر میرے ساتھ اخبار کے صفحہ اوّل پر شائع ہوئی تھی اور دوبارہ اخبار میں چھپنے کیلئے تم نے ذرا سا صبر نہیں کیا!'' گلڈرائے نے ہیری پر چوٹ کی۔ ہیری پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔

''نہیں...... پروفیسر! دیکھئے!'' ہیری بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ بولنا چاہتا تھا۔

''ہیری، ہیری، ہیری!'' گلڈرائے نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر اسے قریباً جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں! یہ فطری عمل ہے کہ شہرت کا ذائقہ ایک بار منہ کو لگ جائے تو وہ بڑھتا جاتا ہے۔ تم اگر کسی نرالے کام سے کچھ اور شہرت حاصل کر لو تو اس میں تمہارا نہیں تمہاری فطرت کا دخل ہوگا۔ چونکہ یہ احساس میری کوتاہی کی وجہ سے تمہارے اندر بیدار ہوا ہے اس لئے میں خود کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ نہ میں تمہاری تصویر کو اخبار کے صفحہ اوّل کی زینت بننے دیتا اور نہ آج یہ واقعہ پیش آتا......بہر حال یہ تو ہونا ہی تھا۔ دیکھو ہیری! تم نے اُڑنے والی کار کا استعمال کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ یہ لوگوں میں اپنی پسندیدگی بڑھانے کیلئے قطعی اچھا فعل نہیں تھا۔ اس سے تمہیں مقبولیت نہیں نفرت ملی ہے...... تمہیں تھوڑا انتظار کرنا چاہئے! ٹھیک ہے...... تم جب کچھ بڑے ہو جاؤ گے تو تمہارے پاس کھلا وقت ہوگا ایسی تمام چیزوں کیلئے...... ہاں ہاں! میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو؟ 'لک ہارٹ' کیلئے یہ ٹھیک ہے......وہ تو پہلے سے ہی ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ جادوگر ہے۔'' ایک لمحہ کا توقف کرتے ہوئے وہ دوبارہ بولا۔ ''لیکن جب میں بارہ سال کا تھا تو میں اتنا ہی ناچیز تھا ہے جتنے کہ آج تم ہو بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ میں تم سے بھی زیادہ غیر معروف تھا۔ میرا مطلب ہے کہ کچھ لوگوں نے تمہارے بارے میں سن رکھا ہے...... ہے نا! تم جانتے ہو کس کے معاملے میں؟......'' اس نے ہیری کے ماتھے پر موجود لہراتی ہوئی برق کے نشان کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں جانتا ہوں کہ یہ میری اپنی خواہش تو نہیں ہے کہ میں ہفت روزہ 'جادوگرنی' کی طرف سے دیا جانے والا دلکش متبسم مسکراہٹ کا بے مثال اعزاز پانچ مرتبہ جیتوں لیکن حقیقت میں ایسا ہی ہے۔ ہیری! یہ محض

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

شروعات ہیں...... یہ سب شروعات کے علاوہ اور کچھ نہیں!''

انہوں نے ہیری کو خوش ہوکر آنکھ ماری اور وہاں سے چل دیئے۔ کچھ پل تک تو ہیری دم بخود کھڑا رہا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے تو ہریالی گھر میں ہونا چاہئے۔ اس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے اندر داخل ہوگیا۔ پروفیسر اسپراؤٹ ہریالی گھر کے بالکل وسط میں ایک ڈیسک کے ڈھانچے کے پیچھے کھڑی تھیں۔ ڈیسک پر لگ بھگ بیس مختلف رنگوں کے کانوں پر چڑھانے والے چرمی بند کے جوڑے پڑے ہوئے تھے۔ جب ہیری چلتا ہوا رون اور ہرمائنی کے پاس پہنچا اور ان دونوں کے درمیان جگہ بنا کر کھڑا ہوگیا تو پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

''آج ہم نربط نرسنگوں کے بارے میں سیکھیں گے کہ انہیں زمین میں کیسے بویا جاتا ہے۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ نربط نرسنگے کی کارکردگی کیا ہوتی ہے؟'' پروفیسر نے دریافت کیا۔

یہ بات کسی کیلئے بھی حیرت انگیز نہیں تھی کہ ہرمائنی کا ہاتھ سب سے پہلے ہوا میں لہرانے لگا۔ پروفیسر سپراؤٹ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کیا۔

''نربط نرسنگے یا من ڈریکرا...... ہر اس فرد کیلئے فائدہ ثابت ہوتے ہیں جو کسی جادوئی کلمے سے بے حس ہوکر اپنے تمام حواس کھو بیٹھتا ہے۔ یہ ان لوگوں کو بھی فائدہ دیتے ہیں جنہیں تاریک شیطانی جادو کے ذریعے بے کار کر دیا جاتا ہے اس کے علاوہ یہ ان لوگوں کیلئے بھی مفید ہیں جن کی ہیئت کو نقصان پہنچا کر انہیں اصل حالت سے کسی دوسری حالت میں تبدیل کر دیا گیا ہو۔ یہ ان تمام لوگوں کے حواس وقویٰ بحال کر کے انہیں دوبارہ صحت مند اور پہلے جیسا بنا دیتے ہیں۔'' ہرمائنی یوں بولتی چلی گئی جیسے اسے جڑی بوٹیوں کی پوری کتاب زبانی یاد ہو۔

''لاجواب!'' پروفیسر کی مسرت آمیز آواز گونجی۔ ''گری فنڈر کو دس پوائنٹس دیئے گئے۔ نربط نرسنگے زیادہ تر زہر زائل کرنے والے سیال اور ادویہ میں استعمال کئے جاتے ہیں...... مگر یہ بے حد خطرناک بھی ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کون بتا سکتا ہے؟''

جب ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر اُٹھا تو وہ ہیری کی عینک سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

''نربط نرسنگوں کی آواز بے حد خوفناک ہوتی ہے، اس سے سامنے موجود شخص کی فوری موت بھی ہوسکتی ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔

''بالکل ٹھیک!'' پروفیسر سپراؤٹ نے مسکرا کر کہا۔ ''گری فنڈر کیلئے مزید دس پوائنٹس! ہمارے پاس جو نربط نرسنگے موجود ہیں وہ ابھی شیرخوار ہیں۔ اس لئے زیادہ فکر کی بات نہیں۔''

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ڈیسک کے قریب رکھے ہوئے گملوں کی طرف پروفیسر نے اشارہ کیا۔ تمام طلبا کی نظریں اس طرف اُٹھ گئیں۔ کچھ طلبا آگے بڑھ کر ان گملوں کی طرف دیکھنے لگے۔ ان گملوں میں تیز ارغوانی سبزی مائل گچھے دار چھوٹے پودے لگے دکھائی دے رہے تھے جو قریباً سو سے زائد تھے۔ وہ اپنی شکل وصورت کے لحاظ سے عام سے پودوں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری تعجب بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھنے میں مشغول تھا کیونکہ ہرمائنی کی 'تیز اور خوفناک چیخ' والی تشریح اس کے پلے نہیں پڑ پائی۔ اس کی بات کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ اس نے من میں سوچا۔

"تمام لوگ اپنے اپنے کانوں پر چرمی بند پہن لیں۔" پروفیسر کی آواز گونجی۔

تمام طلبا تیزی سے ڈیسک کی طرف بڑھے اور ان چرمی بندوں کو اُٹھانے کی کوشش کرنے لگے جو گلابی اور روئیں دار نہیں تھے۔ ان کی کوشش کسی قدر چھینا جھپٹی میں بدلنے لگی۔

"جب میں تم سے کانوں پر چرمی بند پہننے کیلئے کہوں گی تو اچھی طرح سے دیکھ لینا کہ تم لوگوں نے کانوں کو پوری طرح محفوظ کر لیا ہے۔" پروفیسر کی تیز آواز ہریالی گھر میں سنائی دی۔ "جب انہیں اتارنا موزوں ہوگا تو میں تمہیں انگلی اُٹھا کر اشارہ کردوں گی۔ اس سے پہلے کوئی بھی اپنے کانوں سے چرمی بند نہیں اتارے گا...... سمجھ گئے سب لوگ! تو اب کانوں پر چرمی بند چڑھا لو۔ فوراً......"

ہیری نے اپنا چرمی بند کانوں پر پہن کر اسے تھپتھپا کر تسلی کی کہ وہ صحیح طرح سے کانوں کو ڈھک رہا ہے یا نہیں۔ ہیری نے آواز سننے کی کوشش کی مگر اس کی سماعت بالکل بند ہو چکی تھی۔ پروفیسر سپراؤٹ نے اپنے کانوں پر گلابی رنگ کا روئیں دار چرمی بند پہننا۔ اپنے دونوں بازو اوپر چڑھائے۔ ایک گچھے دار پودے کو کس کر پکڑا اور زور سے گملے میں باہر کھینچا۔ ہیری کے منہ سے اسی وقت حیرت بھری چیخ نکل گئی، چرمی بندوں کی وجہ سے وہ کسی کو سنائی نہیں دی تھی۔

پروفیسر سپراؤٹ کے ہاتھوں میں پودے کا بالائی حصہ پکڑا ہوا تھا۔ جونہی انہوں نے اسے زور لگا کر باہر کھینچا تو اس کی جڑیں زمین سے باہر نکل آئیں۔ ہیری جڑوں کو دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔ وہ کسی بدصورت اور کمزور شیر خوار بچے کی طرح دکھائی دے رہی تھیں جس کے جسم پر بے حد جھریاں پڑی ہوں۔ اس کے بازو اور ٹانگیں بھی صاف دکھائی دے رہی تھیں جو لمبے ریشوں کی طرح اطراف میں بکھری ہوئی تھیں۔ سر پر بالوں کی جگہ لمبی لمبی اور پتلی شاخیں موجود تھیں جن سے سبز پتے اور ننھے ننھے پھول پیوستہ تھے۔ جڑوں والا بدشکل بچہ کیچڑ میں لت پت تھا اور بے حد بھیانک نظر آ رہا تھا۔ وہ بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ اس کی جلد دھبوں والی تھی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے پھیپھڑوں کا پورا زور لگا کر چیخ رہا تھا۔ جڑوں کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر ہیری کو کسی قدر اندازہ ہوا کہ جیسے وہ بری طرح سے رو رہا ہو۔ ایک تیز اور بھیانک آواز ہریالی گھر میں گونج رہی تھی۔ چرمی بند پہننے کے باوجود ہیری کو اس کی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

چیخیں دماغ کی چولیں ہلاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ سب طلبا کے چہرے سہمے اور دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر نے قریب زمین میں کھودے ہوئے گڑھے میں اس کی جڑوں کو ڈالا اور جلدی جلدی اس میں کیمیائی کھادملی سیاہ رنگ کی مٹی ڈالنے لگیں۔ ان کے ہاتھ بڑی مہارت سے چل رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں جڑوں والا بچہ گڑھے کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے بالوں والی شاخیں اور پتے زمین سے اوپر نکلے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اس کام سے فارغ ہو کر پروفیسر نے اپنے دونوں ہاتھ اپرن سے صاف کئے اور اپنی انگلی اُٹھا کر سب کو چرمی بند اتارنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے بھی اپنے چرمی بند کانوں سے اتار لئے۔

''چونکہ نربط نرسنگے ہمارے بیج ہوتے ہیں اس لئے ان کی چیخیں جان لیوا ثابت نہیں ہوتیں۔ لیکن انہیں بڑی احتیاط کے ساتھ زمین میں بونا چاہئے تاکہ ان کی فصل کو نقصان نہ پہنچ سکے۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ وہ بالکل مطمئن دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی نہیں تھی کہ انہوں نے کوئی دشوار کام کیا ہو۔ وہ اب پودے کے گرد پانی ڈال رہی تھیں تاکہ مٹی اچھی طرح سے بیٹھ جائے اور نربط نرسنگوں کو زمین میں اجنبیت محسوس نہ ہو!

''البتہ یہ ضرور ہے کہ ان کی چیخیں سن کر کچھ لوگ کئی گھنٹوں کیلئے بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم سب لوگ سکول میں واپسی کے بعد پہلے ہی دن ہوش میں رہنا چاہو گے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرتے وقت اپنے چرمی بند ٹھیک طرح سے پہنے رہنا۔ جب انہیں زمین میں بونے کا سلسلہ شروع کیا جائے گا تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گی۔''

پروفیسر سپراؤٹ اپنے کام سے فارغ ہو چکی تھیں۔ وہ بالکل سیدھی کھڑی تھیں۔

''ہریالی گھر میں دائیں طرف گڑھے کھدے ہوئے ہیں۔ ہر گڑھے پر چار چار لوگ ساتھ ہوں گے۔ یہاں پر بہت سارے گملے رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں اُٹھا کر گڑھوں کے پاس لے جایئے اور بالکل ویسا ہی کیجئے جیسا ابھی آپ نے دیکھا ہے...... البتہ 'تین تسکولا' کے زہریلے ریشوں سے جڑے باریک اور نوکیلے دانتوں سے ہوشیار رہئے کیونکہ یہ کاٹنے میں ذرا سی دیر نہیں کرتے۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے گڑھے کے قریب ایک نوکدار گہرے سرخ رنگ پودے کو ایک تیز تھپکی مارتے ہوئے کہا جس نے اپنے لمبے نوکیلے دانت جلدی سے اندر کھینچ لئے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ تین تسکولا پروفیسر کی بے خبری کا اندازہ کرنے کے بعد دھیمے دھیمے انداز میں ان کے کندھوں کے اوپر بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی جب اکٹھے آگے بڑھے اور ان کے ساتھ ہفل پف فریق کا ایک گھنگھریالے بالوں والا طالب علم شامل ہو گیا۔ ہیری کو اس کی صورت دیکھی بھالی لگی مگر وہ اس کے نام سے واقف نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ کبھی گفتگو کا موقع بھی نہیں میسر آیا تھا۔ وہ خوش دلی سے بڑھا اور ہیری کے ساتھ جوشیلے انداز میں ہاتھ ملایا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’میرا نام ’جسٹن فنچ فلیچ لے‘ ہے۔ ظاہر ہے میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو؟ مشہور ھیری پوٹر! اور آپ ہیں ہرمائنی گرینجر۔ ہر موضوع میں شاندار کارکردگی اور اوّل مقام۔ اور رون ویزلی! وہ اُڑنے والی کار یقیناً تمہاری ہی تھی۔‘‘ وہ ان تینوں سے باری باری ہاتھ ملاتے ہوئے بولا۔ یہ الگ بات تھی کہ ہرمائنی کا چہرہ تعریف سن کر دمک اُٹھا تھا۔ رون اس کا تبصرہ سن کر قطعی نہیں مسکرایا۔ ظاہر ہے غل غپاڑے کی فلک شگاف آواز ابھی تک اس کے کانوں کے پردوں پر دستک دے رہی تھی۔

’’لک ہارٹ بھی بہت کمال کی شخصیت رکھتا ہے...... ہے نا۔‘‘ جسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ گڑھے میں ڈریگن کے گوبر کی ملغوبہ کھاد ڈال رہا تھا۔ ’’غضب کے شجاع ہیں۔ کیا تم لوگوں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں؟ اگر مجھے ٹیلی فون بوتھ میں بھیڑیائی انسان نے گھیر لیا ہوتا تو میں یقیناً خوف کی شدت سے ہی مر چکا ہوتا...... مگر انہوں نے بروقت اپنی حاضر دماغی سے کام لیا اور نہایت ناگہانی حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری...... بہت ہی شاندار!‘‘

’’تم لوگوں کو پتہ ہے کہ مجھے ’ایٹن‘ میں بھی داخلہ مل رہا تھا مگر میں بتا نہیں سکتا کہ وہاں جانے کے بجائے یہاں آ کر میں کتنا خوش ہوں! ظاہر ہے ماں اس فیصلے پر تھوڑا ناراض ہوئی تھیں مگر جب میں نے انہیں لک ہارٹ کی کتابیں پڑھائیں تو انہیں یہ سمجھ میں آ گیا کہ خاندان میں پوری طرح تربیت یافتہ جادوگر کا ہونا کتنا فائدہ مند ہو سکتا ہے......‘‘

وہ خاصا باتونی معلوم ہوتا تھا۔ انہیں مزید گفتگو کرنے کا موقع نہیں مل پایا کیونکہ پروفیسر کی ہدایت پر سب لوگوں نے ایک بار پھر کانوں پر چرمی بند چڑھا لئے تھے۔ اب انہیں اپنے اپنے نربط نرسنگوں کے پودوں پر مکمل توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ پروفیسر سپراؤٹ نے پودوں کی بوائی کا کام نہایت آسانی سے کر کے دکھایا تھا لیکن یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ نربط نرسنگوں کو اپنا پوشیدہ بدصورت جسم باہر نکالنا بالکل اچھا نہیں لگتا تھا مگر یہ بھی حقیقت تھا کہ ایک بار گملوں سے باہر نکل کر انہیں دوبارہ زمین میں واپس داخل ہونا بھی بالکل پسند نہیں تھا۔ جونہی طلبا نے انہیں گملوں سے باہر نکالا تو وہ پیچ و تاب کھانے لگے، وہ بری طرح سے طلبا کو اپنی چھوٹی چھوٹی نوکیلی تیز دھار ٹانگوں سے لاتیں اور گھونسے مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کچھ نربط نرسنگوں نے تو دانت کچکچاتے ہوئے کاٹنے کی بھی کوشش کی۔ ایک نربط نرسنگے کو گملے سے نکال کر زمین میں بونے کیلئے ھیری کو بھرپور جدوجہد کرنا پڑی، وہ دس منٹ بعد اپنی کوشش میں پوری طرح کامیاب ہوا۔ چھٹی کا گھنٹی بجنے تک سب کی طرح ھیری بھی بری طرح سے پسینے میں نہایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ اور بازو کھاد ملی سیاہ مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔ درد کے مارے اس کا پورا جسم جھنجھنا رہا تھا۔ جسم کے کئی حصوں پر نربط نرسنگے گہری ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ایسا صرف ھیری کے ساتھ نہیں ہوا تھا بلکہ شاید ہی کوئی طالب علم ایسا ہو جسے نربط نرسنگے سے ضرب نہ لگی ہو۔ ھیری چھٹی ہوتے ہی تھکے ماندے قدموں سے ہریالی گھر سے نکلا اور بڑے ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ ہر کوئی جلدی جلدی اپنے جسم پر

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

لگی گندگی سے نجات پانا چاہتا تھا کیونکہ 'تبدیلی ہیئت' کی جماعت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی تھی۔ گری فنڈر کے طلباء تیزی سے ہاتھ منہ دھو کر کمرہ جماعت کی طرف بھاگنے لگے۔

پروفیسر میک گوناگل کی جماعت میں ہمیشہ بہت محنت کرنا پڑتی تھی مگر آج کی پڑھائی خاص طور پر مشکل دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے گذشتہ سال کی پڑھائی میں تبدیلی ہیئت کے بارے میں جو کچھ سیکھا تھا، اس کی مشق نہ کرنے کے باعث وہ سب اس کے دماغ سے کافور ہو چکا تھا۔ اس کی وجہ مسٹر ڈرسلی کی سختی تھی جنہوں نے اس کا تمام جادوئی نصاب چھڑی سمیت سیڑھیوں تلے گودام میں بند کر ڈالا تھا۔ اسے ایک بھونرے کو بٹن میں تبدیل کرنے کا مظاہرہ کرنا تھا۔ اس کا سارا وقت بھونرے کو پکڑنے کی کوشش میں ہی ضائع ہو گیا کیونکہ وہ ایک جگہ ٹکنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ کبھی میز کے اس کنارے پر تو کبھی میز کے دوسرے کنارے پر کود جاتا۔ اس کی رفتار بڑی تیز تھی جو ہیری کے بس سے باہر دکھائی دیتی تھی۔

رون کو تو اس سے بھی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس نے اپنی ٹوٹی ہوئی جادوئی چھڑی کو مانگی ہوئی شفاف ٹیپ سے جوڑ تو لیا تھا مگر ایسا لگتا تھا کہ جیسے چھڑی کو گہرا نقصان پہنچا ہے جو محض مرمت سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ جب رون اسے گھما کر جادوئی کلمات پکارتا تو وہ اچانک چرچرانے اور چنگاریاں نکالنے لگتی تھی۔ وہ جب بھونرے کو بٹن میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا تو جادوئی چھڑی میں سے سرمئی رنگ کا دھواں نکلنے لگتا جس کی تعفن زدہ بدبو کسی سڑے انڈے جیسی تھی۔ دھوئیں کے مرغولے کی اوٹ میں بھونرے کو دیکھنا کجا...... وہ یہ دیکھنے میں بھی ناکام ہو جاتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اچانک اس کا منہ کھلا رہ گیا کیونکہ جب دھوئیں کا بادل چھٹا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا بھونرا اسی کی کہنی تلے آ کر پس گیا تھا۔ میز پر اس کا کچومر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔ آنکھیں چراتے ہوئے اسے ایک نئے بھونرے کی فرمائش کرنا پڑی۔ پروفیسر میک گوناگل کو اس کی حرکت بے حد ناگوار گزری۔

دوپہر کے کھانے کیلئے بجنے والی گھنٹی کی آواز سن کر ہیری کی جان میں جان آئی۔ وہ ہر یالی گھر کی کڑی محنت والی جماعت کے بعد...... بھونرے کو پکڑنے کی اعصاب شکن کوشش کے باعث بدحال ہو چکا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے اس کا دماغ کسی اسفنج کی طرح نچوڑ لیا گیا ہو۔ تمام طلبا ایک قطار میں کمرہ جماعت سے باہر نکل گئے۔ ہیری اور رون دونوں جماعت میں اکیلے رہ گئے تھے۔ رون سخت جھنجلاہٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا اور اپنی جادوئی چھڑی کو ڈیسک پر بری طرح پٹخ رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''گھامڑ...... ناکارہ...... بیکار چیز!''

اسی وقت اس کی جادوئی چھڑی سے پٹاخے کی طرح دھماکوں کی زوردار آوازیں نکلنے لگیں۔ ہیری نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر ساکت کر دیا۔

’’گھر خط لکھ کر نئی چھڑی منگوالو......!‘‘

’’ہاں......ہاں! کیوں نہیں......اور وہاں سے ایک اور غل غپاڑہ چلا آئے گا کہ ’تمہاری ہی غلطی کی وجہ سے جادوئی چھڑی ٹوٹی ہے......اب بھگتو!‘‘ رون نے اپنی ماں کے غصیلے لہجے کی نقل اتار کر کہا۔ وہ اب اپنی چھڑی بستے میں ٹھونسنے لگا۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے اور کھانے کیلئے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ کھانے کی میز پر رون کی مزاج اور بھی بگڑ گیا جب ہرمائنی نے بڑے فخر کے ساتھ تبدیلی ہیئت کی جماعت میں بنایا ہوا اپنا ایک بڑا کوٹ کا بٹن دکھایا جو بھونرے سے کوٹ بٹن میں بدل چکا تھا۔

’’آج دوپہر کے بعد کون سی جماعت میں حاضر ہونا ہوگا؟‘‘ ہیری نے بدمزگی سے بچنے کیلئے موضوع بدلتے ہوئے دریافت کیا۔

’’تاریک جادو سے محفوظ رہنے کا فن!‘‘ ہرمائنی جلدی سے بولی۔

رون نے جھپٹ کر ہرمائنی کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ٹائم ٹیبل کا ضمیمہ لے لیا۔

’’تم نے ٹائم ٹیبل کے ضمیمے پر لک ہارٹ کی تمام جماعتوں کے چاروں طرف دل کا نشان کیوں بنایا ہوا ہے؟‘‘ رون جلدی سے منہ بسورتا ہوا بولا۔ ہرمائنی نے اس کے ہاتھوں سے اپنا ٹائم ٹیبل کا ضمیمہ واپس چھین لیا۔ اس کا چہرہ غصے کے مارے سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری نے ان کے معاملے میں مزید دخل اندازی دینا مناسب نہیں سمجھا۔ پھر انہوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا اور کچھ ہی دیر میں وہ باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر کیلئے ہیری کو سکون ملا تھا جس کی وجہ سے تکان کے آثار معدوم پڑ گئے۔ آسمان پوری طرح بادلوں میں گھرا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی پتھر کی سیڑھی پر بیٹھ گئی اور بستے میں سے کتاب ’خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت‘ نکال کر اس کے مطالعے میں غرق ہوگئی۔ اس کا چہرہ کتاب کی جلد کے پیچھے چھپ چکا تھا۔ ہیری اور رون اس کے قریب بیٹھ کر چند منٹوں تک کیوڈچ کے بارے میں گپ شپ لگاتے رہے۔ اچانک ہیری کو ایسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے ٹکٹکی باندھ کر مسلسل دیکھ رہا ہے۔ اس نے چونک کر سر اُٹھایا تو اسے چند قدموں کے فاصلے پر وہ چھوٹا چوہے جیسے بالوں والا لڑکا دکھائی دیا جسے اس نے گزشتہ رات کو تقریب انتخاب میں بولتی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ گم صم کھڑا ہیری کو ایکا ایک دیکھے جا رہا تھا۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے یوں لگا جیسے وہ اسے دیکھنے پر پتھر کے بت میں بدل گیا ہو۔ اس کے ہاتھ میں معمولی قسم کا مالگلوؤں والے کیمرے جیسی کوئی چیز دکھائی دی۔ جیسے ہی ہیری نے اس کی طرف دیکھا تو گھبرا سا گیا اور اس کا چہرہ فق دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے اسے سر سے قریب آنے کا اشارہ کیا۔

’’کک......کیسے ہیں ہیری پوٹر؟ میرا نام ’کولن کریوی‘ ہے۔‘‘ وہ قریب آتے ہوئے ہانپتے اور غیریقینی کے عالم میں بولا۔ ’’میں بھی گری فنڈر میں ہوں۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ صحیح رہے گا اگر میں آپ کی ایک تصویر کھینچ لوں۔‘‘ اس نے اپنا کیمرا بلند کرتے ہوئے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کہا۔

''تصویر؟'' ہیری نے تعجب سے آنکھیں جھپکائیں۔

''تاکہ میں یہ ثابت کرسکوں کہ سکول میں میں آپ سے ملا ہوں۔'' کولن نے کچھ قریب ہوتے ہوئے رازداری سے کہا۔ ''میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ سب نے مجھے بتادیا ہے کہ 'تم جانتے ہو کہ کون؟' نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تھی۔ تو تم کس طرح بچ گئے تھے۔ کسی طرح وہ غائب ہوگیا اور کس طرح تمہارے ماتھے پر اب بھی بجلی جیسا نشان ہے۔'' اس کی آنکھیں ہیری کے ماتھے پر موجود نشان پر جمی ہوئی تھیں۔ ''اور میرے ساتھ کمرے میں رہنے والے ایک لڑکے کا کہنا ہے کہ اگر میں کیمرے سے فلم نکال کر صحیح سیال میں اسے دھونے میں کامیاب ہوگیا تو تصویر متحرک ہوجائے گی۔'' کولن نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے بے قراری سے کانپتی ہوئی گہری سانس اپنے نتھنوں میں اتاری۔ ''یہاں پر نہایت مناسب اور شاندار روشنی ہے...... ہے نا! مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ میں جو عجیب حرکتیں کیا کرتا تھا وہ جادو سے وابستہ ہیں۔ جب مجھے پہلی بار ہوگورٹ کا خط ملا تو پھر مجھے سمجھ آیا کہ وہ سب کیا تھا؟ میرے ڈیڈی گوالے ہیں۔ انہیں بھی اس خط پر یقین نہیں آپایا۔ میں سکول تو آگیا ہوں مگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہوگورٹ سکول بچوں کو داخلہ دینے کیلئے ایسی 'مصنوعی کشش' پیدا کردیتا ہے جس سے بچے وہیں جانے کی ضد کرتے ہیں۔ میں متحرک تصویریں گھر بھیج کر انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہوگورٹ میں واقعی جادوئی تعلیم ہی دی جاتی ہے...... یہ تصویریں یقیناً عمدہ ہی ہونا چاہئیں۔ کیا میں آپ کی ایک تصویر اتارلوں؟''

کولن نے ہیری کی طرف ملتجیانہ نگاہوں سے دیکھا۔

''اگر آپ کے دوست یہ تصویر کھینچنے کی تکلیف گوارا کرلیں تو میں بھی تصویر میں آپ کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہوں...... اور پھر جب تصویر ڈھل جائے گی تو آپ اس پر مجھے اپنا آٹوگراف دینا پسند کریں گے؟''

''آٹوگراف والی تصاویر...... تم اب اپنی تصویروں پر آٹوگراف بھی دینے لگے ہو پوٹر!''

ایک چبھتی ہوئی تیز آواز صحن میں گونج اُٹھی۔ سب نے اس طرف دیکھا تو وہاں ڈریکو ملفوائے استہزائیہ نگاہوں کے ساتھ کھڑے پایا جو نجانے کس لمحے وہاں آدھمکا تھا۔ وہ کولن کے بالکل عقب میں آکر رُک گیا تھا اور اس کا نکلتا ہوا سر کولن کے عقب میں دکھائی دے رہا تھا۔ ڈریکو کے آس پاس لمبے چوڑے اور بدمعاش شکل کے دو لڑکے کھڑے تھے جو اس کے فریق کے ساتھی اور گہرے وفادار تھے۔ یہ 'کریب' اور 'گوئل' تھے۔

''براہ کرم! سب لوگ قطار بنالیجئے۔ مشہور ہیری پوٹر...... اپنے آٹوگراف والی تصویریں بانٹ رہا ہے۔'' ڈریکو نے چیختی ہوئی

آواز میں کہا۔صحن میں موجود سب لوگ چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ڈریکو اب اپنے دوستوں کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور قریب سے گزرنے والوں طلباء کو ہاتھ کے اشارے سے متوجہ کرنے لگا۔

''میں نہیں بانٹ رہا ہوں......خاموش ہو جاؤ مل فوائے!'' ہیری نے غصے کو بمشکل دباتے ہوئے کہا۔اس کے ہاتھوں کی مٹھّیاں تن سی گئیں۔

''تمہارا چہرہ کچھ زیادہ ہی سرخ دکھائی دے رہا ہے ہیری پوٹر!'' ڈریکو ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں سکوڑ کر بولا۔'' لگتا ہے کہ تمہیں ہسپتال میں اپنا چیک اپ کروالینا چاہئے کہیں طبیعت زیادہ نہ بگڑ جائے۔''

''آپ کے اندر حسد کی بو محسوس ہو رہی ہے!'' کولن اپنی گردن موڑ کر بولا۔اس کا پورا قد کریب کے گھٹنے سے اوپر نہیں اُٹھتا تھا۔

''حسد؟'' ڈریکو مل فوائے آنکھیں گھماتا ہوا بولا۔''مگر کس سے؟ میں اپنے ماتھے پر ایک گندا سا نشان نہیں برداشت کر سکتا۔میں نہیں مانتا کہ دماغ پر زخم ہونے پر کوئی خاص بن جاتا ہے۔یہ سب لوگوں کے ذہن کا فتور ہے اور کچھ نہیں!'' ڈریکو مل فوائے زیادہ بلند نہیں بولا تھا کیونکہ صحن میں موجود تمام طلبا اپنا کام چھوڑ کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور غور سے ان کی بات چیت سننے کی کوشش کر رہے تھے۔کریب اور گوئل دونوں ٹھٹھے لگاتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

''مل فوائے گھونگے کھاؤ!'' رون نے غصے سے کہا۔کریب نے یکا یک ہنسنا بند کر دیا اور اس کا چہرہ ناگواری سے چوڑا ہو گیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست ہو گئیں اور وہ جوڑوں سے پٹاخے چھوڑنے لگا۔اس کا چہرہ بڑا خطرناک معلوم ہوتا تھا۔

''تمہیں خبردار رہنا چاہئے ویزلی!......زیادہ بہتر یہی ہو گا کہ تم خواہ مخواہ اس بکھیڑے میں مت پڑو،کہیں ایسا نہ ہو ایک اور غل غپاڑہ تمہارے نام نہ آجائے یا پھر تمہاری ماں یہاں سکول میں آئے اور تمہیں کان سے پکڑ کر گھر واپس لے جائے۔'' ڈریکو نے آنکھیں نکال کر اسے تنبیہ کی ڈریکو کی کٹیلی طنز پر کریب اور گوئل نے قہقہہ لگایا۔ڈریکو نے پھر رون کی ماں کی نقل اُتارتے ہوئے تیکھی، مہین اور چبھتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اب اگر تم نے ایک بھی غلط قدم اُٹھایا......''

قریب کھڑے ہوئے سلے درین فریق کے پانچویں سال کے طلبا ڈریکو کے انداز پر کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ہیری اور رون کیلئے اپنے غصے پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔

''ویزلی کو تمہارے آٹو گراف والی تصاویر ضرور پسند آئیں گی پوٹر! وہ انہیں اپنے گھر کے افراد سے زیادہ قیمتی سمجھ کر ان کی حفاظت کرے گا۔'' ڈریکو مل فوائے نے اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے تلخ لہجے میں ایک اور جملہ پھینکا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''مل فوائے!'' رون کی برداشت جواب دے چکی تھی وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنے پہلو سے ٹیپ لگی جادوئی چھڑی نکال لی۔ عین اسی لمحے ہرمائنی نے اپنی کتاب 'خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت' جھٹکے سے بند کر دی اور ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''ادھر دیکھو!''

''کیا ہو رہا ہے...... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری اور رون کو پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ بڑی سرعت رفتاری سے ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ اس کا فیروزی سرخی مائل چوغہ ہوا کے دوش پر دلکش انداز میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''آٹوگراف والی تصویریں کون دے رہا ہے؟'' گلڈرائے نے سختی سے پوچھا۔

ہیری نے کچھ کہنے کیلئے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ گلڈرائے نے جلدی سے اپنا دایاں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر دباؤ ڈالا۔ اس سے پہلے ہیری دوبارہ اپنی بات کہنے کی کوشش کرتا گلڈرائے بول پڑا۔

''یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی...... ہم ایک بار پھر مل گئے ہیری!''

گلڈرائے آگے بڑھ کر ہیری کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہو گیا۔ ان کے قریب ہی صنوبر کا درخت تھا۔ وہ ہیری کو دھکیلتا ہوا وہاں لے گیا اور دانت دکھاتے ہوئے مسکرایا۔ ڈریکو مل فوائے موقع پا کر وہاں سے کھسکنے میں کامیاب ہو چکا تھا شاید اسی لئے ہیری کو وہ دکھائی نہیں دیا۔ ڈریکو نے اس کی تذلیل میں حد کر ڈالی تھی۔ غصے کے مارے اس کا بدن کانپ رہا تھا اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

''چلو کولن کریوی!'' گلڈرائے لک ہارٹ نے ننھے کولن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ تم ہم دونوں کی تصویر بناؤ...... ہم دونوں اس پر اپنے اپنے دستخط کریں گے...... جلدی کرو اچھے بچے!''

کولن کیلئے یہ صورت حال بے حد غیر متوقع تھی۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں اپنا کیمرہ سیدھا کیا اور فلیش کی تیز روشنی ان دونوں پر گرتی چلی گئی۔ اسی لمحے ان کے عقب میں بڑے گھڑیال نے زوردار آواز میں گھنٹہ بجایا۔ یہ دوپہر کی کلاسوں کے آغاز کا اعلان تھا۔

''اب آپ سب لوگ چلئے!...... اپنے اپنے کمرۂ جماعت میں جلدی سے پہنچ جائیے۔'' گلڈرائے لک ہارٹ نے سب کو اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی۔ تیزی سے بھیڑ چھٹنے لگی اور لک ہارٹ ہیری کو اپنی بغل میں دبائے قلعے کی عمارت کی طرف چل دیئے۔ اس وقت ہیری کے دل میں یہ تمنا بڑی بے تابی کے ساتھ ابھری کہ کاش اسے کوئی غائب ہونے والا عمدہ جادوئی کلمہ آتا ہوتا۔ گلڈرائے لک ہارٹ کی آہنی گرفت میں اسے سانس لینا دوبھر ہو رہا تھا۔

''سمجھدار کیلئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے ہیری!'' لک ہارٹ نے مشفقانہ لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ ''میں نے آج کریوی کے سامنے بات سنبھال لی اگر وہ تمہارے ساتھ میری تصویر بھی کھینچے گا تو تمہارے سکول کے ساتھی یہ نہیں سوچیں گے کہ تم ہوا

میں اُڑنے لگے ہو۔‘‘

وہ دونوں اس وقت عمارت کے صدر دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ ہیری نے ہکلاتے ہوئے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی مگر گلڈرائے نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔ وہ اسے نہایت سرعت سے قریباً کھینچتا ہوا راہداریوں کی قطار میں لے گیا جہاں طلبا قطار بنا کر کھڑے ہیری کو گھورتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری خاموشی سے اس کے ساتھ گھسٹتا چل رہا تھا۔ وہ دونوں سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور اوپر چڑھتے گئے۔

’’مجھے بس اتنا کہنا ہے کہ تمہارے مستقبل کے اس موڑ پر آٹوگراف دینا یا تصویریں بنوانا سمجھداری نہیں کہلائی جاتی اگر بجا کہا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم میں تکبر پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کہ آگے چل کر ایسا بھی وقت آ جائے جب تم جہاں بھی جاؤ، میری طرح تمہیں بھی اپنے ساتھ بہت سی تصویریں رکھنا پڑیں۔‘‘ لک ہارٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔ ہیری کو اس کی ہنسی میں کچھ غراہٹ محسوس ہوئی۔ ’’مجھے نہیں لگتا کہ تم اس مقام تک پہنچ چکے ہو۔‘‘

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دونوں کمرہ جماعت میں پہنچ چکے تھے۔ لک ہارٹ نے آخر کار ہیری کو اپنی آہنی گرفت سے آزاد کر دیا۔ آزادی پا کر ہیری کو کسی قدر سکون کا سانس نصیب ہوا۔ ہیری نے جلدی سے اپنے کپڑے درست کئے اور سب سے پیچھے والی قطار میں ایک خالی ڈیسک پر قبضہ کرنے کی غرض سے جست لگائی۔ اس نے بستے میں لک ہارٹ کی تمام کتابیں نکالیں اور انہیں ترتیب سے ڈیسک کر رکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے کتابوں کو کچھ ایسے انداز سے رکھا کہ اس کا چہرہ ان کی اوٹ میں چھپ سا گیا۔ وہ سامنے کھڑے لک ہارٹ کو آسانی سے دکھائی نہیں دے پاتا۔ اسی دوران باقی طلبا آپس میں باتیں کرتے ہوئے کمرہ جماعت میں داخل ہوئے۔ ان میں ہرمائنی اور رون کا چہرہ بھی دکھائی دیا۔ وہ دونوں ہیری سے الگ تھلگ ڈیسک پر جا بیٹھے۔

’’ہیری! تمہارا چہرہ دیکھ کر تو یوں لگتا ہے کہ اس پر انڈے کا آملیٹ آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔ دُعا کرو کہ 'کریوی' کی ملاقات کہیں جینی سے نہ ہو جائے...... ورنہ ممکن ہے کہ وہ دونوں مل کر 'ہیری پوٹر فین کلب' کی بنیاد رکھ دیں گے۔‘‘ رون نے اس کی طرف فقرہ اچھالا۔

’’چپ رہو!‘‘ ہیری نے اسے جھڑک کر کہا۔ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ لک ہارٹ کے کانوں میں 'ہیری پوٹر فین کلب' کی بھنک بھی پڑے۔ جب پورا کمرہ طلبا سے بھر گیا تو لک ہارٹ نے زور سے کھنکارتے ہوئے اپنا گلہ صاف کیا۔ تمام طلبا بالکل خاموش ہو چکے تھے۔ لک ہارٹ اپنی کرسی سے اُٹھ کر ڈیسک کی طرف بڑھا اور نیول لانگ باٹم کے سامنے پڑی ہوئی کتاب 'خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت' پکڑی اور ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے اس کا سرورق سب طلبا کی طرف کر دیا تا کہ تمام لوگ سرورق پر اس کی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

مسکراتی ہوئی متحرک تصویر دیکھ سکیں۔

''میں......گلڈرائے لک ہارٹ! مارلن کے امتحان میں مکمل کامیاب، تیسرا درجہ پانے والا، اندھیرنگری کی تاریک قوتوں سے نبردآزما تحریک کا اعزازی رکن اور ہفت روزہ ''چڑیل'' کے دلکش متبسم مسکراہٹ والے اعزاز کا پانچ مرتبہ فاتح......لیکن یہاں پر اس بارے میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ خطرناک چڑیلیں میری دلکش مسکراہٹ دیکھ کر تھوڑی بھاگتی تھی......!''

گلڈرائے نے اپنی طرف سے مزاح کا رنگ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی کہ طلباء اس کی بات پر ہنسیں مگر طلبا نے کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی البتہ کچھ طلبا کے چہروں پر پھیکی سی مسکراہٹ سجی دکھائی دی۔ ہیری کو جانے کیوں اس کا تعارف کرانے کا یہ انداز بھونڈا سا معلوم ہوا۔

''مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم سب لوگوں نے میری کتابوں کا مکمل مجموعہ خرید لیا ہے......بہت خوب! میں نے سوچا ہے کہ ہم آج ایک چھوٹے سے سوالیہ مقابلے سے پڑھائی کا آغاز کریں گے۔ اس مقابلے کا مقصد صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ تم لوگوں نے کتابیں خریدنے کے بعد کس قدر پڑھی ہیں اور کیا کچھ اب تک تمہیں معلوم ہو چکا ہے؟'' گلڈرائے نے مسکرا کر اپنی آنکھ دبائی اور پھر آگے بڑھ کر تمام طلبا میں آزمائشی سوالنامہ تقسیم کرنے لگا۔ اس کام سے فراغت کے بعد وہ سیدھا اپنی کرسی کی طرف بڑھا اور تالی بجا کر بولا۔

''تمہارے پاس صرف تیس منٹ ہیں......شروع ہو جاؤ فوراً......''

ہیری نے اپنے آزمائشی سوالنامے پر نظر ڈالتے ہوئے پڑھا۔

س1: گلڈرائے لک ہارٹ کا سب سے پسندیدہ رنگ کونسا ہے؟

س2: گلڈرائے لک ہارٹ کی پوشیدہ خواہش کیا ہے؟

س3: آپ کی رائے میں گلڈرائے لک ہارٹ کا عظیم کارنامہ کونسا ہے؟

سوالنامہ شیطان کی آنت کی طرح طویل تھا جو تین صفحات پر پھیلا ہوا تھا۔ ہیری نے آخری صفحے پر آخری سوال پڑھا۔

س54: گلڈرائے لک ہارٹ کی سالگرہ کا دن کونسا ہے اور ان کیلئے بہترین تحفہ کیا ہوگا؟

آدھا گھنٹہ گزر جانے کے بعد لک ہارٹ اپنی کرسی سے دوبارہ اُٹھا اور سب طلبا کے سامنے سے ان کی کاپیاں اُٹھالیں اور انہیں اکٹھی کر کے اپنی میز پر رکھ دیا۔ وہ چند لمحوں تک انہیں الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا اور اس نے طلبا کی طرف گہری نظر ڈالی۔

''چچ......چچ......چچ! تم میں سے شاید ہی کسی کو یہ یاد نہیں رہا کہ میرا سب سے پسندیدہ رنگ ارغوانی ہے۔ میں نے یہ بات کتاب 'بر فیلے انسان کے ساتھ ایک سال' میں تحریر کی ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو کتاب 'بھیڑیائی انسانوں کے ساتھ خانہ بدوشی' کو

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

زیادہ دھیان سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس کے بارہویں باب میں صاف صاف کہا ہے کہ میری سالگرہ کا بہترین تحفہ جادوگروں اور ماگلوؤں کے مابین ہم آہنگی ہوگا۔ اگرچہ میں قدیم آگڈیڈ کے لذیذ آتشی مشروب کی بڑی بوتل پیش کئے جانے پر بھی خفا نہیں ہوں گا۔'' لک ہارٹ نے طلبا کی طرف دیکھ کر ایک بار پھر شرارت سے آنکھ ماری۔ رون لک ہارٹ کا چہرہ تعجب بھری نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ بالکل پہلے ڈیسک پر بیٹھے ہوئے سیمس فنی گن اور ڈین تھامس کے چہروں پر دھیمی مسکراہٹ پھیل چکی تھی اور وہ پہلو بدل رہے تھے۔ دوسری طرف ہرمائنی لک ہارٹ کی باتوں کو پوری توجہ کے ساتھ سننے میں مشغول تھی اور جب لک ہارٹ نے میز پر سے ایک کاپی اُٹھا کر اس کا نام پڑھا تو وہ چونک پڑی۔

''مس ہرمائنی گرینجر! جانتی ہیں کہ میری پوشیدہ خواہش کیا ہے؟ برائی کی دُنیا کو ختم کرنا۔ اور اپنے ذاتی بنائے ہوئے 'بالوں کی حفاظت کرنے والے جادوئی محلول' کو بازار میں متعارف کرانا۔ بہت ذہین لڑکی ہے یہ مس گرینجر! تمام سوالات کے بالکل درست جوابات...... بہت اعلیٰ! میں مس گرینجر کو دیکھنا چاہوں گا۔'' لک ہارٹ کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار جھلکنے لگے۔ وہ ہرمائنی کی پوری کاپی کو دیکھ چکا تھا۔ اس نے متلاشی نظروں سے طلبا کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے جلدی سے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔

''شاباش مس گرینجر!'' لک ہارٹ نے اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''تمام جوابات دیکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ نے واقعی باریک بینی سے تمام کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ اس عمدہ کارکردگی پر گری فنڈر کیلئے دس پوائنٹس!''

ہرمائنی کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ رون اس کی تعریف سن کر جل سا گیا۔

''آزمائشی مرحلہ اختتام کو پہنچا...... آیئے اب ہم ذرا کام کی باتیں کریں!'' لک ہارٹ نے کاپیاں واپس لوٹا دیں۔ اس کے بعد اس نے میز کے پیچھے جھک کر کچھ اُٹھایا اور اسے میز پر لا کر رکھ دیا۔ ہیری نے کتابوں کی اوٹ سے گردن نکال کر میز کی طرف دیکھا وہاں ایک بڑا پنجرہ رکھا ہوا دکھائی دیا جو دبیز کپڑے کے ساتھ ڈھکا ہوا تھا۔

''اب...... ذرا چوکس رہئے! میری ذمہ داری یہی ہے کہ میں آپ لوگوں کو جادوئی دُنیا کی تمام بری چیزوں کے خلاف دفاع کرنا سکھاؤں، اس کمرے میں آپ کا سامنا بھیانک جانداروں سے ہوگا۔ صرف اتنا جان لیجئے کہ میں یہاں پر موجود ہوں، تب تک آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اطمینان سے بیٹھے رہیں۔''

نہ چاہتے ہوئے بھی ہیری نے اپنی گردن تان کر سر کتابوں کے ڈھیر سے اونچا کر لیا اور پنجرے کو تجسس بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ لک ہارٹ نے اپنا ہاتھ پنجرے پر ڈالے گئے کپڑے پر رکھ کر کمرے میں بھرپور نظر ڈالی۔ سب طلبا دھڑکتے ہوئے دل سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ سیمس اور ڈین کے چہروں پر ہنسی گم ہو چکی تھی اور وہ سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے جبکہ نیول بھیانک چیزوں کا

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ذکرسن کرخوفزدہ دکھائی دے رہا تھا اور اپنے ڈیسک میں دبکا بیٹھا تھا۔

''بس اتنا دھیان میں رکھئے کہ انہیں دیکھ کر چیخ منہ سے نکل پائے ورنہ یہ چڑ جائیں گے۔'' لک ہارٹ کا انداز بڑا پراسرار ہو گیا۔

دوسرے ہی لمحے ان کا ہاتھ حرکت میں آیا اور کپڑا پنجرے سے ہٹ کر دور جا گرا۔ پوری جماعت کے طلبا دہشت زدہ رہ گئے۔ انہیں اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ نیول کی تو گھگی بندھ گئی تھی۔

''جی ہاں! حال ہی میں پکڑے گئے ننھے دُرجی سمک!'' لک ہارٹ نے شوخ لہجے میں کہا۔

سیمس فنی گن خود پر قابو نہیں رکھ پایا اور وہ گھر گھرائے انداز میں ہنس پڑا۔ اس کے انداز کو لک ہارٹ بھی دہشت بھری چیخ ماننے کی غلطی نہیں کرسکتا تھا۔

''تم شاید کچھ کہنا چاہتے ہو؟'' لک ہارٹ نے سیمس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یہ...... یہ بہت خطرناک تو نہیں دکھائی دیتے ہیں۔'' سیمس کا گلا رندھ گیا۔

''اتنے یقین کے ساتھ مت کہو!'' لک ہارٹ نے چڑ کر سیمس کو انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔ ''درجی سمک!...... بہت اودھم مچا سکتے ہیں!'' ہیری جو سر اونچا کئے ہوئے میز پر پڑے ہوئے پنجرے کو دیکھ رہا تھا اس نے دیکھا کہ درجی سمک بجلی کی طرح شوخ نیلے رنگ کے تھے۔ ان کی جسامت قریباً آٹھ انچ کے قریب تھی۔ دبلے پتلے اور نوکیلے چہروں پر بڑی بڑی گولیوں جیسی آنکھیں تھیں۔ ان کی جلد بے حد چمک رہی تھی جیسی وہ ریشم کے بنے ہوں۔ وہ اپنے حلق پھاڑ کر نہایت تیکھی اور چبھنے والی آوازیں نکال رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے بہت سارے طوطے اکٹھے چیں چیں کر رہے ہوں۔ پنجرے کو ڈھکنے والا کپڑا جونہی ہٹا تھا تو درجی سمک اپنے سامنے بچوں کو دیکھ کر مچل سے گئے تھے۔ اب وہ پنجرے کی سلاخوں کو اپنے ننھے ہاتھوں سے زور زور سے جھٹک رہے تھے۔ وہ خوب اچھل کود تے دکھائی دیئے۔ ہیری کو جانے کیوں خوف سا ہوا کہ کچھ ضرور ہونے والا ہے جو شاید اچھا نہیں ثابت ہوگا۔ درجی سمک چہروں سے ہی نہایت شرارتی معلوم ہوتے تھے کیونکہ ان کی اچھل کود اور طلبا کو منہ چڑانے سے ایسا ہی لگتا تھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے...... چلو دیکھتے ہیں کہ تم ان کا سامان کیسے کرتے ہو؟'' لک ہارٹ کی شوخ آواز سنائی دی جس کا ہاتھ پنجرے کے دروازے کی بڑھ رہا تھا۔ دوسرے ہی پل میں دروازہ کھل گیا اور درجی سمک دھڑا دھڑ باہر نکلنے لگے۔

ان ننھے درجی سمکوں کے باہر نکلتے ہی کہرام برپا ہو گیا۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ہی وہ تیز رفتار راکٹ کی طرح پوری کلاس میں ہر طرف پھیل گئے۔ نیول جو اپنے ڈیسک میں دہشت کے مارے دبکا بیٹھا تھا، درجی سمکوں کی نگاہوں کا نشانہ بن گیا۔ پھر کیا تھا دو ننھے درجی سمک تیزی سے ہوا میں تیرتے ہوئے اس کی طرف لپکے اور انہوں نے نیول کے دونوں کانوں کو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دبوچ لیا۔خوف سے گھٹی گھٹی چیخ نیول کے منہ سے برآمد ہوئی۔اس کا تمام جسم ہوا میں اُٹھتا چلا جا رہا تھا۔کچھ درجی سمکوں نے وہاں سے فرار میں عافیت سمجھی اور کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اپنے لئے راستہ بنالیا۔وہ بجلی کی طرح وہاں سے نکل کر باہر گم ہو چکے تھے۔چند درجی سمکوں نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے کے ٹکڑے اُٹھائے اور انہیں پچھلی قطار میں بیٹھے ہوئے طلبا پر اچھال دیا۔طلبا نے بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی۔درجی سمکوں نے پورے کمرے میں آفت مچادی تھی۔کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو ان کے ہاتھوں سے ٹوٹ پھوٹ نہ گئی تھی۔وہ طلبا کی کتابوں اور کاپیوں کے صفحے پھاڑ پھاڑ کر ہوا میں اچھال رہے تھے۔وہ سرعت رفتاری اور تسلی سے یہ سب کام دیتے رہے۔ایسا لگتا تھا کہ انہیں کسی کو کوئی خوف نہیں تھا۔درجی سمک خود کو قید کر لئے جانے پر برا گشتہ تھے۔اچانک انہیں طلبا کی سیاہی کی بوتلیں دکھیں جو ڈیسک کے نیچے پاؤں میں پڑی تھیں۔پھر کیا تھا کہ سیاہی کی بوتلیں ان کے ہاتھ میں اور سیاہی کی بارش طلبا کے اوپر۔شاید ہی کوئی اس بارش سے بچ پایا تھا۔سبھی کے چہروں پر عجیب وغریب نقش ونگار بن کر رہ گئے۔لک ہارٹ کی شاندار مسکراہٹ والی تصویر بھی اس کے ہاتھوں سے بچ نہ پائی اور تصویر کے چیتھڑے ہوا میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔درجی سمکوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا اور آگے بڑھ کر طلبا کے بستے اُٹھا لئے جو ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے راستے باہر پھینکے جانے لگے۔طلبا ان ننھی آفتوں سے جان بچانے کیلئے اپنے اپنے ڈیسکوں کے نیچے گھس کر چھپے بیٹھے تھے۔نیول کو درجی سمکوں نے چھت سے لگے فانوس کے جھالر سے لٹکا دیا تھا۔اس کا کوٹ جھالر کی کسی ہک میں اٹکا ہوا تھا اور باقی تمام جسم ہوا میں جھول رہا تھا۔وہ اس قدر دہشت زدہ تھا کہ اس کے منہ سے کوئی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔

''اب آگے آؤ!......انہیں پکڑ کر پنجرے میں بند کرو......چلو جلدی کرو......یہ تو صرف ننھے درجی سمک ہی تو ہیں!'' لک ہارٹ کی تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے لک ہارٹ کی طرف دیکھا جو اپنی آستینیں چڑھا رہا تھا۔اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور تیز آواز میں چلایا۔

''ساکتم ٹھہرم فوراً......!''

لک ہارٹ کے جادوئی کلمے کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ ایک درجی سمک غصے سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے ہاتھوں میں پکڑی چھڑی ہی چھین لی۔لک ہارٹ بغلیں جھانکتا ہوا دکھائی دیا۔دوسرے ہی پل اس کی جادوئی چھڑی کھڑکی کے باہر جاتی ہوئی دکھائی دی۔لک ہارٹ نے تھوک نگلا اور اپنی میز کے نیچے چھپنے کیلئے چھلانگ لگا دی۔اسی لمحے ایک تیز جھنکار کی آواز گونجی اور فانوس کا جھومر ٹوٹ کر زمین پر آ گرا۔جھومر نیول کے وزن کے باعث ٹوٹ گیا تھا۔یہ لک ہارٹ کی خوش قسمتی تھی کہ وہ جھومر کی زد میں آتے آتے بچا تھا کیونکہ چند سیکنڈ کی تاخیر ہوئی تھی۔نیول زمین پر گر کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

اسی وقت طلبا کو چھٹی کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔طلبا نے ان ننھی آفتوں سے بچنے کیلئے پوری رفتار سے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔وہ باہر کیا جاتے؟ ایک دوسرے سے ٹکرا کر ڈھیر ہونے لگے۔کچھ ہی دیر میں کمرہ خالی ہو گیا اور پورے کمرے میں گہرا سکوت چھا گیا۔لک ہارٹ نے میز کے نیچے سے سر نکالا اور پھر جلدی سے سیدھے اُٹھ کھڑا ہوا۔لک ہارٹ کی نظر دروازے کی طرف بھاگتے ہوئے ہیری، رون اور ہر مائنی پر پڑی۔اس سے پہلے وہ تینوں دروازے سے باہر نکل جاتے۔

''دیکھو! میں یہ چاہتا ہوں تو کہ تم تینوں باقی بچے درجی سمکوں کو پکڑ کر پنجرے میں بند کر دو۔'' لک ہارٹ کی تحکمانہ آواز نے ان کے قدم روک دیئے۔اس سے پہلے ان تینوں میں کوئی کچھ بولتا۔لک ہارٹ تیز رفتاری سے چلتا ہوا ان کے پاس پہنچا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ساتھ ہی اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔

''کیا تمہیں اب بھی ان کی باتوں پر یقین ہوتا ہے؟'' رون بے زاری سے بڑبڑایا۔

ایک درجی سمک ہوا میں تیرتا ہوا رون کی طرف لپکا اور اس کے کان پر اپنے نوکیلے دانت گڑا دیئے۔دردناک چیخ رون کے منہ سے نکلی۔اس کا پورا جسم تھرتھرا اُٹھا۔ہر مائنی نے معلق کرنے والے جادوئی کلمات کا استعمال کرکے دو درجی سمکوں کو پکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا۔

''تم نے دیکھا نہیں کہ وہ تو سیمس کی بات پر غصے میں آگئے اور انہوں نے یہ سب صرف ہمیں سبق سکھانے کیلئے کیا ہے۔'' ہر مائنی نے لک ہارٹ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔وہ بھاگتے ہوئے ایک درجی سمک کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی رسائی سے نکل کر دور ہوا میں کھڑا اب اپنی زبان نکال کر اسے چڑا رہا تھا۔ہیری گہری سانس لیتے ہوئے اسے گھور رہا تھا۔

''ہر مائنی! اُنہیں خود کو بھی بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔'' ہیری نے مڑ کر کہا۔

''بکواس!'' ہر مائنی نے منہ بنا کر بولی۔''میں ایسا نہیں مانتی......تم نے ان کی کتابیں نہیں پڑھی ہیں۔ان کے تمام ناقابل فراموش اور محیر العقول کارناموں کے بارے میں سوچا ہے جو انہوں نے ہی انجام دیئے ہیں۔''

''وہ ہی کہتے ہیں نا......کہ انہوں نے وہ سب کارنامے کئے ہیں۔کسی نے دیکھا تو نہیں!'' رون نے بے زاری سے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ہیری کا چہرہ اس کی بات سے کسی قدر متفق دکھائی دیتا تھا مگر ہر مائنی کی غصے سے بھری آنکھیں رون کو گھور رہی تھیں۔وہ منہ سے کچھ نہیں بولی اور ننھے درجی سمکوں کو پکڑنے کی کوشش کرتی رہی۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ساتواں باب

نادیدہ آواز

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

اگلے کچھ دنوں تک ہیری بہت سا وقت صرف اسی کوشش میں ہی صرف ہوا کہ وہ کم از کم لک ہارٹ کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے۔ وہ جس راہداری میں لک ہارٹ کو آتے ہوئے دیکھتا تو جلدی سے کسی نہ کسی آڑ میں چھپ جاتا تاکہ وہ اسے دیکھ نہ پائیں۔ وہ صرف لک ہارٹ سے ہی نہیں چھپ رہا تھا بلکہ اسے کولن کریوی سے بھی بچنا پڑا جو بڑا مشکل کام تھا۔ کولن کو گری فنڈر میں ہونے کے باعث ہیری کی تمام مصروفیت کے بارے میں پورا علم تھا۔ کولن کیلئے زندگی کا سب سے زیادہ اہم کام یہی دکھائی دیتا تھا کہ وہ ہر وقت ہیری کی تاک میں رہے۔ اسے اس بات میں بے حد تسکین ملتی تھی کہ جب بھی اس کا سامنا ہیری سے ہو تو وہ اسے پوچھے۔ ''کیسے ہو ہیری؟'' یہ جملہ ہیری کو روزانہ سات آٹھ مرتبہ سننا پڑتا تھا۔ ہیری نے اکثر غور کیا کہ وہ اس سے صرف اتنا ہی سننے کا شائق ہے۔ ''تم کیسے ہو کولن؟'' جونہی یہ فقرہ اس کے کانوں میں پڑتا تو وہ خوشی سے نہال دکھائی دیتا۔ کولن اس بات کی بھی پرواہ نہیں تھی کہ ہیری نے یہ جملہ خوشی سے کہا ہے یا بے زاری سے۔ وہ اس کی موجودگی سے چڑ رہا ہے یا مسرور ہے؟

'ہیڈوگ' اب بھی کار کے حادثے کے باعث ہیری سے ناراض دکھائی دیتی تھی۔ رون کی چھڑی ویسی کی ویسی ہی تھی...... ٹوٹی ہوئی ٹیپ کے ساتھ جڑی ہوئی۔ رون ابھی تک اس کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کر پایا۔ وہ ہمیشہ کوئی عجیب سا نقصان ہی کرتی تھی۔ جمعے کی صبح تو جادوئی چھڑی نے حد ہی کر ڈالی۔ رون، اشیاء کی جادوئی پرواز والے کمرۂ جماعت میں بیٹھا تھا جونہی اس نے چھڑی گھما کر جادوئی کلمہ پکارا تو چھڑی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی اور ہوا میں گھومتی ہوئی سیدھے پستہ قد اور عمر رسیدہ پروفیسر فل ٹویک کے ماتھے پر دونوں آنکھوں کے بیچ جا ٹکرائی۔ اگلے ہی لمحے پروفیسر فل ٹویک کے ماتھے پر سبز رنگ کا موٹا گومڑا ابھر آیا۔ اسی طرح ایک کے بعد ایک حادثے ہوتے رہے۔ رون جہاں اپنی جادوئی چھڑی کے بارے میں پریشان تھا وہیں وہ خوف کے مارے اپنے گھر والوں سے نئی چھڑی کی فرمائش کرنے سے کترا رہا تھا۔

ہیری کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی چل رہا تھا۔ روزانہ کوئی نہ کوئی عجیب بات اسے جھنجلا دیتی اور سارا دن اسے سلجھانے کی مڈبھیڑ

میں بیت جاتا۔حادثات بھرا ہفتہ جب اختتام کو پہنچا تو ہیری نے سکھ کی سانس لی۔اس نے ہفتے والے دن رون اور ہرمائنی کے ساتھ مل کر یہ طے کیا کہ اگلی صبح وہ سب ہیگرڈ سے ملنے کھلے میدان میں جائیں گے۔چھٹی کی صبح ہیری کا جلدی بیدار ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ مزے سے نیند میں ڈوبا ہوا تھا کہ کسی نے اسے بری طرح جھنجوڑ کر جگایا۔ہیری نے بدمزگی سے آنکھیں مسلتے ہوئے اسے دیکھا تو چونک پڑا۔وہ گری فنڈر فریق کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان 'اولیور وڈ' تھا۔ہیری نے گھڑی پر نگاہ ڈالی تو اسے بڑا غصہ آیا کیونکہ اس کا ارادہ کچھ گھنٹوں کے بعد بیدار ہونے تھا۔

''کیا بات ہے؟'' ہیری نے الکسائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''کیوڈچ کی مشق کرنا ہے......چلو جلدی کرو بستر چھوڑو!'' وڈ نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے آدھ کھلی آنکھوں سے کھڑکی کی طرف دیکھا۔گلابی اور سنہری آسمان کے پار دھند کی پتلی سی پرت دکھائی دے رہی تھی۔ بیدار ہونے کے بعد اسے یہ سمجھ نہیں آ پایا تھا کہ وہ چڑیوں کی اتنی تیز چہچہاہٹ میں کیسے سو رہا تھا؟

''اولیور!......ابھی تو سورج بھی طلوع نہیں ہوا!'' ہیری نے بہانہ بنانے کی کوشش کی۔

''بالکل!'' اولیور نے مسکرا کر کہا۔وہ چھٹے سال کا لمبا چوڑا اور تگڑا طالب علم تھا۔اس وقت اس کی آنکھوں میں ولولہ انگیز قسم کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔''یہ ہماری تربیت کے نئے پروگرام کا حصہ ہے۔جلدی سے تیار ہو جاؤ۔اپنا بہاری ڈنڈا اُٹھاؤ اور فوراً نیچے میدان میں پہنچ جاؤ۔''

ہیری بے زاری کے عالم میں بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''باقی کسی بھی ٹیم نے ابھی تک مشقوں کا سلسلہ شروع نہیں کیا ہے۔یہ کام اس سال سب سے پہلے ہم کریں گے......!'' وڈ کی آواز فرط جوش سے کانپ رہی تھی۔اونگھتے ہوئے ہیری کے قدم صندوق کی طرف بڑھ گئے۔اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے صندوق کھولا اور اس میں اپنے کیوڈچ والی وردی تلاش کرنے لگا۔

''شاباش! پندرہ منٹ میں ہماری ملاقات کیوڈچ پچ پر ہوگی۔'' وڈ نے اس کا حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔اس کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

ہیری کو تھوڑی سی کوشش کے بعد سرخ رنگ کا لباس مل گیا جو کیوڈچ کھلاڑیوں کی مخصوص وردی تھی۔وردی پہننے کے بعد اس نے سردی سے بچنے کیلئے اپنا چوغہ بھی اوپر چڑھا لیا۔بہاری ڈنڈا اُٹھاتے ہوئے ہیری نے رون کے نام کاغذ پر چھوٹا سا پیغام لکھا جس میں اسے بتایا کہ وہ نیچے کیوڈچ کے میدان میں جا رہا ہے۔اس کے بعد وہ دائروی سیڑھیوں کے ذریعے گری فنڈر کے ہال میں آیا۔اس کا

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

بھاری ڈنڈا 'نیمبس 2000' اس کے کندھے پر ٹکا ہوا تھا۔ ہیری چلتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ وہ شاید بلاوجہ چھٹی کی خوشی منا رہا تھا کیونکہ ہفتہ بھر میں چلنے والا سلسلہ ابھی جاری تھا۔ اچانک کیوڈچ مشق کا پروگرام بھی غیر متوقع تھا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں۔ کولن کریوی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے گلے میں ترچھے انداز میں کیمرہ جھول رہا تھا اور وہ اپنے ہاتھ میں کچھ پکڑے ہوئے تھا۔

''میں نے سیڑھیوں پر کسی کو تمہارا نام لیتے ہوئے سنا تھا ہیری! ...... دیکھو میرے پاس کیا ہے؟'' کولن کریوی ہانپتی ہوئی آواز میں بولا۔

''میں نے تصویر دھلوالی ہے، میں تمہیں یہ دکھانا چاہتا تھا۔'' ہیری نے اکتاہٹ سے تصویر پر نظر ڈالی جو کولن نے اس کی ناک کے عین نیچے لا کر ٹکا دی تھی۔ وہ رنگین تصویر نہیں تھی بلکہ بلیک اینڈ وائٹ تھی مگر وہ متحرک تھی۔ اس میں لک ہارٹ کا کسی کا ہاتھ جکڑے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ ہیری پہچان چکا تھا کہ یہ اسی کا ہاتھ تھا۔ یہ دیکھ کر اسے بے حد خوشی ہوئی کہ تصویر میں وہ سراپا احتجاج بنا ہوا ہے اور کیمرے کے فریم میں آنے پر قطعی رضامند نہیں۔ پھر اس نے دیکھا کہ لک ہارٹ نے بالآخر اسے چھوڑ دیا اور اس کے چہرے پر کسی ہارے ہوئے جواری جیسے تاثرات نمودار ہوگئے۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ تصویر کے پہلو میں موجود سفید حاشئے میں گر کر غائب ہوگیا۔ ہیری کو بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ کیمرے نے اس کے من کی بات جان لی تھی۔

''کیا تم اس پر آٹوگراف دینا پسند کرو گے؟'' کولن نے بے یقینی سے سوال کیا۔

''بالکل نہیں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں انکار کر دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ آٹوگراف کی بات سن کر اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ اس کی نظریں ارد گرد دوڑنے لگیں کہ کہیں کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا۔ جب قریب کسی بھی طالب علم کی موجودگی محسوس نہ ہو پائی تو ہیری کو اطمینان ہوگیا۔ ''معاف کرنا کولن! میں ذرا جلدی میں ہوں۔ کیوڈچ کی مشق کرنے جانا ہے۔''

ہیری دروازے کی طرف مڑا اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکلنے لگا۔

''ارے واہ! ...... میں بھی چلتا ہوں، میں نے پہلے کبھی کیوڈچ نہیں دیکھا۔'' ہیری کو اپنے عقب میں کولن کی جوشیلی آواز سنائی دی۔ ہیری توجہ دیئے بغیر تصویر کے سوراخ سے باہر نکل آیا تھا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو لمحہ بھر کیلئے حیران رہ گیا کیونکہ کولن بھی اس کے پیچھے سوراخ سے باہر نکل آیا تھا اور ہمراہ جانے کیلئے پوری طرح تیار دکھائی دیتا تھا۔

''تم یقیناً مایوس ہوگے۔'' ہیری نے جلدی سے اسے کہا۔ کولن کو ہیری کے مشورے سے کوئی غرض نہیں تھی۔ وہ اس کی بات سنی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ان سنی کرتے ہوئے اس کے تعاقب میں رہا۔ ہیری نے ایک بار پھر مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ بے حد متجسس اور سرشار دکھائی دے رہا تھا۔

''تم گذشتہ ایک صدی میں کسی بھی فریق کی طرف سے کھیلنے والی ٹیم میں سب سے کم عمر کھلاڑی کا اعزاز رکھتے ہو۔ ہے نا...... ہیری!'' کولن نے اس قریب پہنچ کر کہا۔''تم بہت اچھا کھیلتے ہوگے۔ میں کبھی ہوا میں نہیں اُڑ پایا ہوں۔ کیا یہ سچ مچ کافی مشکل ہوتا ہے؟......کیا یہ تمہارا ذاتی بہاری ڈنڈا ہے۔'' کولن نے رُکے بغیر سوالوں کی بوچھاڑ کردی۔

ہیری کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح کولن سے پیچھا چھڑائے؟ جو کسی بن بلائے مہمان کی طرح اس پر نازل ہو چکا تھا اور جان چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اسی کی وجہ سے اسے لک ہارٹ سے اتنی باتیں سننا پڑی تھیں۔

''مجھے سچ مچ نہیں معلوم کہ کیوڈچ کیا بلا ہے؟'' کولن نے ہانپتے ہوئے کہا۔''کیا یہ درست ہے کہ اس میں چار گیند ہوتے ہیں؟ اور ان میں دو گیند کھلاڑیوں کو ہر وقت ان کے بہاری ڈنڈوں سے نیچے گرانے کی کوشش میں چاروں طرف ہوا میں بے قابو سے اُڑتے رہتے ہیں۔''

''ہاں!'' ہیری بوجھل انداز میں اثبات میں جواب دیا۔ وہ زیادہ دیر ثابت قدم نہ رہ پایا اور بالآخر کولن کی ضد کے آگے ہار گیا۔ پھر اس نے کولن کو کیوڈچ کے عمومی اصولوں کے بارے میں کولن کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''ان گیندوں کو'بالجر' کہا جاتا ہے۔ ہر ٹیم میں دو'پٹاؤ' ہوتے ہیں جو بالجروں کو مخصوص بلے سے مار کر دور بھگاتے ہیں اور اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو ان سے محفوظ رکھتے ہیں۔ گری فنڈر کی طرف سے کیوڈچ ٹیم میں فریڈ اور جارج پٹاؤ ہیں۔'' ہیری نے چلتے ہوئے کولن کو بتایا۔

''اور باقی دو گیندیں کس لئے ہوتی ہیں؟'' کولن نے پوچھا۔ اس دوران وہ دو سیڑھیاں اکٹھی اترنے کی کوشش میں لڑکھڑا کر پھسل گیا۔ چونکہ اس کی توجہ اور آنکھیں ہیری پر مرکوز تھیں وہ سنبھل نہ پایا۔ ہیری نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے بہاری ڈنڈے کا سہارا دے کر اسے لڑھکنے سے بچالیا تھا۔ اس نے ہیری کا شکریہ ادا کیا۔

''سب سے بڑی سرخ کی گیند کو'قواف' کہتے ہیں، اس کے ذریعے کھلاڑیوں گول کرتے ہیں، جن کے پوائنٹس ملتے ہیں۔ ہر ٹیم میں تین'نقاش' ہوتے ہیں جو'قواف' کو لے کر اپنی مخالف سمت میں پرواز کرتے ہیں اور میدان کے آخری سرے میں بنے ہوئے گول کے چھلے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گول کا چھلا کافی بڑا ہوتا ہے اور یہ اونچے کھمبے پر نصب ہوتا ہے۔ ہر ٹیم کے پاس تین گول ہوتے ہیں۔ ایک درمیان میں ذرا اونچا اور ایک ایک اس کے دائیں اور بائیں کسی قدر نیچے۔ انہیں'قفل' کہتے ہیں یعنی کوئی بھی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کھلاڑی جب قواف کو قفل میں سے گزار دے تو گول شمار کیا جاتا ہے۔'' ہیری نے اسے سمجھاتے ہوئے بتایا۔

''اور چوتھا گیند......؟'' کولن نے بے تابی سے پوچھا۔

''اسے 'سنہری گیند' کہتے ہیں۔'' ہیری گہری سانس لے کر بولا۔''یہ بہت چھوٹی اور نہایت سبک رفتار گیند ہوتی ہے۔ یہ ہوا میں تتلی جیسی حرکت کرتی ہے یعنی کبھی اوپر، کبھی نیچے، کبھی دائیں، کبھی بائیں۔ یہ اچانک غوطہ کھا کر کھلاڑی کو فریب دیتی ہے اور اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ اسے تلاش کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ مگر متلاشی کو اسے ہر قیمت پر پکڑنا ہوتا ہے کیونکہ کیوڈچ کا کھیل اتنی دیر تک اپنے اختتام کو نہیں پہنچتا جب تک ایک متلاشی سنہری گیند کو پکڑ نہ لے۔ جونہی متلاشی کے ہاتھ میں سنہری گیند آئی کھیل ختم......سنہری گیند کو پکڑنے پر متلاشی اپنے ٹیم کیلئے ڈیڑھ سو پوائنٹس حاصل کرتا ہے جو کہ ہار جیت میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔''

''اور تم گری فنڈر کی ٹیم کے متلاشی ہو......ہے نا!'' کولن نے پر جوش انداز میں کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ وہ دونوں اب قلعہ نما عمارت سے باہر نکل آئے تھے۔ کھلے میدان کی گھاس اوس سے بھیگی ہوئی تھی۔ وہ دونوں کیوڈچ میدان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''کیوڈچ میں ایک 'راکھا' بھی ہوتا ہے جو ماگلوؤں جیسے گول کیپر کا کام انجام دیتا ہے۔ وہ مخالف ٹیم کے نقاش کو قواف، قفل میں ڈالنے نہیں دیتا۔ کیوڈچ کا کھیل بس اتنا ہی ہے۔''

ہیری کا خیال تھا کہ کولن سمجھ چکا ہوگا مگر کولن نے سوالات کی بوچھاڑ بند نہیں کی۔ وہ ڈھلواں میدان سے کیوڈچ کے میدان تک ہیری سے مسلسل سوالات پوچھتا رہا۔ ہیری کو مجبوراً ان کے جواب دینا پڑے۔ وہ لمحہ ہیری کو بڑا خوشگوار لگا جب کولن سے صحیح معنوں میں خلاصی ہوگئی تھی۔ وہ لباس تبدیل کرنے والے کمرے میں چلا آیا۔ وہ ابھی دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ اس کے عقب سے کولن کی تیکھی اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔''ہیری! میں سٹیڈیم میں اپنے لئے کوئی موزوں جگہ تلاش کرنے جا رہا ہوں، جہاں بیٹھ کر میں کیوڈچ کی مشق بآسانی دیکھ سکوں۔''

ہیری جب کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کی ٹیم کے دوسرے کھلاڑی پہنچ چکے تھے۔ ان سب کی آنکھوں میں نیند کا خمار ابھی تک موجود تھا۔ ہیری ان سب میں اکلوتا کھلاڑی تھا جو پوری طرح بیدار اور ہشاش دکھائی دے رہا تھا۔ فریڈ اور جارج کی آنکھیں نیند کے غلبے سے سوجی ہوئی تھیں اور بال بے ترتیب بکھرے ہوئے تھے۔ وہ دونوں چوتھے سال کی طالبہ 'ایلسیا سپنٹ' کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ ایلسیا کا یہ حال تھا کہ وہ پیچھے کی دیوار سے ٹیک لگا کر جھپکی لینے میں مشغول تھی۔ اس کی ساتھی نقاش، کیٹی بل اور اینجلینا جانسن سامنے بیٹھے گہری جمائیاں لے رہی تھیں۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''تو تم آ گئے ہیری!......تمہیں دیر کیسے ہوئی؟'' الیورووڈ نے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔ ''اس سے پہلے ہم لوگ میدان میں اُتریں، میں تم لوگوں سے کچھ ضروری گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ اور میری طرف دھیان دو۔''

وہ سب نیم خوابیدہ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''میں نے ان گرمیوں میں کیوڈچ کیلئے بڑی سوچ بچار کے بعد ایک نئی تکنیک کے ساتھ کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر ہم سب نے اس تکنیک کا صحیح اور بھرپور استعمال کرنا سیکھ لیا تو ہمیں کھیل جیتنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں پیش آئے گی۔'' اولیوروڈ نے جلدی سے کہا۔

اولیوروڈ نے ایک بڑا چارٹ نکالا جس پر کیوڈچ کا میدان بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں جگہ جگہ پر مختلف رنگوں سے تیر کے نشان، کانٹے اور دائرے لگے ہوئے تھے۔ اس نے اپنی چھڑی نکالی اور اسے چارٹ کی طرف کر کے ہلکا سا اشارہ کیا۔ چارٹ ہوا میں تیرتا ہوا سامنے بڑے بلیک بورڈ پر چسپاں ہو گیا۔ اب کیوڈچ چارٹ سب کی نظروں کے سامنے تھا۔ اولیوروڈ دھیمے انداز میں چلتا ہوا چارٹ کے قریب آیا اور چھڑی کو اس پر تھپتھپایا۔ اگلی ساعت میں تیر کے نشان، کانٹے اور دائرے متحرک ہو گئے۔ وہ سب اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہلتے جلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اولیوروڈ نے اپنی چھڑی کے ساتھ چارٹ پر اشارہ کرتے ہوئے اپنی تکنیک کی وضاحت کرنا شروع کر دی۔ وہ اب نقاش کی پیش قدمی اور سمتوں کی حرکت کے بارے میں بتا رہا تھا۔ یہ سلسلہ کافی طویل ثابت ہوا۔ گری فنڈر کے کھلاڑی بے حد اکتائے ہوئے انداز میں یہ خشک لیکچر سن رہے تھے۔ اولیوروڈ نے پہلا چارٹ کی جزئیات کو بیان کرنے میں بیس منٹ لگا دیئے تھے۔ جب اس نے دوسرا چارٹ نکالا تو کھلاڑیوں کو پتہ چلا کہ ابھی ایک اور چارٹ بھی باقی ہے۔ فریڈ ویزلی کچھ زیادہ ہی بوریت کا شکار ہو چکا تھا۔ ایلسیا کو اس کا احساس تب ہوا جب فریڈ کا سر اس کے کندھے سے ٹک گیا اور اس کے دھیمے دھیمے خراٹے سنائی دیئے۔

دوسرے چارٹ کی وضاحت کے دوران ہی غنودگی کے باعث ہیری کا سر بھی ڈھلک گیا اور وہ خواب میں بڑے ہال کی ناشتے کی بڑی میز پر پہنچ گیا جہاں وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے کھانوں میں انتخاب کرنے میں مگن تھا کہ اسے کیا کھانا چاہئے۔ اسی لمحے اولیوروڈ کی تیز سنسناتی ہوئی آواز نے اس کے خواب کو توڑ ڈالا۔

''تو کیا سب لوگ میری تکنیک کو اچھی طرح سمجھ چکے ہو......کوئی الجھن......کوئی سوال؟''

''میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں اولیور!'' جارج کی آواز سنائی دی۔ ''تم نے یہ سب باتیں ہمیں کل کیوں نہیں بتائیں......

جب واقعی بیدار تھے۔''

یہ حقیقت تھی کہ جارج بھی نیند میں مزے لے رہا تھا اور الیورووڈ کی تیز آواز سے چونک کر بیدار ہوا تھا۔اولیوروڈ نے جارج کے سوال پر براسامنہ بنایا۔

''اب......سب لوگ دھیان سے یہ بات سن لو۔ہمیں گذشتہ سال کیوڈچ کپ جیتنا چاہئے تھا۔ہماری ٹیم سب سے اچھی تھی لیکن بدقسمتی کے باعث ایسے ناخوشگوار حالات پیدا ہوگئے تھے جن پر ہماری دسترس نہیں تھی۔''اولیور غصے سے ان سب کی طرف گھور رہا تھا۔

ہیری گہری ندامت محسوس کرتے ہوئے اپنی جگہ پر کسمسایا۔گذشتہ سال جب کیوڈچ کا آخری اور فیصلہ کن میچ کھیلا جانا تھا تو ہیری اس میں شامل نہیں ہو پایا کیونکہ وہ تو ہسپتال کے بستر پر بے ہوش پڑا تھا۔چونکہ گری فنڈر کا ایک اہم اور کلیدی کھلاڑی ٹیم میں شامل نہیں تھا اور اس کا کوئی متبادل انتظام بھی نہیں تھا۔اس وجہ سے گری فنڈر کی ٹیم کو گذشتہ تین سو سالوں میں سب سے بدترین کھیل کا مظاہرہ کرنا پڑا۔وہ بری طرح شکست کھانے پر مجبور تھے۔اولیوروڈ نے ایک لمحہ ٹھہر کر اپنے جذبات پر قابو پایا اور از سرنو خود کو پرسکون کرنے لگا۔گذشتہ سال کی شکست اسے ابھی تک کڑی اذیت سے دوچار کئے ہوئے تھی۔وہ کچھ توقف سے بولا۔

''اس سال ہمیں پہلے سے زیادہ کڑی محنت کرنا ہوگی۔ٹھیک ہے،اب ہم میدان میں اترتے ہیں اور اپنی نئی تکنیک کے لحاظ ست مشق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

اولیوروڈ نے اپنا بھاری ڈنڈا پکڑا اور انہیں چلنے کا اشارہ کرتا ہوا تیز قدموں سے کمرے سے باہر نکل گیا۔باقی کھلاڑی اس غیر متوقع اور غیر موزوں مشق کیلئے قطعاً تیار نہیں دکھائی دیتے تھے۔وہ بوجھل اور ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے جمائیاں لیتے ہوئے اولیوروڈ کے تعاقب میں کمرے سے نکلنے لگے۔جب وہ میدان میں پہنچے تو انہیں احساس ہوا کہ کمرے میں کافی دیر کی نشست ہوئی تھی کیونکہ اب سورج طلوع ہونے کے بعد کافی اوپر اُٹھ آیا تھا۔سورج کی روشنی سے میدان صاف دکھائی دے رہا تھا حالانکہ دھند کی پتلی تہ اب بھی میدان کی گھاس کے اوپر تیرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ہیری دھیمے قدموں سے چلتا ہوا میدان کے بیچ میں پہنچ گیا۔اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو اسے سٹیڈیم کے اسٹینڈ پر رون اور ہر مائنی بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔

''تمہارا کھیل ابھی تک ختم نہیں ہوا ہیری!''رون نے غیر یقینی لہجے میں پوچھا۔

''ابھی تو شروع بھی نہیں ہوا ہے......وڈ ہمیں نئی تکنیک سمجھا رہا تھا۔''ہیری نے منہ بسور کر کہا۔وہ للچائی ہوئی نظروں سے لذیذ سلائس اور جام کو دیکھ رہا تھا جو رون اور ہر مائنی کے ہاتھوں میں پکڑا دکھائی دے رہا تھا۔وہ یقیناً بڑے ہال میں ناشتہ کئے بغیر وہاں آگئے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

تھے اور اپنا کھانا ساتھ لائے تھے۔ ہیری نے اپنا بہاری ڈنڈا سیدھا کیا اور اس پر چڑھ گیا۔ اس نے زمین پر پاؤں مار کر خود کو ہوا میں دھکیل دیا۔ جونہی وہ تھوڑا سا اوپر پہنچا تو صبح کی خوشگوار اور بھینی بھینی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرانے لگی۔ یہ لمحہ بڑا اذیت ناک تھا کیونکہ ایسی مست ہوا میں اس کی آنکھیں بند ہونا شروع ہوگئی تھیں۔ اس کا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ نیچے اتر جائے اور بستر میں پہنچ کر نیند کی وادیوں میں اتر جائے مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ اس نے خود کو بیدار رکھنے کیلئے فریڈ اور جارج کے ساتھ ریس لگانا شروع کر دی۔ اس طرح اس کی توجہ کسی قدر بٹ گئی۔ وہ پوری رفتار سے سٹیڈیم کے چاروں طرف اُڑنے لگا۔ جب وہ کنارے پر پہنچ کر واپس مڑے تو فریڈ نے اس سے پوچھا۔

''یہ کلک کی آواز...... یہ کیسی آواز ہے؟''

ہیری نے مڑ کر اسٹینڈ کی طرف نظر دوڑائی۔ اسے کولن کریوی سب سے اونچی نشست پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ اس کا کیمرا اوپر کی سمت میں اُٹھا ہوا تھا اور وہ ایک کے بعد ایک دھڑا دھڑ تصویریں لے رہا تھا۔ جس کی تیکھی آواز خالی سٹیڈیم میں عجیب سی گونج پیدا کر رہی تھی۔

''اس طرف دیکھو ہیری...... اس طرف!'' کولن کی تیکھی آواز اسے سنائی دی۔

''یہ کون ہے......؟'' فریڈ سے دریافت کیا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے چڑ کر جواب دیا اور اپنی رفتار تیز کر دی۔ وہ کولن سے اتنی دور چلا گیا جہاں پر اس کی آواز کم از کم اس کے کانوں میں نہیں پڑ سکتی تھی۔ اسی لمحے ایلورووڈ تیوریاں چڑھائے سرعت رفتاری سے ان کی طرف آیا۔ اس کا چہرہ بے حد غضبناک ہو رہا تھا۔

''یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے؟ وہ پہلے سال کا طالب علم تصویریں کیوں بنا رہا ہے؟ مجھے یہ بالکل پسند نہیں...... ممکن ہے کہ وہ سلے درین کا جاسوس ہو اور ہماری نئی منصوبہ بندی کے بارے میں معلوم کرنے کیلئے یہاں آیا ہو......!'' وڈ نے چیخ کر کہا۔

''بے فکر رہو...... وہ گری فنڈر میں ہے۔'' ہیری نے فوراً وضاحت کی۔

''سلے درین کو کسی جاسوس کی ضرورت نہیں ہے اولیور!'' جارج نے پھبتی کسی۔

''تم یہ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو؟'' وڈ نے چڑ کر پوچھا۔

''کیونکہ وہ یہاں خود موجود ہیں!'' جارج نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اولیورووڈ نے تیزی سے نیچے دیکھا تو وہاں سبز وردیوں میں سلے درین کے کھلاڑی دکھائی دیئے جو ہاتھ میں اپنے بہاری ڈنڈے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

لئے زمین پر چل رہے تھے۔

’’مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہے۔میں نے خود گری فنڈر کیلئے آج میدان حاصل کیا تھا۔ٹھہرو! میں نیچے جا کر معلوم کرتا ہوں۔‘‘اولیورووڈ کا لہجہ بڑا درشت تھا۔

اگلی ساعت میں اولیور ووڈ کا بھاری ڈنڈا زمین کی طرف مڑ گیا اور وہ زمین پر جا اترا۔وہ کافی غصے میں دکھائی دے رہا تھا اسی لئے وہ اپنے بھاری ڈنڈے پر قابو نہ رکھ پایا اور زمین سے جا ٹکرایا۔اس نے لڑکھڑاتے ہوئے خود کو سنبھالا۔ ہیری، فریڈ اور جارج بھی اس کے پیچھے پہنچ گئے۔

’’فلنٹ!‘‘اولیور ووڈ سلے درین ٹیم کے کپتان کی طرف دیکھ کر غرایا۔’’یہ ہماری مشق کا وقت ہے۔ہم نے آج کے لئے میدان خاص طور پر حاصل کیا ہے۔اب آپ لوگ یہاں سے جا سکتے ہو!‘‘

مارکس فلنٹ اولیور ووڈ کے مقابلے میں لمبا اور تگڑا دکھائی دیتا تھا۔اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔اس کے چہرے پر لومڑی جیسی عیاری اور بھیڑیئے جیسی سفا کی نمودار ہوئی۔

’’ہم سب کیلئے یہاں جگہ کی کوئی کمی نہیں......وڈ!‘‘اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

اسی دوران اینجلینا، کیٹی اور ایلسیا بھی زمین پر اتر آئیں۔ سلے درین کی ٹیم میں کوئی لڑکی شامل نہیں تھی۔ پوری کی پوری ٹیم کندھوں سے کندھے ملائے گری فنڈر کے سامنے کھڑی تھی۔

’’مگر میں آج کیلئے میدان کا حق محفوظ کر رکھا ہے......آج کوئی دوسرا یہاں نہیں مشق کر سکتا۔‘‘اولیور وڈ نے غصے سے تھوکتے ہوئے کہا۔

’’اوہ ہو! مگر میرے پاس پروفیسر سنیپ کا تحریری اجازت نامہ موجود ہے وڈ!‘‘فلنٹ نے چہک کر کہا۔اس نے اپنے ہاتھ میں تہ کیا کاغذ نکالا اور اولیور ووڈ کے سامنے کر دیا۔اولیور وڈ نے طیش سے کاغذ کا ٹکڑا چھینا اور پڑھنے لگا۔

”میں پروفیسر سنیپ سلے درین کی ٹیم کو آج کیوڈچ کے میدان میں مشق کرنے کی اجازت دیتا ہوں تاکہ وہ اپنے نئے متلاشی کو سنہری گیند کی مشق کرانے کا اہتمام کرسکیں۔“

’’تمہیں نیا متلاشی مل گیا؟......کہاں ہے؟‘‘اولیور وڈ نے چونک کر پوچھا۔

سلے درین ٹیم کے چھ بڑے اور لمبے چوڑے لڑکوں کے عقب میں سے چھوٹے قد والے لڑکے کا چہرہ نمودار ہوا......اس کے زرد اور نوکیلے چہرے کا رواں رواں خوشی سے جھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔گری فنڈر کی پوری ٹیم اسے دیکھ کر چونک پڑی۔ وہ ڈریکو مل

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

فوائے تھا۔

''کہیں تم مل فوائے کے بیٹے تو نہیں!'' فریڈ نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہیری ڈریکو مل فوائے کو دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے دنگ رہ گیا تھا۔

''عجیب بات ہے کہ تم نے ڈریکو کے ڈیڈی کا نام لیا۔'' فلنٹ نے ہنس کر کہا۔ اس کا لہجہ ہی کچھ ایسا تھا کہ سلے درین کی پوری ٹیم دانت نکال کر مسکرانے لگی۔ ''میں دکھاتا ہوں کہ انہوں نے سلے درین کی پوری ٹیم کو محبت بھرے جذبات سے کیا تحفہ دیا ہے!''

ان ساتوں کھلاڑیوں نے اپنے بہاری ڈنڈے گری فنڈر کے کھلاڑیوں کے سامنے لہرائے۔ صبح کی دھوپ میں گری فنڈر کے کھلاڑیوں کی ناک کے عین نیچے سات بڑے چمک دار اور بالکل نئے بہاری ڈنڈوں کے دستے لشکارا مار رہے تھے، جن پر چمکدار سنہری حروف سے ''نیمبس 2001'' لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ بالکل ماڈل ہے...... ابھی گذشتہ ہفتے ہی بازار میں آیا ہے۔'' فلنٹ نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے رومال سے بہاری ڈنڈے کے دستے کو صاف کیا۔ ''مجھے پورا یقین ہے کہ یہ پرانا ماڈل نیمبس 2000 سیریز سے کافی تیز رفتار ہیں اور جہاں تک پرانے 'کلین سویپ' ماڈل کا سوال ہے...... اسے تو یہ بالکل پچھاڑ ہی دیتا ہے!'' اس کی نظریں فریڈ اور جارج کے ہاتھوں میں پکڑے کلین سویپ بہاری ڈنڈوں کی طرف اُٹھ گئیں۔ اس کی آنکھوں میں حقارت تیر رہی تھی۔

ایک پل کیلئے تو گری فنڈر ٹیم کا ہر کھلاڑی گنگ رہ گیا۔ ان کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ فلنٹ کو جواب دیا جائے۔ ڈریکو مل فوائے ضرورت سے زیادہ ہی مسرور دکھائی دے رہا تھا، اس کے دانتوں کی پوری بتیسی کھلی پڑی تھی جس کے باعث اس کی آنکھیں اور تھوڑی سکڑ کر سوراخ کی مانند دکھائی دیتی تھیں۔

''ارے دیکھو تو...... میدان پر قبضہ!'' فلنٹ نے چہک کر کہا۔

سب کی نظریں میدان کی طرف اُٹھ گئیں۔ رون اور ہر مائنی بھیگی گھاس پر چلتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ میدان کے بالکل بیچوں بیچ آ رہے تھے۔ وہ دونوں محض یہ معلوم کرنے کیلئے آئے تھے کہ وہاں کیا ماجرا ہے؟

''کیا ہوا؟ تم لوگوں نے ابھی تک مشق شروع کیوں نہیں کی...... یہ لوگ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟'' رون نے اپنے سوال میں سلے درین کے کھلاڑیوں کو گھور کر دیکھا۔ اسی لمحے رون کی نظریں ڈریکو پر جم گئیں جو سلے درین ٹیم کے کھلاڑیوں کی سبز وردی میں ملبوس تھا۔

''میں اب سلے درین ٹیم کا نیا متلاشی ہوں ویزلی!'' ڈریکو نے متکبرانہ انداز میں کہا۔ ''سب ان بہاری ڈنڈوں کو حسرت بھری

نظروں سے دیکھ ہیں جو میرے ڈیڈی نے ہماری ٹیم کو تحفتاً دیئے ہیں۔'' ڈریکو کی گردن فخر سے تن چکی تھی۔

رون کی نظر جب نئے ماڈل کے بھاری ڈنڈوں پر پڑی تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''غور سے دیکھ لو......اچھے ہیں نا!'' ڈریکو نے دستہ اس کی طرف بڑھا کر نخوت سے کہا۔'' شاید گری فنڈر کی ٹیم بھی چندا اکٹھا کرکے نیا بھاری ڈنڈا خریدنے میں کامیاب ہو جائے۔ تم لوگ اپنے کلین سویپ ماڈل کے بھاری ڈنڈوں کو فروخت کر سکتے ہو اور مجھے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی احمق کباڑیا انہیں ضرور خرید لے گا۔''

ڈریکو کی کڑوی طنز سن کر سلے درین کے کھلاڑیوں نے فلک شگاف قہقہہ لگایا۔

''کم از کم گری فنڈر کا کوئی بھی کھلاڑی رشوت دے کر ٹیم میں شامل نہیں ہوا ہے ڈریکو! یہ سب اپنی قابلیت اور مہارت کے بل بوتے پر ٹیم میں منتخب ہوئے ہیں۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔

''تمہاری رائے کس نے پوچھی تھی؟......گھٹیا......ملیچھ......بدذات!'' ڈریکو نے زمین تھوکتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ یکدم کھچ گیا اور آنکھوں میں سے شعلے نکلتے معلوم ہونے لگے۔

ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ڈریکول فوائے نے واقعی کوئی نہایت ہی بری بات کہہ دی تھی کیونکہ اس کے الفاظ پر پوری گری فنڈر ٹیم میں وبال مچ گیا تھا۔اس سے پہلے ڈریکول فوائے کی طرف کوئی بڑھ پاتا......فلنٹ نے سرعت سے سامنے آکر ڈریکو کو اپنے چوڑے بدن کے پیچھے چھپا لیا تھا۔فریڈ اور جارج دونوں بجلی کی طرف ڈریکو پر جھپٹے تھے مگر اولیور وڈ نے انہیں اپنے بازو کے بل پر بمشکل روک رکھا تھا۔

''تمہاری یہ کہنے کی ہمت کیسے ہوئی؟'' ایلسیا نے چیخ کر کہا۔

رون بھی آپے سے باہر ہو چکا تھا۔اس نے جلدی سے اپنے لباس میں جادوئی چھڑی نکال لی اور چھڑی کو فلنٹ کی بغل میں نکال کر اس کا رُخ ڈریکول فوائے کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر بولا۔''تمہیں اس کی سزا بھگتنا پڑے گی مل فوائے کے بچے!''

اسی لمحے سٹیڈیم میں ایک زوردار دھماکے کی گونج پھیلتی چلی گئی۔رون کی چھڑی سے سبز رنگ کی تیز روشنی کا دھارا برآمد ہوا اور سیدھا رون کے پیٹ میں آکر لگا۔وہ چمکدار دھارے کے زوردار دھکے سے اُڑتا ہوا کئی فٹ پیچھے گھاس پر جا گرا۔ایک پل کیلئے تو کسی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہوا تھا؟ ہیری اور ہرمائنی بھاگتے ہوئے رون کے قریب پہنچے۔

''رون......رون!تم ٹھیک تو ہو؟'' ہرمائنی نے چیخ کر پوچھا۔

رون گھاس پر اُٹھ بیٹھا۔اس نے جونہی بات کرنے کیلئے منہ کھولا تو الفاظ منہ سے نہ نکل پائے۔اسی لمحے اسے زوردار ابکائی آئی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

اور منہ سے قے نکلتی چلی گئی۔ کچھ عجیب سی چیزیں اس کے منہ سے نکل کر رون کی گود میں آ گریں۔ ہیری نے ان کی طرف غور سے دیکھا......وہ تھوک میں لت پت گھونگے تھے۔ ہیری نے ہرمائنی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

یہ منظر دیکھ کر سلے درین کے کھلاڑی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ فلنٹ کا برا حال تھا وہ ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا تھا۔ اس نے خود کو نیچے گرنے سے بچانے کیلئے اپنے بھاری ڈنڈے کا سہارا لے رکھا تھا۔ ڈریکو کا بھی کچھ یہی حال تھا اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں زمین پر تھے اور وہ اپنی خوشی پر قابو پانے کیلئے اپنے مکوں سے زمین ٹھونک رہا تھا۔ گری فنڈر کے تمام کھلاڑی رون کے آس پاس اکٹھے ہو چکے تھے۔ رون کا وہی حال تھا۔ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اسے زوردار ابکائی آتی اور منہ سے کئی چمکتے ہوئے بڑے گھونگے قے کی صورت میں برآمد ہو جاتے۔ گھاس پر کافی تعداد میں گھونگے جمع ہو چکے تھے۔ گری فنڈر کے کھلاڑی پریشان کھڑے تھے مگر کوئی بھی رون کو چھونے کی کوشش نہیں کر رہا تھا شاید انہیں ڈر تھا کہ رون کے بد اثرات ان پر نہ پڑ جائیں۔ فریڈ اور جارج کے چہرے بھی اترے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''بہتر ہوگا کہ ہم اسے فوراً ہیگر ڈ کے پاس لے چلیں اس کا جھونپڑا سب سے نزدیک ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہرمائنی نے اثبات میں سر ہلایا اور دونوں نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رون کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر اُٹھالیا۔

''کیا ہوا؟......ہیری!'' ایک تیز باریک آواز قریب سے سنائی دی۔ ''کیا ہوا......کیا ہوا؟ کیا یہ بیمار ہے؟......لیکن تم اسے ٹھیک کر دوگے......ہے نا ہیری!''

وہ کولن کریوی تھا جو سٹیڈیم کی سب سے اونچی نشست سے اتر کر نیچے کا ماجرا معلوم کرنے کیلئے وہاں پہنچا تھا۔ ہیری نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ ہرمائنی کے ہمراہ رون کو سہارا دے کر سٹیڈیم سے باہر لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس دوران کولن ان کے چاروں طرف ناچتا رہا۔ رون خود پر قابو پانے کیلئے پوری جدوجہد کر رہا تھا۔ اس نے اپنی سانس روک رکھی تھی۔ اچانک اس کی سانس اکھڑی اور ایک بڑی جسامت والا گھونگا اچھل کر اس کے منہ سے نکلا اور زمین پر جا گرا۔

''اوہ......ہو!'' کولن کریوی اچانک اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے اپنا کیمرا سیدھا کر لیا اور ان تینوں کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔ ''کیا تم اسے اپنی پکڑ میں لے سکتے ہو ہیری تاکہ تصویر بناتے وقت یہ کہیں گم نہ ہو جائے!'' کولن نے عجلت میں کہا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ......اور دفع ہو جاؤ کولن!'' ہیری نے غصے سے چیخ کر کہا۔ کولن سہم کر ایک طرف ہو گیا۔ ہیری اور ہرمائنی، رون کو سہارا دے کر سٹیڈیم سے باہر نکلے اور تاریک جنگل کی طرف اترائی میں اترنے لگے۔ یہ راستہ تاریک جنگل کے شروع میں اور ہوگورٹ کے میدانوں کے آخری کونے میں موجود ہیگرڈ کے جھونپڑے کو جاتا تھا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''بس پہنچ ہی گئے ہیں رون! تم ایک منٹ میں ٹھیک ہو جاؤ گے......بس پہنچ ہی گئے ہیں!'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ہیگرڈ کا جھونپڑا سامنے تھوڑے فاصلے پر دکھائی دے رہا تھا۔

وہ تینوں ہیگرڈ کے گھر سے بیس فٹ کے فاصلے پر تھے، اچانک ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھلا اور کوئی دکھائی دیا۔ گھر سے برآمد ہونے والا ہیگرڈ نہیں تھا۔ کھلتے ہوئے ہلکے ارغوانی کا چوغہ پہنے اور سنہری بالوں کو لہراتا ہوا وہ شخص گلڈرائے لک ہارٹ تھا۔ وہ تیز قدموں سے جھونپڑے کی سیڑھیاں اتر کران کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''اوہ! یہ اچھا نہیں ہوا!......جلدی سے ان جھاڑیوں کے پیچھے چھپ جاؤ۔'' ہیری نے پریشانی سے ہرمائنی اور رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ وہ رون کو قریباً گھسیٹتے ہوئے جھاڑیوں میں لے گیا۔ رون نے بھی لک ہارٹ کا چہرہ دیکھ لیا تھا شاید اسی لئے اس نے خود بھی کوشش کی۔ ہرمائنی کو یہ حرکت کچھ اچھی نہیں لگی مگر مجبوراً اسے بھی ان کے پیچھے جھاڑیوں میں آنا پڑا۔

''یہ بہت آسان ہے بشرطیکہ تمہیں پتہ ہو کہ اسے کیسے کیا جاتا ہے؟'' لک ہارٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ ہیگرڈ کو کسی بارے میں بتا رہا تھا۔ ''اگر تمہیں مدد کی ضرورت ہو تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کہاں ملوں گا؟ میں تمہیں اس بارے میں اپنی ایک کتاب بھجوا دوں گا۔ مجھے یہ جان کر بے حد حیرت ہوئی ہے کہ تم نے ابھی تک میری ایک بھی کتاب نہیں پڑھی......خیر میں آج رات کو ایک شاندار کتاب پر اپنے دستخط کر کے اسے کسی کے ہاتھ تمہیں بھجوا دوں گا۔''

انہیں لک ہارٹ کی آواز قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔ وہ چلتے ہوئے ہیگرڈ کو کہہ رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد لک ہارٹ کے قدموں کی چاپ قریب آئی اور پھر دور ہوتی چلی گئی۔ وہ تیز رفتاری سے قلعے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے سنہری بال ہوا میں پیچھے کی طرف لہرا رہے تھے۔ ہیری اتنی دیر جھاڑیوں میں دبکا بیٹھا رہا جب تک لک ہارٹ کا ہیولا بالکل نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا پھر اس نے رون کو جھاڑیوں سے کھینچ کر باہر نکالا اور ہیگرڈ کے سامنے والے دروازے تک لے گیا۔ ہرمائنی نے بھاگ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہیگرڈ نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ اس کا چہرہ چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا شاید اسے کسی کا آنا بے حد ناگوار گزرا تھا مگر جونہی اس کی نظر سامنے کھڑے ہیری پر پڑی تو اس کا چہرہ کھل اُٹھا۔ ہیگرڈ جلدی سے بولا۔

''ابھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم لوگ مجھ سے ملنے نجانے کب آؤ گے۔ اندر آ جاؤ......اندر آ جاؤ......جب تم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو مجھے ایسا لگا شاید پروفیسر لک ہارٹ دوبارہ لوٹ آیا ہے۔''

ہیری اور ہرمائنی نے چوکھٹ پار کرنے میں رون کی مدد کی۔ وہ تینوں اب اندر پہنچ چکے تھے۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ایک ہی کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں بڑا بستر لگا ہوا تھا اور دوسرے کونے میں آتشدان تھا جس میں کوئلوں کی چڑ چڑاہٹ سنائی دے رہی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تھی۔ ہیری نے سہارا دے کر رون کو کرسی پر بٹھایا۔ ہیری نے ہیگرڈ کو بتایا کہ رون کے منہ سے گھونگے نکل رہے ہیں۔ ہیگرڈ یہ سن کر ذرا بھی حیران نہیں ہوا۔

’’اندر رہنے سے تو اچھا ہے کہ باہر نکل جائیں!‘‘ ہیگرڈ نے ہنس کر کہا اور پلٹ کر ایک طرف پڑے ہوئی تانبے کی ایک بڑی بالٹی اُٹھا کر رون کے گود میں رکھ دی۔

’’انہیں باہر نکلنے دو......رون!‘‘ ہیگرڈ نے اس کے کندھے کو تھپتھپا کر کہا۔ ’’جہاں تک میری رائے ہے گھونگوں کے ختم ہونے کے انتظار کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے۔‘‘

ہیری نے جب اسے تمام واقعہ بتایا تو ہیگرڈ کے چہرے پر حیرت و پریشانی دکھائی دی۔

’’یہ انتہائی مشکل جادوئی کلمہ ہے اور بہت کم اتنا پراثر دیکھنے کو ملتا ہے، مجھے شدید تعجب ہے کہ ٹوٹی ہوئی چھڑی کے ساتھ اتنا کامیاب اور شاندار......!‘‘ ہیگرڈ نے بے یقینی سے تبصرہ کیا۔

ہیگرڈ کمرے میں پھرتی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا اور ان کے لئے چائے بنا رہا تھا۔ اس کا بڑا شکاری کتا ’فنگ‘ ہیری کے اوپر رال ٹپکا رہا تھا۔

’’ہیگرڈ! لک ہارٹ تم سے کیا کہہ رہا تھا؟‘‘ ہیری نے فنگ کا کان کھینچ کر اسے دور کیا۔

’’وہ مجھے یہ سکھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ خطرناک درمیانے جثّے والے کتے ’کلپی‘ کو کنویں سے کیسے باہر نکالا جا سکتا ہے۔‘‘ ہیگرڈ غراتے ہوئے بولا۔ اس نے پنکھ نچے ہوئے مرغے کو اپنی بڑی میز سے ہٹایا اور گرم گرم کیتلی میز کی نچلی سمت میں رکھ دی۔

’’جیسے ہم یہ سب کرنا نہیں جانتے ہوں!......وہ کسی خطرناک چڑیل کے بارے میں بیہودہ سی تقریر جھاڑ رہا تھا جسے اس نے فرار ہونے پر مجبور کر دیا تھا...... مجھے قسم ہے کہ اگر اس کا کہا ہوا ایک بھی لفظ سچ نکلا تو میں خود اپنی کیتلی کھا جاؤں گا۔‘‘

ہیگرڈ میں یہ خوبی تھی کہ اس نے آج تک ہوگورٹ کے کسی بھی استاد کی برائی نہیں کی تھی اسی لئے ہیری نے اس کی طرف حیرت بھری نگاہوں سے دیکھا۔

’’مجھے لگتا ہے کہ تم غلطی پر ہو ہیگرڈ!‘‘ ہرمائنی کی آواز جوش اور ناگواری سے کانپ رہی تھی ’’تم نے انصاف سے کام نہیں لیا ورنہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ پروفیسر ڈمبل ڈور سکول میں کسی نامعقول شخص کو استاد نہیں رکھتے ہیں۔ یقیناً ان کا ہر فیصلہ بہترین اور اچھوتا ہوتا ہے۔‘‘

رون نے اسی لمحے ایک زوردار ابکائی لی اور حسب معمول کئی گھونگے اس کے منہ سے نکل کر تانبے کی بالٹی میں جا گرے۔ اس کی

ٹھوڑی تک رال بہہ رہی تھی۔

’’ہرمائنی! شاید تمہیں معلوم نہیں کہ وہ اس کام کیلئے اکلوتا شخص تھا!‘‘ہیگر ڈ نے ٹرکل ٹافی کی پلیٹ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔’’ہمارا مطلب ہے کہ اکلوتا......تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کی تعلیم دینے والے استاد کی آسامی کیلئے کوئی دوسرا شخص مل ہی نہیں رہا تھا۔ دیکھو! لوگ اس آسامی کیلئے بے حد تذبذب کا شکار ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ عہدہ کسی خطرناک جادوگر کی بدُعا کے زیر اثر ہے کیونکہ اب تک اس عہدے پر کوئی بھی لمبے عرصے تک ٹک نہیں پایا ہے تو اس صورت میں تم خود ہی فیصلہ کرلو......!‘‘

’’رون کس کے خلاف جادوئی کلمہ استعمال کررہا تھا؟‘‘ہیگر ڈ نے موضوع بدل کر پوچھا۔

’’مل فوائے نے ہرمائنی کو کچھ کہا تھا۔ وہ یقیناً کوئی اخلاق باختہ بات ہی ہوگی...... جسے سننے کے بعد ہر کوئی آپے سے باہر ہوگیا تھا۔‘‘ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

’’وہ واقعی غلیظ ترین بکواس تھی!‘‘رون نے اپنا سر میز سے اونچا کرتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں چیخ کر کہا۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا اور رنگ زرد پڑ رہا تھا۔

’’اس نے ہرمائنی کو’بدذات‘ کہا تھا......ہیگر ڈ!‘‘ اسی لمحے رون کا چہرہ غوطہ کھا کر دوبارہ بالٹی میں جا گھسا۔ اس کے پیٹ میں سے گھونگوں کی نئی فصل باہر آنے کیلئے بے تاب تھی۔ ہیگر ڈ کا منہ کھلا رہ گیا۔ اسے یہ سن کر بے حد دھچکا لگا تھا۔

’’کیا واقعی اس نے ایسا کہا تھا......؟‘‘ہیگر ڈ نے غراتے ہوئے ہرمائنی سے دریافت کیا۔

’’ہاں!‘‘ وہ دھیمے سے انداز میں بولی۔’’مگر میں نہیں جانتی کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ ویسے مجھے یہ تو لگا کہ یہ غلط ہے......‘‘

’’یہ اس کے دماغ میں پیدا ہونے والی سب سے ہتک آمیز سوچ تھی۔‘‘رون نے اپنا سر دوبارہ بالٹی میں باہر نکالا اور ہانپتے ہوئے تلخی سے کہا۔’’بدذات ایک بدترین گندی گالی ہے جو ماگلوؤں کے ہاں پیدا ہونے والے فرد کو دی جاتی ہے۔ ماگل یعنی ایسے لوگ جنہیں جادو کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو۔ کچھ ایسے جادوگر ہیں جیسے مل فوائے خاندان...... جو یہ سوچتے ہیں کہ وہ باقی سب لوگوں سے بہترین ہیں کیونکہ ان کا خون بالکل خالص ہے۔‘‘رون کو ایک اورابکائی آئی مگر اس مرتبہ صرف ایک ہی چھوٹا سا گھونگا اس کے منہ سے برآمد ہوا تھا جو پھسل کر اس کے ہاتھ پر آ گرا۔ رون نے اسے اُٹھا کر بالٹی میں ڈال دیا۔’’میرا مطلب ہے...... باقی جادوگر جانتے ہیں کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نیول لانگ باٹم کو دیکھو۔ اس کا خون خالص ہے پھر بھی وہ کڑاھی کو صحیح طرح سے رکھ نہیں پاتا۔‘‘ رون نے اپنی بات مکمل کی۔

’’اور ایسا کوئی جادوئی کلمہ نہیں ہے جو ہماری ہرمائنی نہیں پڑھ سکتی۔‘‘ہیگر ڈ نے فخریہ انداز میں کہا تو ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہوگیا اور

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

آنکھوں میں چمک پھیل گئی۔

''کسی کو بھی بدذات کہنا نہایت کمینگی والی بات ہے۔'' رون نے کانپتے ہاتھ سے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھا۔ ''بدذات یعنی گندہ خون! گھٹیا خون...... یہ مضحکہ خیزی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آج کے دور میں جادوگروں کی اکثریت 'ملاوٹی خون' پر جی رہی ہے اگر ہم نے ماگل عورتوں سے شادی نہ کی ہوتی تو یقیناً ہم لوگ کب کے ختم ہو گئے ہوتے۔ جادوگروں کی داستان صرف کتابوں میں لکھی ہوئی پائی جاتی۔'' رون کے لہجے میں بے حد تلخی تھی۔ اس نے ایک بار پھر ابکائی لی اور دوبارہ بالٹی کے چوڑے منہ میں غائب ہو گیا۔

''بہت خوب رون! میں تمہیں الزام نہیں دیتا کہ تم نے اسے سبق سکھانے کی کوشش کیوں کی مگر شاید یہ اچھا ہی ہوا کہ تمہاری ٹوٹی ہوئی چھڑی کی بدولت تمہارا جادوئی کلمہ الٹ گیا۔ اگر تم نے مل فوائے کو یہ جادوئی سزا دے دی ہوتی تو مجھے اس بات کا یقین تھا کہ لوسیس مل فوائے سکول پہنچنے میں ذرا سی تاخیر نہ کرتا اور کم از کم تم سکول سے باہر نکال دیئے جاتے۔ شکر ہے کہ اس بڑی مصیبت میں نہیں پھنسے۔ یہ چھوٹی سی مصیبت تو کچھ ہی دیر میں دور ہو جائے گی۔'' ہیگرڈ نے بالٹی میں جھانک کر دیکھتے ہوئے رون سے کہا۔ ہیری ہیگرڈ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ منہ سے گھونگوں کا برآمد ہونا بھی کوئی چھوٹی مصیبت نہیں ہوتی مگر وہ بول ہی نہ پایا کیونکہ ہیگرڈ کی ٹرکل ٹافی نے اس کے دونوں جبڑوں کو آپس میں بری طرح چپکا دیا تھا۔

''ہیری!'' ہیگرڈ اچانک اس کی طرف متوجہ ہوا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے دماغ میں کوئی بھولی ہوئی بات ابھر آئی تھی۔ ''تم سے ایک بات پر جھگڑنا ہے، ہم نے سنا ہے کہ آج کل تم اپنے آٹوگراف والی تصویریں بانٹ رہے ہو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ باہر کے لوگ سب تصویریں لے جائیں اور ہمارے حصے میں ایک بھی نہ آئے؟''

ہیگرڈ کی بات ہی کچھ ایسی تھی کہ ہیری اپنے غصے پر قابو نہ پا سکا۔ البتہ غصے یہ فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اس کے جبڑے کھل گئے تھے۔

''میں آٹوگراف والی تصویریں نہیں بانٹ رہا ہوں اگر لک ہارٹ اب بھی اس قسم کی افواہیں پھیلا رہا ہے تو......'' ہیری غصیلے لہجے میں بولتے بولتے رُک گیا کیونکہ اس کے سامنے ہیگرڈ کھڑا بری طرح سے ہنس رہا تھا۔

''میں تو محض مذاق کر رہا تھا ہیری!'' ہیگرڈ نے آگے بڑھ کر اس کی کمر پر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیار بھری تھپکی ہیری کیلئے کسی اذیت سے کم نہیں تھی کیونکہ تھپکی کے دباؤ سے اس کا چہرہ میز سے جا ٹکرایا تھا۔ ہیگرڈ نے اس کی پرواہ کئے بغیر بات آگے بڑھائی۔

''میں جانتا ہوں کہ تم سچ مچ ایسا نہیں کر رہے ہو۔ میں لک ہارٹ پر یہ واضح کر دیا ہے تمہیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں کیونکہ تم بغیر کسی کوشش کے پہلے سے ہی اتنے مشہور ہو......''

''میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ لک ہارٹ کو یہ بات بالکل پسند نہیں آئی ہو گی۔'' ہیری نے اپنا چہرہ سہلاتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

وہ دوبارہ کرسی پر سیدھا ہو چکا تھا۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ انہیں واقعی پسند نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ جب میں نے اسے یہ بتایا کہ میں نے واقعی اس کی ایک بھی کتاب نہیں پڑھی ہے تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ یقیناً اس نے مزید ٹھہرنا حماقت خیال کیا ہوگا۔'' ہیگر ڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے رون کا چہرہ بالٹی سے دوبارہ نمودار ہوا۔ ہیگر ڈ نے اس کی طرف دیکھا۔ ''ٹرکل ٹافی لوگے رون؟''

''نہیں شکریہ!'' رون نحیف سی آواز میں بولا۔ ''میں مزید مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا۔''

ہیری اور ہرمائنی نے چائے ختم کر کے اپنے کپ میز پر رکھے تھے کہ ہیگر ڈ کو کچھ خیال آیا۔

''تم لوگ ذرا باہر چل کر دیکھو تو سہی...... میں کیا اُگا رہا ہوں؟'' وہ جلدی سے بولا۔

ہیگر ڈ کے گھر کے پچھواڑے میں موجود سبزیوں والے باغیچے میں درجنوں بڑے چپن کدو دکھائی دے رہے تھے۔ ہر کدو کسی بڑی ٹھوس چٹان کی مانند تھا۔

''اچھی طرح بڑے ہو رہے ہیں...... ہے نا!'' ہیگر ڈ مسرت آمیز لہجے میں بولا۔ ''انہیں میں ہیلووئین کی دعوت کیلئے تیار کر رہا ہوں۔ تب تک حیرت انگیز طور پر بڑے ہو چکے ہوں گے۔''

''تم ان میں کیا ڈالتے ہو؟'' ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

ہیگر ڈ نے اپنے کندھوں کے اوپر سے جھک کر دیکھا کہ آس پاس کوئی دوسرا تو موجود نہیں پھر وہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔

''دیکھو! میں انہیں...... تم جانتے ہو...... تھوڑی سی مدد دے رہا ہوں۔'' ہیگر ڈ کی نگاہیں ایک سمت میں اُٹھ گئیں۔

ہیری نے دیکھا ہیگر ڈ کی پھولوں والی گلابی چھتری گھر کے پچھلی دیوار سے ٹکی ہوئی تھی۔ ہیری کے پاس پہلے سے ہی اس بات پر یقین کرنے کا ثبوت موجود تھا۔ یہ چھتری جتنی معمولی دکھائی دیتی تھی اتنی معمولی نہیں تھی۔ دراصل اسے اس کا تجربہ بہت پہلے ہو چکا تھا۔ چھتری کے اندر ہیگر ڈ کی سکول کی پرانی جادوئی چھڑی چھپی ہوئی تھی۔ ہیگر ڈ کو یہ سب صرف اس لئے کرنا پڑا تھا کہ اسے جادو کرنے کی قطعی اجازت نہیں تھی کیونکہ اسے تیسرے ہی سال میں سکول سے نکال دیا گیا۔ ہیری کو آج تک ہیگر ڈ کو سکول سے نکالے جانے کی وجہ معلوم نہیں ہو پائی تھی۔ وہ جب بھی اس بارے میں اپنا سوال اُٹھاتا تو ہیگر ڈ زور سے کھنکارتے ہوئے اپنا گلا صاف کرنے میں مصروف ہو جاتا تھا اور غیر محسوس انداز میں خود بہرا بنا لیتا تھا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا جب تک گفتگو کا رُخ کسی اور طرف نہیں مڑ جاتا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ اختقان کا جادو آزمایا گیا ہے۔ خیر جو بھی ہو! تم نے ان پر اچھا کام کیا ہے۔'' ہرمائنی نے کسی قدر ناپسندیدگی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سے ہیگرڈ کا دل بہلاتے ہوئے کہا۔

''یہی تمہاری چھوٹی بہن نے کیا تھا۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف سر گھماتے ہوئے کہا۔

''اس سے کل ہی ملا تھا۔'' ہیگرڈ نے داڑھ ہلاتے ہوئے ہیری کو کن انکھیوں سے دیکھا۔ ''وہ کہہ رہی تھی کہ میدان میں گھوم رہی ہوں لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ یہ امید کر رہی تھی کہ میرے گھر پر وہ کسی سے ٹکرا سکتی ہے اگر سچ پوچھا جائے تو وہ یقیناً آٹوگراف والی تصویر کیلئے منع نہیں کرے گی۔''

ہیگرڈ نے آنکھ مارتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔

''چپ رہو!'' ہیری چڑ کر بولا۔ رون زور زور سے ہنسنے لگا، زمین پر کافی تعداد میں گھونگے گرنے لگے۔ یوں لگتا تھا جیسے رون باغیچے میں گھونگوں کا چھڑکاؤ کر رہا ہو۔

''ذرا سنبھل کر!'' ہیگرڈ نے رون کو اپنے قیمتی کدوؤں سے دور کھینچتے ہوئے چیخ کر کہا۔

اسی دوران دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ ہیری نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ ایک ٹرکل ٹافی نے کچھ پلوں کیلئے ساتھ تو دیا تھا مگر اس کا کارنامہ ہیری بھگت چکا تھا۔ ہیری کھانا کھانے کیلئے سکول واپس لوٹنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ ان تینوں نے ہیگرڈ سے رخصت لی اور ان کے قدم تیز رفتاری سے قلعہ نما عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ رون کبھی کبھار ہچکیاں لیتا تھا مگر اب صرف اکا دکا بہت ہی چھوٹے گھونگے ہی باہر نکلتے تھے۔ وہ بھاگتے ہوئے بڑے ہال کی طرف لپکے۔ ابھی وہ یخ بستہ ہال کے دروازے پر قدم رکھ ہی پائے تھے کہ ایک تیز آواز نے ان کے قدم جکڑ لئے۔ وہ ٹھٹک کر رک گئے۔

''تو تم لوگ آ گئے...... پوٹر...... ویزلی!'' پروفیسر میک گوناگل گھمبیر چہرے کے ساتھ انہیں دیکھ رہی تھیں۔

''تم لوگ آج شام کو اپنی سزا پوری کرو گے۔''

''ہمیں کیا کرنا ہے پروفیسر؟'' رون نے گھبراہٹ میں اپنی ابکائی کو دباتے ہوئے پوچھا۔

''تم مسٹر فلیچ کے ساتھ ٹرافیوں والے ہال میں چاندی کی شیلڈ چمکاؤ گے اور کوئی جادو نہیں! ویزلی...... کپڑے سے گھسنا پڑے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ رون نے بمشکل تھوک نگلا۔ چوکیدار آرگس فلیچ کوئی پسندیدہ شخصیت نہیں تھی، پورا سکول کے طلباء اس سے نفرت کرتے تھے۔ ''اور پوٹر تم...... پروفیسر لک ہارٹ کے پرستاروں کے خطوط کا جواب دینے میں ان کی مدد کرو گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے نہیں!'' ہیری بوکھلا سا گیا۔ ''کیا میں بھی ٹرافیوں والے کمرے میں جا کر شیلڈز کو نہیں چمکا سکتا پروفیسر......'' ہیری نے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

متوحش انداز میں پوچھا۔

''بالکل نہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی کمان کی طرح تیکھی بھنوؤں کو اُٹھاتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔''پروفیسر لک ہارٹ نے خاص طور پر تمہارا انتخاب کیا ہے۔ٹھیک آٹھ بجے۔تم بھی ویزلی!......ٹھیک آٹھ بجے۔''

ہیری اور رون بے حد رنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ان کے چہرے اتر گئے۔وہ بوجھل قدموں سے ہال میں داخل ہوئے۔ ہرمائنی ان کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔اس کے چہرے پر ابھرنے والی کیفیت کو صاف پڑھا جا سکتا تھا۔

'اچھا ہوا ہے،تم نے سکول کے قوانین کی خلاف ورزی کی تھی،اب بھگتو!'

ہیری کا جی اچاٹ ہو گیا،کچھ دیر پہلے گوشت کی کچھڑی کھانے کی شدید خواہش اب ماند پڑ چکی تھی۔اسے اور رون کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے انہیں توقع سے بڑھ کر سزا ملی ہے۔

''وہ خبیث فلیچ مجھے رات بھر جوتے مارتا رہے گا۔کوئی جادو نہیں!اس کمرے میں کم از کم سینکڑوں ٹرافیاں ہوں گی۔ مجھے تو ماگلوؤں کی طرح صفائی کرنا نہیں آتی۔'' رون رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ پھیکا پڑ چکا تھا۔وہ ابھی گھونگوں والی سزا پوری نہیں کر پایا تھا۔

''میں کسی بھی وقت تم سے ادل بدل کرنے کیلئے تیار ہوں۔'' ہیری نے کھوکھلے پن سے کہا۔''ڈرسلی گھرانے میں رہتے ہوئے مجھے صفائی کرنے کی خاصی مہارت ہو چکی ہے۔لک ہارٹ کے پرستاروں کے احمقانہ خطوط کا جواب دینا...... یہ کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہوگا۔''

دوپہر تو جیسے پل بھر میں ہوا ہو گئی تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے آٹھ بجنے میں صرف پانچ منٹ ہی باقی رہ گئے ہوں۔وقت کیسے گزر گیا ان دونوں کو احساس ہی نہیں ہو پایا۔رون کی طبیعت ابھی تک بحال نہیں ہو پائی تھی۔منہ سے گھونگے نکلنے کا سلسلہ جاری تھا مگر اب اس میں کسی قدر وقفہ پیدا ہو چکا تھا۔ ہیری بوجھل اور نڈھال قدموں سے گری فنڈر کے ہال سے نکلا اور دوسری منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔اس نے راہداری عبور کی اور پروفیسر لک ہارٹ کے دفتر کے سامنے جا کر رُک گیا۔اس نے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے دروازے پر دھیمی سی دستک دی۔دوسرے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔لک ہارٹ اس کی طرف دیکھ کر اپنے مخصوص انداز میں مسکرایا۔

''آہ......ہا۔یہ ہوئی نا بات۔ادھر گھنٹہ بجا اور ادھر تم آ گئے۔آؤ اندر آ جاؤ......ہیری!''

دفتر کی دیواروں پر لک ہارٹ کی ان گنت متحرک تصویریں آویزاں تھی جو خوبصورت فریم میں جڑی نہایت دیدہ زیب دکھائی دے رہی تھیں۔ان تصویروں میں لک ہارٹ مختلف روپ میں دکھائی دے رہا تھا مگر سب میں ایک بات مشترک تھی کہ وہ ہر جگہ اپنے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

دانتوں کی نمائش کرر ہا تھا۔موم بتیوں کی روشنی میں تصویریں صاف دکھائی دے رہی تھیں ۔ ہیری نے تھوڑا سا غور کیا تو اسے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ کئی تصویروں پر لک ہارٹ کے دستخط چمک رہے تھے۔ ہیری کمرے کے دائیں پہلو میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا جہاں پوسٹ کارڈ کا ایک بڑا انبار رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو انہیں دیکھ کر خوف سا ہونے لگا۔

''تم لفافوں پر پتے لکھنے کا کام کرو۔'' لک ہارٹ نے ہیری سے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ اسے کوئی بہت مزیدار کام سونپ رہا تھا۔''پہلا خط گلڈیس گڈجین کے نام اس کا بھلا ہو......وہ میرا بہت بڑا پرستار ہے۔''

وقت کچھوے کی چال چلنے لگا۔ ہیری نے مجبوراً لک ہارٹ کی آوازوں کو کان کے پردوں سے ٹکرانے کی اجازت دے رکھی تھی اور کبھی کبھار وہ بیچ میں 'ہوں، ہاں، ٹھیک ہے، جیسے الفاظ بولتا رہا۔کبھی کبھار وہ اس طرح کے جملے بھی سن لیتا تھا۔''شہرت پل بھر کی مہمان ہوتی ہے ہیری!'' یا پھر'' یہ یاد رکھنا ہیری! نام کمانے کیلئے محنت کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔''

موم بتیاں آہستہ آہستہ پگھلتی چلی گئیں۔ وہ غیر محسوس انداز میں چھوٹی ہوتی جارہی تھیں۔موم بتیوں کی روشنی کا حلقہ اب محدود ہونے لگا۔لک ہارٹ کی تصویروں میں اس کے کئی چہرے تاریکی میں کھو چکے تھے اور اب میز کے پیچھے بیٹھے اصلی لک ہارٹ کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کررہے تھے۔لفافوں پر جادوگروں کے پتے لکھ لکھ کر ہیری کے ہاتھ شل ہو چکے تھے۔اس نے دکھتے ہاتھوں سے اگلا لفافہ اپنی طرف سرکایا جو اسے ہزارواں لفافہ محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری نے اس پر 'ویرونیسا سمتھ لی' نامی خاتون کا پتہ لکھا۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے جان چھٹنے والا لمحہ قریب آ چکا ہے۔دوسری ساعت میں اس کے منہ سے گہری سانس نکل گئی۔' کاش جان چھوٹنے والا لمحہ قریب ہی ہو۔'اس کے دکھی من میں ایک آہ بلند ہوئی۔

اچانک اس کے کانوں میں نامانوس سی آواز گونجی۔ بڑی عجیب سی آواز......ایسی جو بجھتی ہوئی موم بتیوں کی ٹمٹماہٹ اور لک ہارٹ کی اپنے پرستاروں کے بارے میں خوشامدی بکواس سے بہت ہی علیحدہ تھی۔اُس آواز کی سرد لہر ہیری کی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔ ہیری کو سانس لینا دوبھر ہو گیا تھا۔یہ عجیب سی آواز تھی جس نے اس کے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ اسے یوں لگا جیسے کسی نے برف کے یخ بستہ پانی میں زہر گھول دیا ہو۔

''آؤ......میرے پاس آؤ......میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا......میں تمہیں کاٹ ڈالوں گا......میں تمہیں مار ڈالوں گا......''

اب آواز کا مفہوم بالکل واضح سمجھ آرہا تھا۔ ہیری اپنی کرسی سے یکدم اچھل کر کھڑا ہو گیا۔لفافے پر 'ویرونیسا سمتھ لی' کی سڑک کے پتے والی جگہ پر ایک بڑا ارغوانی دھبہ ابھر آیا۔

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

''کک......کیا مطلب؟'' ہیری لاشعوری انداز میں بلند آواز میں بولا۔

''میں جانتا ہوں! پورے چھ مہینے تک یہ بہترین فروخت کے اعزاز کی فہرست میں سب سے اوپر رہی ہے۔ سارے سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں اس نے......'' لک ہارٹ نے کہا۔

''نہیں!......وہ آواز......؟'' ہیری نے خوفزدہ لہجے میں بتانے کی کوشش کی۔

''کیسی آواز؟......کون سی آواز؟'' لک ہارٹ حیران ہوکر بولا۔

''وہ آواز جس نے کہا......'' ہیری بولتے بولتے اچانک رک گیا اور چونک کر بولا۔ ''کیا وہ آواز آپ کو سنائی نہیں دی پروفیسر!''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہیری؟ شاید تمہیں نیند آ رہی ہے۔'' لک ہارٹ نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اوہ! نیند تو آنی ہی چاہئے تھی......ذرا گھڑیال کی طرف تو دیکھو! ہمیں یہاں کام کرتے کرتے چار گھنٹے گزر چکے ہیں۔ مجھے کبھی اس بات کا یقین نہیں ہوا ہوتا......وقت تو جیسے پنکھ لگا کر اُڑ گیا......ہے نا ہیری!''

ہیری نے جواب نہیں دیا اور خاموش کھڑا اُس آواز کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ اپنے کانوں پر زور دے کر دوبارہ اس آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگا مگر اسے وہ آواز دوبارہ سنائی نہیں دی۔ البتہ اس نے لک ہارٹ کو یہ کہتے ہوئے ضرور سن لیا تھا کہ اسے سزا ملنے پر ہر بار اس طرح کی مسرت کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔ اس نادیدہ آواز نے ہیری کی جان چھڑا دی۔ ہیری اب تیز قدموں سے لک ہارٹ کے دفتر سے نکل کر گری فنڈر کے ہال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جب وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا تو وہ بالکل خالی پڑا تھا۔ تمام طلبا اپنے اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ اس نے گھڑیال پر نگاہ ڈالی۔ آج اسے سونے میں کافی دیر ہو چکی تھی۔ ہیری سیدھا اپنے کمرے میں پہنچا۔ اس کی نظر دوسرے بستر پر پڑی جو خالی دکھائی دیا۔ یہ رون کا بستر تھا۔ رون ابھی تک واپس نہیں لوٹا تھا۔ ہیری نے اپنا لباس تبدیل کیا اور سونے والا پاجامہ پہن لیا۔ وہ بستر میں گھس کر رون کا انتظار کرنے لگا۔ شاید کوئی اور موقع ہوتا تو ہیری بستر میں گھستے ہی نیند کی وادیوں میں اتر جاتا مگر اُس نادیدہ آواز نے اس کے دماغ کو جکڑ لیا تھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ نصف گھنٹے کے بعد کمرے میں قدموں کی چاپ ابھری۔ ہیری نے سر اُٹھا کر دیکھا۔ وہ رون تھا جو ڈھلکے ہوئے سر کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔ وہ اپنا داہنا ہاتھ بری طرح سہلا رہا تھا۔ اس کے جسم سے پالش کی تیز بو آ رہی تھی جو آن ہی آن میں تاریک کمرے میں پھیل گئی۔

''میرے ہاتھ اکڑ گئے ہیں!'' رون نے ہیری کی طرف دیکھ کر دردبھری آواز میں کہا اور اگلے پل میں اپنے بستر پر لڑھکتا چلا گیا۔ ''فلیچ نے مجھ سے کیوڈ چ کے کئی کپ چودہ چودہ مرتبہ چمکوائے پھر کہیں جا کر اسے اطمینان ہوا۔ سکول کی بہترین خدمات کے صلے میں دیئے گئے مشہور اعزاز کی شیلڈ پر تو میرے منہ سے گھونگے نکل کر گر پڑے۔ اس گندگی کو صاف کرنے میں کئی گھنٹے لگ گئے تھے......

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

لک ہارٹ کے ساتھ تمہارا حال کیسا رہا؟'' کہیں ان کی باتوں کی آواز سن کر نیول، ڈین اور سیمس جاگ نہ جائیں، اس لئے ہیری نے دھیمی آواز میں رون کو پوری بات بتائی کہ اس نے نادیدہ آواز سنی تھی۔

''......لک ہارٹ نے کہا کہ اسے وہ آواز بالکل سنائی نہیں دی۔'' رون حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے بولا۔ ہیری کو چاندنی میں اس کی تنی ہوئی بھنویں بالکل صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا؟......لیکن مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے اگر کمرے میں کوئی غیبی شخص موجود ہوتا تو تب بھی اسے اندر آنے کیلئے دروازہ تو کھولنا ہی پڑتا۔''

''مجھے معلوم ہے!'' ہیری نے اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے جواب دیا۔ ''مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔'' وہ مسہری کی بالائی چھت کو گھورنے لگا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

آٹھواں باب

یوم موت کا جشن

وقت کا پہیہ چلتا رہا اور اکتوبر کا مہینہ آ گیا۔ ہوگورٹ کے قلعے اور میدانوں میں نم آلود سرد ہوائیں چلنے لگی تھیں۔ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے سب لوگ متاثر ہوئے تھے۔ اساتذہ، دیگر عملہ اور طلباء باری باری بیمار ہونے لگے۔ ہوگورٹ کے نجی ہسپتال میں موجود میڈم 'پامفری' جو کہ نرس کی ذمہ داری نبھاتی تھیں، انہیں بے حد محنت کرنا پڑی۔ وہ مریضوں کی دیکھ بھال کے علاوہ ان کی ادویہ کا خاص دھیان رکھتی تھیں۔ سردی کا بخار اور کھانسی کی شکایت عام تھی۔ چھوٹے بچوں کے معاملے میں تو زیادہ نگہداشت کی ضرورت پڑتی تھی۔ انہوں نے تمام بیماروں کیلئے خاص طور پر سبز مرچوں کا چرپرا شربت بنایا تھا جو کہ مرچوں کی طرح کڑوا اور آگ لگا دینے والا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ یہ چرپرا شربت بڑا فائدہ مند تھا کیونکہ یہ لمحوں میں اثر دکھاتا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ اسے پینے کے بعد کئی گھنٹے تک مریضوں کے کانوں اور سر کے بالوں میں سے ثقیف دُھویں کے بادل اُٹھتے رہتے تھے۔ جینی ویزلی بھی موسمی اثرات سے محفوظ نہ رہ پائی اور نحیف سی دکھائی دینے لگی۔ دوسرے بھائیوں کی نسبت 'پرسی' کو اس کی بیماری کا احساس ہو گیا، اسی لئے اس نے زبردستی اسے ہسپتال لے جا کر چرپرا شربت پلوا دیا۔ جینی کے سرخ بالوں میں سے جب دھوئیں کے بادل اُٹھنے لگے تو سب یوں لگا جیسے اس کے سرخ بالوں میں آگ بھڑک اُٹھی ہو۔

بارشوں کا سلسلہ جب شروع ہوا تو وہ کئی دنوں تک جاری رہا۔ بارش کی گولیوں جیسی موٹی بوندیں قلعہ نما عمارت کی کھڑکیوں پر گرجتی برستی رہیں۔ کبھی کبھی بیچ میں ژالہ باری بھی ہو جاتی تھی، جھیل کے پانی کی سطح بلند ہونے لگی۔ پھولوں کی کیاریاں کیچڑ بھرے گارے کی صورت میں دکھائی دینے لگیں۔ البتہ ہیگرڈ کے کدو پھول کر باغیچے کے شیڈ جتنے اونچے ہو چکے تھے۔ بارشوں کی شدت کے باوجود کیوڈچ کی روزانہ مشق کے بارے میں اولیوروڈ کا جذبہ سرد نہیں پڑا تھا۔ اسی لئے 'ہیلوئین' کے دن سے کچھ روز پہلے اتوار کی طوفانی دوپہر میں جب ہیری کیوڈچ کے میدان سے اپنی مشق کر کے لوٹا تو وہ بری طرح سے بھیگ چکا تھا اور اس کے کپڑے کیچڑ میں لت پت تھے جن میں سے گندا کیچڑ پانی نچڑ رہا تھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

بارشوں اور سرد جھکڑوں کی بات اگر چھوڑ بھی دیں تو بھی ان کی مشقوں کو کسی صورت میں فائدہ مند نہیں کہا جا سکتا تھا کیونکہ سلے درین کھلاڑیوں کے پاس تیز رفتار بہاری ڈنڈے تھے جو ان کی مہارت کو مشکل میں ڈال سکتے تھے۔ فریڈ اور جارج اپنی طبیعت کے لحاظ سے سلے درین ٹیم کی جاسوسی کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے نیمبس 2001 بہاری ڈنڈوں کی شاندار اور لاجواب کارکردگی دیکھ لی تھی۔ سلے درین کی ٹیم کے کھلاڑی اپنے سبز چوغوں میں ہوا سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے اور ان کی رفتار کسی گولی سے کم نہیں تھی۔ جب ہیری سکول کی اندرونی ویران راہداریوں میں کیچڑ سے لت پت، پچک پچک کرتے قدموں کے ساتھ ایک موڑ پر پہنچا تو اسے وہاں ایک ہیولہ دکھائی دیا جو کسی مخمصے میں مبتلا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی ویسی ہی پژمردگی چھائی ہوئی تھی جیسی ہیری کے چہرے پر تھی۔ وہ گری فنڈر فریق کا بھوت لگ بھگ سرکٹا 'نک' تھا جو مغموم نگاہوں سے کھڑکی سے باہر موسم کی شدت کو دیکھ رہا تھا۔ ہیری جب اس کے کچھ نزدیک پہنچا تو اسے نک کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

''ان کی شرط میں کبھی نہیں پوری کرتا...... اگر وہ آدھا انچ......''

''ہیلو......نک!'' ہیری نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

''اوہ......ہیلو ہیلو!'' نک نے چونک کر چاروں طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے سر پر قدیمی طرز کا پنکھ والا ہیٹ جما ہوا تھا جس کے پہلوؤں سے اس کے لمبے گھنگھریالے بال نکل کر اس کے کندھوں پر گرے ہوئے تھے۔ لمبے کوٹ کے اوپر اس کے گلے میں ایک مفلر بھی موجود تھا جس کی وجہ سے یہ بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا کہ اس کی گردن اس کے دھڑ کے ساتھ مکمل طور پر جڑی ہوئی نہیں ہے۔ نک کا جسم زرد دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا جو پہلی نظر میں کوئی ہیولہ لگتا تھا۔ اس کے جسم کے آر پار سب کچھ دکھائی دیتا تھا۔ ہیری اس کے عقب میں سرمئی آسمان اور کھڑکی کے باہر ہونے والی بارش کو بآسانی دیکھ رہا تھا۔

''تم پریشان لگ رہے ہو ننھے پوٹر!'' لگ بھگ سرکٹے نک نے یہ دریافت کرتے ہوئے ایک شفاف خط کو جلدی سے تہ کیا اور اپنی قمیص کے اندر چھپا لیا۔

''تم بھی تو کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ!'' لگ بھگ سرکٹے نک نے نہایت وضع کے ساتھ اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔ ''کوئی خاص بات نہیں ہے پوٹر! ایسی بات نہیں ہے کہ میں واقعی شامل ہونا چاہتا تھا...... میں نے سوچا تھا کہ بس عمل پیرا ہو کر دیکھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں...... لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ میں شرائط پر پورا نہیں اتر سکتا۔'' لگ بھگ سرکٹے نک نے ہوا میں جھونکے کی مانند قلابازی کھائی۔ ہیری جو بدستور دیکھ رہا تھا، اس کی نظروں سے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی اُداسی چھپی نہ رہ سکی۔

’’لیکن کیا تمہیں احساس ہوتا ہے......شاید ایسا نہیں ہے!‘‘ نک اپنے غم پر قابو پانے میں ناکام ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی جیب میں سے خط دوبارہ باہر نکالا۔

’’لیکن کوئی بھی تو یہ نہیں سوچتا ہے......‘‘ وہ غم سے نڈھال آواز میں بولا۔ ’’گردن پر پینتالیس بار تیز دھار کلہاڑی کی چوٹ کھانے کے بعد وہ سرکٹوں کے شکار میں شامل ہونے کے قابل ہو جائے گا۔‘‘

’’ارے ہاں!‘‘ ہیری نے چونک کر کہا۔ وہ اس کے دُکھ کی گہرائی تک پہنچ چکا تھا، وہ سمجھ گیا تھا کہ نک اس کے منہ سے ہاں سننے کا متمنی ہے۔

’’میرا کہنے کا مطلب ہے کہ مجھ سے زیادہ کون چاہتا ہوگا کہ یہ کام جلدی اور صفائی سے ہو جاتا اور میرا سر پوری طرح دھڑ سے الگ ہو گیا ہوتا؟......تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس عجیب سی کیفیت سے مجھے بے حد اذیت اور بے عزتی جھیلنا پڑتی ہے......‘‘ نک نے رو دینے والے انداز میں کہا اور ہاتھ میں پکڑے خط کی تہہ کھولی اور سیدھا کر کے اسے بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

”ہم صرف انہی شکاریوں کو اپنے ساتھ رکھنے پر آمادہ ہیں جن کے سر دھڑ سے مکمل طور پر الگ ہو چکے ہوں۔ آپ یہ بات سمجھتے ہی ہوں گے کہ ایسا نہ ہونے پر شکاریوں کیلئے گھوڑے کی پیٹھ پر ایک دوسرے کی طرف اپنے کٹے ہوئے سر اچھالنے اور کھلے میدانوں میں پولو کھیلنے جیسی تفریح باقی نہیں بچتی۔ چونکہ یہ تفریح تمام سرکٹوں کے شکار کی مخصوص شرائط میں شامل ہے اس لئے آپ کی حالت یعنی لگ بھگ سر کٹا' دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا ہمارے لئے بے حد تکلیف دہ ہوگا کہ آپ کو شکاریوں کے گروہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

آپ کیلئے نیک تمناؤں کا طالب

سر پیٹرک ڈیلانے پاڈمور“

نک نے خط دوبارہ تہ کرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا۔

’’ہیری! صرف نصف انچ کی چمڑی اور گوشت نے میری گردن کو دھڑ سے جوڑ رکھا ہے۔ زیادہ تر لوگ سوچیں گے کہ یہ سر الگ ہونے کی طرح ہی ہے لیکن نہیں! پاڈمور کے قوانین کے رو سے یہ بالکل سرکٹوں میں شامل نہیں کیا جا سکتا......نصف انچ جڑا ہونا کسی جرم سے کم نہیں ہے۔‘‘

لگ بھگ سر کٹے نک نے کئی گہری سانس لیں اور پھر کسی قدر سنبھل کر بولا۔ ’’تو......تم کیوں پریشان دکھائی دے رہے ہو پوٹر؟

کیا میں تمہارے لئے کچھ کرسکتا ہوں؟''

''نہیں......'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔''تب تک نہیں! جب تک تم یہ نہ جانتے ہو کہ سلے درین کے ساتھ ہونے والے کیوڈچ کے مقابلے کیلئے ہم سب سات تیز رفتار اور جدید طرز کی نیمبس 2001 بہاری ڈنڈے کہاں سے مفت حاصل کر سکتے ہیں؟......''

ہیری کا باقی فقرہ منہ میں ہی کہیں کھو گیا تھا کیونکہ ٹھیک اسی وقت اس کے پاؤں کے قریب سے ایک تیکھی 'میاؤں' کی آواز گونجی تھی۔ ہیری نے جلدی سے نیچے نظر گھمائی تو اسے دوزرد انگارے خود کو گھورتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ دبلی بھورے رنگ کی بلی 'مسز نورس' تھی۔ قلعے کے اندرونی حصوں کی چوکیداری پر مامور مسٹر آرگس فلیچ اسی بلی کی مدد سے لامحدود حصوں تک رسائی پاتا تھا اور طلباء کی قانون شکنی پر انہیں سزائیں دلواتا تھا۔

''ہیری! بہتر ہوگا کہ تم یہاں سے باہر چلے جاؤ۔ فلیچ کا مزاج بے حد بگڑا ہوا ہے۔ اسے سردی نے بدحال کر رکھا ہے اور تیسرے سال کے کچھ شریر طلباء نے پانچویں تہ خانے کی چھت پر مینڈکوں کے بھیجے چپکا دیئے تھے۔ وہ بخار کی حالت میں صبح سے چھت صاف کر رہا ہے۔ وہ کافی چڑچڑا ہو رہا ہے۔ اگر اس نے یہ دیکھ لیا کہ تم تمام راہداریوں میں کیچڑ ٹپکاتے پھر رہے ہو تو تم جانتے ہو......!'' لگ بھگ سر کٹے نک نے جلدی سے اسے مشورہ دیا۔

''آپ کا شکریہ! میں نکل جاتا ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور تیزی سے بلی کی مخالف سمت میں پیچھے ہٹنے لگا۔ وہ ابھی کچھ ہی دور پہنچا تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ دیر ہو چکی ہے۔ فلیچ کی بلی کی آنکھوں میں جادوئی کشش تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے آرگس فلیچ کی کوئی پراسرار طاقت اس کی منحوس بلی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ فلیچ اچانک ہیری کی دائیں طرف کی دیوار کے مخملیں پردے سے نمودار ہو گیا۔ وہ زکام کی وجہ سے چھینک رہا تھا۔ اس کی نظریں قوانین توڑنے والے کو چاروں طرف تلاش کر رہی تھیں۔ اس کے سر پر موٹا اونی سکارف مضبوطی سے لپٹا ہوا نظر آیا۔ زکام کی شدت کا اثر اس کی ارغوانی رنگت والی ناک سے دکھائی دے رہا تھا۔

''گندگی!'' فلیچ کیچڑ سے لت پت کیوڈچ کی وردی میں ملبوس ہیری کی طرف دیکھ کر چلا کر بولا۔ کیچڑ کا پانی ابھی تک اس کے لباس سے نچڑ کر زمین پر گر رہا تھا۔ فلیچ پھٹی ہوئی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔''ہر طرف کیچڑ اور گندگی، میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اس مرتبہ میں کوئی رعایت نہیں برتوں گا لڑکے! میرے پیچھے آؤ......فوراً......پوٹر!''

ہیری کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا۔ اس نے سہمے اور پریشان انداز سے لگ بھگ سر کٹے نک کو ہاتھ ہلا کر وداع کہا اور سر جھکا کر فلیچ کے تعاقب میں چلنے لگا۔ وہ عقبی سمت میں موجود سیڑھیاں اترنے لگا۔ جاتے جاتے وہ فرش پر کیچڑ بھرے پیروں کے دہرے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

نشان بناتا ہوا گیا۔ ہیری پہلے کبھی فلیچ کے دفتر میں نہیں گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ ایسی جگہ ہے جس سے تمام سکول کے طلبا کتراتے تھے۔ ہیری فلیچ کے عقب میں اس کے دفتر میں داخل ہوا۔ کمرہ کا حال بے حد خستہ تھا۔ گندگی پھیلی ہوئی تھی اور کمرے میں کوئی کھڑکی موجود نہیں تھی۔ وہاں پر تیل کی لالٹین سے روشنی ہوتی تھی جو نیچی چھت پر لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کمرے میں تلی ہوئی مچھلی کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ دیواروں کو لکڑی کی پرانی الماریوں نے ڈھک رکھا تھا۔ الماریوں پر لگی ہوئی چٹوں سے ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ ان میں صرف ان طلباء کے کھاتے بند تھے جو مختلف شرارتوں اور قانون شکنی میں ملوث پائے گئے اور انہیں فلیچ کے ہاتھوں سزا ملی۔ فریڈ اور جارج ویزلی کے نام سے تو ایک لمبا چوڑا دراز الگ سے بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ فلیچ کی میز کے پیچھے دیوار پر زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے چمچماتے ہوئے کئی جوڑے ٹنگے ہوئے تھے۔ یہ بات سب ہی طلباء بخوبی جانتے تھے کہ فلیچ ہمیشہ ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور سے یہ درخواست کرتا رہتا تھا کہ وہ اسے شرارتی طلباء کو سزا دینے کی اجازت دے دیں تا کہ وہ انہیں ان زنجیروں کی مدد سے الٹا چھت کے ساتھ لٹکا سکے۔

فلیچ سرعت کے ساتھ اپنی میز کی طرف بڑھا اور وہاں پڑی پنکھ کی قلم اُٹھالی۔ اب وہ چمڑے کے ورق کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

”کیچڑ!“ وہ ناگواری سے بڑبڑایا۔ ”ڈھیر ساری ڈریگن کی لید...... مینڈکوں کے بھیجے...... چوہے کی آنتیں...... میری برداشت کی کوئی حد ہے...... ایسا سبق سکھاؤں گا...... فارم کہاں ہے؟...... اوہ ہاں یہ رہا......“

اس نے اپنی میز کے دراز سے چمڑے کا ایک بڑا رول نکالا۔ اسے اپنے سامنے پھیلایا اور کالے پنکھ والی لمبی قلم قریب رکھی سیاہی کی دوات میں ڈبڈبانے لگا۔

”نام...... ہیری پوٹر...... فرد جرم......“

”صرف تھوڑا سا کیچڑ ہی تو تھا۔“ ہیری نے احتجاج کیا۔

”یہ تمہارے لئے صرف تھوڑا سا کیچڑ ہوگا لڑکے...... مگر میرے لئے یہ پورے ایک گھنٹے کی صفائی کا کام ہے۔“ فلیچ نے دانت کٹکٹاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کی گانٹھ دار اور نوکیلی ناک کے آخری سرے پر پانی کا بلبلہ رقص کر رہا تھا۔ ”جرم...... قلعے میں گندگی پھیلانا...... جو سزا دی جانا چاہئے......“ اپنی بہتی ہوئی ناک کو ہاتھ سے پونچھتے ہوئے اس نے حقارت بھری نظر ہیری پر ڈالی جو اس کے لبوں سے نکلنے والے اگلے جملے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔ جونہی فلیچ کا ہاتھ حرکت میں آیا اور قلم چرمی کاغذ پر لکھنے کیلئے بڑھی تو عین اسی وقت دفتر کی چھت پر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس کی شدت سے دفتر میں زلزلہ سا برپا ہوگیا۔ تیل کی لالٹین چھت پر تیزی سے جھولنے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

لگی۔

’’پیوس......!‘‘ فلیچ گرجتی ہوئی آواز میں چلایا اور اس نے اپنی قلم ایک طرف پھینک دی۔ ’’اس بار میں تمہیں بالکل نہیں چھوڑوں گا۔ ٹھہرو! میں تمہیں ابھی مزہ چکھاتا ہوں۔‘‘

فلیچ ہیری کو بھول کر ننگے پاؤں دوڑتا ہوا دفتر سے باہر نکل گیا۔ اس کی منحوس بلی مسز نورس بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکی۔

’پیوس‘ سکول کا نہایت شریر اور منچلا بھوت تھا۔ وہ ہوا کے دوش پر پرواز کرنے والے کسی مسکراتے خطرے سے کم نہیں تھا۔ اسے ہمیشہ دوسروں کو تنگ کرنے اور تکلیف پہنچانے میں ہی راحت ملتی تھی۔ ہیری کو پیوس خاص پسند نہیں تھا لیکن آج اس نے شرارت کیلئے جو وقت منتخب کیا تھا اس کیلئے وہ اس کا احسان مانے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ ہیری کو امید تھی کہ پیوس نے جو کیا تھا (آواز سے ایسا لگا تھا جیسے اس نے اس بار کوئی بڑی توڑ پھوڑ کی تھی) اس سے فلیچ کا دھیان اس پر سے یقیناً ہٹ جائے گا۔ ہیری نے یہ طے کیا کہ اسے وہیں ٹھہر کر فلیچ کی واپسی کا انتظار کرنا چاہیئے۔ وہ آگے بڑھا اور میز کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظر میز پر گھومتی چلی گئی۔ وہاں وہ فارم رکھا دکھائی دے رہا تھا جس پر کچھ دیر پہلے فلیچ اس کے کوائف درج کر رہا تھا۔ اچانک اس کی نظر ایک طرف کاغذوں کے نیچے دبے ہوئے ارغوانی رنگ کے لفافے پر پڑی جو کافی حد تک باہر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔ اس پر طلائی حروف چمک رہے تھے۔ ہیری اپنے تجسس پر قابو نہ رکھ پایا۔ اس کا ہاتھ اس کی طرف بڑھا اور لفافہ کھسک کر باہر نکلتا چلا آیا۔ لفافے پر طلائی سیاہی سے سفید الفاظ لکھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

سرعت انگیز جادو

کامیاب مراسلاتی کورس

نو آموز جادوگروں کیلئے

اس نے جلدی سے دروازے کی طرف نگاہ دوڑائی کہ کہیں فلیچ واپس تو نہیں لوٹ رہا ہے۔ اس کی متجسس طبیعت نے اسے لفافہ کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے انگلی سے لفافہ چاک کیا اور اس میں موجود تہ کیا ہوا چرمئی کاغذ باہر نکال لیا۔ کاغذ پر بھی طلائی سیاہی سے تحریر لکھی تھی:

”جدید جادوئی دُنیا میں خود کو محروم محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ آسان جادوئی کلمات بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں اور اس کیلئے بہانے گھڑتے ہیں؟ کیا آپ اس لئے مغموم ہیں کہ آپ کی جادوئی چھڑی ہمیشہ ناکامی کا شکار رہتی ہے اور اس وجہ سے آپ کو دوسروں کی ملامت سننا پڑتی ہے؟ ان سب سوالوں کا

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ایک ہی جواب ہے! ...... سرعت انگیز جادو...... ایک بالکل نیا کورس، کامیابی کی ضمانت، فوری نتائج دینے والا، آسان انداز میں آپ کو سکھانے والا کورس! سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں نے 'سرعت انگیز جادو' کی حیرت انگیز تکنیک سے استفادہ کیا ہے۔

جعلسازی کے متعلق لکھنے والی ادیبہ میڈم زیڈ نیٹ لز کہتی ہیں:

مجھے جادوئی کلمات یاد نہیں رہتے تھے اور پورا گھرانہ میرے بدذائقہ مشروبات کا مذاق اُڑاتا تھا۔ اب سرعت انگیز جادوئی کورس کے بعد میں تقریبات اور دوستوں میں ممتاز نظروں سے دیکھی جاتی ہوں۔ میں سب کیلئے سکول کی مانند بن چکی ہوں۔ میری سہیلیاں مجھ سے میرے خوشذائقہ مشروبات کی ترکیب معلوم کرنے میں ہر وقت بے قرار دکھائی دیتی ہیں۔

ڈڈزبری کے جادوگر ڈی جے پروڈ کہتے ہیں:

میری بیوی میرے کمزور جادوئی کلمات کا اکثر تمسخر اڑاتی تھی...... لیکن آپ کے شاندار سرعت انگیز جادوئی کورس کو ایک ماہ تک لگاتار پڑھنے کے بعد میں اسے ایک 'گیاک' میں بدلنے میں کامیاب ہو گیا۔ شکریہ سرعت انگیز جادوئی کورس!"

مسحور ہیری نے لفافے کا باقی مضمون بھی پلٹ کر دیکھا۔ اس کے ذہن میں جو پہلا سوال ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ آخر کار فلیچ کو سرعت انگیز جادوئی کورس پڑھنے کی کیا ضرورت درپیش ہے؟ کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اسے جادو سرے سے آتا ہی نہیں! ہیری ابھی پہلا سبق 'اپنی چھڑی پکڑنا (کچھ کارآمد باتیں)' ہی پڑھ رہا تھا کہ اسے کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ فلیچ واپس لوٹ آیا ہے۔ اس نے جلدی سے چرمئی کاغذ کو لفافے میں گھسایا اور میز پر واپس اچھال دیا۔ ابھی لفافہ میز پر صحیح طرح سے ٹکا نہیں تھا کہ دروازے پر فلیچ کا چہرہ نمودار ہوا۔

"وہ غائب ہونے والی الماری بے حد قیمتی تھی مسز نورس! ہم اس بار یقیناً پیوس کو سکول سے ہمیشہ کیلئے باہر نکلوا دیں گے۔" وہ کسی قدر چہک کر بول رہا تھا۔

اچانک فلیچ کی نظر کرسی میں دھنسے کیچڑ سے لت پت ہیری پر پڑی اور ساتھ ہی اس کی نظر گھومتی ہوئی میز پر بے ڈھنگے انداز میں پڑے سرعت انگیز جادو کے لفافے پر ٹھہر گئی۔ ہیری کی نگاہ لاشعوری طور پر لفافے کی طرف اُٹھ گئی۔ اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ لفافہ اپنی اصلی جگہ سے دو فٹ دور ترچھے انداز میں گرا پڑا تھا۔ فلیچ کا زرد چہرہ اینٹ کی طرح سرخ ہو گیا۔ ہیری نے مدوجذر کی غضبناک

طوفانی لہروں کا مقابلہ کرنے کیلئے خود کو تیار کرلیا۔ فلیچ لنگڑاتے ہوئے اپنی میز کی طرف بڑھا۔ اس نے لفافے کو اُٹھایا اور میز کی دراز میں ڈال دیا۔

''کیا تم نے...... کیا تم نے اسے پڑھا تھا؟'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''نہیں!'' ہیری نے فوراً جھوٹ کا سہارا لینا مناسب سمجھا۔

فلیچ کے گانٹھ دار ہاتھ کسی فولادی پنجے کی مانند ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

''مگر مجھے لگتا ہے کہ تم نے میرا پرائیویٹ خط پڑھ لیا ہے...... ویسے بھی یہ میرا نہیں ہے...... یہ دوست کیلئے ہے...... چاہے جو بھی ہو...... بہرحال!''

ہیری اسے دہشت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس سے پہلے اس نے فلیچ کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے ڈیلے باہر نکلے پڑے تھے۔ اس کے بھدے گالوں کی جھریاں عجیب سے انداز میں پھڑک رہی تھیں۔

''بہت خوب! جاؤ...... اور ایک لفظ بھی کسی سے مت بولنا...... ایسی بات نہیں ہے کہ...... بہرحال اگر تم نے اسے نہیں پڑھا تو...... اب جاؤ مجھے پیوس کی کارگزاری لکھنا ہے...... جاؤ!''

ہیری لمحہ بھر کیلئے دم بخود سا رہ گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے ہوئے وہ تیز قدموں سے فلیچ کے دفتر سے باہر نکل آیا۔ وہ راہداریوں میں سے ہوتا ہوا سیڑھیوں تک پہنچا اور اوپر چڑھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فلیچ کے دفتر میں جا کر بغیر سزا پائے وہاں بچ نکلنا بھی کسی اہم اعزاز سے کم نہیں تھا...... شاید ہی کسی کو یہ اعزاز پہلے حاصل ہو پایا ہو۔

''ہیری...... ہیری! کیا اس سے کام بن گیا۔'' ایک آواز گونجی۔

لگ بھگ سر کٹا 'نک' تیرتا ہوا ایک کمرہ جماعت سے برآمد ہوا۔ اس کے پیچھے ہیری اس بڑی کالی سنہری الماری کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جسے بہت اونچائی سے گرایا گیا تھا۔

''میں نے پیوس کو تیار کرلیا تھا کہ وہ اسے فلیچ کے دفتر کے عین اوپر بری طرح سے پٹخ دے۔'' نک نے بے قراری سے کہا۔ ''میں نے سوچا کہ اس سے اس کا دھیان بٹ جائے گا۔''

''اوہ! یہ کام تم نے کیا تھا؟'' ہیری نے تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں اس سے کام بن گیا، مجھے سزا بھی نہیں ملی...... تمہارا بے حد شکریہ نک!''

وہ دونوں ہنستے ہوئے راہداری کو عبور کرتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ لگ بھگ سر کٹا نک ابھی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تک سر پیٹرک کا معذرت نامہ ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔

''کاش سرکٹوں کے شکار کے سلسلے میں میں بھی تمہاری کچھ مدد کرسکتا نک!'' ہیری نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔ اچانک سرکٹا نک رُک گیا اور ہیری اس کے شفاف جسم میں سے گزرتا چلا گیا۔ ہیری کو اگلے ہی لمحے یہ احساس ہوا کہ اسے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے اس نے برفیلی فوار میں قدم رکھ دیا ہو۔

''مگر ایک چیز ہے!'' لگ بھگ سرکٹا نک دھیمے انداز میں بولا۔ ''جو تم میرے لئے کر سکتے ہو...... ہیری! کیا میں تم سے بہت زیادہ مانگ رہا ہوں...... خیر چھوڑو! تم وہ کام کرنا پسند نہیں کرو گے۔'' نک نے ہوا میں قلابازی کھا کر ٹالتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے بتاؤ تو سہی...... آخر کرنا کیا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''دیکھو! اس 'ہیلوئین' پر میرا پانچ سواں 'یوم موت' ہے۔'' لگ بھگ سرکٹے نک نے یہ کہتے ہوئے اپنا سر پروقار انداز میں تانتے ہوئے کہا۔ وہ بظاہر معزز دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ!'' ہیری کے منہ سے نکلا۔ وہ ابھی تک یہ طے نہیں کر پایا تھا کہ اسے اس موقعے پر خوش دکھائی دینا چاہئے یا مغموم۔ ''ٹھیک ہے!''

''میں اس دن بڑے تہ خانے میں اپنے 'یوم موت' کے سلسلے میں ایک تقریب کا انعقاد کر رہا ہوں۔ اُس میں شامل ہونے کیلئے ملک کے دور دراز کے علاقوں سے میرے دوست آئیں گے۔ اگر تم بھی اس تقریب میں شامل ہوسکو تو یہ میرے لئے بے حد مسرت کا باعث ہوگا۔ مسٹر ویزلی اور مس گرینجر کا ساتھ بھی ہو جائے تو یقیناً میری تقریب کو چار چاند لگ جائیں گے۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ تم شاید سکول کی شاندار ضیافت کو چھوڑ کر میری تقریب کو رونق بخشو گے؟'' نک اپنی بات پوری کرنے کے بعد ہیری کو بے تابی سے دیکھ رہا تھا۔

''نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''میں سکول کی ضیافت کو چھوڑ کر تمہاری تقریب میں ضرور آؤں گا۔'' اس کا چہرہ فیصلہ کن انداز میں سپاٹ دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ میرے پیارے ہیری! تمہارا بے حد شکریہ! یہ واقعی میرے لئے خوشی کی بات ہوگی کہ میرے یوم موت کی تقریب میں ہیری پوٹر بھی شامل ہوگا۔'' نک کے چہرے پر خوشی چھائی ہوئی تھی۔ اچانک وہ ٹھٹک کر بولا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم سر پیٹرک سے یہ ذکر کر سکو گے کہ تمہاری نظروں میں میں کتنا دہشت ناک اور متاثر کن لگتا ہوں؟''

''ہاں کیوں نہیں!'' ہیری نے پراعتماد لہجے میں کہا۔ لگ بھگ سرکٹا نک اس کی طرف دیکھ کر متمنی نگاہوں سے مسکرا دیا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

☆☆☆

’’یوم موت کی تقریب؟‘‘ ہرمائنی نے متحیر انداز میں چیخ کر کہا۔ ہیری آخر کار کپڑے بدل کر ہال میں رون اور ہرمائنی کے بیٹھ چکا تھا۔ ’’میں شرط لگاسکتی ہوں کہ ایسے بہت کم زندہ لوگ ہوں گے جو یہ کہہ سکتے ہوں کہ وہ ایسی کسی تقریب میں شامل ہوئے ہوں۔ یہ بہت ہی زبردست اور مسحور کن لمحات ہوں گے!‘‘

’’کوئی اپنی موت والے دن کا جشن کیونکر منانا پسند کرے گا؟‘‘ رون نے منہ بنا کر کہا جو اپنی جادوئی ادویہ والے سبق کا ہوم ورک کرنے میں مصروف تھا۔ ’’مجھے یہ بہت عجیب لگتا ہے۔‘‘

ہرمائنی نے اسے گھور کر دیکھا۔ رون اپنے ہوم ورک کی وجہ سے چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اس سے مغز کھپا رہا تھا۔ بارش ابھی تک کھڑکیوں پر کوڑے برسا رہی تھی۔ تاریک آسمان میں بارش سیاہ روشنائی کی طرح لگتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ قلعے کا اندرونی وسطی حصہ اس بارش سے بے خبر، روشن، خوشنما اور چمکدار دکھائی دیتا تھا۔ وہاں ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا تھا کہ باہر کا موسم خراب اور طوفانی ہے۔ گری فنڈر ہال کے آتش دان میں جلنے والی آگ کی روشنی میں کرسیاں نارنجی رنگ میں چمک رہی تھیں۔ اس طوفانی موسم سے لاپرواہ گری فنڈر کے طلباء کرسیوں پر بیٹھے سکول کا کام کر رہے تھے اور کچھ اپنے سبق یاد کرنے میں مصروف تھے۔ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو آپس میں خوش گپیاں لگانے کے ساتھ ساتھ ہوم ورک نبٹانے کی کوشش میں مصروف تھے۔ فریڈ اور جارج ویزلی دوسروں سے الگ اپنی ہی دُنیا میں مست تھے۔ وہ اس بات کا کھوج لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ آگ میں رہنے والی چھپکلی 'سلے منڈر' کو فلبسٹر ساختہ آتشی پٹاخے کھلانے پر کیا نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے؟ فریڈ نے آگ میں رہنے والی ایک سنہری چمکدار چھپکلی کو 'عفریتوں کی نگہداشت' والی جماعت سے بچا کر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ وہ سنہری چھپکلی ان کے سامنے میز پر پڑی آگ سے باہر سلگ سی رہی تھی۔ فریڈ اور جارج نے اس انوکھے تجربے کو دیکھنے کیلئے کئی منچلے اور متجسس طلبا میز کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑے تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی کو سرعت انگیز جادوئی کورس کے بارے میں فلیچ کا راز بتانے ہی والا تھا کہ اسی سنہری چھپکلی اپنی جگہ سے اچانک اچھلی اور ہوا میں سنسناتی ہوئی اندھا دھند ناچنے لگی۔ اس کے نوکیلے منہ سے دھماکوں کی سی آواز کے ساتھ آگ کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ پرسی یہ دیکھ کر طیش میں چیخنے لگا۔ وہ اتنی بری طرح سے چیخ کر انہیں ڈانٹ رہا تھا کہ اس کا گلا بیٹھ گیا۔ اب چھپکلی کے منہ سے نارنجی رنگ کے ستاروں جیسی چنگاریوں کی برسات ہو رہی تھی جو ہال کی فضا میں بڑا دلکش منظر پیدا کر رہی تھی۔ یہ سلسلہ کافی دیر جاری رہا۔ دوسرے طلباء کی طرح ہیری بھی اس پٹاخہ چھپکلی سے محظوظ ہوتا رہا۔ اس کے دماغ سے سرعت انگیز جادوئی کورس والا لفافہ

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

اور فلیچ دونوں محو ہو چکے تھے۔گری فنڈر ہال میں بڑا جوشیلا دور چل رہا تھا۔

☆☆☆

آخر ’ہیلوئین‘ کا دن آ ہی گیا۔صبح جب ہیری بیدار ہوا وہ کافی مضمحل سا دکھائی دیا۔اسے جلد بازی میں کیئے ہوئے وعدے پر بے حد افسوس ہو رہا تھا۔وہ پژمردہ قدموں سے اُٹھا اور ہیلوئین کی تیاریاں کرنے لگا۔سکول کے تمام طلبا خوش باش دکھائی دے رہے تھے۔ سب کو شاندار ضیافت کے شروع ہونے کا انتظار تھا۔ بڑے ہال کو ہر سال کی طرح دلکش انداز میں سجایا گیا تھا۔زندہ چمگاڈروں کی جھنڈیوں جیسی قطار نے اس کے حسن میں چار چاند لگا رکھے تھے۔ہیگرڈ کے باغیچے میں اُگنے والے کدو بے حد بڑے ہو چکے تھے۔ انہیں درمیان میں کاٹ کر گودا نکال کر خوبصورت لالٹینوں کی صورت دی جا چکی تھی جو ہال کی فضا میں بغیر کسی سہارے کے ہوا میں معلق تھے۔کدوؤں میں سے پھوٹنے والی نارنجی روشنی نے ہال میں مسحور کن فضا پیدا کر دی تھی۔ یہ کدو جسامت میں اتنے بڑے ہو چکے تھے کہ تین تین طلبا بیک وقت ان میں آرام سے بیٹھ سکتے تھے۔طلباء میں ایسی افواہیں بھی سننے میں آئیں تھی کہ اس بار ہیلوئین کے جشن کو منانے کیلئے سکول کے ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور نے رقص کیلئے خصوصی انتظامات کیئے ہیں۔جادوگری کے مشہور ناچنے والے ڈھانچوں کے گروہ کو طلباء کی تفریح کیلئے دعوت دی گئی ہے۔ایسے حالات میں اس پر تکلف اور شاندار ضیافت سے محروم رہنا ہیری کیلئے بے حد مشکل معلوم ہو رہا تھا۔

’’وعدہ آخر وعدہ ہی ہوتا ہے۔‘‘ ہرمائنی نے تحکمانہ انداز میں ہیری کو احساس دلایا۔’’تم نے لگ بھگ سر کٹے نک سے وعدہ کر رکھا ہے کہ تم یوم موت کی تقریب میں ضرور جاؤ گے۔‘‘

رون، ہرمائنی اور ہیری طلباء اور دوسرے لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے بڑے ہال کے دروازے کے پاس پہنچ چکے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف سنہری پلیٹوں کی قطاریں اور فضا میں معلق موم بتیاں اور کدو کی تیز نارنجی روشنیاں ان کے قدم ڈگمگا رہی تھیں۔وہ تینوں للچائی ہوئی نظروں سے دروازے کے دوسری طرف دیکھ رہے تھے۔ہرمائنی کے کاٹ دار جملے نے ہیری کی مشکل آسان کر دی اور پھر وہ تینوں خاموشی سے بڑے ہال سے دور ہوتے چلے گئے۔ان کے قدم اب تہ خانے کی طرف بڑھ رہے تھے۔جب وہ لگ بھگ سر کٹے نک کے تہ خانے کی طرف جانے والی راہداری پر پہنچے تو انہیں فضا میں معلق جلتی ہوئی سینکڑوں موم بتیاں دکھائی دیں۔یہ بالکل ویسی ہی تھیں جیسی کہ بڑے ہال میں دکھائی دیتی تھیں مگر یہاں بڑے ہال جیسا شور وغل برپا نہیں تھا۔ہر طرف اُداس سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ہیری نے دیکھا کہ یہاں پر جو موم بتیاں دکھائی دے رہی تھیں، وہ لمبی، روشن اور چمکدار تو ضرور تھیں مگر سب کی سب سیاہ رنگ کی تھیں جن سے پھوٹنے والی نیلے رنگ کی روشنی عجیب سی وحشت برساتی محسوس ہو رہی تھیں۔اس نیلی مدھم

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

اور یخ بستہ روشنی میں ان تینوں کے چہرے بھوتوں جیسے ہی لگ رہے تھے۔ ان کے قدم جوں جوں آگے بڑھتے گئے انہیں فضا میں خنکی بڑھنے کا احساس ہوتا گیا۔ درجہ حرارت نیچے گرتا جارہا تھا۔ کچھ آگے بڑھنے پر کپکپی طاری ہونے لگی۔ ہیری نے اپنے چوغے کو کس کر جسم کے چاروں طرف لپیٹا تا کہ وہ یخ بستہ جھونکوں سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔ یہی کچھ حال رون اور ہرمائنی کا بھی تھا۔ وہ تہ خانے کے قریب پہنچے تو انہیں بڑا خوفناک سا شور سنائی دیا جیسے ہزاروں ناخنوں کے ساتھ کسی بڑے بلیک بورڈ کو کھرچا جارہا ہو۔

''ہیری! کیا تم اسے ان لوگوں کی موسیقی قرار دو گے؟'' رون نے ناگواری سے سوال کیا۔ وہ تینوں راہداری کے ایک موڑ پر مڑ چکے تھے۔ ان کے بالکل سامنے تہ خانے کے بڑے دروازے پر لگ بھگ سر کٹا نک کھڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے پر ایک بڑا سیاہ مخملی پردہ لٹکا ہوا تھا۔

''اوہ میرے پیارے مہمان دوستو!'' نک کا لہجہ بڑا دردناک اور رنجیدہ تھا۔ ''خوش آمدید! مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ آپ لوگوں نے میری اس تقریب میں شرکت کی زحمت گوارا کی اور اپنے قیمتی وقت میں سے مجھ جیسے بھوت کیلئے فرصت نکالی۔''

لگ بھگ سر کٹے نک نے اپنا پنکھ والا ہیٹ اتار کر ہاتھ میں تھاما اور سر جھکا کر کورنش بجاتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ وہ تینوں نک کے ساتھ تہ خانے میں داخل ہو گئے۔ اندر کا منظر بے حد حیرت انگیز اور ناقابل فراموش تھا۔ تہ خانہ موتیوں جیسے سفید سینکڑوں بھوتوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ وہ نیم شفاف بھوت ہوا میں تیرتے پھر رہے تھے۔ ان کے آر پار سب کچھ دکھائی دیتا تھا۔ بھوتوں کی ایک بڑی تعداد رقص والے چبوترے کے گرد جمع تھی جہاں پر شور اور مہیب موسیقی میں کچھ بھوت محو رقص تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہزاروں کلہاڑیاں آپس میں ٹکرا کر لرز رہی ہوں۔ چبوترے کی عقبی سمت میں بڑے سیاہ پردے آویزاں تھے۔ تیز آرکسٹرا موسیقی کی گونج میں پردوں پر بھوتوں کے سائے پھدکتے دکھائی دے رہے تھے۔ رقص والے چبوترے کو نمایاں کرنے کیلئے وہاں ایک ہزار سیاہ موم بتیاں لگائی گئی تھیں۔ باہر کی راہداری کی طرح تہ خانے میں بھی ہلکی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ان تینوں کی سانس دھند کی طرح ناک سے نکلنے لگی۔ وہاں بے حد سردی تھی۔ ہیری کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی فریج میں آ گھسا ہو۔

''میرا خیال ہے ہمیں ایک جگہ رُکنے کے بجائے چاروں گھومنا پھرنا چاہئے تا کہ سردی کی شدت سے ہماری طبیعت نہ بگڑ پائے۔'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کو مشورہ دیا۔ وہ چل پھر کر اپنے جسم کو گرمائی دینا چاہتا تھا۔

''مگر خیال رہے کہ ہمیں کسی بھوت کے نیم شفاف بدن میں سے نہیں گزرنا چاہئے!'' رون نے گھبرا کر کہا۔ اس کے بعد وہ رقص کے چبوترے کے کنارے کنارے چلنے لگے۔ راستے میں انہوں نے کئی حیرت انگیز مناظر دیکھے۔ اُداس اور غمگین راہباؤں کا گروہ، ایک نہایت کٹا پھٹا بھوت جس نے زنجیروں کا لباس پہن رکھا تھا، فربہ 'فریئر' جو گری فنڈر کے دروازے کی نگہبان تھی، ہفل پف فریق

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کا خوشنما بھوت جو ایک جنگجو بھوت کے ساتھ گفتگو کرنے میں مصروف تھا جس کے ماتھے میں ایک سنسناتا ہوا تیر گھسا ہوا تھا۔ ہیری کیلئے یہ سب مناظر حیران کن اور چونکا دینے والے نہیں تھے۔ دبلے پتلے، گھورنے والے، عجیب جثہ بھوتوں میں ایک خون میں لت پت رئیس بھوت، ایک طویل العمر نحیف بوڑھا بھوت، سلے درین فریق کا بھوت جس کے بدن پر طلائی خونی دھبے دکھائی دے رہے تھے، کچھ زیادہ نمایاں دکھائی دیئے۔

''ارے نہیں!'' اچانک ہرمائنی گھبرا کر بولی۔ وہ چلتے چلتے رُک گئی۔ ''واپس مڑو...... واپس مڑو...... میں واویلا مچانے والی مائرٹل کا ایک لفظ بھی سننا گوارا نہیں کرسکتی۔''

رون اور ہیری مقناطیس کی طرح ہرمائنی کے ساتھ پلٹ گئے۔

''کون مائرٹل؟'' ہیری نے واپس مڑ کر جلدی سے پوچھا۔

''وہ پہلی منزل والے لڑکیوں کے باتھ روم میں رہتی ہے......'' ہرمائنی تیزی سے بولی

''وہ باتھ روم میں رہتی ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''ہاں! اس باتھ روم میں کوئی نہیں جاتا کیونکہ وہ اس میں طوفان مچاتی رہتی ہے اور پانی کا سیلاب برپا کئے دیتی ہے۔ اگر میرا بس چلے تو میں وہاں کبھی بھی نہ جاؤں۔ خاص طور پر اس وقت جب وہ بری طرح سے چیخ و پکار کررہی ہو۔ اگر ایسے میں کسی نے باتھ روم میں جانے کی کوشش کی تو یقیناً یہ بڑا بھیانک ہوگا......'' ہرمائنی نے تفصیل بتائی۔

''واہ...... ہیری ادھر دیکھو! وہاں کھانا رکھا ہوا ہے!'' رون نے خوش ہوکر کہا۔

تہ خانے کے دوسری طرف ایک لمبی میز موجود تھی۔ اس پر سیاہ مخملی میز پوش بچھایا گیا تھا۔ وہ تینوں متجسس قدموں کے ساتھ میز کی طرف بڑھتے چلے گئے مگر جونہی اس کے قریب پہنچے تو انہیں ٹھٹک کر رُکنا پڑا کیونکہ میز پر سے ناگوار بدبو اُٹھ رہی تھی۔ میز پر دکھائی دینے والا منظر بے حد دہشت ناک تھا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے چاندی کی خوبصورت اور چمکدار پلیٹوں کو دیکھ رہے تھے جن میں بڑی بڑی گلی سڑی مچھلیاں بڑے سلیقے سے سجائی گئی تھیں، ان میں سے ناقابل برداشت بدبو اُٹھ رہی تھی۔ ان کے ساتھ جلے ہوئے سیاہ کوئلے جیسے کیک طشتریوں میں پڑے تھے۔ کرم خوردہ گوشت سے تیار کیا گیا بدبودار سالن پیالوں میں بھرا رکھا تھا۔ مخملی سبز پھپھوندی سے ڈھکے ہوئے پنیر کا بڑا افقی تختہ وہاں موجود تھا اور سب سے اونچی جگہ پر قبر کے کتبے کی شکل کا ایک بڑا بھورے رنگ کا کیک پڑا ہوا تھا جس پر غلیظ بالائی کے ساتھ یہ حروف لکھے ہوئے دکھائی دیئے:

''سر نکولس ڈے ممسی پورپنگ ٹن''

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

تاریخ وفات: 31 اکتوبر 1492ء

ہیری نے تعجب بھری نظروں سے دیکھا کہ ایک بھوت میز کے نزدیک آیا اور نیچے جھکا۔ اس نے پلیٹ سے کچھ اُٹھایا اور جلدی سے منہ میں ڈال لیا۔ جب وہ واپس پلٹا تو اس کا منہ کافی چوڑا اور کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ایک گلی سڑی مچھلی اس کے منہ میں آر پار دکھائی دے رہی تھی۔

''ذرا سنئے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اس کے پار جاتے وقت کیا آپ کو اس کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے؟'' اس بھوت نے مڑ کر اسے دیکھا۔

''کسی حد تک......!'' وہ مختصراً بولا اور ان تینوں کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا دوچلا گیا۔

''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے انہوں نے اس کی بدبو تیز کرنے کیلئے اسے بھونتے وقت سڑا دیا ہوگا؟'' ہرمائنی نے اپنی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے اور اپنے ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ وہ کرم خوردہ گوشت کے سالن کو دیکھنے کیلئے میز کے قریب بڑھتی چلی گئی۔ ہیری اس کے پیچھے ہولیا۔

''چلو واپس چلیں ...... یہاں میرا جی متلا رہا ہے۔ مزید رُکنا میرے بس میں نہیں!'' رون نے ناگواری سے ناک دباتے ہوئے ہیری کو کہا۔ وہ تینوں واپس مڑنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ انہیں میز کے نیچے سے ایک پستہ قد بھوت نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ باہر نکلنے کے بعد ہوا میں پرواز کرتا ہوا ان کے مقابل ہوا میں آ کھڑا ہوا۔

''کیسے ہو؟...... پیوس!'' ہیری شکرگزار نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

آس پاس کے باقی بھوتوں کے مقابلے میں پیوس زرد اور نیم شفاف نہیں لگ رہا تھا۔ وہ سب بھوتوں میں شریر بھوت کے نام سے مشہور تھا جو دوسروں کی ناک میں دم کئے رکھتے ہیں۔ اس نے نارنجی رنگ کا چمکیلا پارٹی ہیٹ پہن رکھا تھا اور خوشنما لباس پر تتلی والی ٹائی لگا رکھی تھی۔ اس کے چوڑے اور سخت گیر چہرے پر ایک فاسقانہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''کٹکٹانا پسند کرو گے کیا؟'' پیوس نے ان کی طرف پھپھوندی لگی مونگ پھلی کے دانوں کی پلیٹ بڑھاتے ہوئے شیریں انداز میں کہا۔

''نہیں! پوچھنے کیلئے شکریہ!'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔

''میں نے تمہیں بے چاری مائرٹل کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا۔'' پیوس اپنے دیدے مٹکاتا ہوا بولا۔ ''تم لوگ اس کے بارے میں بڑی بری باتیں کر رہے تھے...... ہے نا'' اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر تیز آواز میں چیخا۔ ''مائرٹل ذرا بات

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سنو!‘‘

’’نہیں پیوس!‘‘ ہرمائنی متوحش انداز بولی۔’’اسے مت بتانا، میں کیا کہا تھا۔ وہ سچ مچ برا مان جائے گی۔‘‘ ہرمائنی کا چہرہ دہشت سے فق پڑ چکا تھا۔’’میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں اس کی حرکتوں کا برا نہیں مانتی......‘‘ اسی دوران مائرٹل وہاں پہنچ گئی۔

’’ہیلو مائرٹل!......‘‘

ایک گول مٹول سی لڑکی ہوا میں تیرتے ہوئے ان کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اس کا چہرہ بے حد افسردہ اور خفگی لئے ہوئے تھا۔ ہیری کو آج تک اتنا اُداس اور روہانسا چہرہ نظر نہیں آیا تھا۔ سیدھے بالوں والی اور ناشپاتی جیسے مخروطی نقوش والی یہ لڑکی خاصی موٹی اور بھدی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے چہرے پر نظر کا موٹا چشمہ لگا ہوا تھا۔ چشمے کا فریم خاصا بڑا تھا جس کے باعث اس کے چہرے کا خاصا حصہ اس کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

’’کیا بات ہے؟‘‘ اس نے قریب آ کر اُداسی بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’تم کیسی ہو مائرٹل؟‘‘ ہرمائنی نے اپنی آواز میں مصنوعی خوش مزاجی پیدا کرنے کی کوشش کی۔’’تمہیں باتھ روم سے باہر دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے۔‘‘

مائرٹل اپنی بھینی ناک سے شوں شوں کی آواز نکال کر سسکنے لگی۔

’’مس گرینجر ابھی تمہارے بارے میں ہی بات کر رہی تھیں مائرٹل!‘‘ پیوس نے سرگوشی کے انداز میں اس سے کہا۔

’’صرف یہ کہہ رہی تھی......صرف اتنا کہہ رہی تھی کہ آج تم کتنی خوبصورت دکھائی دے رہی ہو۔‘‘ ہرمائنی گھبرا کر جلدی سے صفائی پیش کرنے لگی۔ وہ اب پیوس کو غصے سے گھور رہی تھی۔

’’تم میرا مذاق اُڑا رہی ہو مس گرینجر!‘‘ مائرٹل نے ہرمائنی کی طرف شکوہ بھری نگاہوں سے دیکھا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی چھوٹی چھوٹی اور چشمے کے پیچھے دکھائی دینے والی اُداس آنکھوں میں چاندی جیسے آنسو اُمنڈنے لگے۔

’’اوہ نہیں! سچ مچ......کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ مائرٹل آج کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔‘‘ ہرمائنی نے یہ کہتے ہوئے ہیری اور رون کی پسلیوں میں زور سے کہنی ماری۔

’’ار......ارے......ہاں!‘‘ رون ہکلایا۔

’’اس نے یہی کہا تھا......‘‘ ہیری نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

’’تم لوگ میرے سامنے جھوٹ مت بولو۔‘‘ مائرٹل جلدی سے سانس لیتی ہوئی غرائی۔ اب آنسو تیزی سے اس کے گالوں پر بہنے

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

لگے تھے۔ پیوس اس کے کندھے کی اوٹ میں چھپا ہوا شرارت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا اور اس کے منہ سے کھی کھی کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں یہ نہیں جانتی کہ دوسرے لوگ میری پیٹھ پیچھے مجھے کن القابات سے نوازتے رہتے ہیں......موٹی مائرٹل، بدصورت مائرٹل، چڑچڑی لڑاکی مائرٹل، رونی صورت والی مائرٹل، دُکھی بیمار مائرٹل، کونجی مائرٹل......''

''تم مہاسوں والی کہنا تو بھول ہی گئی ہو!'' پیوس نے اس کے کان میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر مائرٹل درد بھری سسکیاں بھرتے ہوئے بلکنے لگی اور تہ خانے سے باہر دوڑتی چلی گئی۔ پیوس تیز رفتاری سے اس کے پیچھے لپکا اور عقب سے پھپھوندی لگی ہوئی مونگ پھلیوں کے دانوں کا نشانہ لے کر اس پر پھینکنے لگا۔ دانے اس کی کمر میں جا کر لگتے رہے اور چیختی اور چلاتی ہوئی بھاگتی چلی گئی۔ اس کے پیچھے پیوس کے خوفناک اور شریر قہقہے گونج رہے تھے۔

''مہاسوں والی مائرٹل......مہاسوں والی مائرٹل......''

''شکر ہے بھرم رہ گیا......'' ہرمائنی نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے لگ بھگ سرکٹا نک بھیڑ میں نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

''مزہ آرہا ہے نا......!'' اس نے جوشیلی آواز میں پوچھا۔

''بالکل سرنکولس!'' انہوں نے جھوٹ کا سہارا لینے کی کوشش کی۔

''لوگوں کی تعداد ناکافی نہیں ہے، گریہ زاری کرنے والی بیوہ بھتنوں کا گروہ تو خاص طور پر 'کینٹ' سے آیا ہے۔ اب میری خاص تقریر کا وقت ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے آرکسٹرا کو بند کروا دینا چاہئے تاکہ تقریب کا دوسرا مرحلہ شروع ہو سکے۔'' نک نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

بہرحال اسے یہ بتانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی کیونکہ عین اسی لمحے آرکسٹرا بجنا بند ہو گیا تھا۔ ڈھانچوں نے چونک کر تھرتھرانا چھوڑ دیا۔ تہ خانے میں موجود تمام افراد گہری خاموشی کے ساتھ کھڑے ایک طرف ٹکاٹک دیکھ رہے تھے۔ ہیری متعجب نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ ایسی کیا خاص بات ہے جو سب کے منہ پر چپ بندھ گئی تھی۔ اسی لمحے کہیں سے بگل بجنے کی آواز سنائی دی جو بڑی تیز اور قریب آئی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ارے تو وہ لوگ بھی آ ہی گئے۔'' لگ بھگ سرکٹا نک مسرت آمیز لہجے میں لہرا کر بولا۔

اچانک تہ خانے کی دیواروں کو چیرتے ہوئے ایک درجن کے قریب گھڑسوار بھوت اپنے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے وہاں پہنچے اور

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تیز رفتاری سے تہ خانے میں گھومنے لگے۔اب تہ خانے میں گھوڑوں کے ٹاپوں کی تیز آواز گونج رہی تھی۔ان تینوں نے دیکھا کہ ہر گھوڑے پر ایک سر کٹا بھوت سوار تھا اوران کے سران کی بغلوں میں دبے ہوئے تھے۔پورے ہال میں سر کٹے گھڑ سوار بھوتوں کا بھرپور تالیوں سے استقبال کیا گیا۔گھوڑوں کی ہنہناہٹ،ٹاپوں کی تیز آواز اور تالیوں کے شور نے عجیب بے ہنگم سی فضا برپا کردی تھی۔ہیری نے تالیاں بجانے لگا لیکن جونہی اس کی نظر نک کے گھورتے چہرے پر پڑی تو اس کے ہاتھ یکا یک رُک گئے۔گھڑ سوار اپنے اپنے گھوڑوں کو ہنکاتے ہوئے رقص کے چبوترے پر لے آئے۔اب وہ سب کی نگاہوں کے مرکز میں تھے پھر گھوڑوں نے اپنے بالائی جسم کو اچھالا اور پچھلی ٹانگوں کھڑے ہوکر رقص کرنے لگے۔گھڑ سواروں میں اگلی طرف ایک فربہ جسامت اور دیوہیکل سر کٹا بھوت تھا جس کا ڈاڑھی بھرا سر اس کی بغل میں دبا ہوا بگل بجا رہا تھا۔کچھ دیر کی مستی کے بعد وہ ڈاڑھی والا سر کٹا بھوت گھوڑے سے نیچے اترا اور اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ہوا میں اوپر اچھال دیا۔اس کا سر چکر کھاتا ہوا چھت کی طرف بڑھنے لگا۔اس کا سر ہوا میں گھومتے ہوئے تہ خانے میں موجود ہجوم بھرپور کا جائزہ لے رہا تھا۔تہ خانے میں موجود تمام بھوت اس کی اس حرکت پر قہقہے بلند کرنے لگے۔ڈاڑھی والے سر کٹے بھوت نے لگ بھگ سر کٹے نک کی طرف قدم بڑھائے۔راستے میں ہی اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور گردن کے اوپر رکھتے ہوئے دھڑ سے جوڑ ڈالا۔

''ہیلو نک!تم کیسے ہو؟تمہارا سر اب بھی وہیں لٹکا ہوا ہے۔'' وہ قریب آ کر بولا۔اس نے نک کو ایک زوردار ٹھوکا لگایا اور پھر اس کا کندھا تھپتھپانے لگا۔

''خوش آمدید......سر پیٹرک!'' نک نے خشک حلق میں تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ...... یہاں پر زندہ لوگ بھی موجود ہیں!'' پیٹرک نے ہیری،رون اور ہر مائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔وہ اپنے چہرے پر مصنوعی تعجب کا تاثر بناتے ہوئے اپنی جگہ سے زور سے اچھل پڑا تھا جس کے باعث اس کا سر گردن سے پھسل کر زمین پر جا گرا۔تہ خانے میں موجود تمام بھوت ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

''بہت ہی عمدہ نمونہ ہے سر پیٹرک!'' نک نے اپنی اُداسی چھپاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''نک کی باتوں پر زیادہ دھیان مت دو......وہ اب بھی اس بات سے خفا ہے کہ اسے ہم نے اسے شکار کیلئے اپنے ہمراہ شامل ہونے کی اجازت کیوں نہیں دی۔میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ذرا اس کا اُترا ہوا چہرہ تو ملاحظہ کیجئے......ہاہاہا!''فرش پر پڑا ہوا سر پیٹرک کا سر چیخ کر بولا۔تہ خانے کے ہال میں کئی قہقہے گونج اُٹھے۔

''جہاں تک میرا خیال ہے......'' ہیری اچانک بول پڑا۔''نک اتنا بھی بھولا بھالا نہیں ہے،وہ بے حد ڈراؤنا اور دہشت ناک

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

دکھائی دیتا ہے جیسے کوئی سر کٹا!''

ہیری کی نظریں لگ بھگ سر کٹے نک کی طرف اُٹھ گئی جس کا چہرہ اس کی بات سن کر تمتما اُٹھا تھا۔ زمین پر پڑا ہوا سر پیٹرک کا چہرہ زور سے ہنسنے لگا۔

''ہوہوہو!......ضرور نک نے تمہیں ایسا بولنے کیلئے کہا ہوگا۔'' وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

''براہ کرم! سب لوگ متوجہ ہوں......'' نک نے شانے اچکا کر ہجوم کو مخاطب کیا۔ ''اب میری تقریر کا وقت آن پہنچا ہے۔'' نک ایک اونی میز پر چڑھ کر کھڑا ہوگیا۔ نیلے رنگ کی دائروی روشنی اسے اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی۔ ''میں یوم موت کی اس تقریب میں آئے سب بھوتوں اور بھتنیوں کا شکر گزار ہوں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت دکھ محسوس ہو رہا ہے کہ......''

نک کی آواز ہجوم کے شور میں دب کر رہ گئی۔ کسی نے اس سے آگے سننے کا تکلف نہیں کیا۔ سر پیٹرک اور اس کے گھڑ سوار سر کٹے بھوتوں نے ہال میں سروں کی ہاکی کا کھیل شروع کر دیا تھا۔ سر ادھر سے ادھر لڑھک رہے تھے۔ ہال کے سارے بھوت اس دلچسپ کھیل کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔ عجب چیخا چلی کا سماں تھا۔ لگ بھگ سر کٹے نک نے زور سے کھنکار کر بھوتوں کی توجہ حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں ہو پا رہا تو اس نے خود ہی تھک ہار کر شکست تسلیم کر لی اور میز سے اتر کر سر کٹوں کا کھیل دیکھنے میں محو ہوگیا۔

سردی کی شدت بڑھتی جا رہی تھی جو ہیری کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی۔ سردی کی شدت کے ساتھ ساتھ بھوک کے مارے اس کے پیٹ میں چوہے کودنے لگے تھے۔

''مجھ سے مزید برداشت نہیں ہوگا ہیری!'' رون نے کٹکٹاتے ہوئے دانتوں کے ساتھ نحیف آواز میں کہا۔ اسی وقت آکسٹرا دوبارہ بجنے لگا اور تہ خانے کے بھوت دوبارہ بے ہنگم رقص میں مصروف ہوگئے۔

''چلو چلتے ہیں......'' ہیری نے رون کی طرف افسردہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں دروازے کی طرف بڑھے۔ راستے میں اپنی طرف دیکھنے والے ہر بھوت کو وہ زبردستی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا کر سلام کرتے جا رہے تھے۔ ایک منٹ کے بعد وہ سیاہ موم بتیوں والی راہداری میں سے ہوتے ہوئے واپس لوٹ رہے تھے۔ انہیں ہیلوئین کی ضیافت میں شرکت نہ کرنے کا تاسف ہو رہا تھا۔

''اب تک سکول کے جشن میں پڈنگ ختم نہیں ہوئی ہوگی؟'' رون نے امید بھری نظروں سے ہیری اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے ہال کی طرف جانے والے راستے کی سیڑھیوں میں سب سے آگے چل رہا تھا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو...... کاٹ ڈالو...... مار ڈالو......''

اچانک ہیری کی سماعت میں پھنکارتی ہوئی آواز گونجی۔ یہ وہی آواز تھی...... وہی سرد اور خونخوار آواز...... جو اس نے لک ہارٹ کے دفتر میں اس رات کو سنی تھی۔ ہیری کے قدم لڑکھڑا کر رُک گئے۔ اس نے جلدی سے پتھر کی دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔ اسی لمحے ہیری نے اپنی پوری طاقت سے کانوں کی سماعت کو تیز کیا اور آواز کی سمت معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ تینوں دھیمی روشنی والی راہداری میں پہنچ چکے تھے۔ ہیری نے اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں چاروں طرف پھٹی ہوئی نظروں سے جائزہ لینے لگا۔

''ہیری یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔ ہیری نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ آواز پھر سنائی دے رہی تھی۔

''آخر یہ سب کیا ہے؟'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اسے شدید بھوک لگ رہی تھی، وہ فوراً بڑے ہال میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔

''وہ آواز پھر سنائی دے رہی ہے...... ایک منٹ خاموش رہو!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''بہت بھوکا ہوں...... بہت طویل عرصے سے بھوکا ہوں......''

''سنو!'' ہیری نے جوشیلے انداز میں انہیں کہا۔ رون اور ہرمائنی اسے تشویشناک نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر منجمد کھڑے رہ گئے۔

''مار ڈالو...... مارنے کا وقت آن پہنچا ہے......!''

ہیری کو آواز دھیمی پڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ نادیدہ آواز دور ہوتی جا رہی تھی۔ ہیری پوری توجہ سے غور کر رہا تھا کہ آواز کی سمت کون سی ہے۔ اگلے ہی لمحے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ آواز اس کے سر کے عین اوپر ہٹتی ہوئی دور جا رہی تھی۔ اس کی نظریں اندھیری چھت کی طرف اُٹھتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ بے حد سہما ہوا اور ہیجان انگیز دکھائی دیا۔ کوئی اوپر کی طرف کیسے جا سکتا ہے؟ کیا یہ کوئی بھوت تھا جو پتھر کی دیواروں کو چیرتے ہوئے اوپر کی طرف اُٹھتا چلا جا رہا تھا؟ کئی سوال اس کے دماغ میں مچلنے لگے۔ وہ ابھی تک اندھیری چھت کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

''اس طرف......!'' وہ زور سے چیخ کر بولا اور سیڑھیوں کی طرف تیزی سے لپکا جو داخلی بڑے ہال کی طرف جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھتے وقت اسے وہاں کسی قسم کی آواز سنائی دینے کی کوئی امید نہیں تھی۔ وہ جونہی بڑے ہال کے قریب پہنچے تو وہاں جشن کا گونج دار شور سنائی دیا۔ وہاں ہیلوئین کی شاندار ضیافت کا دور چل رہا تھا۔ ہیری وہاں رُکنے کے بجائے تیزی سے پہلی منزل کی طرف

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔ رون اور ہرمائنی کسی مقناطیس کی طرح اس کے پیچھے پیچھے دھڑ دھڑ کرتے ہوئے چلتے گئے۔

''ہیری...... ہیری...... ہم کیا......''

''شش......'' ہیری نے اپنے کانوں پر زور ڈالا۔ اسے بہت دور، اوپر کی منزل کی طرف سے مزید دھیمی ہوتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''مجھے خون کی بو آرہی ہے...... مجھے خون کی بو آرہی ہے......'' ہیری کا دل دھک سے رہ گیا۔

''وہ کسی کو ہلاک کرنے والا ہے......'' ہیری نے چلا کر کہا۔ رون اور ہرمائنی کے پریشان چہروں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ وہ ایک بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اس کے بدن میں بجلی بھر گئی ہو۔ وہ اپنے تیز قدموں کے بیچ میں اس نادیدہ آواز کو سننے کی پوری طاقت سے کوشش کر رہا تھا۔ ہیری دوڑتے ہوئے دوسری منزل پر پہنچا اور اس نے چاروں طرف بے چینی سے گھوم کر جائزہ لینے لگا۔ رون اور ہرمائنی ہانپتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہے۔ وہ اس وقت تک نہیں رکا جب تک کہ وہ آخری تاریک راہداری کے موڑ تک نہیں پہنچ گیا۔

''ہیری آخر یہ سب کیا ہے؟'' رون نے بگڑتے ہوئے ناراض لہجے میں پوچھا۔ ''مجھے تو کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔'' وہ اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھنے رہا تھا۔

''وہ دیکھو!'' اچانک ہرمائنی نے اندھیری راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تیز آواز سے چیخ کر ان کی توجہ مبذول کرائی۔ سامنے والی دیوار پر کوئی چیز چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے چلنے لگے۔ وہ چھپاک چھپاک کرتے ہوئے دیوار کے پاس پہنچے۔ راہداری میں ہر طرف پانی پھیلا ہوا تھا۔ وہاں پر صرف ایک مشعل جل رہی تھی۔ جس کی روشنی میں دونوں کھڑکیوں کے بیچوں بیچ دیوار پر ایک فٹ کی اونچائی پر ایک سرخ رنگ کی تحریر چمک رہی تھی۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"پُراسرار تہ خانہ کھل چکا ہے!"

"جانشینوں کے دشمن خبردار ہوجائیں!"

''وہ کیا چیز ہے جو نیچے جھول رہی ہے؟'' رون نے اچانک چونک کر کہا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ جب وہ اس کے پاس پہنچے تو ہیری پھسلتے پھسلتے بچا۔ فرش پر بے تحاشا پانی پھیلا ہوا تھا۔ رون اور ہرمائنی نے جلدی سے اسے تھام کر گرنے سے بچایا۔ وہ محتاط قدموں سے چلتے ہوئے دیوار کی تحریر کے بالکل قریب آگئے۔ تینوں کی آنکھیں مشعل کے عین نیچے جھولنے والے تاریک ہیولے پر

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

گڑی ہوئی تھیں۔ان تینوں کوایک ساتھ احساس ہو چکا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ وہ ہڑبڑا کر پانی کے چھینٹے اُڑاتے ہوئے اس جھولتی چیز سے دور ہٹتے چلے گئے۔ان کی آنکھوں میں وحشت ناک خوف دکھائی دینے لگا۔داخلی سکول کے چوکیدار فلیچ کی جاسوس بلی'مسز نورس' مشعل کے سٹینڈ پر دُم کے بل ہوا میں اُلٹی لٹکی ہوئی جھول رہی تھی۔وہ لکڑی کے لٹو کی طرح بے جان سی گھوم رہی تھی۔اس کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں اب بھی ان تینوں کو گھور رہی تھیں۔

''ہم اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں؟'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میری بات مانو!'' رون جلدی سے بولا۔''یہاں سے نکل جانا بہتر ہوگا۔اس سے پہلے کوئی ہمیں یہاں دیکھ لے......ہمیں یہاں سے چل دینا چاہئے۔''

اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر کے اگلا قدم اُٹھا پاتے۔ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی جیسے دور کہیں بادل گرجے ہوں۔ اس سے انہیں پتہ چل چکا تھا کہ ضیافت کا دور اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے۔وہ جس راہداری میں اس وقت کھڑے تھے اس کے دونوں طرف سے سینکڑوں قدموں کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چاپ سنائی دینے لگی۔پیٹ بھر کر کھانے کے بعد طلبا ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے اور چلتے ہوئے قہقہے بھی لگا رہے تھے۔وہ تینوں سناٹے میں آ گئے اور کسی بے جان بت کی طرح اپنی جگہ منجمد کھڑے رہ گئے تھے۔دوسرے ہی پل میں طلبا دونوں طرف سے راہداری میں داخل ہوتے چلے گئے۔

اچانک راہداری میں گہری خاموشی پھیل گئی۔تمام آوازیں،قہقہے اور مسکراہٹیں مفقود ہو کر رہ گئیں۔طلباء کی اگلی صف کی حیران و پریشان نظریں جھولتی ہوئی بلی پر جمی ہوئی تھیں اور وہ یہ بھی دیکھ چکے تھے کہ راہداری کے بالکل وسط میں ہیری،رون اور ہرمائنی اکیلے کھڑے تھے۔ان کے دونوں طرف ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔طلباء کے گروہ پر موت کا لرزہ طاری تھا۔وہ منہ سے کچھ بھی نہیں کہہ پائے۔ پچھلی صفوں کے طلباء اب آگے بڑھ کر معاملہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے۔ہر کوئی اس خوفناک منظر کو دیکھنے کیلئے ایک دوسرے کو دھکے دینے لگا۔

''جانشینو کے دشمنو! خبردار......اب تمہاری باری ہے بدذاتو......'' کسی نے گہری خاموشی کو توڑتے ہوئے حقارت بھری آواز میں چیخ کر کہا۔یہ ڈریکو مل فوائے کی آواز تھی۔وہ ہجوم میں سے نکل آگے آ چکا تھا۔اس کی سرد آنکھیں بے حد چمک رہی تھیں۔اس کا عموماً سفید دکھائی دینے والا چہرہ اس وقت جوش ونفرت سے سرخ ہو رہا تھا۔وہ جھولتی ہوئی بے جان بلی کو دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرا رہا تھا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

نواں باب

دیوار کی پراسرار تحریر

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟......کیا ہو رہا ہے؟......ہٹو......''

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ڈریکولم فوائے کی چیختی آواز سن کر ہی آرگس فلیچ طلباء کے ہجوم میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے آیا تھا۔ جب اس کی نگاہیں جھولتی ہوئی مسز نورس پر پڑی تو وہ دہل کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اور دہشت کے مارے اس نے اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔ اس نے بے یقینی سے ہاتھ ہٹائے کہ شائد یہ سب کوئی خواب ہو مگر بلی بدستور جھولتی ہوئی دکھائی دی۔

''میری بلی......میری بلی......مسز نورس......کیا ہوا؟'' وہ یکلخت ہذیانی کیفیت میں چیخا۔

دوسرے ہی لمحے اس کی باہر نکلتی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جا کر ٹھہر گئیں۔

''تم......!'' وہ گرجتا ہوا بولا۔ ''تم! تم نے میری بلی کو مار ڈالا۔ تم نے اسے مار ڈالا۔ میں تمہیں مار ڈالوں گا۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''آرگس!'' ایک سنسناتی ہوئی آواز گونجی۔ آرگس فلیچ ٹھٹک کر رُک گیا۔

ہیری نے جلدی سے ادھر دیکھا۔ طلباء کی بھیڑ پاٹ گئی اور اس میں سے ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کا چہرہ نمودار ہوا۔ ان کے ہمراہ کچھ دوسرے اساتذہ بھی آتے دکھائی دیئے۔ ڈمبل ڈور ان تینوں کے قریب سے ہو کر آگے بڑھے اور جھولتی ہوئی بلی کے پاس پہنچے۔ انہوں نے مشعل ٹانگنے والے سٹینڈ سے بلی کو نیچے اتار لیا۔ بلی کا جائزہ لینے لگے۔

''آرگس! میرے ساتھ آؤ......اور تم تینوں بھی! پوٹر، ویزلی اور ہرمائنی میرے ساتھ آؤ۔'' ڈمبل ڈور نے مڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گلڈرائے لک ہارٹ جلدی سے آگے بڑھا۔

''ہیڈ ماسٹر! میرا دفتر سب سے نزدیک ہے۔ وہ اوپر کی منزل پر......براہ کرم وہاں چلئے۔''

''پیشکش کا شکریہ لک ہارٹ!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا مگر ان کا متفکر چہرہ مطمئن نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ خاموش طلبا کا ہجوم

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ان کے سامنے سے ہٹتا چلا گیا اور وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔لک ہارٹ حیران و پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈمبل ڈور کے پیچھے ہولیا۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ نے بھی ایسا ہی کیا۔

جب وہ سب لک ہارٹ کے اندھیرے دفتر میں داخل ہوئے تو دیواروں پر اچانک ہلچل سی برپا ہوگئی۔ ہیری نے دیکھا کہ لک ہارٹ کی کئی تصویروں میں موجود لک ہارٹ کے چہروں نے خود کو ان کی نظروں سے بچانے کیلئے غوطہ کھایا کیونکہ ان کے بالوں میں عورتوں والے رولر لگے ہوئے تھے۔اصلی لک ہارٹ نے آگے بڑھ کر جلدی سے میز کے اوپر کئی موم بتیاں روشن کی۔ کمرے کی تاریکی کسی قدر چھٹ گئی۔لک ہارٹ پیچھے ہٹ کر مؤدب انداز میں کھڑا ہو چکا تھا۔ڈمبل ڈور نے مسز نورس کو میز کی چکنی سطح پر لٹا دیا اور اس کا تفصیلی جائزہ لینے لگے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف تناؤ بھری نگاہ ڈالی۔ وہ تینوں موم بتیوں کی روشنی سے کچھ دور رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ کر یہ سب دیکھ رہے تھے۔

ڈمبل ڈور کی لمبی اور مڑی ہوئی ناک مسز نورس کے بالوں سے بمشکل ایک انچ دور ہوگی۔ وہ اپنے آدھے چاند کی طرح دکھائی دینے والے چشمے کے عقب سے اس کا بغور جائزہ لینے میں مگن تھے۔ان کی لمبی انگلیاں نرمی سے بلی کے جسم کو کرید اور کھرچ رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل بھی قریباً اتنی ہی پاس جھکی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھیں سکڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔سنیپ ان کے پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا۔ وہ جس جگہ کھڑا تھا وہاں موم بتیوں کی روشنی کم تھی۔اس کے چہرے پر عجیب سا تاثر ابھرا ہوا تھا۔ایسے لگتا تھا جیسے وہ اپنی مسکراہٹ کو دبانے کی خاصی کوشش کر رہا ہو۔اس دوران لک ہارٹ اُن سب کے چاروں طرف بے چینی سے منڈلاتا رہا۔ اس کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی اور وہ اپنی قیمتی تجاویز دینے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

''انتہائی خفیہ انداز میں کسی جادوئی کلمے کا استعمال کرتے ہوئے اسے ہلاک کیا گیا ہے۔شاید وہ 'کلی طور پر کایا پلٹ تشدد' کا جادوئی کلمہ ہوگا۔ میں نے اس کا استعمال کئی بار دیکھا ہے۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ میں وہاں نہیں تھا۔ میں اس منتر کا توڑ جانتا ہوں......اس لئے اگر میں وہاں پر ہوتا تو اس کی جان بچ سکتی......''

لک ہارٹ کی باتوں کے بیچ میں فلیچ کی درد بھری سکیاں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ وہ میز کے قریب کی ایک کرسی پر نڈھال بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ وہ مسز نورس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔شاید اسی لئے اس نے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپا رکھا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری مسٹر فلیچ کو کسی بھی طور پر پسند نہیں کرتا تھا اور اس کیلئے کسی قسم کی ہمدردی کے جذبات نہیں رکھتا تھا مگر اس موقع پر وہ خود کو غمگین ہونے سے روک نہیں پایا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اُس کیلئے اتنا مغموم نہیں تھا جتنا خود کیلئے تھا۔ اگر ڈمبل ڈور فلیچ کی بات پر یقین کر لیں گے تو یہ طے تھا کہ ہیری کو ہوگورٹ سے نکال دیا جائے گا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ڈمبل ڈور اب دھیمی آواز میں کچھ عجیب سے جملے بڑبڑا رہے تھے اور مسز نورس کو اپنی جادوئی چھڑی سے ٹھونک رہے تھے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مسز نورس اسی طرح بے جان پڑی رہی۔ یوں لگا جیسے کسی نے اس کی کھال میں بھوسا بھر ڈالا ہو۔

''مجھے اچھی طرح یاد ہے!'' لک ہارٹ کی آواز سنائی دی۔ ''اوگائی گو میں بھی لگ بھگ ایسا ہی حادثہ رونما ہوا تھا۔ ایک نہیں بلکہ لگاتار کئی حملے ہوئے تھے۔ مکمل تفصیلات جاننے کیلئے میری کتاب 'میرا جادوئی کمال' پڑھی جاسکتی ہے۔ میں نے وہاں کے لوگوں میں ان حملوں سے بچنے کیلئے کافی تعداد میں گوناگوں تعویذ بانٹے تھے جس سے یہ مسئلہ چٹکیوں میں سلجھ گیا......''

دیوار پر لگی ہوئی تصویروں میں موجود لک ہارٹ کے تمام چہرے فوراً تصدیق میں سر ہلانے لگے۔ ان میں سے ایک تصویر میں موجود لک ہارٹ کا چہرہ اپنے چہرے پر لگی ہوئی جیل کو منہ سے ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔

آخر کار پروفیسر ڈمبل ڈور سیدھے کھڑے ہو گئے۔

''وہ مری نہیں ہے آرگس!'' ڈمبل ڈور کی دھیمی آواز گونجی۔

اسی لمحے لک ہارٹ نے اپنی جاری تقریر کو روک لیا جس میں وہ یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نے کتنے لوگوں کو موت کے منہ سے بچالیا تھا۔

''مری نہیں ہے؟'' فلیچ کا گلا رندھ گیا۔ اس نے اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے مسز نورس پر نگاہ ڈالتے ہوئے غیر یقینی انداز سے پوچھا۔ ''تو پھر وہ اتنی سرد اور اکڑی ہوئی کیوں دکھائی دے رہی ہے؟''

''اسے بے ہوش کیا گیا ہے!'' ڈمبل ڈور نے ملائمیت سے کہا۔

''آہا میں یہاں سوچ رہا تھا......'' لک ہارٹ جلدی سے بولا۔

''لیکن کیسے؟ یہ میں نہیں جانتا۔'' ڈمبل ڈور نے لک ہارٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''اُس سے پوچھو......!'' فلیچ اپنے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو ہیری کی طرف موڑ کر چیخا۔

''فلیچ! یہ دوسرے سال میں پڑھنے والے طلباء کے بس کا روگ نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ ''اس کیلئے تاریک جادو کی انتہائی اعلیٰ مہارت درکار ہوتی ہے۔''

''میں نہیں مانتا...... یہ اسی نے کیا ہے...... اسی نے کیا ہے!'' فلیچ نے رال اُڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کا پھولا ہوا چہرہ ارغوانی رنگت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ ''آپ نے دیکھا تھا...... ناکہ اس نے دیوار پر کیا لکھا ہے؟...... میرے دفتر میں اسے ایک ایسی چیز مل گئی تھی۔ وہ جانتا ہے کہ میں ایک......'' فلیچ کا چہرہ بگڑ کر بھیانک تر ہوتا چلا گیا۔ ''وہ یہ بات اچھی جانتا ہے پروفیسر کہ میں ایک 'بجو' جادوگر

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ہوں۔''فلیچ نے اپنی ادھوری بات مکمل کر ڈالی۔

''میں نے مسز نورس کو چھوا تک نہیں۔'' ہیری نے زور سے کہا۔ وہ اس بات سے پریشان تھا کہ سب لوگ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے جن میں دیوار پر لگی لک ہارٹ کی تصویریں بھی شامل تھیں۔''اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ 'بجو' سے کیا مراد ہوتا ہے؟''

''یہ جھوٹ بولتا ہے...... اس نے میرا سرعت انگیز جادوئی کورس کا لفافہ کھول کر دیکھ لیا تھا۔'' فلیچ غراتے ہوئے بولا۔ اس کے چہرے پر ہیری کیلئے بے حد نفرت دکھائی دے رہی تھی۔

''میں کچھ کہنا چاہوں گا پروفیسر!'' سنیپ تاریکی میں ہی کھڑے کھڑے بولا۔ اس کی آواز سنتے ہی ہیری کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجا دی تھی کہ اب معاملہ مزید بگڑنے والا ہے۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس وقت سنیپ جو کچھ بھی کہے گا اس سے اس کا ذرا بھی بھلا نہیں ہوگا۔

''ہوسکتا ہے کہ پوٹر اور اس کے دونوں دوست غلط وقت پر غلط جگہ پر ہوں۔'' یہ کہتے وقت سنیپ کے چہرے پر تھوڑی سی حقارت بھری استہزائیہ مسکراہٹ تیر رہی تھی جیسے اسے اس کی سچائی پر شک گزر رہا ہو۔''لیکن ہمارے سامنے جو مشتبہ اور نامکمل حالات ہیں وہ کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ لوگ آخر اوپر کی منزل کی اس راہداری میں گئے ہی کیوں تھے؟ اس کے علاوہ انہوں نے ہیلوئین کی ضیافت میں بھی شرکت نہیں کی۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی ایک ساتھ یوم موت کی تقریب کے بارے میں بتانے لگے۔

''وہاں پر سینکڑوں بھوت تھے، وہ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ ہم وہاں موجود تھے۔''

''لیکن وہاں سے لوٹنے کے بعد تم لوگ بڑے ہال میں نہیں پہنچے بلکہ اوپر کی منزل پر......'' سنیپ نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ اس کی چمکدار آنکھیں موم بتیوں کی روشنی میں بھیانک لگ رہی تھیں۔''اوپر اس راہداری میں جانے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی؟''

رون اور ہرمائنی نے ہیری کی طرف چونک کر دیکھا۔

''کیونکہ...... کیونکہ......'' ہیری ہکلا کر رہ گیا۔ اس کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا۔ کسی چیز نے اسے یہ احساس دلا دیا تھا کہ اگر وہ ان لوگوں کو یہ بتائے گا کہ وہ ایک نادیدہ آواز کے تعاقب میں وہاں تک پہنچ پایا تھا جسے صرف اس کے سوا دوسرا کوئی اور نہیں سن سکتا تھا تو کوئی بھی اس پر یقین نہیں کرے گا۔ اسی لئے وہ جلدی سے بولا۔''کیونکہ ہم بے حد تھک چکے تھے اور اپنے بستر پر جانا چاہتے تھے۔''

''کھانا کھائے بغیر...... پوٹر؟'' سنیپ نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھرک رہی تھی۔

''مجھے نہیں لگتا کہ بھوت اپنی پارٹی میں زندہ لوگوں کیلئے تازہ اور عمدہ کھانے کا بندوبست کر سکتے ہوں گے۔''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’ہمیں بھوک نہیں لگ رہی تھی۔‘‘ رون کسی قدر زور سے بولا۔ اسی لمحے اس کے خالی پیٹ میں تیز گڑگڑاہٹ نے اس کا پول کھول ڈالا۔ سنیپ کی ناگوار مسکراہٹ اور بڑھتی چلی گئی۔

’’ہیڈ ماسٹر! جہاں تک مجھے لگتا ہے کہ پوٹر پوری سچائی سے کام نہیں لے رہا۔ وہ یقیناً کچھ نہ کچھ ہم سے چھپا رہا ہے۔ جب تک وہ پوری سچائی بتانے پر آمادہ نہ ہو جائے تب تک اس پر کچھ نہ کچھ پابندیاں عائد کر دی جائیں، میری اس بارے میں ذاتی تجویز یہ ہے کہ جب تک یہ اصل کہانی سنانے پر رضامند نہ ہو جائے تب تک اسے گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم میں سے باہر نکال دیا جائے۔‘‘ سنیپ نے مڑ کر سفارش کرتے ہوئے کہا۔

ہیری یہ سن کر سکتے میں آ گیا تھا۔ رون اور ہرمائنی کا چہرہ بھی پریشانی کا مظہر دکھائی دیا۔

’’یہ کیا کہہ رہے ہو سیورس؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل تلخی سے بولیں۔ ’’اس لڑکے کو کیوڈچ کھیلنے سے روکنے کی کوئی بھی ٹھوس وجہ مجھے دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ اس بلی کے سر پر بھاری ڈنڈے کی ضرب نہیں لگی ہے اور نہ ہی اس بات کا بھی کوئی ثبوت ہے کہ پوٹر نے کوئی غلط کام کیا ہے۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل کو گری فنڈر کیوڈچ کے بارے میں سنیپ کی تجویز پر غصہ آ گیا تھا۔

ڈمبل ڈور نے ہیری پر گہری نظر ڈالی۔ ان کی چمکتی ہوئی ہلکے نیلے رنگ کی آنکھیں ہیری کے وجود کو یوں ٹٹول رہی تھیں جیسے اس کے ذہن میں چھپی ہوئی ’نادیدہ آواز سننے کی کہانی‘ کو اس کے چہرے پر تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

’’سیورس! جب تک اس کے خلاف الزام ثابت نہیں ہو جاتا تب تک اسے بے گناہ ہی تسلیم کیا جائے گا۔ یہی اصولی بات ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

سنیپ اور فلیچ دونوں کے چہرے آگ بگولہ دکھائی دے رہے تھے۔

’’میری بلی کو نیم مردہ کر دیا گیا ہے...... میں چاہتا ہوں کہ اس کی پوٹر کو کچھ نہ کچھ سزا تو ضرور ملنا چاہئے۔‘‘ فلیچ چیخ کر بولا۔ اس کی آنکھوں کے ڈیلے باہر نکلے پڑے تھے۔

’’ہم مسز نورس کو ہوش میں لے آئیں گے آرگس!‘‘ ڈمبل ڈور نے یقینی انداز میں کہا۔ ’’پروفیسر سپراؤٹ نے حال ہی میں نربط نرسنگوں کی نئی فصل بوئی ہے۔ جیسے ہی وہ بڑے ہو جائیں گے ہم ان کی دوائی تیار کروا لیں گے، جس سے مسز نورس تندرست ہو جائیں گی۔‘‘

’’وہ دوائی تو میں تیار کر دوں گا...... مجھے بنانا آتی ہے۔‘‘ لک ہارٹ جلدی سے بولا۔ ’’میں نے یہ کام سینکڑوں بار کیا ہے۔ میں نیند میں بھی نربط نرسنگوں کی مدد سے دوائی تیار کر سکتا ہوں۔‘‘

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’معاف کیجئے گا!‘‘سنیپ سرد بر فیلے لہجے میں غرا کر بولا۔’’ مجھے لگتا ہے کہ اس سکول میں جادوئی ادویہ بنانے کی ذمہ داری میری ہے، میں اس موضوع کا استاد ہوں۔‘‘

ایک بہت ہی عجیب سی خاموشی چھا گئی۔

’’تم لوگ اب جاسکتے ہو!‘‘ ڈمبل ڈور نے ہیری، رون اور ہر مائنی کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہیری، رون اور ہر مائنی بغیر بھاگے اتنی تیزی سے وہاں سے نکلے کہ جیسے وہاں مزید ٹھہرنا ان کیلئے خطرناک ہوسکتا ہے۔ وہ عجلت میں قدم اُٹھاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ جب وہ لک ہارٹ کے دفتر سے ایک منزل اوپر پہنچے تو وہ تینوں ایک خالی کمرہ جماعت میں گھس گئے اور ڈیسک پر بیٹھ کر اپنی بے ترتیب سانسیں درست کرنے لگے۔ وہ کمرے کا دروازہ بند کرنا نہیں بھولے تھے۔ ہیری نے ان دونوں کے سیاہ پڑتے چہروں کی طرف غور سے دیکھا۔

’’تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ مجھے انہیں اس آواز کے بارے میں بتا دینا چاہئے تھا جو صرف میں نے ہی سن تھی......؟‘‘ ہیری نے دھیمے انداز میں سوال کیا۔

’’نہیں!‘‘ رون بغیر جھجک کے فوراً بولا۔’’جو آواز کسی دوسرے کو سنائی نہ دے، انہیں سننا اچھی بات نہیں ہے ہیری...... جادوگری میں بھی نہیں!‘‘

رون کے لہجے میں ایسی بات تھی جسے بھانپ کر ہیری یہ پوچھنے پر مجبور ہو گیا۔

’’تمہیں تو مجھ پر بھروسہ ہے...... ہے نا!‘‘

’’ظاہر ہے! مجھے بھروسہ ہے، لیکن تم بھی یہ تو مانو گے کہ یہ عجیب ہے۔‘‘ رون نے جواب دیا۔

’’میں جانتا ہوں کہ یہ عجیب ہے۔‘‘ ہیری نے گہرا سانس لیا۔’’پورے کا پورا حادثہ ہی عجیب ہے۔ دیوار پر لکھی ہوئی تنبیہ کس بارے میں تھی؟ تہ خانہ کھل چکا ہے! اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟......‘‘ ہیری کے چہرے پر گہرا تفکر چھایا ہوا تھا۔

’’ذرا رکو! اس سے مجھے کچھ یاد پڑ رہا ہے۔‘‘ رون جلدی سے بولا۔’’ مجھے لگتا ہے کسی نے مجھے ہوگورٹ میں ایک پراسرار تہ خانے کے بارے میں ایک کہانی سنائی تھی......شاید بل نے۔‘‘

’’اور یہ ’بجو‘ کیا ہوتا ہے؟‘‘ ہیری نے چونک کر پوچھا۔

اسے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ رون اپنی مسکراہٹ کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

’’دیکھو! دراصل یہ کوئی پر لطف چیز نہیں ہے چونکہ معاملہ فلیچ کا ہے......بجو سے مراد یہ ہوتا ہے کہ کوئی کسی جادوگر گھرانے میں پیدا

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

تو ہوا ہو مگر اس میں جادوئی طاقتیں مفقود ہوں یعنی وہ جادو کرنے سے قاصر ہو۔ ماگلوؤں گھرانوں میں پیدا ہونے والے جادوگروں کے بالکل متضاد۔ بہرحال بجو جادوگر بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر فلیچ سرعت انگیز جادوئی کورس سے جادوئی کلمات سیکھنے کی کوشش کر رہا ہے تو میرا اندازہ ہے کہ وہ بجو جادوگر ہی ہوگا۔ اس سے بہت کچھ سمجھ میں آ جاتا ہے جس سے یہ کہ وہ طلبا سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے؟ یا وہ اتنا غمگین کیوں رہتا ہے۔'' رون نے بے باک مسکراہٹ کے ساتھ تفصیل بتائی۔

اسی لمحے گھڑیال کا گھنٹہ بجنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ! آدھی رات ہو چکی ہے۔'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''اس سے پہلے کہ سنیپ یہاں پہنچ جائے اور ہمیں کسی اور جال میں پھانسنے کی کوشش کرے۔ بہتر ہوگا کہ ہم لوگ اپنے اپنے بستر پر پہنچ جائیں۔'' رون اور ہرمائنی نے اس سے اتفاق کیا اور وہ گری فنڈر کے ہال کی طرف چل دیئے۔

☆☆☆

کچھ دنوں تک تو پورے سکول میں مسز نورس پر ہونے والے حملے کے بارے میں کثرت سے چہ مگوئیاں ہوتی رہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کے پاس کوئی اور موضوع نہیں تھا۔ فلیچ بھی اس بات کو ہر ایک کے دماغ میں تازہ رکھ رہا تھا۔ جہاں اس کی بلی پر حملہ ہوا تھا وہ زیادہ تر اسی جگہ پر منڈلاتا رہتا تھا۔ شاید اسے یہ امید تھی کہ جیسے حملہ آور وہاں دوبارہ ضرور آئے گا۔ ہیری نے دیکھا کہ فلیچ دیوار پر لکھی ہوئی تنبیہ کو 'ہر طرح کے داغوں کا دشمن، مسز سکوبر کے جادوئی لوشن' سے صاف کر رہا تھا مگر اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ حرف پتھر کی دیوار پر پہلے کی طرح پوری آب و تاب سے چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔ جب فلیچ جائے واردات پر پہریداری نہیں کر رہا ہوتا تو وہ راہداریوں میں چھپ کر اپنی انگارہ آنکھوں سے نگرانی کرتا رہتا تھا۔ وہ اچانک اچھل کر طلبا و طالبات کے سامنے پہنچ جاتا تھا اور انہیں 'زور سے سانس لینے' اور 'خوش دکھائی دینے' جیسی باتوں پر سزا دینے کی کوشش کرتا تھا۔

جینی ویزلی، مسز نورس کے نیم مردہ ہو جانے پر بے حد مضطرب دکھائی دی۔ رون کی وضاحت کے بعد سب یہ بات جان چکے تھے کہ جینی کو بلیوں سے بہت محبت تھی۔ رون نے کئی بار اسے پیار سے سمجھانے کی کہ وہ مسز نورس کیلئے اپنی جان ہلکان مت کرے۔

''جینی! تم تو مسز نورس کو ٹھیک سے جانتی تک نہیں ہو!'' رون اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ ''اگر سچی بات کہی جائے تو ہم اس کے بغیر زیادہ خوش اور مزے میں ہیں۔''

یہ سن کر جینی کے ہونٹ کپکپانے لگے۔ اس کا چہرہ فق پڑ چکا تھا۔

''اس طرح کے حادثے ہوگورٹ میں روز روز نہیں ہوتے ہیں جینی۔'' رون نے اس کی ڈھارس بندھائی۔ ''جس بھی سرپھرے

نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے اسے جلدی ہی پکڑ لیا جائے گا اور یہاں سے فوراً باہر نکال دیا جائے گا۔ میں تو بس یہ توقع کر رہا ہوں کہ سکول سے نکالے جانے سے پہلے کاش اسے فلیچ کو بھی بے جان کرنے کا موقع مل جائے۔''

رون کی بات سن کر جینی کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔ وہ بے حد خوفزدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ شاید اس کیلئے سکول میں ایک اور حادثے کا رونما ہونا بے حد اذیت ناک تھا۔

''میں تو مذاق کر رہا تھا جینی!'' رون نے جب جینی کی حالت دیکھی تو جلدی سے ہنس کر بولا۔

ہرمائنی پر بھی مسز نورس کے حملے کا برا اثر پڑا تھا۔ وہ بے حد افسردہ اور مرجھائی رہتی تھی، اس نے اپنے اندر کے خوف کو مٹانے کیلئے خود کو پڑھائی میں مشغول کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی تھی۔ وہ ہر وقت کتابوں میں سر گھسائے دکھائی دیتی تھی، ایسے لگتا تھا جیسے اس کے کرنے کو کوئی دوسرا کام نہیں رہا تھا۔ رون اور ہیری نے اس سے دریافت کیا کہ وہ اس قدر پڑھائی سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہے مگر ہرمائنی نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی دُنیا میں ایسی مست رہنے لگی کہ رون اور ہیری کو کئی دن تک اس سے بات کرنے کا موقع نہیں مل پایا۔

اگلے بدھ کو جادوئی ادویہ سازی کی جماعت میں چھٹی ہونے کے بعد بھی ہیری کو کمرہ جماعت میں رُکنا پڑا تھا کیونکہ پروفیسر سنیپ نے اسے ڈیسکوں پر سے کیڑے مکوڑے صاف کرنے کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ اس نے جانفشانی کے ساتھ اپنا کام نبٹایا اور جلدی سے بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ رون سے ملنے کیلئے سیدھا بالائی منزل پر موجود لائبریری میں پہنچ گیا۔ راستے میں اسے جسٹن فنچ فلیچ لی دکھائی دیا، جو ہفل پف فریق کا طالب تھا اور اس سے ہیری کی پہلی ملاقات جڑی بوٹیوں کی جماعت میں ہوئی تھی۔ وہ ہیری کی طرف آ رہا تھا۔ ہیری نے اسے 'ہیلو' کہنے کیلئے ابھی اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ جسٹن کی نظر اس پر پڑ گئی۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ جھٹکے سے مڑا اور کنی کتراتے ہوئے دوسری سمت میں نکل گیا۔ ہیری کا منہ تعجب سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس نے جسٹن کو اپنے ذہن سے جھٹکا اور رون کو تلاش کرنے لگا۔ رون ایک الماری کی آڑ میں بڑے ڈیسک پر کچھ پھیلائے ہوئے دکھائی دیا۔ ہیری اس کے قریب پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ رون 'جادو کی تاریخ' پر لکھے ہوئے اپنے مضمون کو سامنے پھیلا کر فیتے سے بار بار ناپ رہا تھا۔ پروفیسر بینز نے تمام طلبا و طالبات کو 'قرونِ وسطیٰ کے جادوگروں کی یورپی مجالس' کے عنوان پر تین فٹ لمبا مضمون لکھ کر لانے کی ہدایت کی تھی۔

''مجھے یقین نہیں آ رہا ہے کہ میرا مضمون ابھی بھی آٹھ انچ چھوٹا ہے۔'' رون نے غصے بھرے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اس نے اپنے چرمئی کاغذ کو ایک طرف پھینک دیا جو خود بخود رول کی شکل میں تہہ ہوتا چلا گیا۔ ''جبکہ ہرمائنی نے چار فٹ تین انچ لمبا مضمون لکھ لیا ہے

اور وہ بھی اس شکل میں جب وہ نہایت چھوٹی تحریر لکھتی ہے۔''

''ہرمائنی کہاں ہے؟'' ہیری نے اس کی بکواس کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔ اس نے رون کے سامنے پڑے فیتے کو اٹھایا اور اپنا مضمون ناپنے لگا۔

''وہاں کہیں پر ہے...... شاید وہ کسی اور کتاب کی تلاش کر رہی ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ کرسمس سے پہلے پوری لائبریری پڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔'' رون ایک الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ہیری نے رون کو بتایا کہ جسٹن اسے دیکھتے ہی کنی کترا کر دور نکل گیا تھا۔

''مجھے اندازہ نہیں کہ تم اتنی پرواہ کیوں کرتے ہو؟ مجھے تو وہ تھوڑا بے وقوف لگتا ہے۔'' رون نے منہ بسور کر کہا اور دوبارہ مضمون کا باقی حصہ لکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ بڑے بڑے الفاظ لکھنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ آٹھ انچ کی جگہ بھر سکے۔

''مجھے یاد ہے کہ وہ اس بارے میں کتنی ڈھٹائی سے بکواس کر رہا تھا...... لک ہارٹ کتنا باکمال جادوگر ہے!''

اسی لمحے ہرمائنی کتابوں کی ایک بڑی الماری کے عقب سے نمودار ہوئی۔ وہ چڑچڑی سی دکھائی دی۔ وہ پاؤں پٹختی ہوئی ان دونوں کے قریب پہنچی۔ ہیری اور رون اپنا کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ شاید وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔

''ہوگورٹ...... ایک تاریخی جائزہ!'' ہرمائنی ان دونوں کے قریب بیٹھتے ہوئے گہری سانس لے کر بولی۔ ''تمام جلدیں دوسرے طلبا کے قبضے میں جا چکی ہیں اور حصول کی فہرست پہلے سے آویزاں کی جا چکی ہے، جس میں دو ہفتوں تک کم از کم باری نہیں آنے والی۔ کاش میں نے اپنی کتاب گھر پر نہ چھوڑی ہوتی...... لیکن میں اور کر بھی کیا سکتی تھی، لک ہارٹ کی اتنی ساری کتابوں کے ساتھ وہ کتاب صندوق میں آ ہی نہیں رہی تھی۔''

''تم وہ کتاب کیوں پڑھنا چاہتی ہو ہرمائنی؟'' رون نے گردن موڑ کر پوچھا۔

''اسی وجہ کیلئے جس کے سبب ہر طالب علم اسے پڑھنا چاہتا ہے...... پُراسرار تہ خانے کی کہانی! ہر کوئی اس کہانی کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔'' ہرمائنی نے وضاحت کی۔

''کہانی!...... وہ کیا ہے؟'' ہیری نے تعجب بھری نظروں سے پوچھا۔

''یہی تو اصل دِقت ہے...... مجھے یاد نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے اپنا ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ ''اور مجھے وہ کہانی کہیں اور کتاب میں بھی نہیں مل پائی۔''

''ہرمائنی ذرا مجھے اپنا مضمون تو دکھانا۔'' رون نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''بالکل نہیں! میں نہیں دکھا سکتی۔'' ہرمائنی ایکدم دوٹوک لہجے میں غرائی۔ ''تمہیں یہ مضمون لکھنے کیلئے پورے دس دن ملے تھے۔''

''مجھے صرف دو انچ کی ضرورت ہے، چلو جلدی سے نکالو۔'' رون آنکھیں نکال کر بولا۔

اسی لمحے بڑے گھڑیال کا گھنٹہ بج اُٹھا۔ رون اور ہرمائنی دونوں جادوئی تاریخ والی جماعت تک جھگڑتے ہوئے گئے۔ ان کے اوقات کار میں 'جادوئی تاریخ' دیگر تمام مضامین میں سے سب سے زیادہ مجہول تھا۔ اس مضمون کو پڑھانے کی ذمہ پروفیسر بینز کے کندھوں پر ڈالی گئی تھی جو کہ سکول میں اکلوتے 'بھوت' استاد تھے۔ پروفیسر بینز ہمیشہ جماعت کے بلیک بورڈ سے برآمد ہوتے تھے۔ ان کی آمد کا یہ منظر نہایت اچھوتا، حیرت انگیز اور چونکا دینے والا ہوتا تھا۔ پروفیسر بینز بے حد عمر رسیدہ تھے اور ان کا چہرہ جھریوں سے بھرا پڑا تھا۔ کئی لوگوں کا کہنا تھا کہ انہیں اب تک اس بات کا پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ مر چکے ہیں۔ وہ ایک دن پڑھانے کیلئے حسب عادت اُٹھے اور سٹاف روم کے جلتے آتشدان کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اپنا بدن چھوڑ کر جماعت میں پہنچ گئے۔ انہیں معلوم ہی نہ ہوا کہ وہ اب زندہ نہیں رہے۔ وہ دن اور آج کا دن یہ سلسلہ اسی طرح جوں کا توں چل رہا ہے۔ ان کے معمول میں کوئی فرق نہیں آ پایا۔

آج کی جماعت بھی ہمیشہ کی طرح بے رونق اور سست دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر بینز نے اپنے نوٹس کھولے اور کسی پرانے ویکیوم کلینر جیسی صاف آواز میں انہیں پڑھنے لگے۔ کمرہ جماعت میں بوریت پیدا ہوتی چلی گئی اور اس وجہ سے تمام طلبا اونگھنے لگے۔ کبھی کبھار کسی کو نیند کا جھونکا بھی آ جاتا اور لہرا کر اپنے ساتھی کے کندھے سے جا لگتا۔ ہوشیار ہونے پر طلبا ایک آدھ نام یا تاریخ لکھ لیتے تھے اور اگلی ساعت میں دوبارہ اونگھنے لگتے۔ پروفیسر بینز نصف گھنٹے سے مسلسل تاریخ پر لیکچر دے رہے تھے۔ اسی وقت بیدار طلباء نے ایک حیرت انگیز بات دیکھی جو آج سے پہلے کبھی اس کلاس میں نہیں دیکھنے کو ملی تھی۔ ہرمائنی کا دایاں ہاتھ اوپر ہوا میں لہرا رہا تھا۔

1289ء کے بین الاقوامی اجتماع کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے درمیان میں پروفیسر بینز نے طلباء پر اچٹتی نظر ڈالی وہ ہرمائنی کا اُٹھا ہوا ہاتھ دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے دم بخود رہ گئے۔

''مس......ار؟'' وہ ہکلا کر بولے۔

''گرینجر! سر کیا آپ ہمیں ہوگورٹ کے پراسرار تہ خانے کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟'' ہرمائنی نے صاف آواز میں پوچھا۔

ڈین تھامس جو منہ کھولے کھڑکیوں کے باہر ٹکٹکی لگا کر دیکھنے میں محو تھا، اچانک چونک پڑا۔ لیونڈر براؤن کا سر جو اس کی بانہوں میں گھسا پڑا تھا اچانک اوپر اُٹھ گیا اور نیول لونگ باٹم کی کہنی میز پر ٹکی ہوئی تھی یکا یک پھسل گئی۔

پروفیسر بینز نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

''میرا مضمون جادوئی تاریخ پڑھانا ہے۔'' انہوں نے اپنی ناراض اور گھرگھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں ہمیشہ تاریخ کے حقیقی

حادثات کے بارے میں پڑھاتا ہوں مس گرینجر! دیومالائی روایات یا افسانوی داستانیں میرا موضوع نہیں ہیں۔"

پروفیسر بینز نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کرتے ہوئے چاک ٹوٹنے جیسی ایک آواز نکالی اور پھر آگے پڑھانے میں مصروف ہوگئے۔"اس سال ستمبر میں سارڈینی جادوگرنیوں کی ایک چھوٹی پنچائیت......" وہ اچانک رُک گئے۔ ایک بار پھر ہرمائنی گرینجر کا ہاتھ ہوا میں لہراتا ہوا دکھائی دیا۔

"مس گرینٹ؟" وہ دھیمے لہجے میں بولے۔

"گرینجر! پلیز سر......کیا دیومالائی داستانوں میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ سچائی نہیں ہوتی ہے۔"

پروفیسر بینز ہرمائنی کی طرف بے حد حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری کو یقین ہونے لگا کہ آج سے پہلے کسی طالب علم نے پروفیسر بینز کے خشک لیکچر میں ایسی رکاوٹ نہیں ڈالی ہوگی۔ جب وہ زندہ رہے ہوں گے یا پھر مرنے کے بعد بھی۔

"ٹھیک ہے!" پروفیسر بینز نے دھیمے لہجے میں کہا۔"میرے خیال میں یہ فرض کیا جاسکتا ہے۔ بہرحال جس افسانوی روایت کی تم بات کر رہی ہو وہ نہایت سنسنی خیز اور مضحکہ خیز قصہ ہے۔"

انہوں نے ہرمائنی کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا جیسے اس سے پہلے انہیں کبھی کسی طالب علم کو دیکھنے کا موقع ہی نہ ملا ہو۔ جماعت کے تمام طلبہ ہوشیار ہو چکے تھے اور متجسس نگاہوں سے پروفیسر بینز کی طرف دیکھ رہے تھے اوران کے کان پوری طرح ان کی آواز پر چپکے ہوئے تھے۔ پروفیسر بینز نے سب طلبا پر اچٹتی نگاہ ڈالی۔ ہر چہرہ ان کی طرف اُٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یہ صاف دکھائی دیا کہ تمام چہروں پر غیر معمولی تجسس اور دلچسپی عیاں تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" پروفیسر بینز نے فیصلہ کن لہجے میں گہری سانس لیکر کہا۔"مجھے ذرا سوچنے دیں......تہ خانے کے اسرار!"

پوری جماعت تناؤ میں آچکی تھی۔ دل بری طرح دھک دھک کر رہے تھے۔

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہی ہوں گے کہ ہوگورٹ کا سنگ بنیاد آج سے قریباً ایک ہزار سال پہلے رکھا گیا تھا۔ اس کی صحیح تاریخ کے بارے میں کہنا غیر یقینی ہے۔ ہوگورٹ کے اس سال میں جب یہ قائم کیا گیا تھا، چار نامی گرامی مشہور جادوگر اور جادوگرنیوں نے بھرپور حصہ لیا تھا اور اپنی خدمات پیش کیں۔ انہیں ہوگورٹ کا بانی بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ ان کی کوششوں سے ہی اس تعلیمی ادارے کا سلسلہ لگاتار ہوا۔ اس سکول میں چار فریق انہی کے ناموں سے بنائے گئے ہیں۔ گوڈرک گری فنڈر، ہیلگا ہفل پف، رویناریون کلا اور سلزر سلے درین......ان سب نے مل کر یہ قلعہ نما عمارت تعمیر کی اور اسے ماگلوؤں کی نگاہوں سے بہت دور کر دیا کیونکہ وہ ایک ایسا دور تھا جب عام عوام جادو سے بے حد ڈرتی تھی اور جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ماگلوؤں کی طرف سے بے حد اذیت سہنا پڑتی تھی۔"

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

پروفیسر بینز نے توقف کیا اور حسب عادت کمرے میں چاروں طرف اچٹتی نگاہ ڈالی پھر انہوں نے اپنی بات آگے بڑھائی۔

''کئی سال تک ان چاروں بانیوں نے مل جل کر نوجوان خواتین کی ہمراہی میں باہمی اتفاق و رضامندی سے کام کیا۔ انہوں نے بڑی تگ ودو سے ایسے بچوں کا سراغ لگایا جن میں جادو سیکھنے کی خاص اہلیت موجود تھی اور ان کے جسم پر مخصوص جادوئی نشان 'تل' موجود تھے۔ وہ ان سب بچوں کو اکٹھا کر کے اس قلعے میں لے آئے اور انہیں جادوئی تعلیم دینے لگے مگر جلد ہی ان میں باہمی اختلافات نے سر اُٹھایا اور سلے درین اور دوسرے تینوں کے نظریات میں تفریق ہوگئی۔ سلے درین ہوگورٹ میں طلباء کے انتخاب کے معاملے کو ایک خاص زاویہ نگاہ سے دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ انتخاب کے معاملے میں زیادہ سختی برتنا چاہتا تھا، اس کی ضد تھی کہ جادوئی تعلیم کا سلسلہ یوں پھیلانا صحیح نہیں ہے، جادوئی تعلیم کو صرف جادوگروں کے بچوں تک ہی محدود رہنا چاہئے۔ ماگلوؤں کی اس میں شرکت درست نہیں ہے۔ وہ ماگلوؤں کے بچوں کو ہوگورٹ میں دیکھنا بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ سوچتا تھا کہ ماگل ناقابل اعتبار اور فریبی ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک اس معاملے پر عمومی بحث ہوتی رہی پھر ایک دن سلے درین اور گری فنڈر کے درمیان زوردار نوک جھونک ہوئی اور تلخ کلامی کی نوبت پیدا ہوگئی۔ سلے درین غصے سے پاؤں پٹختا ہوا سکول کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ گیا۔''

پروفیسر بینز نے ایک بار پھر رُک کر طلبا پر نظر ڈالی جو بالکل چاق وچوبند دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر ہونٹ سکوڑے ہوئے بوڑھے جھری دار کچھوے کی طرح دیکھ رہے تھے۔

''مستند تاریخی حقائق ہمیں صرف اتنا ہی بتاتے ہیں۔'' انہوں نے کہا۔ ''لیکن یہ تمام تاریخی حقائق 'تہ خانے کے اسرار' جیسے طلسمی افسانے کے سامنے دھندلا سے گئے ہیں اور توہم زدہ ذہنیت سے لتھڑ چکے ہیں۔ کہانی نویسوں کے مطابق سلے درین نے ہوگورٹ کے قلعے کی تعمیر کے دوران یہاں پر ایک خفیہ تہ خانہ بھی تعمیر کیا تھا جس کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا...... دیومالائی داستان کے مطابق، سلے درین سکول سے جاتے وقت خفیہ تہ خانے کو اس طرح بند کر گیا کہ کوئی دوسرا اسے کھول نہ پائے، خاص مدت تک جب تک سلے درین کا اصلی جانشین ہوگورٹ واپس لوٹ نہ آئے۔ اس کا جانشین ہی اس خفیہ تہ خانے کو کھولنے کی قدرت رکھتا ہے اور اس کے اندر چھپے عفریت کو باہر نکال سکتا ہے۔ جس کی مدد سے اس کا جانشین سکول میں موجود گندے خون والے لوگوں کا صفایا کر دے گا جو جادوئی تعلیم حاصل کرنے کے بالکل قابل نہیں ہیں۔'' پروفیسر بینز نے دیومالائی داستان کا اختتام کرتے ہوئے گہری سانس لی۔ پوری کلاس کو سانپ سونگھ چکا تھا۔ گہرا سکوت چھایا ہوا تھا مگر یہ خاموشی دوسرے دنوں جیسی بالکل نہیں تھی جو پروفیسر بینز کے لیکچر دیتے وقت عموماً کلاس میں چھائی رہتی تھی۔ تمام طلبا بیدار اور ہوش وحواس میں تھے۔ ان کے چہروں پر گہری الجھن اور خوف دکھائی دے رہا تھا۔ ہر طالب علم کی نگاہ پروفیسر بینز کے چہرے پر گڑی ہوئی تھی۔ ہر کوئی اپنے دل میں یہ امید باندھے ہوئے تھا کہ پروفیسر

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

بینز ابھی مزید تفصیلات بتائیں گے۔ طلباء کی متجسس نگاہیں اور مزید جاننے کی خواہش پروفیسر بینز کی نگاہوں سے چھپی نہ رہ پائی جس پر ان کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

''ظاہر ہے! پوری کہانی من گھڑت اور بکواس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔'' وہ چڑ کر بولے۔ ''اس خفیہ تہ خانے کی تلاش کیلئے کئی بار معروف وقابل جادوگر اور جادوگرنیاں سکول میں آئے ہیں اور انہوں نے مکمل چھان بین کے بعد یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ایسی کوئی جگہ اس سکول میں موجود نہیں ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا ہے۔ یہ ایک ایسی کہانی ہے جو بھولے بھالے لوگوں کو ڈرانے کیلئے گھڑی گئی ہے۔'' پروفیسر بینز خاموش ہوگئے۔

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں لہرا اُٹھا۔

''جناب! تہ خانے میں چھپے ہوئے عفریت کا صحیح معنوں میں کیا مطلب ہے؟''

''اس کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ یہ کسی طرح کا بھیانک جاندار ہے، جسے صرف سلے درین کا جانشین ہی قابو میں کر سکتا ہے۔'' پروفیسر بینز نے ناراض اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ طلبا نے گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میں تم لوگوں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں اس طرح کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔'' پروفیسر بینز اپنے نوٹس پلٹتے ہوئے بولے۔ ''ہوگورٹ میں نہ تو کوئی پراسرار خفیہ تہ خانہ موجود ہے اور نہ ہی اس میں چھپا ہوا کوئی بھیانک جاندار ہے۔''

''لیکن جناب!'' سیمس فینی گن جلدی سے بولا۔ ''اگر اس تہ خانے کو سلے درین کا حقیقی جانشین ہی کھول سکتا ہے تو پھر دوسرا کوئی کیسے اسے تلاش کر سکتا ہے...... ہے نا؟''

''بکواس...... بالکل بکواس!'' پروفیسر بینز نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''اگرچہ ہوگورٹ کے ہیڈ ماسٹر کو ایسا کچھ بھی نہیں ملا ہے......''

''لیکن پروفیسر!'' پاروتی پاٹل اپنی سریلی آواز میں بول پڑی۔ ''شاید اسے کھولنے کیلئے تاریک جادو کی ضرورت پڑتی ہوگی۔''

''اگر کوئی جادوگر تاریک جادو کا استعمال نہیں کرتا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے مس کوڑھ مغز! کہ وہ اس کا استعمال نہیں کر سکتا۔ میں پھر دُہراتا ہوں اگر ڈمبل ڈور جیسے جادوگر......''

''مگر جناب! شاید اس کے لئے سراغ رساں جادوگر کا سلے درین کے ساتھ کسی نہ کسی طرح کا تعلق یا واسطہ ضرور ہونا چاہئے۔ یہ اس تہ خانے کی شرط ہے، اسی لئے پروفیسر ڈمبل ڈور اسے آج تک تلاش نہیں کر پائے......'' ڈین تھامس نے بولنا شروع کیا تھا کہ پروفیسر بینز نے ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اب اس موضوع کو یہاں پر ختم کرتے ہیں۔'' پروفیسر بینز تیکھی آواز میں غرائے۔''یہ صرف من گھڑت دیو مالائی افسانہ ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس بات کے ثبوت میں کوئی پارچہ تک نہیں ملا کہ سلے درین نے کبھی سکول میں خفیہ بھاری ڈنڈوں کی الماری تک بھی بنائی تھی۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ میں نے تمہیں اس طرح کی دیو مالائی داستان سنا ڈالی۔ اب اگر آپ لوگ اجازت دیں تو ہم دوبارہ تاریخ کے موضوع پر لوٹتے ہیں۔ ٹھوس، قابل یقین اور ہر طرح کی اسناد رکھنے والی تاریخ کی طرف......''

اور پھر صرف پانچ منٹ بعد ہی طلبا کا جوش سرد پڑنے لگا اور وہ غیر معمولی طور پر اکتاہٹ محسوس کرنے لگے۔ ان میں سے کچھ ایک بار پھر ہمیشہ کی طرح اونگھنے لگے۔ جمائیاں لیتے ہوئے طلبا کی وجہ سے کمرہ جماعت میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔

☆☆☆

جب جادوئی تاریخ کی جماعت اپنے اختتام کو پہنچی تو وہ تینوں اپنا بستہ رکھنے کیلئے پر ہجوم راہداریوں میں دھکے کھاتے ہوئے چلنے لگے۔ ہر کوئی رات کے کھانے کیلئے جلد از جلد بڑے ہال میں واپس لوٹنے کی فکر میں تھا۔

''میں پہلے ہی جانتا تھا کہ سلزر سلے درین سر پھرا اور سنکی جادوگر تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ خالص خون کا یہ سب بکھیڑا اسی کا ہی پیدا کردہ ہے۔ اگر مجھے کوئی منہ مانگی رقم دینے پر بھی آمادہ ہو جائے تب بھی میں اس کے فریق میں جانا پسند نہیں کروں گا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر بولتی ٹوپی نے بھی میرے لئے سلے درین فریق کا انتخاب کیا ہوتا تو میں یقیناً گھر واپس جانے والی ریل گاڑی کا ٹکٹ لے چکا ہوتا......'' رون نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہیری اور ہرمائنی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سلے درین فریق کیلئے ناپسندیدگی پھیلی ہوئی تھی۔ ہرمائنی نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا لیکن ہیری اس بارے میں خاموش ہی رہا۔ اس کے دماغ پر گہری الجھن اور پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

ہیری نے رون اور ہرمائنی کو یہ کبھی نہیں بتایا تھا کہ بولتی ٹوپی نے پہلے اسے سلے درین فریق میں ہی بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے آج بھی انتخاب کے سٹول پر بیٹھے ہوئے بولتی ٹوپی کی گرجتی ہوئی وہ آواز اچھی طرح یاد تھی جیسے یہ کل ہی بات ہو۔ ہیری کے سر پر ایک سال پہلے پہلی بار بولتی ٹوپی رکھی گئی تھی جب اس کیلئے کسی فریق کا انتخاب کا مرحلہ آیا تھا۔

''سوچ لو......تم عظیم بن سکتے ہو......اور عظیم بننے کی تمام خوبیاں تم میں موجود ہیں......اور سلے درین فریق عظیم جادوگر بننے میں تمہاری بے حد مدد کر سکتا ہے......اس میں کوئی شک نہیں!''

بولتی ٹوپی کی باتیں اس کی دماغ میں سنسناتی ہوئی گونجی۔ لیکن اتفاق سے ہیری نے پہلے ہی سلے درین فریق کی ساکھ کے بارے میں جان چکا تھا کہ اس فریق کے زیادہ تر جادوگر اندھیر نگری کے مددگار ثابت ہوتے تھے اور ظالم اور شیطان جادوگروں کے طور پر

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

سامنے آتے تھے۔اسی لئے اس نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ وہ سلے درین فریق میں کسی صورت میں بھی نہیں جائے گا۔اس نے بولتی ٹوپی کے فیصلے پر مزاحمت کرتے ہوئے اپنے لئے سلے درین فریق کے انتخاب سے انکار کر دیا تھا جس پر بولتی ٹوپی نے بالآخر یہ فیصلہ سنا ڈالا۔''اگر تم یہی چاہتے ہو تو پھر میں تمہارے لئے گری فنڈر کا انتخاب کرتا ہوں۔'' ہیری اس فیصلے پر بے حد خوش ہوا تھا۔

جب وہ تینوں طلبا کے ہجوم میں گھرے ہوئے تھے تو کولن کریوی کی صورت دکھائی دی۔

''ہیلو ہیری!'' کولن کریوی چہک کر بولا۔

''ہیلو کولن!'' ہیری نے لاشعوری طور پر جواب دیا۔

''ہیری...... ہیری! میری جماعت کا ایک بچہ یہ کہہ رہا تھا کہ تم......'' کولن نے اچانک اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ایک دھکے کی لہر آئی۔کولن کریوی چھوٹا بچہ ہی تو تھا، وہ بڑے طلبا کے دھکے کے ریلے میں ٹھہر نہ پایا اور ان تینوں سے دور ہوتا چلا گیا اور ہجوم میں کہیں گم ہو گیا۔

''تھوڑی دیر بعد ملاقات ہوگی ہیری!'' کولن کریوی کی چیختی ہوئی آواز انہیں عقب کی بھیڑ میں سے سنائی دی۔ہجوم کولن کو دھکے مارتا ہوا پیچھے لیتا چلا گیا۔

''اس کی جماعت کا بچہ تمہارے بارے میں کیا کہہ رہا ہوگا ہیری؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے سوال کیا۔رون کے کان بھی کھڑے ہو چکے تھے۔

''میرے خیال میں وہ کہہ رہا ہوگا کہ میں ہی سلے درین کا جانشین ہوں......'' ہیری نے لاپروائی سے کہا مگر اسی وقت اس کے پیٹ میں تکلیف دہ مروڑ اُٹھا۔اسے فوراً یاد آ گیا تھا کہ جسٹن اس کی صورت دیکھ کر کیسے کنی کترا گیا تھا اگر یہ بات لک ہارٹ کو معلوم ہو جاتی کہ ہیری نے طلبا کے ہجوم میں خود کو سلے درین کا جانشین کہا تھا یقیناً وہ اسے سستی شہرت پانے کا منفرد طریقہ قرار دے کر اسے لمبا چوڑا لیکچر سنا ڈالتا۔

''یہاں کے لوگ تو کسی بھی بات پر اندھا دھند یقین کر لیتے ہیں!'' رون نے نفرت بھرے لہجے میں ہنکارتے ہوئے کہا۔

پھر ہجوم چھٹنے لگا اور وہ اگلی سیڑھیاں چڑھنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

''کیا تمہیں واقعی یہ لگتا ہے کہ کوئی خفیہ تہ خانہ سکول میں موجود ہے۔'' رون نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہرمائنی کے چہرے پر زلزلے کی ایک لہر گزر گئی۔

''میں نہیں جانتی......'' ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر بولی۔''ڈمبل ڈور مسز نورس کو تندرست نہیں کر پائے، اس لئے مجھے لگتا ہے کہ

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

جس کسی نے بھی اس پر حملہ کیا تھا...... ہوسکتا ہے کہ وہ...... انسان نہ ہو۔‘‘ جب اس نے اپنی بات مکمل کی تو وہ ایک موڑ مڑ گئے اور انہوں نے خود کو اسی راہداری کے سرے پر پایا جہاں بلی پر حملہ ہوا تھا۔ وہ ٹھٹک کر نیم تاریک راہداری میں دیکھنے لگے۔ وہاں کا دکھائی دینے والا منظر بالکل اسی رات جیسا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اب وہاں موجود مشعل ٹانگنے والے سٹینڈ پر لٹکی ہوئی بے جان بلی جھولتی دکھائی نہیں دے رہی تھی اور ایک خالی کرسی دیوار کے اس حصے کو کسی حد تک ڈھانپے ہوئے تھی جس پر خون سے یہ تنبیہ لکھی ہوئی تھی۔

”پراسرار تہ خانہ کھول چکا ہے۔“

’’یہاں پر فلیچ عموماً پہرہ داری کرتا رہتا ہے۔‘‘ رون نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ راہداری اس وقت بالکل خالی پڑی تھی۔

’’جائے واردات پر ایک نظر ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘ ہیری نے اپنا بستہ نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ وہ کرسی کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں اور پنجوں کے بل زمین پر جھک گیا اور باریک بینی سے کسی قسم کا کوئی سراغ ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا۔

’’جھلسنے کا نشان...... یہاں...... اور یہاں!‘‘ ہیری عجلت میں بولا۔

’’یہاں آؤ اور اس طرف دیکھو...... بہت ہی عجیب بات دکھائی دے رہی ہے۔‘‘ ہرمائنی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری اُٹھا اور دیوار پر لکھی ہوئی تحریر کے ساتھ والی کھڑکی کے قریب پہنچا۔ ہرمائنی نے کھڑکی کے بالائی شیشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی توجہ مبذول کی۔ وہاں پر قریباً بیس مکڑیاں تیزی سے بھاگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور کانچ کے ایک چھوٹے سے سوراخ میں سے باہر نکلنے کیلئے آپس میں نبرد آزما تھیں۔ وہاں پر چاندی جیسا ایک لمبا جالے کا ریشہ دھاگے کی شکل میں لٹک رہا تھا۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سب مکڑیاں باہر جانے کی عجلت میں اسی دھاگے پر چڑھ کر ہی شیشے کے سوراخ تک پہنچی ہوں۔

’’کیا تم نے مکڑیوں کو اس قسم کی حرکتیں کرتے پہلے کبھی دیکھا ہے؟‘‘ ہرمائنی نے پوچھا۔

’’نہیں!‘‘ ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔ ’’کیا تم دیکھا ہے رون؟...... رون؟‘‘

جواب نہ ملنے پر ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ رون کافی پیچھے ہٹ کر کھڑا تھا۔ اس کی صورت سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ وہاں سے فرار ہونے کی خواہش کو دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔

’’کیا ہوا؟‘‘ ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

’’مجھے مکڑیاں بالکل پسند نہیں ہیں!‘‘ وہ الفاظ چبا کر بولا، اس کا چہرہ تناؤ کے زیر اثر تھا۔

’’میں یہ بات نہیں جانتی تھی!‘‘ ہرمائنی نے بھنوئیں کھینچ کر کہا۔ وہ الگ بات تھی کہ اس کا چہرہ حیرت میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

تھا۔''تم نے جادوئی ادویہ کی جماعت میں تو سینکڑوں بار مکڑیوں کو مختلف سیالوں میں استعمال کیا ہے......''

''مردہ مکڑیاں میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتیں!'' وہ بڑے محتاط انداز میں کھڑکی کو چھوڑ کر دوسری تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ غلطی سے بھی اپنی نظر کھڑکی پر نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔''مجھے تو صرف مکڑیوں کے چلنے کے انداز سے گھن آتی ہے......''

ہر مائنی اس کا سہما ہوا چہرہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''یہ کوئی ہنسنے کی بات نہیں ہے۔'' رون نے تنک کر کہا۔''اگر تم جاننا ہی چاہتی ہو تو سنو! جب میں تین سال کا تھا تو فریڈ نے جادو کے زور پر میرے......میرے ننھے ٹیڈی بیئر کو ایک بڑی اور گندی مکڑی میں بدل دیا تھا کیونکہ میں نے اس کے بھاری ڈنڈے والے کھلونے کو توڑ دیا تھا......اگر تم اپنے ہاتھ میں ٹیڈی بیئر کو پکڑے ہوئے ہو اور اچانک اس میں سے مکڑی کے بہت سارے پیر نکل آئیں تو تم بھی یقیناً انہیں پسند نہیں کرو گی اور......'' وہ کانپتے ہوئے رُک گیا۔

اس کی سہمی اور منمناتی ہوئی صورت دیکھ کر ہر مائنی کیلئے اپنی ہنسی روک پانا بے حد مشکل تھا۔ ہیری کو فوراً احساس ہو گیا کہ اس موضوع کو بدل دینا چاہئے کیونکہ اس میں بلاوجہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہ کھڑکی سے پیچھے ہٹ گیا۔

''کیا تم لوگوں کو اس دن فرش پر گرا ہوا پانی یاد ہے؟ وہ کہاں سے آیا ہوگا اور کسی نے تو اسے صاف کر دیا ہوگا۔'' ہیری دھیمے لہجے میں بولا۔

''پانی یہیں تھا......'' رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا سہما ہوا چہرہ یکدم مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے چلتے ہوئے چند قدم فلیچ کی بچھی ہوئی کرسی کے آگے کی طرف بڑھائے۔ وہ ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔''اس دروازے کے برابر......!''

وہ دروازے پر لگے ہوئے پیتل کے دستے کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ جانے اسے کیا خیال آیا اور اس نے اتنی سرعت سے ہاتھ واپس کھینچ لیا جیسے وہاں برقی رو دوڑ رہی ہو۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ہم اس کے اندر نہیں جا سکتے کیونکہ یہ تو لڑکیوں کا باتھ روم ہے!'' رون نے روکھے پن سے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ باتھ روم میں جانے پر آمادہ نہیں تھا۔

''اندر کوئی نہیں ہوگا رون!'' ہر مائنی نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔''یہ مایوس مائرٹل کا باتھ روم ہے۔ چلو چل کر اس پر بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔''

دروازے پر لگی ہوئی تختی ''ناقابل استعمال!'' کو نظرانداز کرتے ہوئے ہر مائنی نے دروازہ کھول دیا۔ باتھ روم میں گہری

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

خاموشی اور اُداسی کا عالم تھا۔ صفائی کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ دیواریں سلین زدہ تھی اور فرش پر سیاہی مائل سبز کائی جمی ہوئی تھی۔ ایک بڑے چٹخے ہوئے اور دھبے دار آئینے کے نیچے پرانے پتھر کی سنک لگی ہوئی تھی۔ کچھ موم بتیوں کے ٹکڑے جل رہے تھے جن سے مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ قطار میں بنے ہوئے ٹوائلٹ کے لکڑی کے دروازوں پر سے پپڑی جھڑتی دکھائی دے رہی تھی اور ان کی خستہ حالت سے اندازہ ہوتا تھا کہ اگر انہیں دو ایک بار کھولا بند کیا گیا تو یقیناً یہ ریت کی مانند فرش پر بکھر جائیں گے۔ ایک دروازہ تو چولوں پر جھولتا دکھائی دیا۔ ہرمائنی نے جلدی سے اپنے ہونٹوں پر انگلیاں رکھیں اور آخری ٹوائلٹ کی سمت میں بڑھ گئی۔

''ہیلو مائرٹل...... تم کیسی ہو؟'' وہاں رُکتے ہوئے ہرمائنی نے بلند آواز میں کہا۔

ہیری اور رون دیکھنے کیلئے آگے بڑھے۔ مایوس مائرٹل ٹوائلٹ کے اندر بنی پانی کی ٹینکی میں تیر رہی تھی اور اپنی ٹھوڑی کے ایک مہاسے کو اکھاڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''یہ لڑکیوں کا باتھ روم ہے!'' مائرٹل نے ہیری اور رون کو گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ ''تم لوگ لڑکیاں تو نہیں ہو!''

''نہیں!'' ہرمائنی اثبات میں بولی۔ ''میں تو انہیں صرف یہ دکھانا چاہتی تھی کہ...... ار...... یہاں کتنا اچھا ماحول ہے!'' ہرمائنی نے گندے آئینے اور گیلے کائی زدہ فرش کی طرف ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا۔ رون باتھ روم کی حالت اور ہرمائنی کی تعریف پر بمشکل اپنی ہنسی روک پایا۔

''اس سے پوچھو کہ اس نے کچھ دیکھا تھا...... کیا؟'' ہیری نے ہرمائنی کو سرگوشی سے کہا۔

''تم لوگ کیا کانا پھوسی کر رہے ہو؟'' مائرٹل نے ہیری کو گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری سنبھل کر بولا۔ ''ہم تو بس یہ معلوم کرنا چاہتے تھے......''

''میں یہ بالکل پسند نہیں کرتی کہ لوگ پیٹھ پیچھے میری برائیاں کرتے پھریں۔'' مائرٹل نے آنسوؤں میں ڈبڈبائی آواز میں کہا۔ ''بھلے ہی اب میں مرچکی ہوں لیکن تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ میرے بھی کچھ احساسات ہیں......''

''مائرٹل! کوئی بھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا...... ہیری تو صرف......'' ہرمائنی نے نرمی سے کہا مگر اس کی بات ادھوری رہ گئی۔

''کوئی بھی مجھے تکلیف نہیں دینا چاہتا، یہ بھی خوب کہا تم نے!'' مائرٹل تنک کر بولی۔ ''اس جگہ پر میری کہانی بس دکھ بھری کہانی کے سوا کچھ نہیں......اور لوگ میرے مرنے کے بعد بھی مجھے اذیت دینے سے باز نہیں آئے۔''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''ہم تو صرف تم سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ دنوں میں تم نے کوئی عجیب چیز دیکھی ہے۔'' ہرمائنی نے مائرٹل سے مزید بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا اور فوراً اپنے مطلب کی بات پر آ گئی۔ ''دیکھو! ہیلوئین کی رات کو تمہارے باتھ روم کے دروازے کے باہر ایک بلی پر موت کا حملہ ہوا تھا۔'' ہرمائنی ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔

''کیا تم نے اس رات کسی کو آس پاس دیکھا تھا۔'' ہیری نے پوچھا۔

''میں نے تو اس طرف دھیان ہی نہیں دیا۔'' مائرٹل نے ڈرامائی انداز میں جواب دیا۔ ''پیوس نے مجھے اتنا پریشان کر دیا تھا کہ میں روتی ہوئی یہاں پہنچی اور خودکشی کرنے کی کوشش کرنے لگی پھر......ظاہر ہے مجھے یاد آ گیا کہ میں تو......میں تو......''

''پہلے سے ہی مر چکی ہوں!'' رون نے فقرہ مکمل کرنے میں مدد کی۔

مائرٹل نے یہ سن کر دُکھ بھری سسکاری لی اور مڑی۔ اس نے بری طرح سے ٹینکی کے پانی کے چھینٹے اُڑائے کہ اُن کے کپڑے گیلے کر دیئے۔ وہ ہوا کے دوش پر لہرائی اور سر بل الٹے ہو کر نیچے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے سیدھی سر کے بل ٹوائلٹ پاٹ میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اس کی دبی دبی سسکیوں کی آواز سے صرف یہی معلوم ہو سکا کہ وہ پائپ کے اندر کہیں یو بینڈ میں چھپی بیٹھی آنسو بہا رہی ہے۔ ہیری اور رون منہ پھاڑے ٹوائلٹ پاٹ میں آنکھیں گڑھائے کھڑے تھے۔ ہرمائنی نے تھکے ہوئے انداز میں اپنا کندھا اچکایا۔

''اگر سچی بات کہوں تو آج مائرٹل یقیناً خوش ہوئی ہوگی......چلو......اب یہاں سے باہر نکلنا چاہیئے۔'' ہرمائنی نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہیری نے مائرٹل کی دبی ہوئی سسکیوں کے بیچ میں دروازہ بمشکل بند کیا تھا کہ عین اسی وقت ایک تیز آواز سن کر وہ تینوں اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔

''رون!''

'پرسی ویزلی' سیڑھیوں کے بالائی حصے میں کھڑا ہوا انہیں گھور رہا تھا۔ مانیٹر والا بیج پوری آب و تاب سے چم چم کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ دہشت کے مارے کافی بگڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ لڑکیوں کا باتھ روم ہے۔ تم اس میں کیا کر رہے تھے؟'' پرسی کانپتی آواز میں بولا۔

''بس ذرا جائزہ لے رہے تھے کہ شاید ہمیں کوئی سراغ مل جائے اور کیا......؟''

پرسی نے غصے سے اپنے سینے کو پھیلا لیا۔ ہیری کو اسی وقت مسز ویزلی کی یاد آ گئی جب وہ دونوں ہاتھ کولہوں پر رکھ کر غصے سے غرائی تھیں۔

''یہاں سے دور رہو! سمجھے......'' پرسی دانت کٹکٹاتا ہوا غرایا۔ وہ اب تیزی سے ان کی طرف قدم بڑھاتا ہوا آ رہا تھا۔ وہ قریب پہنچ کر اپنے ہاتھوں کو جھلا کر انہیں وہاں سے ہٹانے لگا۔

''یہاں پر ہمارے آنے میں کیا پریشانی ہے؟'' رون بھی اب غصے میں دکھائی دیا۔ اس نے رُک کر پرسی کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''سنو! ہم نے اس بلی کو چھوا تک نہیں تھا۔'' رون نے اکڑ کر کہا۔

''یہی میں نے جینی سے کہا تھا......'' پرسی غصے سے بولا۔ ''لیکن وہ اب بھی شاید یہی سوچتی ہے کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے کبھی اسے اتنا زیادہ پریشان نہیں دیکھا۔ اس نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہے۔ اس کی آنکھیں سوجی رہتی ہیں۔ تمہیں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ تمام سال اوّل کے طلبا اس حادثے سے شدید گھبراہٹ کا شکار ہیں......''

''مجھے اچھی معلوم ہے کہ تمہیں جینی کی کتنی پرواہ ہے۔'' رون تنک کر بولا۔ اس کے کان سرخ ہو گئے تھے۔ ''تمہیں تو بس اس بات کا غم کھائے جا رہا ہے کہ کہیں میری وجہ سے تمہارے ہیڈ بوائے بننے کا موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے۔''

''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔'' پرسی نے اپنی مانیٹر والے بیج پر انگلی پھیرتے ہوئے روکھے پن سے کہا۔ ''مجھے پوری توقع ہے کہ اس سے تم سبق سیکھ جاؤ گے۔ اب کوئی سراغ رسانی نہیں...... ورنہ مجبوراً مجھے ممی کو خط لکھنا پڑے گا۔'' پرسی تیزی سے قدم اُٹھاتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔ اس کی گردن کا عقبی حصہ بھی رون کے کانوں کی طرح سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆

اس رات ہیری، رون اور ہرمائنی نے گری فنڈر ہال میں بیٹھنے کیلئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جو 'پرسی' سے خاصے فاصلے پر تھی۔ رون کا مزاج ابھی تک بگڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تینوں کرسیوں میں دھنسے بیٹھے تھے۔ رون کا غصہ اس کے ہوم ورک پر سیاہی کے دھبوں کی صورت میں اتر رہا تھا۔ چرمئی کاغذ پر تحریر سے زیادہ سیاہی کے دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے جھنجلا کر اپنی ٹوٹی ہوئی جادوئی چھڑی اُٹھائی اور چرمئی کاغذ کو بالکل صاف کرنے کیلئے چھڑی گھمائی۔ جھنجلاہٹ میں وہ نجانے کیا بول گیا اور آناً فاناً چرمئی کاغذ آگ کی لپٹوں میں جل کر خاکستر ہو گیا۔ اپنے ہوم ورک کو اپنی نظروں کے سامنے جلتے دیکھ کر رون آگ بگولا ہو گیا اور اس نے میز پر پڑی ہوئی اپنی کتاب 'جادوئی کلمات سٹینڈرڈ بک' کو بند کر کے پٹخ دیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد حیرانی ہوئی کہ ہرمائنی نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ وہ کتاب پٹخ کر دونوں ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے جمائے بیٹھی تھی۔

''وہ کون ہو سکتا ہے؟'' ہرمائنی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا، اس کا انداز بالکل ایسا ہی تھا جیسے وہ کسی چھڑے ہوئے موضوع پر بات کر رہی ہو۔ ''کون چاہتا ہوگا کہ سارے بجو اور ماگل بچے ہوگورٹ کے باہر ہو جائیں؟''

ہیری نے غیر یقینی انداز میں ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی پلٹ کر دوسری طرف دیکھنے لگی مگر اسے یقین نہیں ہو پایا تھا۔

''تم مل فوائے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟......'' ہیری نے پوچھا۔

''ظاہر ہے! میں اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' رون نے کڑواہٹ سے کہا۔ ''اب تمہاری باری ہے بدذاتو...... مان بھی جاؤ ہیری! اس کے گندے اور چوہے جیسے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی تمہیں احساس ہو جائے گا کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے!''

''کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مل فوائے سلے درین کا جانشین ہے؟'' ہرمائنی نے چونک کر کہا

''اس کا گھرانہ خالص خون والا ہے۔ یہ بات غور کرنے لائق ہے!'' ہیری نے بھی اپنی کتاب بند کر دی تھی۔ ''سب کے سب سلے درین فریق میں ہی رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ اس بارے میں ڈینگیں ہانکتا رہتا ہے۔ مل فوائے گھرانہ آسانی سے سلے درین کا جانشین ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو طے ہے کہ اس کے ڈیڈی ایک شیطان جادوگر ہیں۔''

''ممکن ہے کہ ان کے پاس کئی صدیوں سے خفیہ تہ خانے کی چابی رہی ہو۔'' رون نے کہا۔ ''جو باپ سے بیٹے تک وراثت میں چھوڑی جاتی رہی ہو......''

''مجھے لگتا ہے کہ تمہارا اندازہ کسی حد تک صحیح ہو۔'' ہرمائنی نے محتاط لہجے میں کہا۔

''لیکن ہم اپنے اندازوں کو ثابت تو نہیں کر سکتے؟'' ہیری نے فکرمندی سے کہا۔

''میرے خیال میں ایک طریقہ کارگر ہو سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی، اس کی آواز بے حد دھیمی ہوتی چلی گئی۔ تینوں نے جلدی سے گری فنڈر ہال کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے پرسی پر نگاہ ڈالی جو سال اوّل کے طلباء پر اپنی مانیٹری چمکا رہا تھا۔ ''ظاہر ہے! یہ طریقہ کافی مشکل ثابت ہوگا اور اس میں کافی حد تک خطرہ بھی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے سکول کے کم از کم پچاس قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب ضرور ہوں گے۔''

''اگر ایک مہینے تک ہم اسی طرح سے باتیں کرتے رہیں گے تو شاید پھر کہیں تم ہمیں پوری بات صاف صاف بتانے کے قابل ہو جاؤ گی...... ہے نا!'' رون نے چڑتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔

''ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم سلے درین کے ہال میں پہنچ کر مل فوائے سے کچھ سوال پوچھیں گے لیکن اُسے اس بات کا ذرا سا شک بھی نہ پڑے کہ سوال پوچھنے والا درحقیقت کون ہے؟''

''یہ تو ناممکن بات ہے۔'' ہیری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور رون ہرمائنی کی بے وقوفی پر زور زور سے ہنسنے لگا۔ ہیری نے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

اسے ٹہوکا مارا کیونکہ ہال کے کئی طلباان کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ ہرمائنی کورون کی حرکت پر بے حد تاؤ آیا مگر وہ برداشت کرگئی۔

''نہیں...... یہ ناممکن نہیں...... ذرا مشکل ہے۔'' ہرمائنی نے دبی دبی آواز میں کہا۔''اس کیلئے ہمیں 'بھیس بدل سیرپ' کی ضرورت ہوگی۔''

''بھیس بدل سیرپ!...... یہ کیا بلا ہے؟'' رون اور ہیری نے ایک ساتھ کہا۔

''سنیپ نے کچھ ہفتے پہلے ہی تو جماعت میں اس کا ذکر کیا تھا...... کیا تمہیں یاد نہیں؟''

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہمارے پاس جادوئی ادویہ کی جماعت میں سنیپ کی باتیں سننے سے بہتر کوئی دوسرا کام نہیں ہوتا ہے؟'' رون نے ناک چڑھا کر کہا۔ ہرمائنی نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

''بھیس بدل سیرپ! یہ آپ کو کسی دوسرے فرد میں بدل دیتا ہے، اس کے بارے میں ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے ہیری!...... ہم اپنے چہروں اور بدن کو سلے درین کے تین طلباء میں تبدیل کر سکتے ہیں یعنی ان کا بھیس اختیار کر سکتے ہیں، اس طرح کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی کہ سلے درین طلباء کی صورت میں ہم ہیں۔ مل فوائے شاید ڈینگ مارتے ہوئے ہمیں کوئی کام کی بات بتادے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جس وقت ہم سلے درین ہال میں پہنچیں تو وہ اپنی فطرت کے مطابق پہلے سے اس بارے میں ڈینگیں ہانک رہا ہو...... لیکن اس کی بکواس سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''یہ 'بھیس بدل سیرپ' مجھے کوئی خطرناک قسم کی چیز لگتا ہے!'' رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔''کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ہمیشہ کیلئے اپنی شکلیں گنوا بیٹھیں اور سلے درین کے ان طلباء کی صورتوں میں ہی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائیں...... یہ سوچو کہ تب کیا ہوگا؟''

''اس کا اثر تھوڑی دیر کے بعد خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔'' ہرمائنی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے انہیں تسلی دی۔''البتہ اس میں مشکل تو یہ ہے کہ اسے تیار کرنے کا طریقہ مجھے معلوم نہیں...... اور یہ ترکیب معلوم کرنا بڑا کٹھن کام ثابت ہوگا۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ سنیپ نے کہا تھا کہ اس سیرپ کی ترکیب 'سریع الاثر جادوئی ادویہ' نامی کتاب میں موجود ہے...... اور وہ کتاب یقیناً سکول کی لائبریری کے اسی حصے میں موجود ہوگی جو 'ممنوعہ علاقہ' کہلاتا ہے۔''

لائبریری کے اس ممنوعہ علاقے سے کوئی بھی کتاب حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا، اس کیلئے آپ کے پاس کسی بھی استاد کے دستخط والا اجازت نامہ ہونا لازمی تھا۔ اجازت نامے میں کتاب کا نام اور اس کی مدتِ تحویل کا اندراج ہوتا تھا۔

''ہمیں وہ کتاب کس لئے چاہئے؟ اس کے بارے میں تو کوئی بھی بہانہ بنانا بے حد مشکل کام ہوگا۔'' رون نے مایوسی سے کہا۔

’’یقیناً کوئی بھی استاد چونکے بغیر نہیں رہ پائے گا، وہ آسانی سے سمجھ جائے گا کہ ہم کسی قسم کی جادوئی دوا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔‘‘

’’جہاں تک میرا خیال ہے......‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔’’اگر ہم پروفیسر پر صرف یہ ظاہر کریں گے کہ ہم محض اپنی دلچسپی کیلئے اس کتاب کو پڑھنا چاہتے ہیں اور کوئی جادوئی دوا بنانے کا ہمارا کوئی خیال نہیں تو شاید ہمیں اس کتاب کو حاصل کرنے کا اجازت نامہ مل جائے۔‘‘

’’چھوڑو بھی...... مجھے نہیں لگتا کہ کوئی استاد ہماری گھڑی کہانی کو ماننے کیلئے تیار ہو جائے گا۔‘‘ رون نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

’’ہماری کہانی کو صرف وہی استاد سچ تسلیم کرے گا جس کے دماغ کا کوئی پیچ ڈھیلا ہوگا۔‘‘

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دسواں باب

شریر بالجر

ننھے درجی سمکوں والے بھیانک اور ڈراؤنے حادثے کے بعد پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ نے اپنی جماعت میں دوبارہ زندہ عفریتی جانداروں کو لانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ ان کی بجائے اس نے صرف اپنی کتابوں کے ابواب پڑھانا شروع کر دیئے تھے۔ جس باب میں کوئی نہ کوئی ڈرامائی موڑ آتا تو وہ اسے باقاعدہ تمثیلی انداز میں جماعت کے سامنے پیش کیا کرتا تاکہ طلبا کو حالات کی سنگینی اور لک ہارٹ کی جوانمردی کا پورا پورا احساس ہو سکے۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈرامائی موڑ کی تصویر کشی کیلئے وہ عام طور پر ہیری کو ہی قربانی کا بکرا بناتا تھا۔ ہیری کو لک ہارٹ کی کتب میں موجود مختلف قسم کے عفریتوں، جادوگروں اور جانداروں کے کئی قسم کے کردار نبھانے پڑے۔ جن میں سے ایک کردار 'ٹرانسلوئین' کے اس دیہاتی کا تھا جو بکواسی جادو کا شکار ہو گیا تھا۔ وہ ہر وقت بولتے رہنے پر مجبور تھا۔ لک ہارٹ نے اپنی مہارت اور عقلمندی بروقت استعمال کر کے اسے بکواسی جادو سے نجات دلا دی تھی۔ اسی طرح ہیری نے اس برفیلے انسان کا روپ اختیار کیا جسے دماغی سردی کا مرض لاحق ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ اس خون آشام کا کردار بھی اسے نبھانا پڑا جو لک ہارٹ سے مقابلہ کرنے کے بعد شکست کھا گیا اور اس دن سے وہ خون پینے کے بجائے سلاد کے پتوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کھا پایا۔

تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن والی جماعت میں گذشتہ دنوں کی طرح اس دن بھی ہیری کو مدعو کیا گیا۔ آج اسے لک ہارٹ کی کتاب 'بھیڑیائی انسانوں کے ساتھ خانہ بدوشی' کے ایک باب کا کردار نبھانا تھا جو ایک بھیڑیائی انسان کے متعلق تھا۔ بھیڑیائی انسان، درحقیقت جادوگر نہیں ہوتے تھے، وہ انسان تھے اور کسی حادثے یا موروثیت کی بناء پر ان کے اندر بھیڑیوں جیسی صفات ابھر آتی تھیں۔ وہ بھیڑیوں کی طرح سفاک اور خونخوار بن جاتے تھے۔ اسی لئے انہیں 'بھیڑیائی انسان' کہا جاتا تھا۔ اگر ہیری کے پاس لک ہارٹ کو خوش رکھنے کی اچھی وجہ نہ ہوتی تو اس نے یہ کردار ادا کرنے سے یقیناً انکار کر دیا ہوتا۔

''تھوڑے زور سے اچھی چلاؤ ہیری! ...... ہاں ایسے ...... اور پھر یقین مانیں ...... اس طرح ...... اسے فرش پر پٹخ دیا...... ایسے ...... ایک ہاتھ سے میں نے اسے نیچے دبا رکھا تھا ...... دوسرے ہاتھ سے میں نے اس کی گردن پر اپنی چھڑی رکھی ...... پھر میں نے

اپنی بچی کھچی طاقت کو سمیٹا اور بہت ہی سرعت میں اپنے خیالات مرتکز کرتے ہوئے 'ہم وضع جادوئی کلمے' کا استعمال کیا...... وہ اذیت سے کراہنے لگا...... کرتے رہو ہیری!...... اس سے تیز آواز میں...... ٹھیک ہے...... بھیڑیائی انسان کے جسم پر موجود بال غائب ہونے لگے...... دانت سمٹ کر مختصر ہو گئے...... اور وہ ایک بار پھر انسان بن گیا...... بے حد آسان...... لیکن کامیاب...... ایک اور گاؤں کے باسی مجھے ہمیشہ کیلئے ایک ہیرو کی طرح یاد کرنے لگے کیونکہ میں نے انہیں ایک بھیڑیائی انسان کے عذاب سے نجات دلا دی تھی جو ہر مہینے ان پر موت کی شکل میں نازل ہوا کرتا تھا۔'' لک ہارٹ نے دانت نکال کر اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے چھٹی کی گھنٹی بج اُٹھی۔

''اوہ!...... ہوم ورک...... میں نے 'ویگا ویگا' بھیڑیائی انسان کو جس طرح ہرایا تھا، اس کے بارے میں ایک مختصر نظم لکھئے۔ سب سے اچھی نظم لکھنے والے طالب علم کو انعام میں میری کتاب 'میرا جادوئی کمال' میرے آٹوگراف کے ساتھ پیش کی جائے گی۔'' لک ہارٹ نے جلدی سے کہا۔

طلباء اپنی کتابیں اور کاپیاں بستوں میں ڈال کر کمرۂ جماعت سے باہر نکلنے لگے۔ ہیری اپنے ڈیسک کی طرف لپکا جہاں رون اور ہرمائنی دونوں اس کے منتظر دکھائی دیئے۔

''تیار ہو!'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے سرگوشی کی۔

''ابھی نہیں! جب تک تمام لوگ باہر نہیں چلے جاتے تب تک ہمیں رُکنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے......''

وہ تینوں لک ہارٹ کی میز کی طرف بڑھ گئے۔ ہرمائنی کے ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا ایک ٹکڑا دبا ہوا تھا، جسے اس نے اپنی مٹھی میں بھینچ رکھا تھا۔ ہیری اور رون اس کے بالکل عقب میں کھڑے تھے۔ ہرمائنی نے گہری سانس لے کر خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔

''سنئے پروفیسر لک ہارٹ!'' ہرمائنی اٹکتے ہوئے بولی۔ ''میں اپنے تجسس کی تشنگی مٹانے کیلئے لائبریری سے یہ کتاب لے کر پڑھنا چاہتی تھی مگر......'' ہرمائنی نے چرمئی کاغذ کا ٹکڑا لک ہارٹ کی طرف بڑھایا۔ خوف کے مارے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا رعشہ طاری تھا۔ لک ہارٹ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''دِقت یہ ہے کہ اتفاق سے یہ کتاب لائبریری کے ممنوعہ علاقے کی ملکیت میں ہے، یہ کتاب صرف خاص اجازت پر ہی مجھے مل سکتی ہے، اس کیلئے مجھے کسی استاد کے دستخط والا اجازت نامہ چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ اس سے میں اس بات کو زیادہ عمدگی سے سمجھ سکوں گی جو آپ نے اپنی کتاب 'چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا' میں بیان کی ہے یعنی چھلاووں کے سست رو اور زہریلے سیال!''

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اوہ!...... چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا!'' لک ہارٹ نے مسرور ہوکر ہرمائنی کے ہاتھ سے چرمئی کاغذ پکڑ لیا۔ کاغذ پر موجود تحریر کو پڑھنے کے بعد وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ''شاید میری سب سے پسندیدہ کتاب......تمہیں وہ اچھی لگی؟''

''جی ہاں!'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔ ''آپ نے شاندار ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آخری چھلاوے کو چائے کی چھانی میں پھنسایا تھا......''

''مجھے پورا بھروسہ ہے......میں اگر اس سال کی سب سے ذہین اور ہونہار طالبہ کیلئے غیر معمولی طور پر کچھ مدد کر دوں تو ایسا کرنا کسی دوسرے کیلئے ناپسندیدہ نہیں ہوگا۔'' لک ہارٹ نے سینہ پھلاتے ہوئے گرم جوشی سے کہا اور ایک بڑی مور پنکھ قلم باہر نکالی۔ رون کے چہرے پر پھیلے ہوئے نفرت بھرے جذبات کو محسوس کرتے ہوئے لک ہارٹ بولا۔

''عمدہ ہے......ہے نا؟ میں عام طور پر اسے کتابوں پر آٹوگراف دینے کیلئے محفوظ رکھتا ہوں۔'' اس نے چرمئی کاغذ پر بڑے حروف میں اپنے دستخط گھسیٹ دیئے اور کاغذ کا ٹکڑا واپس ہرمائنی کے ہاتھ میں تھما دیا۔ ہرمائنی نے کانپتے ہاتھوں سے چرمئی کاغذ لیا اور جلدی سے تہ کر کے بستے میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''تو ہیری......!'' لک ہارٹ نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک میری معلومات ہیں، کل اس سال کا پہلا کیوڈچ میچ ہونے والا ہے۔ گری فنڈر اور سلے درین کا دلچسپ مقابلہ۔ ہے نا......میں نے سنا ہے کہ تم ایک اچھے متلاشی ہو۔ میں بھی ایک متلاشی تھا۔ میرے دوستوں نے بڑا زور لگایا تھا کہ میں انگلینڈ کی ٹیم میں شامل ہو جاؤں......وہ بڑا سنہرا موقع تھا اگر میں چاہتا تو کامیاب ہو سکتا تھا......لیکن میں نے اپنی زندگی کو ایک اہم مقصد کیلئے وقف کرنا زیادہ بہتر سمجھا......تم سمجھ گئے ہوگے نا......شیطانی قوتوں اور ان کی تباہ کاریوں کا قلع قمع......پھر بھی اگر تمہیں تھوڑی بہت پرائیویٹ معاونت کی ضرورت پڑے تو بلا جھجک کہہ سکتے ہو۔ اپنے سے کم تجربہ کار اور مبتدی کھلاڑیوں کی مدد کرنے میں مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی ہے......''

ہیری نے اپنے گلے سے ایک مبہم سی آواز نکالی اور پھر وہ رون اور ہرمائنی کے تعاقب میں چل پڑا جو لک ہارٹ کی میز سے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''مجھے اب تک یقین نہیں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے دروازے سے نکلتے ہی کہا۔ ''لک ہارٹ نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ہم کون سی کتاب پڑھنے کیلئے مانگ رہے ہیں۔''

ہرمائنی اپنے بستے میں سے لک ہارٹ کے دستخط والا اجازت نامہ نکال کر دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ بے حد دمک رہا تھا۔ یہ کاغذ انہیں لائبریری کے ممنوعہ علاقے میں داخل کر سکتا تھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اس کی وجہ بالکل صاف ہے!'' رون نے منہ بنا کر کہا۔'' لک ہارٹ کو عقل سے کوئی واسطہ نہیں......لیکن اس بات کی کسے پرواہ ہے، ہمیں تو ہمارا مقصد مل ہی گیا جس کیلئے یہ سارا بکھیڑا کیا گیا تھا۔'' رون نے کندھے اچکائے۔

''ایسا بھی نہیں ہے کہ انہیں سرے سے ہی بے وقوف سمجھ لیا جائے۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں تیز تیز قدموں سے چل رہے تھے، کبھی وہ دوڑ کر فاصلے طے کرتے اور کبھی چل کر۔ وہ لائبریری کی طرف آدھا راستہ طے کر چکے تھے۔

''شاید تم نے سنا نہیں......انہوں نے کہا تھا کہ تم اس سال کی سب سے ذہین اور ہونہار لڑکی ہو......صرف اسی لئے......اسی لئے!'' ہرمائنی نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ وہ اب لائبریری کی خاموش فضا میں داخل ہو چکے تھے۔ وہ تینوں چلتے ہوئے سیدھے لائبریرین والی میز کی طرف بڑھ گئے۔ لائبریرین 'میڈم پنس' دبلی اور چڑچڑے مزاج کی جادوگرنی تھی جو ہر وقت کسی بھوکے شکاری گدھ کی طرح چاروں طرف نظر دوڑاتی رہتی تھی۔

''سریع الاثر جادوئی ادویہ؟'' میڈم پنس نے مشکوک نگاہوں سے چرمئی کاغذ کی تحریر کو پڑھا جو ہرمائنی نے اس کی طرف کر رکھا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چرمئی کاغذ لینے کی کوشش کی مگر ہرمائنی کاغذ چھوڑنے کو بالکل تیار نہیں تھی۔

''یہ میرے لئے بڑا حیرت انگیز ہے، کیا میں اسے رکھ سکتی ہوں؟'' میڈم پنس نے ہنستے ہوئے کہا۔ شاید لک ہارٹ کا آٹوگراف اس کیلئے بھی کشش کا باعث تھا۔

''رہنے بھی دو!'' رون نے آگے بڑھ کر کاغذ کا ٹکڑا ہرمائنی کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور میڈم پنس کی طرف بڑھا دیا۔ ''ہم تمہارے لئے لک ہارٹ سے ایک اور آٹوگراف لے لیں گے۔ لک ہارٹ تو کسی بھی چیز پر آٹوگراف دینے پر آمادہ رہتا ہے بشرطیکہ وہ کچھ دیر تک برقرار رہ سکے۔''

رون کی آواز بے حد دھیمی تھی اسی لئے کسی نے دھیان نہیں دیا۔ میڈم پنس نے چرمئی کاغذ کو اپنے ہاتھ میں لے کر روشنی میں کیا اور اس کی جانچ پڑتال کرنے لگی۔ شاید اسے کسی قسم کی جعلسازی کا اندیشہ ہو رہا تھا اور وہ انہیں دھوکا دہی کے الزام میں پکڑنے کا ٹھان چکی تھی مگر اسے اپنی کوشش میں ناکامی کا سامنا ہوا کیونکہ چرمئی کاغذ میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اسے جعلی ثابت کر پاتی۔ میڈم پنس ایک بلند الماری کے وسطی راستے میں چلتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ کچھ منٹوں بعد میڈم پنس کی واپسی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ضخیم اور پرانی کتاب تھمی ہوئی دکھائی دی۔ وہ قریب آئی اور کتاب کا نمبر اپنے رجسٹر میں درج کر کے ہرمائنی کا نام لکھا۔ اس کے بعد کتاب ہرمائنی کے حوالے کر دی۔ ہرمائنی نے بڑی احتیاط سے کتاب کو اپنے بستے میں ڈال لیا۔ لائبریری سے واپس لوٹتے وقت وہ کوشش کر رہے تھے کہ بے چینی کا مظاہرہ نہ کیا جائے اور نہ ہی تیز رفتاری کی جائے۔ انہوں نے خود کو سنبھالا دے رکھا تھا کہ ان کے

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

چہرے پرسکون دکھائی دیں تاکہ کسی کو یہ شک نہ پڑ جائے کہ وہ کوئی جرم کر کے بھاگ رہے ہیں!

پانچ منٹ بعد وہ ایک بار پھر مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی نے رون کے بگڑے ہوئے مزاج کو محسوس کر کے اسے بتایا کہ یہ جگہ ہر طرح سے محفوظ ہے، انہیں یہاں پر کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا۔

''جس کا دماغ صحیح طور پر کام کرتا ہوگا وہ تو کم از کم اس طرف آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔'' ہرمائنی نے بستہ اتارتے ہوئے کہا۔ مائرٹل کے ٹوائلٹ میں اس کے رونے کی تیز آواز سنائی دے رہی تھی۔ ان تینوں نے مائرٹل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی، اسی طرح مائرٹل نے بھی ان کی باتھ روم میں آمد کو نظر انداز کر دیا تھا۔

ہرمائنی نے اپنے بستے میں سے بڑی احتیاط سے 'سریع الاثر جادوئی ادویہ' نامی کتاب نکالی اور اسے کھول لیا۔ فرش پر پھیلی ہوئی کائی دار سلین نے ان کے لباسوں کو سبزی مائل سیاہ دھبوں سے داغدار کر ڈالا تھا۔ کتاب کے نم آلود دھبے دار صفحے پر وہ تینوں گھٹنوں کے بل جھک گئے۔ اگلی ہی ساعت میں وہ بخوبی جان چکے تھے کہ اس کتاب کو لائبریری کے ممنوعہ علاقے میں کیونکر رکھا گیا تھا۔ اس کتاب میں کچھ ایسی جادوئی ادویہ کا بیان دکھائی دے رہا تھا جن کے تصور سے ہی گھن آتی تھی۔ ایسی ادویہ کو استعمال کرنے والا شدید قسم کی اذیت سے دوچار ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اس میں نہایت تکلیف دہ اور ہولناک قسم کی متحرک تصویریں بھی دکھائی دیں۔ ان میں سے ایک تصویر ایسے شخص کی تھی جس کے بدن کے اندرونی حصے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس کے علاوہ ایک جادوگرنی کی تصویر بھی دکھائی دی جس کے سر میں بالوں کے بیچ میں سے ہاتھوں کے کچھ گچھے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ہرمائنی 'بھیس بدل سیرپ' کے موضوع والا صفحہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہوگئی۔

''یہ رہا......!'' وہ اپنی جوش کو دباتے ہوئے بولی۔ اس صفحے پر ایسے لوگوں کی تصویریں موجود تھیں جن کا چہرہ تبدیلی کے عمل سے گزر رہا تھا۔ وہ اپنے اصلی چہرے سے دوسرے چہرے میں بدلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو قوی امید تھی کہ تصویر نگار نے ان جادوگروں کے چہرے پر چھانے والی اذیت کے منظر کو کچھ زیادہ ہی سنسنی خیز بنا کر پیش کیا ہوگا۔

''یہ میرے لحاظ سے اب تک کی بنائی گئی جادوئی ادویہ میں سب سے زیادہ مشکل اور پیچیدہ سیرپ ہے۔'' ہرمائنی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں اب اس سیرپ کے اجزائے ترکیبی دیکھ رہے تھے۔ ''پتنگے، جونکیں، گلانے والا پودا اور گانٹھ دار گھاس۔'' وہ اپنی انگلی اجزائے ترکیبی کی فہرست پر نیچے لاتی ہوئی بڑبڑائی۔ ''یہ سب تو آسانی سے مل جائیں گے، یہ طلبا کے سامنے والی الماری میں رکھے ہیں، ہم وہاں سے نکال سکتے ہیں۔ لیکن ادھر دیکھو...... بی کورن کے سینگ کا سفوف! کیا پتہ ہے کہ یہ ہمیں کہاں سے ملے گا؟...... بھوم شالی سانپ کی کینچلی...... یہ ملنا بھی بہت مشکل ہے...... اور اس فرد کی کوئی بدنی چیز، جس کا بھیس بدلنا چاہتے ہوں۔''

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’کیا کہا......؟‘‘ رون نے تیکھے انداز میں غرایا۔’’جس فرد کا بھیس بدلنا ہم چاہتے ہیں، اس کے جسم کی کوئی چیز......اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں ’کریب‘ کے پاؤں کے ناخن ملا ہوا سیرپ ہرگز نہیں پیوں گا......‘‘ وہ ابکائی جیسا منہ بنا رہا تھا۔

ہرمائنی نے رون کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی توجہ کتاب پر ہی مرکوز رکھی تھی۔

’’اس وقت ہمیں اس بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم ان چیزوں کو سب سے آخر میں ملائیں گے۔‘‘ ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کہا۔ رون نے اپنا سہا ہوا چہرہ ہیری کی طرف موڑ لیا جیسے وہ اس وقت کسی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو۔

’’ہرمائنی! کیا تمہیں اس بات کا احساس ہے کہ ہمیں کتنی ساری چوریاں کرنا پڑیں گی؟ یہ تو طے ہے کہ بھوم شالی سانپ کی کینچلی طلباء کے سامنے والی الماری میں نہیں ہے۔ تو ہم کیا کریں گے؟ سنیپ کے دواخانے سے چرائیں گے؟ مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی اچھا خیال ہے......‘‘

ہرمائنی نے ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ کتاب بند کر دی۔

’’چلو ٹھیک ہے! اگر تم دونوں ڈر کر فرار ہونا چاہتے ہو تو مجھے کوئی غرض نہیں!‘‘ ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کے رخساروں پر چمکیلے گلابی دھبے ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں بلا کی چمک عود کر آئی تھی۔’’تم تو جانتے ہو کہ میں قانون شکنی کی مرتکب نہیں ہونا چاہتی لیکن میرے خیال میں ماگل بچوں کو بلاوجہ دھمکانا، اس مشکل سیرپ کے تیار کرنے سے کہیں زیادہ بری بات ہے اگر تم لوگ یہ پتہ نہیں لگانا چاہتے ہو کہ اس حادثے کے پیچھے مل فوائے کا ہاتھ ہے یا نہیں......میں اسی وقت سیدھی میڈم پنس کے پاس جانے کو تیار ہوں۔ یہ کتاب انہیں واپس لوٹانے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا......‘‘ ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

’’میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ تم ہرمائنی گرینجر ہمیں قانون شکنی کیلئے اکساؤ گی۔ ٹھیک ہے، ہم یہ کام کریں گے......لیکن پیر کے ناخن بالکل نہیں! ٹھیک ہے؟‘‘ رون نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔

’’اسے تیار کرنے میں کتنا وقت درکار ہوگا؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔ ہرمائنی کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے کتاب کھول کر دوبارہ وہ صفحہ نکالیا۔

’’دیکھو! گلانے والا پودا صرف چاند کی چودھویں رات والے دن ہی توڑنا ہوگا۔ پتنگوں کو اکتیس دنوں تک پکانا ہوگا......اگر ہمیں سب چیزیں مل جائیں تو میرے حساب سے یہ قریباً ایک مہینے میں تیار ہو جائے گا۔‘‘ ہرمائنی نے جمع تفریق کرتے ہوئے کہا۔

’’ایک مہینہ؟‘‘ رون حیرانگی سے چیخا۔’’تب تک تو مل فوائے سکول کے آدھے ماگل بچوں پر حملہ کر چکا ہوگا۔‘‘ اسی لمحے ہرمائنی کی آنکھیں ایک بار پھر خطرناک انداز میں سکڑ گئی تھیں۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''مگر ہمارے پاس اس سے بہتر دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے، اس لئے میں تو یہی کہتا ہوں کہ ہمیں اس میں پوری طرح سے جت جانا چاہئے۔'' رون نے نظریں چراتے ہوئے بات بڑھائی۔

ہیری کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنا سامان سمیٹ کر چلنے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہرمائنی نے باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر جھانک کر دیکھا تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ باہر راہداری میں راستہ صاف ہے یا نہیں۔

اسی لمحے رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ ''بھیس بدل سیرپ کی نسبت اس کام میں زیادہ مشکل نہیں ہوگی کہ تم اگر کل مل فوائے کو بہاری ڈنڈے سے کسی طرح نیچے گرادو۔''

☆☆☆

ہیری ہفتے کی صبح جلدی ہی بیدار ہو گیا تھا۔ وہ دیر تک طرح طرح کے خیالوں میں کھویا بستر پر پڑا رہا۔ وہ آج ہونے والے کیوڈچ میچ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ خاص طور پر اس خیال سے گھبرا رہا تھا کہ اگر گری فنڈر کی ٹیم شکست کھا گئی تو وہ کیا جواب دے گا؟ ویسے اسے اس بات سے بھی گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ ان کا سامنا ایک ایسی ٹیم سے ہونے والا ہے جو سب سے تیز رفتار اُڑنے والے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو گی۔ وہ سلے درین ٹیم کو فاش شکست سے ہمکنار کرنے کا متمنی تھا۔ اس وقت سے پہلے ہیری کے دل میں ایسے جذبات پیدا نہیں ہوئے تھے۔ نصف گھنٹے تک اس کا ذہن سخت کشمکش میں مبتلا رہا پھر اس نے بستر چھوڑ دیا اور اُٹھ کر جلدی سے کپڑے تبدیل کئے۔ وہ ناشتے کیلئے فوراً بڑے ہال میں پہنچنا چاہتا تھا۔ بڑے ہال میں اسے گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی لمبی کھلی میز پر ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ سب کے سب گہرے دباؤ کا شکار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ آپس میں کچھ زیادہ گفتگو بھی نہیں کر رہے تھے۔

جب گیارہ بجنے میں آدھ گھنٹہ باقی رہ گیا تو سکول کے تمام طلبا کیوڈچ سٹیڈم کی طرف روانہ ہو گئے۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے، یوں لگ رہا تھا کہ کسی بھی وقت بارش شروع ہو جائے گی۔ جب ہیری رون اور ہرمائنی سے جدا ہو کر کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں جانے لگا تو رون اور ہرمائنی نے تھپتھپا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ گری فنڈر ٹیم نے اپنے مخصوص کیوڈچ کے سرخ رنگ والے چوغے پہن لئے۔ ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی وہ سب میچ سے پہلے اولیور وڈ کے چاروں طرف بیٹھ گئے جو انہیں میچ کے بارے میں اپنی حکمت عملی سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا لیکچر شروع ہو چکا تھا۔

''اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ سلے درین ٹیم کے پاس ہم سے بہتر بہاری ڈنڈے موجود ہیں۔ ہمارے پاس عمدہ بہاری ڈنڈے نہ سہی مگر عمدہ قابلیت والے کھلاڑی ضرور ہیں۔ ہماری ٹیم نے کیوڈچ کی مشقوں میں ان سے زیادہ کڑی محنت کی ہے۔

Waqar Azeem
www.pakistanpoint.com

ہم ہر طرح کے موسم میں کھیلنے کی اہلیت رکھتے ہیں......‘‘

’’بالکل سچ کہا!......اگست کے بعد سے آج تک میرا بدن کبھی پوری طرح آرام نہیں کر پایا۔اس سے کڑی محنت اور کیا ہوسکتی ہے؟‘‘ جارج نے دھیمے لہجے میں بڑبڑا کر کہا۔

’’ہم انہیں یقیناً مزہ چکھا سکتے ہیں!‘‘ اولیور وڈ کی بات جاری رہی۔’’اور وہ اس دن پر پچھتائیں گے، جب انہوں نے اس گھٹیا مل فوائے کو رشوت لے کر اپنی ٹیم میں شامل کیا تھا۔‘‘

اولیور وڈ نے اپنی جذباتی تقریر میں اپنا سینہ پھلا رکھا تھا۔ وہ ہیری کی طرف مڑا۔

’’میرا دارومدار تم پر ہے ہیری! انہیں دکھا دو کہ متلاشی کے پاس دولت مند باپ کا ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔مل فوائے سے پہلے سنہری گیند پکڑ لینا ہیری! ورنہ اس کوشش میں اپنی جان کی بازی لگانے سے دریغ نہ کرنا ہیری۔ کیونکہ ہمیں آج جیتنا ہے ہیری......ہمیں جیتنا ہی ہے۔‘‘

’’ہیری! بغیر کسی دباؤ کے کھیلنا......فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں!‘‘ فریڈ نے اسے آنکھ مارتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ جب انہوں نے میدان میں قدم رکھا تو سٹیڈم میں بیٹھے ہوئے طلباء نے پرشور تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ گری فنڈر کے طلباء اپنی کرسیوں پر کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ہفل پف اور ریون کلا (فریق) کے طلباء کی متفکر نگاہیں ان پر مرتکز تھیں کیونکہ وہ بھی سلے درین کی ٹیم کو شکست خوردہ دیکھنے کی امید لئے بیٹھے تھے۔ سٹیڈم میں سلے درین فریق کے طلبا بھی موجود تھے جو بڑی بلند آواز میں ہائے ہائے کے نعرے لگا رہے تھے اور ان کی پھنکاریں دور تک سنی جا سکتی تھیں۔ کیوڈچ کی استاد ’میڈم ہوچ‘ نے آگے بڑھ کر دونوں ٹیموں کے کپتانوں کو ہاتھ ملانے کیلئے کہا۔ فلنٹ اور اولیور وڈ آگے آئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو خونخوار آنکھوں سے گھورتے ہوئے ہاتھ ملانے کی رسم ادا کی اور اس دوران ضرورت سے زیادہ دباؤ ڈالا گیا تھا۔

’’میری سیٹی بجتے ہی......‘‘ میڈم ہوچ نے کہا۔’’تین......دو......ایک......‘‘

ہجوم کے ولولہ انگیز شور وغل سے اوپر اُٹھنے کی اجازت پاتے ہی چودہ کھلاڑی اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر ہوا میں بلند ہو گئے اور سرمئی بادلوں سے ڈھکے آسمان میں اُڑنے لگے۔ ہیری ان سب سے اوپر ہوا میں گھوم رہا تھا۔ پھر گیندیں ہوا میں بلند ہوئی اور کھیل کا آغاز ہو گیا۔ ہیری بڑی بے تابی سے سنہری گیند کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

’’سب ٹھیک تو ہے ماتھے پر نشان والے ہیرو!‘‘ ایک استہزائیہ آواز سنائی دی۔ ہیری نے چونک کر دیکھا تو اسے ڈریکو مل فوائے دکھائی دیا جو اس کے نیچے ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ اپنے بہاری ڈنڈے کی رفتار دکھانے کا خواہش مند ہو۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہیری کو جواب دینے کا موقعہ ہی نہ ملا۔اسی لمحے کیوڈ چ کی ایک بھاری بھرکم گیند 'بالجر' ہوا کا سینہ چیرتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔ ہیری نے جھکائی دے کر اپنا بھاری ڈنڈا گھما دیا۔وہ ایک ساعت کیلئے دہل کر رہ گیا کیونکہ بالجر اس کے بالوں کو چھوتا ہوا گزر گیا تھا۔ایک سیکنڈ کی دیر ہو جاتی تو اس کا سر کھل چکا ہوتا۔اس نے بال بال بچنے پر شکر ادا کیا۔

''یہ تمہیں بہت قریب سے چھو کر گزرا ہے ہیری!'' جارج اس کے سے کچھ فاصلے پر دکھائی دیا۔اس نے ہاتھ میں لکڑی کا گول بلا پکڑ رکھا تھا۔ وہ لہراتا ہوا ہیری کو خوش قسمتی پر مبارکباد دے کر کچھ آگے بڑھ گیا۔اسی لمحے بالجر ایک چھوٹا سا چکر کاٹ کر دوبارہ ہیری کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ جارج نے چونک کر اپنے بلے پر گرفت مضبوط کر لی۔ وہ اب اس کا رُخ زوردار ضرب کے ساتھ سلے درین کی طرف موڑنے کیلئے تیار ہو چکا تھا۔ ہیری جارج کی طرف متوجہ تھا۔ جونہی بالجر جارج کی حدود میں داخل ہوا تو اس کا بلا زور سے گھوما اور بالجر اتنی ہی تیزی سے الٹی سمت میں روانہ ہو گیا جتنی رفتار سے وہ ان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ دونوں اس وقت حیران رہ گئے جب بالجر صرف بیس قدم کے فاصلے سے یکا یک پلٹ گیا۔اس کا رُخ ایک بار پھر ان کی طرف تھا۔ وہ جارج سے کچھ فاصلے پر ہیری کی طرف بڑھا۔ ہیری نے اس سے بچنے کیلئے تیزی سے نیچے غوطہ کھایا۔اسی دوران جارج بالجر کے سر پر پہنچ چکا تھا۔اس نے کس کر ضرب لگائی اور بالجر کو مل فوائے کی طرف پھینک دیا۔ بالجر تیز رفتاری سے مل فوائے کی طرف بڑھا۔اچانک وہ جھرجھری کھا کر پلٹا اور مل فوائے سے کچھ ہی فاصلے پر مڑ کر دوبارہ ہیری کی سمت میں چلنے لگا۔ ہیری نے اس کے آگے اپنی رفتار تیز بڑھا دی۔ وہ سنسناتا ہوا میدان کے دوسرے کنارے کی طرف جا رہا تھا۔ بالجر ہوا میں سیٹی کی سی آواز سے پھنکارتے ہوئے اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ ہیری اب بالجر کے آگے تھا اور وہ اس کے پیچھے۔ دونوں ہوا میں لپکتے جا رہے تھے۔ بالجر کی پھنکارتی ہوئی آواز سے ہیری کو بھرپور احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔

''یہ کیا ہو رہا تھا؟ بالجر اس طرح کسی ایک ہی کھلاڑی پر اپنا دھیان رکھ کر اس کا تعاقب کیونکر کر سکتا ہے؟ ان کا کام تو یہ ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو ان کے بھاری ڈنڈوں سے گرانے کی کوشش کرتے رہیں......'' ہیری کے دماغ میں کئی سوالات دستک دینے لگے۔

فریڈ ویزلی دوسرے کنارے پر بالجر کا انتظار کر رہا تھا۔ ہیری خاصا جھک گیا جب فریڈ نے بالجر کو پوری طاقت سے بلے کی ضرب لگائی۔ بالجر کا رُخ ایک بار پھر ہیری کے متضاد سمت میں ہو چکا تھا۔

''تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں، اس کا کام تمام ہو گیا ہے!'' فریڈ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر خوشی لہرا رہی تھی۔ ہیری کو معلوم تھا کہ وہ غلطی پر ہے......اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ بالجر ایک بار پھر ہوا میں جھرجھری لے کر کسی مقناطیس

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

کی طرح ہیری کی طرف کھنچا آ رہا تھا۔ وہ بے حد چڑ چڑا دکھائی دیا۔ وہ ایک بار پھر اس کے پیچھے آ گیا تھا اور ہیری کو پوری قوت کے ساتھ اُڑنے کیلئے خاصی پھرتی دکھانا پڑی۔ اسی لمحے بارش کی بوندیں گرنا شروع ہوگئیں جو چند ہی لمحوں میں شدت پکڑ گئیں۔ ہیری کے آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے چہرے پر بارش کے قطرے گولیوں کی طرح وار کر رہے تھے۔ اس کی عینک کے شیشے بھی بارش کی بوندوں سے محفوظ نہ رہ پائے۔ اور آنکھوں کے سامنے پانی کی دھندلاہٹ سی پھیل گئی۔ ہیری اس وقت بالجر اور بارش کے بیچ میں ایسا پھنس کر رہ گیا تھا کہ اسے اس بات کی ذرا خبر نہیں تھی کہ نیچے میچ میں کیا ہو رہا تھا۔ وہ جب میدان کے قریب پہنچا تو اس کے کانوں میں کمنٹریٹر 'لی جورڈن' کی آواز سنائی دی جو چیخ کر اعلان کر رہی تھی...... سلے درین ساٹھ اور گری فنڈر صفر! سلے درین ٹیم مستحکم جیت کی طرف بڑھ رہی ہے۔

سلے درین کے عمدہ اور تیز رفتار بہاری ڈنڈے حسب توقع شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے تھے اور انہی کے بیچ میں شریر بالجر ہیری کے پیچھے پڑا اسے بہاری ڈنڈے سے نیچے گرانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ جارج اور فریڈ دونوں فکرمندی کے ساتھ ہیری کے بالکل ساتھ پرواز کر رہے تھے۔ وہ اس قدر قریب تھے کہ ہیری کو ان کے لہراتے ہوئے بازو کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سنہری گیند کو پکڑنے کی بات تو دور ہیری کے لئے اس وقت اسے دیکھنا بھی ممکن نہیں تھا۔ تیز سنسناتی ہوئی بارش، بالجر کے پے در پے حملے اور جارج اور فریڈ ویزلی کا کڑا گھیرا اس کیلئے بے حد دشواری پیدا کر رہا تھا۔ میچ کو جیتنا ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔

''کسی نے بالجر کے ساتھ چھیڑ خانی کر رکھی ہے!'' فریڈ نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔ اسی وقت بالجر نئے رُخ سے مڑ کر ہیری پر حملہ آور ہونے کیلئے تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ فریڈ نے وحشیوں کی طرح بلے کو پوری قوت سے گھماتے ہوئے بالجر کو چوٹ لگائی۔ اس کے بازو سنسنا اُٹھے تھے۔ بالجر ایک بار پھر دوسری طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔

''ہمیں ٹائم آؤٹ لینا چاہئے!'' جارج نے پریشان ہو کر کہا۔ وہ اب اولیور وڈ کی طرف اشارہ کر کے اسے پیغام دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ وہ بالجر کے حملے سے ہیری کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں بھی جتا ہوا تھا جو خوفناک انداز سے ہیری کی ناک توڑنے کیلئے دوبارہ بڑھ رہا تھا۔ یہ خوش قسمتی تھی کہ اولیور وڈ کو جارج کا اشارہ سمجھ آ گیا اور اس نے میڈم ہوچ کو ٹائم آؤٹ کا اشارہ کیا۔ میڈم ہوچ کی سیٹی بجی اور میچ رُک گیا۔ ہیری، فریڈ اور جارج تینوں بالجر سے بمشکل پیچھا چھڑا کر زمین پر اتر آئے۔ وڈ بھی ان کے قریب پہنچ گیا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' اولیور وڈ نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسی دوران گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ اسی وقت سٹیڈیم میں موجود سلے درین فریق کا ہجوم چیختا ہوا انہیں طعنے مارنے لگا۔

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

’’ہم ہارتے دکھائی دے رہے ہیں!......فریڈ اور جارج! تم دونوں اس وقت کہاں تھے؟ جب بالجر نے اینجلینا کو گول کرنے سے روک دیا تھا۔‘‘ اولیور وڈ غراتے ہوئے بولا۔

’’اولیور! ہم اس سے بیس فٹ اوپر دوسرے بالجر سے نبرد آزما تھے جو بری طرح سے ہیری کے پیچھے پڑا ہوا تھا......اس کے ارادے نیک نہیں دکھائی دے رہے تھے۔‘‘ جارج نے غصے سے کہا۔’’ مجھے پورا یقین ہے کہ کسی نے اس پر جادو کر ڈالا ہے۔ وہ صرف ہیری کے پیچھے ہی دوڑ رہا ہے۔ ابھی تک تمام میچ میں وہ کسی دوسرے کھلاڑی کی طرف نہیں گیا ہے۔ سلے درین کھلاڑیوں نے ضرور اس میں کوئی گڑبڑ کر رکھی ہوگی......‘‘

’’یہ کیسے ہوسکتا ہے؟‘‘ اولیور وڈ دنگ رہ گیا۔’’ ہماری آخری مشق کے بعد تو بالجر کو میڈم ہوچ کے دفتر میں تالے میں رکھ دیا گیا تھا اور تب ان کے ساتھ کوئی گڑبڑ دیکھنے کو نہیں آئی تھی......‘‘

کچھ فاصلے پر میڈم ہوچ کا چہرہ دکھائی دیا جو تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ ہیری کو میڈم ہوچ کے کندھوں کے عقب میں سلے درین کھلاڑی بھی دکھائی دیئے جو ٹھٹھے لگاتے ہوئے ہاتھوں سے ان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

’’سنو! اگر تم دونوں پورے وقت میرے آس پاس ہی مسکراتے رہو گے تو میں سنہری گیند کبھی نہیں پکڑ سکتا۔ مجھے یکسوئی اور توجہ کی ضرورت ہے، اس صورت میں تو میں سنہری گیند کو صرف اسی وقت پکڑ سکتا ہوں جب وہ خود بخود اُڑ کر میرے ہاتھ میں آ بیٹھے۔ تم دونوں دوسرے کھلاڑیوں کے پاس جاؤ اور مجھے اس بدمعاش بالجر سے تنہا ہی نمٹنے دو۔‘‘ ہیری نے فریڈ اور جارج کی طرف اشارہ کر کے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ وہ میڈم ہوچ کے قریب پہنچنے سے پہلے بات ختم کرنے کا متمنی تھا۔ ہیری کی بات سن کر ان دونوں کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

’’احمقوں جیسی بات مت کرو ہیری! وہ تمہاری کھوپڑی کھول دے گا۔‘‘ جارج غرا کر بولا۔

اولیور وڈ مخمصے کا شکار تھا۔ وہ الجھی ہوئی نظروں سے کبھی ہیری کو اور کبھی ویزلی بھائیوں کو دیکھ رہا تھا۔ شاید اسے میچ کی صورت حال دیکھ کر اپنی شکست صاف دکھائی دے رہی تھی۔

’’اولیور! یہ پاگل پن ہے، تم ہیری کو اس آفت کے ہاتھوں میں تنہا نہیں سونپ سکتے۔ دیکھو! ہمیں بالجر کی جانچ پڑتال کیلئے میڈم ہوچ سے باضابطہ درخواست کرنی چاہئے۔‘‘ ایلسیا نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

’’اگر ہم اس وقت کھیل کو روکتے ہیں تو ہم آج کا میچ جیتنے کی حالت میں نہیں رہیں گے۔‘‘ ہیری جلدی سے بولا۔’’ اور ہم صرف ایک بدمعاش بالجر کی وجہ سے سلے درین کو یہ میچ جیتنے کا موقع ہرگز نہیں دے سکتے۔ براہ مہربانی اولیور! ان کو ہدایت کرو کہ یہ دونوں مجھے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

تنہا چھوڑ دیں۔''

''یہ سب تمہاری غلطی ہے اولیور!'' جارج غصے سے اس پر برستا ہوا بولا۔''تم نے اپنی جیت کیلئے کتنی خودغرضی کیلئے کہہ ڈالا تھا......'سنہری گیند پکڑ لینا ہیری! ورنہ اس کوشش میں اپنی جان کی بازی لگانے سے دریغ نہ کرنا'......یہ سب اسی وجہ سے ہوا ہے۔''

میڈم ہوچ اب ان کے بالکل پاس آ کر کھڑی ہوگئی تھیں۔

''دوبارہ کھیل شروع کرنے کیلئے تیار ہو کپتان!''انہوں نے وڈ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

اولیور وڈ نے ہیری کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر امید کی کرنیں جگمگا رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے!'' وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا۔''تم لوگوں نے ہیری کی بات سن لی ہے۔اسے تنہا چھوڑ دو اور اسے خود ہی بالجر سے نمٹنے دو......!''

بارش مزید تیز ہو چکی تھی۔میڈم ہوچ کی تیز سیٹی بجنے پر ہیری اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہو کر ہوا میں تیز رفتاری سے اُڑتا چلا گیا۔اسی وقت اس کی سماعت میں بالجر کی گرج دار سنسناتی ہوئی آواز سنائی دی جو ایک بار پھر ہیری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ہیری مزید اونچائی کی طرف اُڑتا چلا گیا۔بالجر کسی بھوکے باز کی طرح اس کی ٹوہ میں تھا۔ہیری نے اس سے بچنے کیلئے تیزی سے کئی چکر کاٹے، یکا یک اوپر نیچے گھوما، آڑے ترچھے انداز میں پرواز کی، وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر کبھی الٹا اور کبھی سیدھا ہوتا رہا۔ان کوششوں کی وجہ سے اب ہیری کو چکر آنا شروع ہو گئے تھے۔اسے سب کچھ نظروں کے سامنے گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے آنکھوں کی پتلیاں چوڑی کر لی تاکہ وہ دور تک فضا میں دیکھ سکے۔بارش کی وجہ سے اس کی عینک کے شیشے دھندلا چکے تھے۔اس نے ایک ہاتھ سے بہاری ڈنڈے کو پکڑ کر عینک کے شیشے صاف کرنے کی ناکام سی کوشش کی۔جب وہ بالجر کے حملوں سے بچنے کیلئے اپنے بہاری ڈنڈے پر الٹا جھول رہا تھا تو بارش کی تیز بوندیں اس کے نتھنوں میں دھنستی چلی گئی۔وہ جب سٹیڈم کے کچھ قریب سے گزرا تو اسے تماشائیوں کے تمسخرانہ ہنسی صاف سنائی دی۔ہیری کو بخوبی علم تھا کہ تماشائیوں کیلئے اس کی حرکتیں خاصی مضحکہ خیز ثابت ہو رہی ہوں گی لیکن وہ بھی جانتا تھا کہ شریر بالجر وزن میں بھاری بھرکم ہونے کی وجہ سے اتنی تیزی سے واپس مڑ نہیں سکتا تھا جتنی تیزی سے ہیری کا دبلا پتلا جسم گھوم جاتا تھا۔ہیری بالجر سے بچنے کیلئے سٹیڈیم کے چاروں طرف، اوپر نیچے اور دائیں بائیں ہر سمت میں اُڑتا رہا۔ وہ بارش کی چاندی جیسی چادر کے بیچ میں سے گری فنڈر کے گول کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں 'ایڈرئین پیوسی' وڈ کے پاس جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہیری کے کان میں گونجتی ہوئی ایک سیٹی کی آواز نے اسے احساس دلا دیا کہ بالجر ایک بار پھر اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ہیری یکدم پلٹا اوراس کے متضاد سمت میں اُڑتا چلا گیا۔ بالجر کی سنسناہٹ ابھی تک کان میں بج رہی تھی۔ وہ اس کے کان کے بالکل پاس سے گزرا تھا۔ اس وقت جب ہیری کو ہوا میں بالجر کے حملے سے بچنے کیلئے مجبوراً ہوا کا ایک طویل چکر کاٹنا پڑا تو اپنے کانوں میں ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ناچ رہے ہو کیا پوٹر؟'' ڈریکو مل فوائے طنزیہ انداز میں ہنس کر بولا۔ ہیری نے اس کی پرواہ کئے بغیر تیزی سے اُڑنے لگا۔ بالجر اس کے پیچھے کچھ فٹ کے فاصلے پر تھا۔ ہیری نے نفرت اور غصے بھری نظر مل فوائے پر ڈالی تو اس کا دماغ بھونچکا کر رہ گیا۔ اسے سنہری گیند صاف دکھائی دے رہی تھی جو مل فوائے کے بائیں کندھے سے چند انچ اوپر عقب میں تیر رہی تھی۔ مل فوائے سنہری گیند سے غافل ہو کر ہیری کا تمسخر اُڑانے میں مصروف تھا، اسے احساس ہی نہیں ہو پایا کہ سنہری گینداس کے کتنی قریب تھی!

ایک پل کیلئے تو ہیری بیچ ہوا میں ہی لٹک کر رہ گیا۔ وہ اس وقت مل فوائے کی طرف سرعت انگیزی کے ساتھ نہیں جا سکتا تھا۔ اسے اندیشہ تھا کہ ایسا کرنے پر مل فوائے کی نظر یقیناً سنہری گیند پر پڑ جائے گی اور وہ ہیری سے پہلے اسے پکڑنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

''دھاڑ......'' ایک زوردار آواز کانوں میں گونجی۔

ہیری سنہری گیند کی طرف متوجہ ہو کر یہ بھول گیا تھا کہ بالجر بھی اس کے تعاقب میں ہے۔ بس ایک سیکنڈ کی دیر ہوگئی تھی۔ بالجر اسے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ وہ پوری رفتار سے ہیری کی کہنی کے ساتھ آٹکرایا اور درد کی ایک تیز لہر سے ہیری کا پورا جسم جھنجھنا اُٹھا۔ اسے اپنا بازو ٹوٹا ہوا محسوس ہوا۔ بازو میں اُٹھنے والی شدید درد اور بارش کی وجہ سے گیلے بھاری ڈنڈے پر وہ پیچھے کی طرف کئی انچ پھسل گیا۔ اس نے خود کو سہارا دے کر ایک طرف جسم کھسکایا اور اپنے گھٹنے کو موڑ کر ڈنڈے کے گرد لپیٹ دیا۔ بھاری ڈنڈے پر اس کی جکڑ مضبوط ہو چکی تھی۔ اس کا دایاں بازو بے کار ہو کر ہوا میں لٹک رہا تھا۔ بالجر اس کی کہنی پر ضرب لگا کر آگے نکل چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ واپس مڑتا...... ہیری کو کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک بات بری طرح کلبلا رہی تھی۔

''مل فوائے تک پہنچنا......''

درد اور بارش کی دھند کے درمیان ہیری نے اپنے نیچے چمکتے اور طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے چہرے کی طرف غوطہ کھایا اور اس نے دیکھا کہ مل فوائے کی آنکھیں ڈر کے مارے پھیل سی گئیں۔ اسے لگا کہ ہیری اس پر حملہ آور ہونے والا ہے۔

''کک......کیا......کر......'' مل فوائے نے سانس روکتے ہوئے کہنے کی کوشش کی اور جلدی سے ہیری کے راستے سے ہٹ کر دور نکلتا چلا گیا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری نے اپنے صحیح سلامت ہاتھ کو اپنے بھاری ڈنڈے پر سے ہٹایا اور اندھوں کی طرح سنہری گیند پکڑنے کی کوشش شروع کردی۔اس نے محسوس کیا کہ اس کی انگلیاں ٹھنڈی سنہری گیند کو چھورہی ہیں۔اس نے اپنی پوری قوت مجتمع کر کے سنہری گیند کو پکڑنے کی کوشش کی۔وہ ابھی اسی تگ ودو میں مصروف تھا کہ اس کی سماعت میں تماشائیوں کی خوف بھری چیخیں سنائی دیں۔

اگلے ہی لمحے کیچڑ اچھالتے ہوئے ہیری دھپ کی آواز کے ساتھ میدان کی گھاس پر جا گرا۔اسے اس بات کی ہوش ہی نہیں رہی تھی کہ نیچے کی طرف سفر کرتے ہوئے کب زمین اس کے بالکل قریب آ گئی تھی۔اس کا بھاری ڈنڈا لڑھک کر دور جا گرا۔اس کا ٹوٹا ہوا بازو ایک عجیب سے انداز میں ایک طرف مڑا پڑا تھا جیسے وہ اس کے جسم کا حصہ ہی نہ رہا ہو۔درد سے کراہتے ہوئے اس نے کہیں دور بہت ساری سیٹیوں اور تالیوں کے بجنے کی آوازسنی۔اس نے اپنے صحیح سلامت ہاتھ میں پکڑی ہوئی سنہری گیند پر اپنی توجہ مبذول کی۔

''آہ!'' وہ پل بھر کیلئے درد کی لہر کو فراموش کر بیٹھا۔''ہم جیت گئے۔''

ہیری کی کھلی ہوئی مٹھی میں سنہری گیند صاف دکھائی دے رہی تھی۔ہیری نے کوشش کی کہ وہ اُٹھ جائے مگر اس کے ذہن پر غنودگی کی دبیز چادر چھاتی چلی گئی۔وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔جب اسے ہوش آیا تو اس کے چہرے پر بارش کی بوندیں گر رہی تھیں۔وہ اب بھی کیوڈچ کے میدان میں پڑا ہوا تھا اور کوئی اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ہیری نے آنکھیں جھپکائیں تو اسے کسی کے چمکتے ہوئے سفید موتیوں جیسے دانت دکھائی دیئے۔

''نہیں......ارے نہیں......آپ نہیں!'' وہ کراہتی ہوئی آواز میں بڑبڑایا۔

''اسے بالکل ہوش نہیں!......وہ بے خبری کے عالم جو کچھ بڑبڑا رہا ہے اس کے بارے میں خود بھی نہیں جانتا۔'' لک ہارٹ نے اپنے اور ہیری کے گرد ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے گری فنڈر کے طلباء کی طرف دیکھ کر کہا۔ان کے فکرمند چہرے اس بات کے عکاس تھے کہ انہیں ہیری کی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

''فکر مت کرو ہیری! میں تمہارا ٹوٹا ہوا بازو ٹھیک کردوں گا۔'' لک ہارٹ نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں!'' ہیری درد کی شدت برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔''اسے ایسا ہی رہنے دیں پروفیسر!......آپ کی مدد کا بہت بہت شکریہ!''

ہیری نے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن درد کی ٹیسیں بے حد شدید تھیں جو اسے ہلنے بھی نہیں دے رہی تھیں۔اسی لمحے قریب سے 'کلک' کی آواز سنائی دی۔دوسرے ہی پل میں وہ اس آواز کو پہچان گیا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟

''کولن! میں اس حالت میں تصویر نہیں کھنچوانا چاہتا۔باز رہو!'' وہ دہاڑتا ہوا غرایا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری نے پوری قوت سے اُٹھنے کی کوشش کی۔

’’ارے نہیں! لیٹے رہو ہیری!‘‘ لک ہارٹ نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔’’یہ بہت ہی آسان جادو ہے، میں نے اسے سینکڑوں بار اس کا استعمال کر چکا ہوں۔‘‘

’’آپ مجھے سیدھے ہسپتال کیوں نہیں جانے دیتے۔‘‘ ہیری دانت بھینچ کر بولا۔

’’اسے سچ مچ ہسپتال جانا چاہئے!...... پروفیسر!‘‘ کیچڑ میں لت پت اولیور وڈ نے قریب آتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے چہرے پر چھائی ہوئی جیت کی فتح کی خوشی کو چھپا نہیں پا رہا تھا حالانکہ اس کا متلاشی زمین پر زخمی پڑا تھا۔

’’بہت ہی عمدہ پکڑا ہے ہیری!...... سچ مچ لاجواب! میں تو کہوں گا کہ یہ تمہارا اب تک کا سب سے اعلیٰ کھیل تھا۔‘‘ اولیور وڈ نے جھومتے ہوئے سر کے ساتھ کہا۔

اپنے چاروں طرف کھڑے لوگوں کے پیروں کے درمیان میں سے ہیری نے فریڈ اور جارج کو دیکھا جو ابھی بالجر کے ساتھ کشتی کر رہے تھے۔ وہ اسے صندوق میں بند کرنے میں پوری طاقت صرف کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ بالجراب بھی بپھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور ان کے خلاف پوری مزاحمت کر رہا تھا۔

’’ذرا پیچھے ہو کر لیٹ جاؤ!‘‘ لک ہارٹ نے اپنی گہری سبز آستینوں کو چڑھاتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر تیاری کے آثار دیکھ کر ہیری دہشت زدہ سا ہو گیا۔

’’نہیں! ایسا مت کیجئے......‘‘ ہیری کمزور سے انداز میں گڑگڑایا۔ لیکن لک ہارٹ اپنی جادوئی چھڑی گھمانے لگا اور پل بھر بعد اس نے چھڑی ہیری کے ہاتھ کی طرف موڑ دی۔ ہیری کو اپنے کندھے میں ایک اجنبی اور ناخوشگوار سا احساس ہونا شروع ہو گیا جو پھیل کر اس کی انگلیوں تک پہنچ گیا۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی پہیے کی طرح اس کے ہاتھ کی ہوا نکال دی گئی ہو۔ وہ سمجھ نہیں پایا کہ کیا ہوا تھا؟ یہ دیکھنے کی اس کی ہمت بھی نہیں پڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا تھا اور پھر اس کے تمام بھیانک خوف بالکل صحیح ثابت ہوئے۔ جب ہیری کے اوپر جھکے ہوئے ایک طالب علم نے پیچھے ہٹتے ہوئے زور سے سسکاری بھری اور کولن کریوی پاگلوں کی طرح تصویریں اتارنے لگا تو ہیری کا دل بری طرح سے دھڑک اُٹھا۔ اب اس کے بازو میں کسی قسم کی درد محسوس نہیں ہو رہی تھی...... مگر اب اسے اپنا بازو، بازو کی طرح محسوس بھی نہیں ہو رہا تھا۔

’’آہ!‘‘ لک ہارٹ کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔’’دیکھو! ایسا بھی کئی بار ہوتا ہے لیکن حقیقت کی بات یہ ہے کہ اب کوئی بھی ہڈی ٹوٹی ہوئی نہیں ہے۔ ہمیں اسی بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ اس لئے ہیری! اب بس اُٹھ کر ہسپتال چلے جاؤ...... شاباش!...... آہ

مسٹر ویزلی...... مس گرینجر!...... تم دونوں بھی اس کے ساتھ جاؤ...... اور میڈم پامفری پل بھر میں تمہارا باقی کا علاج کر دیں گی۔'' لک ہارٹ اُٹھ کھڑا ہوا۔

جب ہیری اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا تو اسے عجیب سا غیر متناسب احساس ہو رہا تھا۔ گہری سانس کھینچتے ہوئے اس نے اپنی دائیں طرف نگاہ دوڑائی۔ اس نے جو منظر دیکھا اس سے وہ دوبارہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اس کے چوغے کے باہر جو ہاتھ لٹک رہا تھا وہ ہاتھ کی نسبت گوشت کے رنگ کا ایک موٹا ربڑ والا دستانہ زیادہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی انگلیاں ہلانے کی کوشش کی لیکن ہاتھ میں ذرا بھی ہل جل نہیں ہو پائی۔ لک ہارٹ نے ہیری کی ہڈیاں ٹھیک نہیں کی تھیں بلکہ اس نے ہاتھ کی تمام ہڈیاں ہمیشہ کیلئے غائب کر دی تھیں۔

☆☆☆

میڈم پامفری یہ منظر دیکھ کر بالکل خوش نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے اس بے جان سی چیز کو اپنے ہاتھ میں پکڑا جو صرف نصف گھنٹہ پہلے تک اچھی طرح کام کرنے والا ہاتھ تھا۔

''تمہیں سیدھے میرے پاس آنا چاہئے تھا، میں ایک سیکنڈ میں ہڈیاں جوڑ سکتی ہوں...... لیکن انہیں دوبارہ بنانا......'' میڈم پامفری کے چہرے پر غصہ اور فکرمندی دونوں چھائے تھے۔

''آپ ایسا کر تو سکتی ہیں نا؟'' ہیری نے متوحش انداز میں پوچھا۔

''کیوں نہیں! میں کر تو سکتی ہوں مگر اس میں بہت تکلیف ہوگی۔'' میڈم پامفری نے گھمبیر لہجے میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک پاجامہ ہیری کی طرف اچھال دیا۔ ''تمہیں آج کی رات ہسپتال میں ہی گزارنا ہوگی!''

رون نے آگے بڑھ کر ہیری کو پاجامہ پہننے میں مدد دی اور اس دوران ہرمائنی بستر کے چاروں طرف لگے ہوئے پردے کے باہر کھڑی رہی۔ پاجامہ بدلنے کے بعد جب ہیری نے قمیص پہننے کی کوشش کی تو اسے بڑی دشواری پیش آئی۔ رون اس کی پوری طرح مدد کر رہا تھا مگر بغیر ہڈی والے ربڑ جیسا دکھائی دینے والے ہاتھ کو آستین میں اتارنے میں انہیں کافی وقت لگ گیا۔

''اب تم لک ہارٹ کی طرف داری کیسے کر سکتی ہو ہرمائنی...... بتاؤ؟...... سب کچھ تمہارے سامنے ہی ہے!'' ہیری کی بے جان انگلیوں کو آستین کے اندر سے باہر کھینچتے ہوئے رون پردے کے پیچھے سے غراتا ہوا بولا۔ ''اگر ہیری کو واقعی اپنی ہڈیوں سے نجات حاصل کرنا ہوتی تو وہ اس سے صاف الفاظ میں یہ کہہ سکتا تھا......''

''کسی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے!'' ہرمائنی تڑاخ لہجے میں لک ہارٹ کا دفاع کرتے ہوئے بولی۔ ''اور اب اس میں درد بھی تو نہیں

ہورہا ہے...... ہے نا ہیری!''

''نہیں!'' ہیری دھیمی آواز میں بولا۔ ''لیکن اب اس سے کچھ اور بھی نہیں ہورہا ہے۔''

جب ہیری بستر پر لیٹ گیا تو اس کا بے جان ہاتھ دوسری طرف یوں گرا پڑا تھا جیسے اسے ہیری کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔ اگلے ہی لمحے ہرمائنی اور میڈم پامفری پردے کے عقب سے نمودار ہوئیں۔ میڈم پامفری کے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل دکھائی دی جس پر لگے ہوئے لیبل پر لکھا تھا:

''ہڈیاں بنانے والا سیرپ!''

''آج کی رات تم پر بھاری گزرے گی لڑکے!'' میڈم پامفری نے دھواں اُڑاتی ہوئی بوتل سے پورا گلاس بھر کر ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہڈیوں کو دوبارہ بنانا بہت اذیت ناک کام ہوتا ہے۔''

میڈم پامفری کا کہنا بالکل صحیح ثابت ہوا۔ جب سیرپ کا دھواں اُڑاتا سیال ہیری کے حلق سے نیچے اترا تو اس کی چیخ نکل گئی۔ منہ اور حلق میں آگ لگ گئی تھی۔ دوا جیسے جیسے اس کے پیٹ میں پہنچی ہر طرف آگ لگاتی چلی گئی۔ ہیری کو منہ میں آبلے پڑتے محسوس ہوئے۔ سیرپ آگ کی طرح گرم اور بے حد کڑوا تھا۔ ہیری بری طرح سے کھانسنے لگا اور اس کے منہ سے عجیب سی آوازیں برآمد ہونے لگیں۔ خطرناک کھیلوں اور بے استعداد اساتذہ کے بارے میں بڑبڑاتی ہوئی میڈم پامفری واپس چلی گئی۔ ہیری کو اپنا پورا بدن آگ میں جھلستا ہوا محسوس ہورہا تھا۔ رون اور ہرمائنی دونوں ہیری کے قریب بیٹھے ہوئے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ہرمائنی نے جگ میں سے تھوڑا سا پانی گلاس میں نکال کر ہیری کی طرف بڑھایا۔ ہیری نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا۔

''جو بھی ہوا...... لیکن ہم جیت گئے۔'' رون نے ہیری کی توجہ بٹانے کی کوشش کی۔ اس کے چہرے پر بھرپور قسم کی مسکراہٹ تیرتی دکھائی دی۔ ''تم نے کیا زبردست طریقے سے سنہری گیند کو پکڑا تھا...... مل فوائے کا چہرہ تو دیکھنے لائق تھا...... وہ تو ایسا دکھائی دیا جیسے کچھ ہی پل میں خودکشی کر لے گا۔'' رون نے نظروں کے سامنے اس منظر کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔

''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے بالجر پر جادو کیسے کیا تھا؟'' ہرمائنی نے مغموم ہو کر کہا۔

''ہم اسے ان سوالات کی فہرست میں داخل کر لیتے ہیں جو ہم اس سے 'بھیس بدل سیرپ' پینے کے بعد پوچھیں گے۔'' ہیری نے تکیے پر اپنا سر ٹکاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ اس سیرپ کا ذائقہ اس دوا سے کچھ بہتر ہی ہوگا۔''

''اگر اس میں سلے درین کے طلباء کی کوئی چیز شامل ہوگی تو وہ اس سے بہتر کیسے ہو سکتا ہے تم شاید مذاق کر رہے ہو؟'' رون نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

اسی وقت ہسپتال کے وارڈ کا دروازہ کھلا اور گری فنڈر کی ٹیم کے باقی تمام کھلاڑیوں کے چہرے نظر آئے جو کیچڑ میں لت پت گیلے کپڑوں میں ہی ہیری کی عیادت کیلئے وہاں پہنچے تھے۔

''بڑی ناقابل فراموش پرواز تھی ہیری!'' جارج گرم جوشی سے بولا۔''میں نے کچھ ہی دیر پہلے مارکس فلنٹ کو مل فوائے پر چلاتے ہوئے سنا ہے۔ وہ مل فوائے کو ڈانٹ رہا تھا کہ سنہری گیند اس کے سر کے ٹھیک اوپر تھی لیکن وہ اسے نہیں دیکھ پایا...... مل فوائے بہت خوش نہیں نظر آرہا تھا۔''

کھلاڑی اپنے ساتھ کیک، مٹھائیاں اور کدو کا جوس کی بوتلیں لائے تھے۔ وہ تمام ہیری کے بستر کے چاروں طرف گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ ہر کوئی ہیری کو اپنے اپنے ڈھنگ سے میچ جیتنے کی مبارکباد دے رہا تھا۔ ابھی وہ سب اچھی خاصی تقریب منعقد کرنے کی تیاری کررہے تھے کہ اسی وقت میڈم پامفری دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں۔

''اس بچے کو آرام کی ضرورت ہے۔ اس کی تینتیس ہڈیاں دوبارہ اُگانا پڑے گی۔ چلو باہر......سب باہر جلدی!'' میڈم پامفری چیختے ہوئے لہجے میں غرائیں۔ دوسرے ہی پل میں ہیری بالکل اکیلا رہ گیا تھا۔ بے جان ہاتھ میں ٹیس مارتے درد سے اس کا دھیان بٹانے والا اب وہاں کوئی بھی نہیں موجود تھا۔

☆☆☆

کئی گھنٹوں کے بعد اچانک ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اس کے چاروں طرف نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دور دروازے کے پاس مشعل کی کمزور سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے منہ سے درد بھری ہلکی سی چیخ نما کراہ نکل گئی۔ بازو میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ میں بڑے بڑے پھوڑے بن گئے ہوں۔ ایک پل کیلئے اسے یہ خیال گزرا کہ وہ شاید درد کی شدت کی تاب نہ لا کر نیند سے بیدار ہو گیا تھا مگر دوسرے ہی پل میں ایک دہشت بھرا احساس رگ و پے میں دوڑتا چلا گیا۔ اس کی بیداری کی وجہ صرف درد نہیں تھا بلکہ کچھ اور ہی تھا۔ اسے اب یہ احساس بخوبی ہو رہا تھا کہ کوئی اس اندھیرے میں اس کے سرہانے کے قریب بیٹھا ہوا ہے جو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گیلے اسفنج کے ساتھ اس کے ماتھے کو صاف کررہا ہے۔ وہ خوف اور پریشانی میں الجھ کر رہ گیا۔

''دور ہٹو!'' ہیری نے جی کڑا کر غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اندھیرے میں کسی قدر دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں۔ لمبی لمبی نوکیلی استخوانی انگلیاں، پتلے پتلے بازو...... ہاتھوں کے لمس سے وہ اسے پہچان گیا تھا۔ اس کے منہ سے حیرت کے مارے بس اتنا ہی نکلا۔''ڈوبی......''

گھریلو خرس کی باہر نکلتی ہوئی ٹینس کی گیند جتنی بڑی آنکھیں ہیری کے چہرے پر مرتکز تھیں۔ اس کی لمبی نوکیلی ناک پر ایک آنسو

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

بہتا ہوا دکھائی دیا۔

’’ہیری پوٹر واپس سکول آئے!‘‘ ڈوبی غمگین آواز میں بھرائے لہجے کے ساتھ بولا۔’’ڈوبی نے ہیری پوٹر کو تنبیہ کی تھی، بار بار کی تھی جناب! آپ نے ڈوبی کی بات کیوں نہیں مانی؟ جب ہیری پوٹر کی ریل گاڑی چھوٹ گئی تھی تو ہیری پوٹر واپس گھر کیوں نہیں گیا؟‘‘

ہیری بمشکل بستر سے اوپر اُٹھا اور تکیئے سے ٹیک لگا کر جیسے تیسے بیٹھ گیا تھا اور ڈوبی کے اسفنج کو اپنے ماتھے سے دور ہٹا دیا۔

’’تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میری ریل گاڑی چھوٹ گئی تھی؟......‘‘ ہیری نے سخت لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا۔

ڈوبی کے ہونٹ پھڑ پھڑائے اور ہیری کو اچانک شک ہو گیا۔

’’تو وہ کام تم نے کیا تھا!‘‘ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔’’تم نے پتھریلے ستون کا راستہ بند کر دیا تھا تاکہ ہم اس سے نکل نہ پائیں......‘‘

’’بالکل صحیح کہا جناب!‘‘ ڈوبی اپنے سر کو تیزی سے ہلاتے ہوئے بولا۔اس کے جھلاتے ہوئے کان ہل رہے تھے۔’’ڈوبی چھپا ہوا تھا اور جیسے ہی اس نے ہیری پوٹر کو دیکھا تو اس نے دروازہ بند کر دیا۔اس کیلئے ڈوبی نے خود کو سزا بھی دی تھی۔اس نے اپنے ہاتھوں کو استری کے نیچے رکھ کر جلا ڈالا تھا۔‘‘ ڈوبی نے ہیری کو پٹی بندھی اپنی دس انگلیاں دکھائیں۔’’لیکن ڈوبی کو پرواہ نہیں تھی سر! کیونکہ اس نے سوچا کہ ہیری پوٹر بالکل محفوظ تھا۔ڈوبی نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ہیری پوٹر دوسرے طریقے سے سکول پہنچ جائے گا۔‘‘

وہ آگے پیچھے جھوم رہا تھا اور اپنا بدصورت سر ہلاتا جا رہا تھا۔

’’ڈوبی نے جب سنا کہ ہیری پوٹر واپس ہوگورٹ پہنچ گیا ہے تو ڈوبی کو اتنا صدمہ ہوا کہ اس نے اپنے مالک کا دوپہر کا کھانا جلا ڈالا۔ڈوبی کو اتنے کوڑے کھانا پڑے جتنے اس نے پہلے کبھی نہیں کھائے تھے سر......‘‘

ہیری سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا، وہ نڈھال سا ہو کر واپس تکیئے پر لیٹ گیا۔

’’تمہاری وجہ سے میں اور رون سکول سے نکلتے نکلتے بچے۔اس سے پہلے کہ میری ہڈیاں دوبارہ بن جائیں تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں تمہارا گلا دبا دوں گا۔‘‘ ہیری غصیلے لہجے میں غرایا۔

ڈوبی دھیمے انداز میں ہنس دیا۔

’’ڈوبی کو موت کی دھمکیاں سننے کی عادت ہے جناب!‘‘ وہ مسکراتا ہوا بولا۔’’ڈوبی گھر پر دن میں پانچ بار ایسی دھمکیاں سنتا ہے۔‘‘ اس نے اپنی ناک اس گندے سے تکیے جیسے غلاف سے زور سے پونچھ ڈالی جو اس نے اپنے جسم پر پہن رکھا تھا۔ڈوبی کے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

چہرے پر ایسی افسردگی اور دلسوزی چھائی ہوئی تھی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہیری کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا۔

''تم یہ چیز کیوں پہنتے ہو ڈوبی؟'' ہیری نے اس کے لباس کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔

''یہ جناب!'' ڈوبی نے اپنے تکیے کے غلاف کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ ''یہ گھریلو خرس کی غلامی کی علامت ہے جناب! ڈوبی تبھی آزاد ہوسکتا ہے جب اس کا مالک اسے پہننے کے کپڑے دیں جناب! مالکوں کا خاندان اس بارے میں اتنا ہوشیار رہتا ہے کہ ڈوبی کو ایک گندی جراب تک نہیں دی جاتی جناب! کیونکہ تب وہ ہمیشہ کیلئے آزاد ہو جائے گا۔'' ڈوبی نے اپنی باہر نکلتی آنکھوں کے آنسو صاف کئے۔ ''ہیری پوٹر کو گھر جانا چاہئے۔ ڈوبی نے سوچا کہ اس کا بالجر یہ کام کر دے گا۔''

''تمہارا بالجر......؟'' ہیری کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اسی لمحے اس کا بدن درد سے جھنجھنا اُٹھا۔ اب اس کا غصہ ایک بار پھر بڑھنے لگا تھا۔ ''تمہارا کیا مطلب ہے تمہارا بالجر؟...... تم نے اس بالجر کے ذریعے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟''

''ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی تھی جناب!'' ڈوبی تلملا کر بولا۔ ''ڈوبی آپ کو کیسے ہلاک کرسکتا ہے؟ ڈوبی ہیری پوٹر کی جان بچانا چاہتا ہے۔ یہاں رہنے سے تو اچھا ہے کہ ہیری پوٹر بری طرح زخمی ہو کر واپس گھر چلے جائیں۔ ڈوبی ہیری پوٹر کو صرف اتنا زخمی کرنا چاہتا تھا کہ اسے گھر بھیجا جا سکے۔'' ڈوبی کا چہرہ صدمے سے نڈھال دکھائی دیا۔

''اچھا بس اتنا ہی چاہتا تھا؟......'' ہیری نے طیش میں کہا۔ ''کیا تم مجھے یہ بتا سکتے ہو کہ تم مجھے ٹکڑوں کی شکل میں گھر کیوں بھیجنا چاہتے ہو؟''

''آہ! اگر ہیری پوٹر کو پتہ ہوتا!'' ڈوبی گہری سانس لے کر کراہتا ہوا بولا۔ اس کے پھٹے ہوئے تکیے کے غلاف پر اس کے تیزی سے بہتے ہوئے آنسو ٹپکنے لگے۔ ''اگر اسے پتہ ہوتا کہ وہ ہمارے لئے کتنا 'خاص' ہے...... جادوئی دُنیا کے دبے کچلے، پستی میں گھرے، تلچھٹ جیسے غلاموں کے طبقے میں اس کی حیثیت کیا معنی رکھتی ہے؟ ڈوبی کو وہ وقت اچھی طرح یاد ہے جب 'تم جانتے ہو کس کا؟' بول بالا تھا جناب!...... ہم گھریلو خرسوں کے ساتھ کیڑے مکوڑوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ڈوبی کے ساتھ تو اب بھی ویسا ہی سلوک ہوتا ہے۔''

اس نے یہ تسلیم کرتے ہوئے تکیے کے غلاف جیسے لباس پر اپنا چہرہ خشک کیا۔

''لیکن جناب! جب سے ہیری پوٹر نے 'تم جانتے ہو کس کو؟' ہرایا ہے۔ تب سے تمام گھریلو خرسوں کی زندگی میں کسی قدر اطمینان نصیب ہوا ہے۔ ان کے ساتھ ستھرا سلوک کیا جانے لگا ہے مگر ہر طرف ایسا نہیں ہے۔ ہیری پوٹر بچ گیا، اس شیطان جادوگر کی تمام طاقتیں سلب ہو گئیں اور ایک نئی صبح ہوئی جناب!...... اور ہیری پوٹر ہم جیسے لوگوں کیلئے امید کی کرن بن گیا جو ہمیشہ کیلئے یہ یقین کر

چکے تھے کہ اندھیرے دنوں کے بعد کبھی صبح نہیں ہوگی جناب!......لیکن اب ہوگورٹ میں بھیانک حادثات رونما ہونے والے ہیں۔ شاید اسی وقت رونما رہے ہیں۔ ہیری پوٹر سمجھ چکے ہوں گے کہ ڈوبی ہیری پوٹر کو یہاں پر رہنے کیوں نہیں دینا چاہتا، جہاں تاریخ ایک بار پھر سے خود کو دہرانے والی ہے جناب۔ جہاں خفیہ تہ خانہ ایک بار پھر سے کھلنے والا ہے۔''

اچانک ڈوبی دہشت کے مارے جم گیا پھر اس نے ہیری کے بستر کے پاس رکھی ہوئی تپائی سے پانی کا جگ اُٹھالیا اور اپنے سر پر دے مارا۔ جگ زوردار آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ اگلے لمحے اس نے جگ کو زمین سے اُٹھایا اور دوبارہ تپائی پر رکھ دیا۔ پھر وہ بڑبڑاتے ہوئے واپس ہیری کے بستر پر رینگ آیا۔ ''برا ڈوبی! بہت ہی برا ڈوبی......''

''تو سچ مچ یہاں پر کوئی خفیہ تہ خانہ موجود ہے؟'' ہیری دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ بولا۔ ''اور......تم نے کہا کہ وہ پہلے بھی کھل چکا ہے؟ مجھے پوری بات بتاؤ......ڈوبی!''

جب ڈوبی کا ہاتھ دوبارہ تپائی پر پڑے ہوئے جگ کی طرف لپکا تو ہیری نے اس کی پتلی کلائی پکڑ کر اپنے کھینچتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں تو ماگل خاندان کا نہیں ہوں۔ تہ خانے کے کھلنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا...... مجھے تو کوئی خطرہ نہیں ہے!''

ڈوبی کا بڑھتا ہوا ہاتھ یکدم رُک گیا۔

''آہ جناب! کچھ مت پوچھئے، بے چارے ڈوبی سے کچھ مت پوچھئے، ڈوبی کچھ بھی نہیں بتا سکتا......'' گھریلو خرس نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھیں نیم تاریکی میں بہت بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''اس جگہ پر بھیانک حادثات کئے جانے کی خوفناک سازش رچائی گئی ہے اور جب وہ حادثات رونما ہوں گے تو ہیری پوٹر کو یہاں نہیں ہونا چاہئے......گھر واپس جائیے ہیری پوٹر! گھر واپس جائیے ہیری پوٹر!......ہیری پوٹر کو ان میں نہیں الجھنا چاہئے جناب! یہ بہت خطرناک ہے......''

''یہ سب کون کر رہا ہے؟'' ہیری نے سخت لہجے میں پوچھا۔ اس نے ڈوبی کی کلائی کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا تاکہ وہ پانی جگ دوبارہ اُٹھا کر اپنے سر پر مار کر اسے پھاڑ نہ لے۔ ''تہ خانہ کس نے کھولا تھا؟......اسے پچھلی بار کس نے کھولا تھا؟ جواب دو ڈوبی!''

''ڈوبی نہیں بتا سکتا جناب! ڈوبی نہیں بتا سکتا......ڈوبی کو یہ نہیں بتانا چاہئے۔'' گھریلو خرس چیخ کر بولا۔ ''گھر واپس جائیے ہیری پوٹر! گھر واپس جائیے!''

''نہیں! میں کہیں نہیں جا رہا ہوں!'' ہیری طیش بھرے لہجے میں بولا۔ ''میری بہت اچھی دوست ماگل ہے اگر تہ خانہ سچ مچ کھل چکا ہے تو جو لوگ سب سے پہلے شکار ہوں گے ان میں وہ بھی شامل ہوگی......''

''ہیری پوٹر اپنے ماگل دوستوں کیلئے اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہیں!'' ڈوبی نے کراہتے ہوئے مغموم اور شکستہ دلی سے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کہا۔”اتنی عظمت! اتنی بہادری! لیکن اسے خود کو بچانا چاہئے ہر حال میں بچانا چاہئے...... ہیری پوٹر کو یہاں نہیں......“

ڈوبی اچانک ٹھٹک گیا۔اس کے چمگادڑ جیسے کان کانپنے لگے۔ ہیری نے بھی آواز سن لی تھی۔ باہر راہداری میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی جو وارڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔

”ڈوبی کو جانا چاہئے!“ گھریلو خرس نے گہری سانس لے کر کہا۔اس نے ایک چٹکی بجائی اور وہ ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ ہیری کے ہاتھ میں اب ڈوبی کی کلائی کے بجائے صرف ہوا رہ گئی تھی۔ وہ تیزی سے لڑھکتا ہوا بستر پر کروٹ کے بل لیٹ گیا۔اس کی آنکھیں بائیں طرف موجود ہسپتال کے بڑے دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں بہت تھوڑی روشنی موجود تھی۔قدموں کی چاپ اسی دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔

اگلے ہی لمحے دروازے پر ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا جو وارڈ میں داخل ہو رہا تھا۔انہوں نے ایک لمبا اونی ڈریسنگ گاؤن پہن رکھا تھا اور سر پر نائٹ کیپ بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کسی چیز کا ایک سرا تھامے ہوئے تھے جو کسی پتلے کی مانند ان کے ہاتھوں میں دکھائی دے رہی تھی۔ اگلی ساعت میں دروازے پر پروفیسر میک گوناگل نمودار ہوئیں۔ وہ اس پتلے کا دوسرے کونے کو پکڑے ہوئے تھی۔ وہ دونوں اس پتلے کو لے کر وارڈ کے ایک بستر کی طرف بڑھ گئے۔انہوں نے اسے بستر پر ڈال دیا۔ ہیری پتلے کی قامت سے سمجھ گیا کہ وہ یقیناً کوئی چھوٹا طالب علم ہو گا۔ پروفیسر میک گوناگل بستر کے پائنتی کی طرف کھڑی تھیں۔

”میڈم پامفری کو بلواؤ!“ ڈمبل ڈور کی گھمبیر آواز وارڈ میں گونجی۔ پروفیسر میک گوناگل یہ سن کر الٹے قدموں گھومیں اور تیزی سے میڈم پامفری کے کمرے کی طرف چل پڑیں۔ وہ نہایت تیز رفتاری سے ہیری کے بستر کے قریب گزر گئیں۔ ہیری دبک کر لیٹا رہا۔ وہ یوں ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ گہری نیند سویا ہوا ہو۔ کچھ دیر بعد وارڈ کی ایک طرف سے حیرت و پریشانی سے ملی جلی آوازیں سنائی دیں۔ ہیری کو پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ دوبارہ نظر آیا۔ان کے پیچھے پیچھے میڈم پامفری بھاگتی چلی آ رہی تھیں۔ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔انہوں نے وارڈ میں داخل ہوتے ہی اپنے نائٹ گاؤن پر جلدی سے کارڈیگن پہنا۔ ہیری کو خاموش وارڈ میں اکھڑی سانسوں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

”کیا ہوا اسے؟......“ میڈم پامفری نے ڈمبل ڈور سے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ وہ بستر پر پڑے ہوئے پتلے پر جھک کر اس کا معائنہ کرنے لگیں۔

”ایک اور حملہ ہوا ہے!“ ڈمبل ڈور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔”منروا! کو یہ سیڑھیوں پر پڑا ہوا ملا تھا۔“ ڈمبل ڈور کے لہجے میں گہری پریشانی چھپی ہوئی تھی۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’اس کے پاس ہی انگوروں کا ایک گچھا بھی ملا۔ ہمیں لگتا ہے کہ یہ چھپ کر یہاں پوٹر سے ملنے کیلئے آ رہا تھا......‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے مزید بتایا۔

ہیری کے پیٹ میں یکا یک مروڑ سا اُٹھنے لگا اور اسے اپنی آنکھوں کے گرد اندھیرا سا بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے خود کو بہت دھیمے سے سنبھالا اور بڑی احتیاط کے ساتھ اس نے اپنا سر دھیرے دھیرے اوپر اُٹھایا۔ وہ تینوں بستر کے قریب کھڑے پریشانی کے عالم میں پتلے کو دیکھ رہے تھے۔ ہیری بستر پر پڑے ہوئے پتلے کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کون ہے؟ چاند کی ایک ہلکی سی کرن پتلے کے گھورتے ہوئے ہراساں چہرے پر پڑ رہی تھی۔

وہ کوئی پتلا نہیں بلکہ ’کولن کریوی‘ تھا۔ گری فنڈر فریق کے سال اوّل کا ایک طالب علم......اس کی آنکھیں چڑھی ہوئی تھی اور دونوں ہاتھ اس کے سامنے بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، جن میں اسے کولن کا کیمرا پکڑا ہوا دکھائی دیا۔

’’کھانا کھایا ہوا ہے؟‘‘ میڈم پامفری نے سوال کیا۔

’’ہاں!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ’’میں تو یہ تصور کر کے کانپ اُٹھی ہوں......اگر ایلبس گرم چاکلیٹ کیلئے نیچے سیڑھیوں پر نہیں آئے ہوتے تو نجانے کیا ہوتا......؟‘‘

وہ تینوں کولن کو بے بسی کے عالم میں دیکھتے رہے پھر ڈمبل ڈور آگے کی طرف جھکے اور اور انہوں نے بمشکل کولن کے ہاتھوں کی کڑی گرفت سے کیمرا چھڑایا۔

’’آپ کو یہ تو نہیں لگتا کہ یہ لڑکا حملہ آور کی تصویر لینے میں کامیاب ہو گیا ہوگا؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے تجسس بھرے لہجے میں دریافت کیا۔

ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کیمرے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے عقبی طرف سے کھولا۔

’’اف......افوہ!‘‘ میڈم پامفری کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکلا۔

کیمرا کھلتے ہی اس میں سفید دھوئیں کا ایک ثقیف مرغولہ اُٹھا اور ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ تین بستروں کے فاصلے پر لیٹے ہوئے ہیری کو پلاسٹک جلنے کی تیز بو محسوس ہوئی۔

’’پگھل گئی......پوری فلم ہی پگھل گئی!‘‘ میڈم پامفری تاسف سے بولیں۔

’’اس کا کیا مطلب ہے ایلبس!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے حیرت سے پوچھا۔

’’اس کا مطلب یہ ہے کہ خفیہ تہ خانہ سچ مچ کھل چکا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

یہ سن کر میڈم پامفری نے دونوں ہاتھ اپنے کھلے ہوئے منہ پر رکھ لئے۔ ان کی آنکھوں میں گہرا ہراس دکھائی دیا۔ پروفیسر میک گوناگل، ڈمبل ڈور کو گہری نظروں سے دیکھنے لگیں۔

''لیکن ایلبس ...... کیا واقعی ...... مگر کیسے؟''

''سوال یہ نہیں ہے کہ یہ کیسے کھل گیا؟'' ڈمبل ڈور نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''سوال یہ ہے کہ کس نے ......؟'' ان کی آنکھیں ابھی تک کولن کریوی پر جمی ہوئی تھیں۔

ہیری پروفیسر میک گوناگل کا نیم تاریکی میں چھپے ہوئے چہرے کو جتنا دیکھ سکتا تھا اس سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ انہیں بھی اس سے اتنا ہی سمجھ میں آیا جتنا کہ اسے سمجھ آیا تھا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

گیارہواں باب

مبارزتی انجمن

اتوار کی صبح جب ہیری کی آنکھ کھلی تو کمرے میں موسم سرما کے سورج کی چمکدار دھوپ بھری پڑی تھی۔ اس کے ہاتھ کی ہڈیاں دوبارہ پیدا ہو چکی تھیں لیکن ہاتھ کافی اکڑا ہوا لگ رہا تھا۔ وہ اپنے بستر پر جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا اور کولن کے بستر کی طرف نگاہ ڈالی مگر اسے وہاں کچھ نظر نہیں آ پایا کیونکہ صبح کے کسی وقت میں اس کے بستر کے چاروں طرف دبیز سیاہ پردے لٹکا دیئے گئے تھے۔ کولن پردوں کے صندوق میں بند ہو چکا تھا۔ اسی لمحے میڈم پامفری کی نظر ہیری پر پڑی، وہ قریب ہی کسی کام میں مصروف تھیں۔ انہوں نے ہیری کا ہاتھ منہ دھلوایا اور ناشتے کی ٹرے لا کر ہیری کے بستر میں لگی فولڈنگ میز پر رکھ دی۔ میڈم پامفری اس کے قریب بستر پر بیٹھ گئیں اور اس کے ہاتھ اور انگلیوں کو کھینچ کر ان کا معائنہ کرنے لگیں۔

''سب کچھ ٹھیک ہے......'' میڈم پامفری نے تسلی بھرے انداز میں کہا۔ ''ناشتہ کر کے تم واپس سکول جا سکتے ہو۔'' ہیری نے سر ہلایا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ بڑی مشکل سے دلیہ کھانے لگا۔ اس کا دایاں ابھی تک اکڑا ہوا تھا۔ ہیری نے ناشتے سے فارغ ہو کر جلدی جلدی وارڈ کے کپڑے اتار کر اپنے کپڑے پہنے اور گری فنڈر کے مینار کی طرف چل پڑا۔ وہ رون اور ہرمائنی کو کولن اور ڈوبی کے بارے میں بتانے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔ جب وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا تو اسے بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ وہ دونوں وہاں پر موجود نہیں تھے۔ ہیری نے متفکر انداز میں سوچا کہ وہ دونوں اس وقت کہاں جا سکتے ہیں؟ وہ ان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ اسے جہاں جہاں ان کے ہونے کی توقع تھی، وہاں وہاں انہیں دیکھا مگر نتیجہ صفر رہا۔ اسے اب کسی قدر برا بھی محسوس ہو رہا تھا کہ ان دونوں کو اس کی قطعی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ انہوں نے واپس مڑ کر خبر لینا گوارا نہیں کی تھی کہ ہیری کی ہڈیاں دوبارہ پیدا ہو چکی ہیں یا نہیں......!

جب ہیری لائبریری کی طرف بڑھ رہا تھا تو اسے 'پرسی ویزلی' کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس کا چہرہ بے حد کھلا ہوا دکھائی دیا۔ جونہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ اس کے قریب چلا آیا۔

''او ہیلو ہیری!'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کل تم نے بہترین پرواز کا مظاہرہ کیا۔ واقعی بے حد لاجواب! گری فنڈر فریق

اب سالانہ ہاؤس کپ کیلئے سب سے آگے نکل گیا ہے......تم عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر کے نہ صرف گری فنڈر ٹیم کو جیت سے ہمکنار کیا ہے بلکہ گری فنڈر فریق کیلئے بھی پچاس پوائنٹس حاصل کئے ہیں۔'' ہیری مسکرا کر رہ گیا۔

''پرسی! تم نے رون یا ہر مائنی کو تو نہیں دیکھا......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں! کافی دیر ہوئی میں نے انہیں نہیں دیکھا!'' پرسی نے جواب دیا۔ اس کے چہرے کی مسکراہٹ یکا یک پھیکی پڑ گئی تھی۔

''مجھے امید ہے کہ رون لڑکیوں کے باتھ روم میں نہیں گیا ہوگا۔'' اس نے سوالیہ انداز میں اپنی نظریں ہیری پر گڑا دیں۔

''اب وہاں کیا رکھا ہوگا؟'' ہیری زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔ پرسی نے سر ہلایا اور وہاں سے چل دیا۔ ہیری اتنی دیر تک وہیں جما رہا جب تک پرسی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گیا پھر وہ سیدھا مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف چل دیا۔ اسے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ رون اور ہر مائنی وہاں دوبارہ کیوں گئے ہوں گے؟ پھر بھی اس نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ فلیچ اور دوسرے کسی بھی مانیٹر کی موجودگی کے بارے میں اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد اس نے دھیرے سے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اسے ایک بند ٹوائلٹ میں سے ان دونوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''یہ میں ہوں!'' ہیری نے سرگوشی نما انداز میں کہا اور جلدی سے دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ ٹوائلٹ کے اندر سے کوئی چیز گرنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی کسی کے اچھلنے کی دھپ گونجی۔ اسی لمحے اسے کسی کے سسکاری بھرنے کی آواز آئی۔

''ہیری!'' ہر مائنی ہانپتے ہوئے بولی۔ ''تم نے تو ہمیں بری طرح سے ڈرا دیا تھا۔ اندر آ جاؤ......اب تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری مختصراً بولا۔ وہ اب ٹوائلٹ میں گھوم کر جائزہ لے رہا تھا۔ ایک پرانی کڑاہی ٹوائلٹ پاٹ پر پڑی ہوئی تھی اور اس کا تلے کے نیچے ہونے والی کڑکڑاہٹ سے اسے یہ سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئی کہ انہوں نے اس کے نیچے آگ جلا رکھی تھی۔ واٹر پروف جادوئی آگ جلانے میں تو ہر مائنی کو خاصی مہارت حاصل تھی۔

''ہم تم سے ملنے آنے والے تھے لیکن پھر ہم نے 'بھیس بدل سیرپ' بنانے کا فیصلہ کر لیا۔'' رون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر بمشکل ٹوائلٹ کا دروازہ بند کیا وہ خاص جام ہو چکا تھا اس لئے اسے کھولنے اور بند کرنے میں زور لگانا پڑتا تھا۔ ''ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ سیرپ کو چھپا کر بنانے کیلئے سب سے محفوظ جگہ یہی ہے......''

ہیری نے انہیں کولن کریوی کے بارے میں بتانا ہی شروع کیا تھا لیکن ہر مائنی نے بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا۔ ''ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں۔ ہم نے آج صبح ہی پروفیسر میک گوناگل کو اس بارے میں پروفیسر فلنٹ وک کو بتاتے سنا تھا......اسی لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہوگا کہ ہم اسے بنانا شروع کر دیں......''

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’جتنی جلدی ہوسکے ہمیں مل فوائے سے سچائی اگلوانا ہوگی، یہ سب کیلئے اہم اور محفوظ ہوگا۔‘‘ رون نے گرجتے ہوئے انداز میں غصے کا اظہار کیا۔’’شاید تم نہیں جانتے، جہاں تک میرا اندازہ ہے، اس نے کیوڈچ میچ ہارنے کے بعد اپنی بدمزاجی کا پورا پورا غصہ کولن کریوی پر اتارا ہے، اس پر حملہ کرا کر وہ گری فنڈر کو تنبیہ کررہا ہے۔‘‘

ہرمائنی گانٹھ دار گھاس کے پھول کھول کر کڑاہی میں ڈال رہی تھی۔

’’ایک اور چیز بھی ہے!‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔’’آدھی رات کو ڈوبی مجھ سے ملنے آیا تھا۔‘‘ رون اور ہرمائنی نے یکدم حیرت بھری نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ ہیری نے انہیں وہ ہر بات بتا ڈالی جو ڈوبی نے اسے کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ رون اور ہرمائنی منہ پھاڑے اس کی باتیں سنتے رہے۔

’’خفیہ تہ خانہ پہلے بھی کھل چکا ہے؟‘‘ ہرمائنی بے یقینی کے عالم میں بولی۔

’’اس سے تو بات بالکل صاف ہوگئی ہے!‘‘ رون نے فاتحانہ انداز میں کہا۔’’لوسیس مل فوائے نے تہ خانے کو اس وقت کھولا ہوگا جب وہ یہاں سکول میں پڑھتا تھا اور اب اس نے اپنے لاڈلے بیٹے ’ڈریکو‘ کو بھی اسے کھولنے کا طریقہ سکھا دیا ہوگا۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کاش تمہیں ڈوبی نے اس بارے میں بھی بتا دیا ہوتا کہ تہ خانے کے اندر کس طرح کا بھیانک جاندار رہتا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اسے آج تک کسی نے سکول میں گھومتے ہوئے کیوں نہیں دیکھا؟‘‘

’’شاید اس میں نگاہوں سے غائب ہونے کی صلاحیت ہو؟‘‘ ہرمائنی کڑاہی میں سب سے نیچے ڈالی گئی جونکوں کو کلچی سے کریدتے ہوئے کہا۔’’یا شاید......وہ بھیس بدل سکتا ہوگا......جیسے کسی پرانے جنگجو کا زرہ یا ایسی ہی کسی چیز کا روپ اختیار کرلیتا ہو۔ میں نے گرگٹی چھلاووں کے بارے میں ایک کتاب میں ایسا پڑھا ہے۔‘‘

’’تم پڑھتی بہت زیادہ ہو ہرمائنی!‘‘ رون منہ بنا کر بولا اور اس نے جونکوں کے اوپر مرے ہوئے پتنگے ڈال دیئے پھر اس نے پتنگوں کے خالی پیکٹ کو دونوں ہاتھوں میں مروڑ ڈالا۔ وہ اس کام سے فارغ ہوکر ہیری کی طرف گھوما اور مسکرا کر دیکھا۔

’’تو ڈوبی نے ہمیں ریل گاڑی پکڑنے سے روکا اور تمہارا ہاتھ توڑ ڈالا......‘‘ اس نے معنی خیز انداز میں اپنا سر ہلایا۔’’تم جانتے ہو ہیری؟ اگر وہ اسی طرح تمہاری جان بچانے کی مزید کوشش کرتا رہا تو یقیناً ایک دن اس کی حماقتیں تمہاری ہلاکت کا سبب بن جائیں گی......‘‘

☆☆☆

پیر کی صبح تک یہ خبر پورے سکول میں پھیل چکی تھی کہ کولن کریوی پر حملہ ہوا ہے اور وہ کسی بے جان مردے کی طرح ہسپتال میں پڑا

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہے۔ پورا قلعہ افواہوں اور بے تکی باتوں کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ ہر کوئی اپنی اپنی ہانک رہا تھا۔ خوف وہراس کی فضا ایسی بری طرح منڈلائی کہ سال اوّل کے طلباء نے تنہا گھومنا پھرنا بالکل ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہ اب گروہ کی شکل میں ہر جگہ جاتے۔ دوسروں کی طرح وہ بھی گھبرا رہے تھے کہ اگر وہ اکیلے گئے تو ان پر حملہ ہوسکتا ہے۔

جینی ویزلی، جو جادوئی کلمات والی جماعت میں کولن کریوی کے بالکل ساتھ بیٹھتی تھی، اس پر حملے کے بعد مزید دہشت زدہ ہو چکی تھی۔ فریڈ اور جارج اس کا دل بہلانے کی کوشش کررہے تھے۔ ہیری کو ان کی بے تکی اور بے سروپا حرکتیں بالکل مناسب نہیں لگیں۔ ان سے جینی کا دل کیا خاک بہلتا؟ وہ دونوں باری باری خود کو جادو کے زور سے بصورت بڈھے جادوگر میں بدل لیتے اور کبھی اپنے تمام جسم پر کراہیت آمیز پھوڑے پھنسیاں پیدا کرلیتے اور کبھی پتلوں کے پیچھے سے اچانک نمودار ہوکر جینی کو چونکا دیتے۔ ان کی مستیاں زوروں پر تھیں پرسی سے جب یہ برداشت نہیں ہو پایا تو اس نے چیخ کر اعلان کیا کہ وہ فریڈ اور جارج کے بارے میں اپنی ماں 'مسز ویزلی' کو خط لکھنے والا ہے، جس میں وہ صاف صاف شکایت کرے گا کہ دونوں مل کر اپنی بہن کا خیال رکھنے کے بجائے اسے بری طرح سے پریشان کرتے رہتے ہیں۔ پرسی کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور جینی کی ان دونوں سے خلاصی ہوگئی۔

ہوگورٹ میں نادیدہ دشمن کے حملوں کا اثر سنگین ثابت ہوا۔ اساتذہ کی بے خبری میں بیرونی چیزوں کی سکول میں آمدورفت بڑھ گئی اور ان کا کاروبار خوب پھلنے پھولنے لگا۔ طلباء خود کو محفوظ رکھنے کیلئے الائیں بلائیں دھڑا دھڑ خریدنے لگے۔ ان میں تعویذ، دھاگے، منتروں والی تختیاں اور دوسرا سامان شامل تھا۔ ہر کوئی خود کو حملے سے محفوظ رکھنے کیلئے اس طرح کے سامان کی خریداری کررہا تھا۔ نیول لانگ باٹم نے کئی قسم کی چیزیں خرید ڈالیں۔ جن میں بڑی گانٹھ والا ایک بڑا سبز پیاز، ایک نوکیلا ارغوانی شفاف نگینہ اور گائے کی سڑی بسی دم شامل تھیں۔ انہیں خریدنے کے بعد جب وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا تو اس کے ساتھی طلباء نے اسے یاد دلایا کہ اس نے خواہ مخواہ اتنی خریداری کی ہے، اسے کوئی خطرہ نہیں تھا کیونکہ اس کا خون تو خالص تھا اور خالص خون والے تمام طلبا کو حملے کا کوئی ڈر نہیں تھا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ سلے درین کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔

''پہلے حملہ آور نے فلیچ کو ستایا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ میں بھی اسی طرح کا ایک 'بجو جادوگر' ہوں۔'' نیول لانگ باٹم نے دہشت بھرے انداز میں صفائی پیش کی۔ اس کی آنکھیں پھٹی پڑی تھیں اور رنگ بالکل فق ہو چکا تھا۔

☆☆☆

دسمبر کا دوسرا ہفتہ شروع ہو چکا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ہمیشہ کی طرح ان لوگوں کے ناموں کی فہرست مرتب کرنے میں مصروف ہوگئیں جو کرسمس کی تعطیلات میں گھروں کو واپس نہیں جانا چاہتے تھے۔ اس فہرست میں ہیری، رون اور ہرمائنی نے بھی اپنا

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

نام لکھوا دیا۔ وہ کرسمس کی چھٹیاں ہوگورٹ میں ہی گزارنا چاہتے تھے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ڈریکومل فوائے نے بھی سکول میں رُکنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو وہ چونکے بغیر نہ رہ سکے۔ رون کے خیال میں مل فوائے کا سکول میں رُکنا کسی بڑے خطرے کی گھنٹی تھی۔ ہرمائنی نے جب ان کی توجہ بھیس بدل سیرپ کی طرف دلائی تو مسرور ہوگئے۔ بھیس بدل سیرپ کا بھرپور استعمال کرنے اور ڈریکو سے سچائی اگلوانے کیلئے یہ چھٹیاں نہایت مفید ثابت ہوسکتی تھیں۔

اتفاق کی بات تھی کہ سیرپ کی تیاری کا مرحلہ اپنی نصف مدت پوری کر چکا تھا۔ انہیں ابھی بیکورن کے سینگ کا سفوف اور بھوم شالی سانپ کی کینچلی کی ضرورت تھی۔ یہ چیزیں انہیں صرف ایک ہی جگہ سے دستیاب ہوسکتی تھیں...... اور وہ تھی سنیپ کے جادوئی دواخانے کی بڑی الماری! ہیری نے دل میں سوچا کہ وہ سنیپ کے دفتر میں گھس کر چوری کرتے پکڑے جانے کی وجہ سے سلے درین کے بھیانک جانشین کا سامنا کرنا زیادہ پسند کرے گا۔ جب جمعرات کی دوپہر کو جادوئی ادویہ والی جماعت کا وقت قریب آنے لگا تو ہرمائنی نے اپنی منصوبہ بندی سے ہیری اور رون کو آگاہ کیا۔

''ہمیں بس اتنا کرنا ہوگا کہ سنیپ کی جماعت میں کسی طرح اس کی توجہ کسی دوسری چیز کی طرف مبذول کئے رکھیں۔ اس دوران ہم میں سے کوئی بھی سنیپ کے دفتر میں پہنچ کر ضرورت تمام سامان نکال لے۔'' ہرمائنی کی بات سن کر وہ دونوں بے حد گھبرائے ہوئے دکھائی دیئے۔

''مجھے لگتا ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ یہ سامان میں ہی چراؤں۔'' ہرمائنی نے ان دونوں کے چہروں پر تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''اگر تمہیں چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تو تم دونوں کو فی الفور سکول سے نکال دیا جائے گا۔ لیکن میرا ماضی بالکل شفاف ہے، اس لئے میری پہلی غلطی سمجھ کر معاف کیا جاسکتا ہے۔ تم لوگوں کو بس اتنا کرنا ہوگا کہ کوئی ایسا فساد کرڈالو کہ سنیپ کے پانچ سات منٹ اسے دور کرنے میں گزر جائیں اور وہ کسی دوسری طرف توجہ نہ کر سکے۔''

ہیری کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ آ گئی۔ جان بوجھ کر سنیپ کی جادوئی ادویہ والی جماعت میں فساد کرنا بالکل اتنا ہی محفوظ تھا جتنا سوئے ہوئے ڈریگن کی آنکھ میں انگلی ڈالنا۔

جادوئی ادویہ کی جماعت ایک بڑے تہ خانے میں بیٹھتی تھی۔ اس دوپہر کو بھی جماعت ہمیشہ کی طرح مخصوص انداز میں پڑھائی کر رہی تھی۔ لکڑی کی میزوں کے وسط میں رکھی ہوئی بیس کڑاہیاں دُھواں چھوڑ رہی تھیں۔ میزوں پر پیتل کے ترازو اور سامگری کے مرتبان رکھے ہوئے تھے۔ سنیپ دھوئیں کے بیچ میں چہل قدمی کر رہا تھا اور گری فنڈر کے طلبا کے پکوائی پر انہیں لعن طعن کر رہا تھا۔ سلے درین کے طلباء اپنے استاد کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے گری فنڈر کے طلباء پر طنزیہ انداز میں ہنس رہے تھے۔ ڈریکو مل فوائے جو سنیپ

کا چہیتا شاگرد تھا، رون اور ہیری کی طرف زہریلی مچھلی کی طرح دیکھتے ہوئے پلکوں کو پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ دونوں جانتے تھے کہ اگر انہوں نے اس کے جواب میں کچھ کیا تو انہیں اتنی جلدی سزا ملے گی کہ وہ اپنی صفائی میں ایک لفظ بھی نہیں بول پائیں گے۔

ہیری کی پھلانے والی جادوئی دوا بہت زیادہ پتلی تھی۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ بڑی سنجیدگی سے سوچ رہا تھا کہ کیا کیا جائے کہ بات بن جائے؟ پھر وہ سمجھ گیا کہ کہانی کہاں سے شروع کی جائے......اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اپنے کام میں مگن تھی۔ اسی لمحے سنیپ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ سنیپ نے ہیری کی کڑاہی میں نگاہ ڈالی اور اس کے پتلے سیال کو دیکھ کر نکتہ چینی کرنے لگا۔ ہیری نے اپنے کان یوں لپیٹ رکھے جیسے وہ ان کی کوئی بات سن ہی نہیں رہا ہو۔ جب سنیپ اس کی طرف سے مڑ کر آگے بڑھ گیا اور نیول کے پاس رُک کر اسے کھری کھوٹی سنانے میں مصروف ہوا تو ہیری نے ہرمائنی کی طرف دوبارہ دیکھا۔ ٹھیک اسی وقت ہرمائنی نے ہیری کی طرف دیکھا اور سر ہلا کر اسے اشارہ کر دیا۔ ہیری اپنی کڑاہی کے عقب میں کسی قدر جھک گیا اور اس نے جلدی سے اپنی جیب میں سے فریڈ کا دیا ہوا فلبسٹر ساختہ پٹاخہ نکالا۔ وہ اپنی چھڑی کے ساتھ تیزی سے اسے کریدنے لگا۔ اس کے ہاتھ بہت تیزی سے چل رہے تھے۔ پٹاخہ سلگ اُٹھا اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کے پاس صرف چند سیکنڈ کی مہلت ہے۔ وہ سرعت سے سیدھا ہوا اور اس نے نشانہ باندھ کر پٹاخے کو ہوا میں اچھال دیا۔ سلگتا ہوا پٹاخہ ہوا میں اُڑتا ہوا سیدھے نشانے پر گوئل کی کڑاہی میں جا گرا۔

گوئل کی کڑاہی میں ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی چندھیا دینے والی روشنی میں پوری جماعت نہا کر رہ گئی تھی۔ دھماکے کی شدت سے کئی کڑاہیاں الٹ گئیں اور جسم پھلانے والے سیال کے چھینٹے اُڑ کر طلباء پر جا گرے۔ طلباء میں چیخ و پکار بلند ہونے لگی۔ مل فوائے کا چہرہ کڑاہی میں ڈوبتے ڈوبتے بچا تھا مگر اس کی ناک سیال سے چھو چکی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ناک کسی غبارے کی مانند پھولنا شروع ہو گئی۔ گوئل دیوانوں کی طرح ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا جو پھول کر کھانے کی پلیٹ جتنی بڑی ہو گئی تھیں۔ ادھر سنیپ جماعت کا شور شرابہ بند کرانے کیلئے بلند آواز میں بول رہا تھا۔ وہ ابھی تک یہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ آخر ہوا کیا تھا؟ اسی ہلے گلے کے عالم میں ہرمائنی موقع پا کر باہر نکل گئی تھی۔

''خاموش......خاموش!'' سنیپ زوردار آواز میں گرجا۔ ''جس کسی پر بھی سیال کے چھینٹے پڑے ہیں، وہ سکڑنے والی دوا کیلئے یہاں آ جائے اگر مجھے پتہ چل گیا یہ سب کس نے کیا تو......''

مل فوائے بھاگتا ہوا سنیپ کی طرف چلا دیا۔ اس کی غبارہ ناک خاصی مضحکہ خیز لگ رہی تھی۔ ہیری کی جب اس نظر پڑی تو اس نے اپنی ہنسی روکنے کی بمشکل کوشش کی۔ مل فوائے کا سر اس کی ناک کی وجہ سے نیچے دھنسا جا رہا تھا۔ اس کی ناک پھول کر کسی چھوٹے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تربوز جتنی بڑی ہو چکی تھی۔ لگ بھگ جماعت کے نصف طلباء سنیپ کی میز کے اردگرد کھڑے ہو گئے تھے۔ کچھ طلبا کے بازو موٹے ہو کر لٹھ جیسے ہو گئے تھے جن کے وزن پر وہ خمیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ طلباء کے ہونٹ پھول کر اتنے دیوہیکل ہو چکے تھے کہ وہ بول نہیں پا رہے تھے۔ اسی لمحے ہیری کی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتی ہرمائنی پر پڑی جو واپس لوٹ آئی تھی۔ اس کے چوغے کا اگلا حصہ کافی ابھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جب تمام متاثرہ اور پریشان حال طلباء نے سکڑنے والی دوا کا گھونٹ پی لیا تو ان کی سوجن اترنے لگی۔ سنیپ فارغ ہوتے ہی سیدھا گوئل کی کڑاہی کے پاس پہنچا۔ اس نے جھک کر کڑاہی میں دیکھا اور جلے ہوئے پٹاخے کے خول کا سیاہ پرخچہ باہر نکالا۔ اس کی نظریں بڑی تیزی سے اس طالب علم کو ڈھونڈنے لگیں جس نے یہ تماشہ کھڑا کر ڈالا تھا۔ پوری جماعت کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

''اگر مجھے پتہ چل گیا کہ اسے کس نے پھینکا تھا؟'' سنیپ دانت کٹکٹاتے ہوئے بولا۔ ''تو میں اسے سکول سے باہر نکلوا کر ہی دم لوں گا......''

ہیری نے اپنا چہرہ ایسا بنانے کی کوشش جیسے اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو اور ایسی اداکاری کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ خود بڑی الجھن کا شکار ہو کہ یہ سب کیسے ہو گیا؟ سنیپ کی عقابی نگاہیں ہیری کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ پوری جماعت کی جان شکنجے میں جکڑی رہی، جب دس منٹ بعد چھٹی کی گھنٹی بجی تو ہر کوئی باہر نکلنے میں جلدی کرنے لگا۔ ہیری نے کھلی فضا میں پہنچ کر سکون کی سانس لی۔ اس کا چہرہ بے حد ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنیپ جانتا تھا کہ یہ کام میں ہی نے کیا ہے؟'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کو بتایا۔ وہ اس وقت تیزی سے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف جا رہے تھے۔

''مجھے اس بات کا پورا یقین ہے۔'' ہیری نے لقمہ دیا۔ کچھ لمحوں بعد وہ تینوں مائرٹل کے باتھ روم میں پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی نے جلدی سے چرایا ہوا سامان نکالا اور اسے کڑاہی میں ڈال کر کلچھی سے ہلانے لگی۔

''اب یہ پندرہ دن میں تیار ہو جائے گا۔'' ہرمائنی کی مسرور آواز گونجی۔

''سنیپ کبھی ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ کام واقعی تم نے ہی کیا ہے......وہ کر بھی کیا سکتا ہے۔'' رون نے ہیری کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''سنیپ کو جتنا میں جانتا ہوں، اس کے لحاظ سے میں یہی کہوں گا کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا، وہ برا ہی کرے گا۔'' ہیری نے دوا کے کھدبدانے اور ابلنے کی آواز سنتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ایک ہفتے بعد ہیری، رون اور ہر مائنی بڑے ہال کے صدر دروازے کے پاس سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے نوٹس بورڈ کے گرد طلباء کو ہجوم لگائے دیکھا۔ وہاں کوئی نوٹس چسپاں کیا گیا تھا۔ ہر کوئی انہماک سے نوٹس کی تحریر پڑھنے میں مشغول تھا۔ کئی چہرے تو بے حد متحیر دکھائی دے رہے تھے۔ ہجوم میں سیمس فنی گن اور ڈین تھامس بھی موجود تھے۔ ان کی نظر جب ہیری پر پڑی تو انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہاں بلایا۔ وہ تینوں چلتے ہوئے نوٹس بورڈ پر پہنچ گئے۔

''سکول میں فن مبارزت کی انجمن قائم کی گئی ہے۔ اس کی پہلی نشست آج رات کو ہونے والی ہے۔ فن مبارزت سیکھنے میں کوئی پریشانی نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کبھی بھی کام میں آ سکتا ہے۔'' سیمس نے ہیری کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا۔

''کیا تمہیں اس بات یقین ہے کہ خفیہ تہ خانے والا بھیانک جاندار بھی فن مبارزت میں مہارت رکھتا ہوگا؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔ وہ نوٹس بورڈ پر چسپاں کی گئی تحریر کو دلچسپی سے پڑھ رہا تھا۔ جب وہ کھانا کھانے کیلئے جانے لگے تو رون نے ہیری اور ہر مائنی کو متوجہ کیا۔

''کام آ سکتا ہے، کیا ہم بھی چلیں؟'' رون نے پوچھا۔

ہیری اور ہر مائنی دونوں اس نئی انجمن کی کارکردگی دیکھنے کیلئے فوراً تیار ہوگئے۔ اس رات آٹھ بجے وہ تینوں تیز تیز قدموں کے ساتھ بڑے ہال کی طرف بڑھ رہے تھے۔ بڑے ہال میں موجود لمبی کھانے کی میزوں کو ہٹا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ہال کافی کشادہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہال کے درمیان میں ایک سنہرا مچان بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مچان کے بالکل اوپر ہزاروں کی تعداد میں موم بتیاں جگمگا رہی تھیں جس کی وجہ سے مچان پوری طرح روشن دکھائی دے رہا تھا۔ بڑے ہال کی چھت سیاہ مخملی چادر میں لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہاں بڑی تعداد میں طلباء و طالبات موجود تھے۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے شاید ہی کوئی طالب علم اپنے میناروں میں مقیم رہا ہو۔ وہ تینوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہجوم کے درمیان میں سے اندر ہال میں داخل ہوگئے تھے جہاں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ تمام طلباء کے ہاتھوں میں ان کی جادوئی چھڑیاں تھیں اور ان کے چہرے خاصے متجسس دکھائی دے رہے تھے۔

''میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ ہمیں فن مبارزت کون سکھائے گا؟...... کسی نے مجھے بتایا ہے کہ فل ٹویک اپنی جوانی کے دنوں میں فن مبارزت کے چمپئن رہ چکے ہیں۔ شاید انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہو!'' ہر مائنی نے اپنی تیکھی آواز میں کہا۔

''کوئی بھی یہ فن سکھائے جب تک کہ وہ......'' ہیری کو اپنا جملہ پورا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ وہ ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا کیونکہ سامنے مچان پر گہرے ارغوانی رنگ کا چمکدار چوغہ پہنے 'گلڈ رائے لک ہارٹ' چڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بالکل اکیلا نہیں تھا، ان کے ساتھ دکھائی دینے والا دوسرا فرد کوئی اور نہیں...... پروفیسر سیورس سنیپ تھا، جس نے ہمیشہ کی طرح اپنا سیاہ پھیلاؤ والا چمکدار چوغہ پہنا

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہوا تھا۔لک ہارٹ نے سب کو خاموش کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بلند کیا تو ہال میں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی۔تمام طلباء اس کے چہرے کی طرف متوجہ ہو گئے۔لک ہارٹ نے روایتی انداز میں اپنے موتیوں جیسے سفید دانتوں کی نمائش کی۔

''سب لوگ مچان کے پاس آ جائیے......قریب آ جائیے۔کیا سب لوگ مجھے دیکھ سکتے ہیں؟ کیا سب میری آواز سن سکتے ہیں؟......بہت خوب!'' طلباء کے سر اثبات میں ہلتے دکھائی دیئے۔

''سب لوگ پوری توجہ سے سنیں! پروفیسر ڈمبل ڈور نے مجھے یہ چھوٹی سی فن مبارزت کی انجمن سکول میں شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے تاکہ میں آپ لوگوں کو روایتی لڑائی میں دفاع کرنا سکھا سکوں۔یہ فن مبارزت تم لوگوں کے بے حد کام آئے گا اگر کبھی تمہیں اپنا دفاع پڑے تو یقیناً زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔یہ سچ ہے کہ مجھے گذشتہ برسوں میں اس فن کی کئی بار ضرورت پیش آئی اور میں ہمیشہ اسے بروقت استعمال کرکے فائدہ اُٹھاتا رہا ہوں۔اس بارے میں مکمل معلومات کیلئے آپ لوگوں کو میری کتابیں دھیان کے ساتھ پڑھنا چاہئیں۔'' لک ہارٹ نے چھوٹا سا توقف لیا اور شوخ ادا سے سر کو جھٹکا۔

''اب میں آپ کو اپنے معاون خصوصی پروفیسر سنیپ کا تعارف بھی کرواتا چلوں۔'' لک ہارٹ نے اپنا منہ کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔''انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی فن مبارزت کے بارے میں کسی قدر آگاہی رکھتے ہیں اور وہ بخوشی اس مظاہرے میں میری بھرپور معاونت کرنے کیلئے راضی ہو گئے ہیں تاکہ انجمن کے آغاز کا حقیقی مقصد آپ سب کو اچھی طرح سمجھ آ جائے۔ابھی چند لمحوں کے بعد یہاں پر فن مبارزت کی مشقوں کی ابتدا کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا خاکہ پیش کیا جائے گا۔دیکھئے! میں نہیں چاہتا آپ لوگوں اس بارے میں کسی قسم کی گھبراہٹ کا شکار ہوں، مطمئن رہئے کہ مقابلے کے خاتمے کے بعد کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچے گا اور آپ کے جادوئی ادویہ کے استاد صحیح سلامت واپس جائیں گے۔اس لئے اس بارے میں بالکل خوفزدہ مت ہوں۔''

''بہتر تو یہی ہوگا کہ یہ دونوں ہی ایک دوسرے کا کام تمام کر ڈالیں۔'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کا بالائی ہونٹ پھڑک رہا تھا۔اسے بے حد حیرت ہوئی کہ لک ہارٹ اب بھی کیوں مسکرائے جا رہا تھا۔اگر سنیپ اس کی طرف اس انداز میں دیکھتا تو وہ اب تک پوری طاقت سے اُلٹے قدموں بھاگ کھڑا ہوتا۔

اگلے لمحے لک ہارٹ اور سنیپ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہو گئے۔دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔اگلے پل دونوں نے اپنا اپنا سر جھکایا۔لک ہارٹ نے تو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے سلامی دی۔دوسری طرف سنیپ نے چڑتے ہوئے اپنے سر کو خفیف سا جھٹکا دیا۔پھر انہوں نے اپنی اپنی چھڑیاں سینے کے سامنے تلواروں کی مانند افقی انداز میں بلند کر لیں۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں، ہم نے اپنی چھڑیوں کو مقابلے کی شروعات کیلئے بالکل تیاری کے انداز میں پکڑ رکھا ہے۔ اب تین تک گنتی گننے کے بعد ہم لوگ ایک دوسرے کی طرف جادوئی کلمات کے وار اچھالیں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی جان لینے کے ارادے سے جادوئی کلمہ نہیں پڑھے گا۔‘‘ لک ہارٹ نے سکتے میں گم ہجوم سے کہا۔

’’مجھے اس بات پر کوئی زیادہ یقین نہیں ہے۔‘‘ ہیری نے سرگوشی کی۔ اس کی نظریں سنیپ پر جمی ہوئی تھیں جو بری طرح سے دانت کٹکٹا رہا تھا۔

’’ایک......دو......تین!‘‘

دونوں نے ہی اپنی چھڑیاں گھمائیں اور کندھوں کے اوپر سے زیریں جھٹکیں۔

’’چھوٹم جھوٹم......!‘‘ سنیپ کی دھاڑتی ہوئی آواز گونجی۔

سنیپ کی چھڑی میں سے زبردست سرخ روشنی کا جھماکہ نکلا اور برق کی طرح لک ہارٹ پر پڑی۔ لک ہارٹ سنبھل نہیں پایا اور ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔ وہ مچان کے پیچھے والی دیوار کے ساتھ ’ٹھاہ‘ کی گونجتی ہوئی آواز کے ساتھ جا ٹکرایا اور لڑھکتا ہوا فرش پر دراز ہو گیا۔ مل فوائے اور سلے درین کے کئی دوسرے طلباء نے مسرت کے ساتھ تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ہرمائنی جو پنجوں کے بل کھڑے ہو کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔

’’کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوں گے؟‘‘ ہرمائنی نے انگلیوں کے بیچ میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھوں گہرا خوف چھپا دکھائی دے رہا تھا۔

’’کسے پرواہ ہے!‘‘ ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔ لک ہارٹ لڑکھڑاتا ہوا اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیٹ سر سے گر چکا تھا اور اس کے لہراتے ہوئے ریشمی بال کانٹوں کی طرح کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔

’’تو آپ لوگوں نے دیکھا!‘‘ لک ہارٹ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ مچان پر واپس چڑھتا ہوا کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ’’یہ ہاتھ خالی کرنے والا جادوئی کلمہ تھا جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ میرے ہاتھ سے چھڑی چھوٹ گئی تھی......اوہ شکریہ مس براؤن! ......پروفیسر سنیپ! آپ کے ذہن میں طلباء کو یہ جادوئی کلمہ سکھانے کا بے حد عمدہ خیال آیا لیکن اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ بتا دوں کہ میں پہلے سے ہی جانتا تھا کہ آپ کیا کرنے والے تھے۔ اگر میں آپ کو روکنا چاہتا تو بہت آسانی کے ساتھ روک سکتا تھا...... بہرحال میں نے محسوس کیا تھا کہ اس سے بچے ضرور کچھ سیکھیں گے۔ اسی لئے میں نے اسے نہیں روکا......‘‘

سنیپ کے چہرے پر قاتلانہ ارادے صاف جھلک رہے تھے۔ شاید لک ہارٹ نے بھی حالات کی سنگینی محسوس کر لی تھی۔ وہ جلدی

سے بول پڑے۔ ''اب مبارزتی خاکہ اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ اب میں تم لوگوں کے جوڑے بنا دیتا ہوں جو آپس میں مبارزتی مشقیں کریں گے۔ پروفیسر سنیپ اگر آپ میری مدد کرنا چاہیں......''

دونوں پروفیسر طلباء کے ہجوم میں داخل ہوگئے اور ان کے جوڑے بنانے لگے۔ لک ہارٹ نے نیول کی جوڑی جسٹن فنچ کے ساتھ بنائی۔ لک ہارٹ کو دوسری طرف مصروف دیکھ کر سنیپ سیدھا ہیری اور رون کے پاس پہنچا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب من پسند جوڑی کے ٹوٹنے کا وقت آن پہنچا ہے۔'' سنیپ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ویزلی! تم سیمس فنی گن کے ساتھ مشق کرو گے اور پوٹر تم......'' سنیپ کی آنکھوں میں سانپ سی سی چمک لہرائی۔

ہیری جلدی سے ہرمائنی کی طرف مڑ گیا۔

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' سنیپ نے سرد مہری سے کہا۔ ''مسٹر ملفوائے! ذرا یہاں آؤ۔ مجھے یہ دیکھنے کا موقعہ دو کہ تم 'مشہور' ہیری پوٹر کا کیا حال کرتے ہو؟ اور مس گرینجر!...... تم مس بلس ٹروڈ کے ساتھ جوڑی بنالو۔''

ڈریکو ملفوائے دانت نکالتے ہوئے اکڑ کر وہاں پہنچا۔ اس کے ساتھ سلے درین کی ایک بھاری بھرکم لڑکی بھی تھی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر ہیری کو وہ تصویر یاد آ گئی جو اس نے 'بدصورت ڈائن کے ساتھ تعطیلات منانا' نامی کتاب میں دیکھی تھی۔ وہ اپنی دیوہیکل چوکور جسامت کے ساتھ واقعی کوئی بدصورت ڈائن ہی دکھائی دیتی تھی۔ اس کا موٹا جبڑا جارحانہ انداز میں ابھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی اس کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرا دی۔ بلس ٹروڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

لک ہارٹ جوڑیاں بنانے کے بعد جلدی سے مچان پر چڑھ گیا۔

''تمام لوگ اپنے اپنے جوڑی دار کی طرف اپنا رُخ پھیر لو اور سر جھکا کر کورنش بجالاؤ۔''

ہیری اور ملفوائے نے اپنے اپنے سر خفیف انداز میں جھکائے۔ وہ دونوں ایک دوسرے پر سے نگاہ ہٹانے کیلئے تیار نہیں تھے۔

''اب اپنی چھڑیاں تیار رکھو۔ جب میں تین تک گنوں گا تو اپنے اپنے جادوئی کلمے پڑھ کر اپنے حریف کو زیر کرنے کی کوشش کرنا......صرف زیر کرنے کی...... ہم نہیں چاہتے کہ کسی کو کوئی چوٹ پہنچے...... ایک...... دو...... تین!''

ہیری نے اپنی چھڑی اپنے کندھے کے اوپر سے گھمائی مگر ملفوائے لک ہارٹ کے دو بولنے پر ہی شروع ہوگیا تھا۔ اس لئے وہ بازی لے جانے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کا جادوئی کلمہ جونہی پورا ہوا تو اس کی چھڑی سے تیز جھماکے کے ساتھ برق کوندی۔ ہیری نے اس سے بچنے کی کوشش کی مگر وہ کسی بھوکے گدھ کی طرح اس پر آ جھپٹی۔ یہ وار اتنا شدید تھا کہ ہیری کئی قدم پیچھے لڑکھڑا گیا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے بھاری بھرکم فرائنگ پین اس کے سر پر دے مارا ہو۔ اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے سر کو جھٹکا اور اپنے

اوسان بحال کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ ہیری نے مزید وقت برباد کئے بغیر فوراً اپنی چھڑی مل فوائے کی طرف سیدھی کی اور چلا کر بولا۔

”گدگدم گڑگڑام......“

سفید روشنی کی ایک شعلہ چھڑی سے نکل کرمل فوائے کے پیٹ پر پڑا۔ وہ خرخراتے ہوئے دوہرا ہوگیا۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پیٹ پر تھے اور وہ جھری جھری لیتے ہوئے بری طرح سے ہنس رہا تھا۔ اسی لمحے لک ہارٹ کی نظران دونوں پر پڑی۔ اس کے چہرے پر دہشت کی لہر دکھائی دی۔ وہ چیخ کر بولا۔

”میں نے کہا تھا......صرف اپنے حریف کو زیر کرنا!“

ہیری نے مل فوائے پر گدگدی کرنے والے جادوئی کلمے کا استعمال کیا تھا۔ مل فوائے ہنسی کے مارے ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔ ہیری مل فوائے کی مبہم حالت دیکھ کر رُک گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ جب تک مل فوائے فرش سے اُوپر اُٹھ کھڑا نہیں ہوتا اس وقت تک اس پر وار کرنا کھیل کے ضابطے کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔ لیکن یہ سوچ اگلے ہی لمحے میں اس کی غلطی بن گئی۔ مل فوائے نے گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا اور فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھے اپنی چھڑی اُٹھا کر ہیری کی طرف گھمائی۔ اگلی ساعت اس کے حلق سے چیختی ہوئی آواز نکلی۔

”رقصم بکھرم......“

روشنی کا ایک تیز جھما کہ ہیری کی ٹانگوں پر پڑا۔ ہیری لڑکھڑا سا گیا پھر دوسرے ہی پل میں اس کے پاؤں اس کے قابو سے باہر نکلتے چلے گئے۔ وہ بے ہنگم انداز میں اچھل کود کر رہا تھا۔ ہیری نے کافی کوشش کی کہ اس کے پیر زمین پر رُک جائیں مگر اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ بدستور عجیب سا رقص کر رہا تھا۔ دوسری طرف مل فوائے اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش میں ناکام رہا تھا۔

”میں کہتا ہوں رُک جاؤ!......رُک جاؤ!“ لک ہارٹ نے چیخ کر کہا۔ سنیپ نے حالات بگڑتے دیکھ کر فوراً قیادت سنبھال لی۔

”خاتم بجاتم......“سنیپ نے گرجتے ہوئے جادوئی کلمہ پڑھا۔

ہیری کے قدم زمین پر ٹک گئے اور دوسری طرف مل فوائے کی ہنسی تھم گئی تھی۔ وہ دونوں لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے قابل ہو چکے تھے۔ بڑے کا ہال کا ماحول بے حد بگڑ چکا تھا۔ سبز رنگ کے دھویں کے بادل ہوا میں منڈلا رہے تھے۔ ہر طرف عجیب سی دھند پھیل چکی تھی۔ نیول اور جسٹن دونوں ہی فرش پر گرے ہوئے بری طرح سے ہانپ رہے تھے۔ رون کے ہاتھوں میں سیمس کا زرد چہرہ تھا اور رون اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی کے کارنامے کیلئے سیمس سے معافی مانگ رہا تھا۔ دوسری

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

طرف ہرمائنی گرینجر اور ملی سینٹ بلس ٹروڈ اب بھی گتھم گتھا دکھائی دے رہی تھیں۔ ملی سینٹ نے ہرمائنی کے سر کو اپنی جہازی بانہوں میں جکڑ رکھا تھا اور ہرمائنی درد سے بلبلا رہی تھی۔ ان دونوں کی چھڑیاں زمین پر گری پڑی تھیں۔ ہیری غصے سے آگے کو لپکا اور اس نے مل فوائے کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ وہ کام بڑا مشکل تھا کیونکہ ہیری کے مقابلے میں مل فوائے خاصا توانا اور وزنی جسامت کا مالک تھا۔ فن مبارزتی انجمن اس وقت کسی فسادی اکھاڑے میں بدل چکی تھی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' لک ہارٹ بھڑ کتے ہوئے انداز میں بولا۔ وہ اب طلبا کے ہجوم میں داخل ہو چکا تھا اور اپنی انجمن کے نتائج کو مسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ''اوپر اُٹھ جاؤ، میک ملن!...... خبردار رہنا، مس فاسیٹ!...... اسے مضبوطی سے پکڑو، ایک پل میں خون بہنا بند ہو جائے گا، بوٹ!......'' وہ طلباء کو ہدایات دیتا بڑھ رہا تھا۔

''رُکو!...... میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اگر میں تمہیں یہ سکھا دوں کہ دشمن کے جادوئی کلمے کو کیسے روکا جاتا ہے؟'' ہال کے بالکل وسط میں کھڑے ہو کر لک ہارٹ نے تیز آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ لک ہارٹ نے ایک نظر سنیپ پر ڈالی جو اپنی سیاہ چمکتی ہوئی آنکھوں سے لک ہارٹ کو دیکھ رہا تھا۔ سنیپ نے اس کی بات سن کر اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''اس مشق کے خاکے کیلئے ہم اپنی طرف سے ایک رضا کار جوڑی بنا دیتے ہیں...... لانگ باٹم اور جسٹن فنچ...... کیا خیال ہے؟'' لک ہارٹ نے چہکتے ہوئے انداز میں کہا۔

''یہ کوئی اچھا خیال نہیں ہے پروفیسر لک ہارٹ!'' سنیپ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ وہ خونخوار ارادوں والے کسی بڑی چمگاڈر کی طرح لہراتا ہوا لک ہارٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ''مسٹر لانگ باٹم! آسان جادوئی کلمات سے بھی تباہی مچا دیتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں مسٹر فنچ کی کسی چیز کو ماچس کی ڈبیا میں ڈال کر ہسپتال بھیجنا پڑے۔''

نیول کے گول گلابی چہرے کے رخسار غصے سے تمتما اُٹھے۔

''مل فوائے اور ہیری پوٹر کیسے رہیں گے؟'' سنیپ نے معنی خیز مسکراہٹ سے کہا۔

''خیال کچھ برا نہیں سنیپ!'' لک ہارٹ نے مسکرا کر جواب دیا۔ اس نے ہیری اور مل فوائے کو ہال کے درمیان میں آنے کا اشارہ کیا۔ ہجوم ان دونوں کو راستہ دینے کیلئے ہٹتا چلا گیا۔

''اب ہیری......!'' لک ہارٹ نے کہا۔ ''جب ڈریکو اپنی چھڑی کا رُخ تمہاری طرف کرے تو تم یہ کرنا......'' لک ہارٹ نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور اسے پیچیدہ انداز سے ہلانے جلانے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ سے چھڑی چھوٹ کر نیچے جا گری۔ اسی لمحے سنیپ کے چہرے پر ایک استہزائیہ سی مسکان پھیل گئی۔ اگلے لمحے میں لک ہارٹ نے فوراً چھڑی اُٹھا لی۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اوہ! میری چھڑی تھوڑی زیادہ جذباتی ہوگئی تھی......''

سنیپ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا مل فوائے کے پاس جا پہنچا اور جھک کر اس کے کان میں کچھ سرگوشی کرنے لگا۔ دوسرے پل میں ہی مل فوائے کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ کھا جانے والی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگا۔ ہیری کے پیٹ میں مروڑ سا اُٹھا۔ اس نے گھبرا کر لک ہارٹ کی طرف دیکھا۔

''پروفیسر! کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ کسی کا وار کیسے روکا جاتا ہے؟''

''ڈر رہے ہو پوٹر؟'' مل فوائے نے دھیمے انداز میں ہیری پر طنز کی۔ اس کی آواز اتنی کم تھی کہ لک ہارٹ کے کانوں تک نہیں پہنچ پائی۔

''ڈر اور تم سے......!'' ہیری نے منہ سکوڑ کر کہا۔

''ہیری! ویسا ہی کرنا، جیسا میں نے کیا تھا......'' لک ہارٹ نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری چونک کر بولا۔ ''اپنی چھڑی فرش پر گرا دوں؟''

لک ہارٹ نے ایسا ظاہر کیا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ ان کا ہاتھ متحرک ہوا۔

''تین......دو......ایک......شروع!''

مل فوائے نے موقع ضائع کئے بغیر اپنی چھڑی گھمائی اور چیخا۔ ''اژدہم غصتم......''

اس کی چھڑی کے کنارے سے حیرت انگیز چیز نکلتی چلی گئی اور ہیری دہشت سے دیکھتا رہ گیا۔ مل فوائے کی چھڑی سے ایک لمبا اور سیاہ سانپ برآمد ہوا اور فرش پر اچھل کر گرا۔ وہ اپنا پھن پھیلائے ہیری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سانپ دیکھ کر ہجوم کی چیخیں نکل گئیں اور وہ یوں پیچھے ہٹے جیسے سانپ ان پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ سانپ کی تیز پھنکار گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہلنا مت پوٹر......'' سنیپ نے سستی سے کہا۔ یہ صاف ظاہر تھا سانپ کو دیکھ کر ہیری کے چہرے پر نمودار ہونے والی دہشت سے سنیپ بے حد محظوظ ہو رہا تھا۔ ''میں اسے ہٹا دوں......''

''یہ کام مجھے کرنے دیں پروفیسر!'' لک ہارٹ نے فخریہ انداز میں کہا۔ سنیپ بھنویں چڑھا کر رُک گیا۔ لک ہارٹ نے اپنی چھڑی سانپ کی طرف گھمائی اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ غائب ہونے کے بجائے سانپ اپنی جگہ سے بری طرح اُچھلا اور دس فٹ تک ہوا میں اوپر اُڑتا چلا گیا پھر وہ نیچے کی طرف لڑھکا اور دھم کی گہری آواز کے ساتھ فرش پر آ گرا۔ سانپ غصے سے بری طرح بل

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کھاتے ہوئے پھنکار رہا تھا۔اس کا رُخ جسٹن فنچ کی طرف تھا۔وہ اپنی دوشاخہ زبان کو نکال کر اپنے طیش کا مظاہرہ کر رہا تھا۔جسٹن فنچ کا رنگ اُڑ گیا۔سانپ رینگتا ہوا جسٹن کی طرف بڑھتا چلا گیا جو الٹے قدم پیچھے ہٹ رہا تھا۔سانپ اس کے سامنے لہرا کر کھڑا ہو گیا اس نے اپنا پھن دوبارہ پھیلا لیا تھا۔سانپ کے نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کو خود بھی معلوم نہیں تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسا کرنے کا سوچا بھی تھا۔اسے بس اتنا یاد تھا کہ اس کے پیر اُسے آگے بڑھاتے لئے جا رہے تھے جیسے وہ خود ہی کھنچتا چلا جا رہا ہو پھر اس نے حماقت بھرے انداز میں سانپ سے چیخ کر کہا۔''اسے چھوڑ دو......'' ٹھیک اسی لمحے عجیب بات ہوئی،تنا ہوا پھن ختم ہو گیا اور سانپ فرش پر دھیمے انداز میں لڑھک گیا۔وہ اب پہلے جیسا غصے میں نہیں دکھائی دیتا تھا۔سانپ نے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں باغیچے میں لگے ہوئے سیاہ پائپ پر پڑی۔وہ یکدم خوفزدہ سا دکھائی دینے لگا۔ہیری کا دھک دھک کرتا ہوا دل پرسکون ہو چکا تھا۔اس کے چہرے پر کوئی خوف باقی نہیں رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ سانپ اب کسی پر حملہ نہیں کرے گا حالانکہ ہیری یہ نہیں سمجھا سکتا تھا کہ وہ یہ بات اتنے یقین کے ساتھ کیسے جانتا تھا۔اس نے مسکرا کر جسٹن پر نگاہ ڈالی۔اسے پوری توقع تھی کہ جسٹن تشکر بھری نگاہوں کے ساتھ دانت نکالتا ہوا یا پھر اس کا چہرہ سوالیہ انداز میں پریشانی سے باہر نکلتا دکھائی دے گا۔اسے قطعی طور پر یہ امید نہیں تھی کہ جسٹن غصے کے عالم میں یا دہشت زدہ انداز میں اسے گھور رہا ہوگا۔

''یہ تم کیا کر رہے تھے؟'' وہ چلاتے ہوئے بولا۔اور اس سے پہلے کہ ہیری کچھ کہہ پاتا،جسٹن پیر پٹختے ہوئے پلٹا اور دھڑ دھڑاتے قدموں سے ہال سے باہر نکل گیا۔

سنیپ نے آگے بڑھ کر اپنی جادوئی چھڑی لہرائی اور سانپ کالے دھوئیں میں بدل کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔سنیپ نے ہیری کی طرف عجیب اور الجھی نگاہ ڈالی۔اس کے چہرے پر شریر اور خودغرضی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ہیری کو اس کی مسکان بالکل اچھی نہیں لگی۔اسے یہ احساس بھی ہو رہا تھا کہ ہجوم میں سے غیر واضح طرز کی دہشت بھری آوازیں ابھر رہی تھیں۔وہ حیرت اور پریشانی میں مبتلا تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا چوغہ پیچھے کی طرف سے کھینچ رہا ہے۔ہیری نے مڑ کر دیکھا تو اسے رون کا چہرہ دکھائی دیا۔

''یہاں سے باہر چلو......اب ہل جاؤ......یہاں سے باہر......چلو!''

رون اسے گھسیٹتے ہوئے ہال سے باہر لے گیا۔ہرمائنی ان کے ساتھ تیزی سے چل رہی تھی۔جب وہ دروازے باہر نکلے تو دونوں طرف کھڑے لوگ تیزی سے دور ہٹتے چلے گئے جیسے وہ ان سے ڈر رہے ہوں۔ہیری کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا تھا۔رون اور ہرمائنی بھی تب تک کچھ نہیں بولے جب تک وہ اسے کھینچ کر گری فنڈر کے خالی ہال میں نہیں لے گئے تھے۔وہاں پر رون نے ہیری کو

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

کرسی کی دھکیلا۔

''تم 'مار باسی' ہو تم نے ہمیں یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی تھی؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

''میں کیا ہوں؟......'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''مار باسی!'' رون نے کہا۔ ''تم سانپوں سے بات کر سکتے ہو۔''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری آہستگی سے بولا۔ ''میرا مطلب ہے کہ یہ صرف دوسری بار ہے۔ جب میں نے کسی سانپ سے بات کی ہے۔ اتفاق سے ایک بار میں نے چڑیا گھر میں اپنے خالہ زاد بھائی ڈڈلی پر ایک سانپ چھوڑ دیا تھا۔ وہ ایک لمبی کہانی ہے......لیکن اس سانپ نے مجھے بتایا کہ اس نے کبھی برازیل نہیں دیکھا اور میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک طرح سے اسے آزاد کر دیا تھا۔ یہ تب کی بات ہے جب مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میں ایک جادوگر ہوں......''

''سانپ نے تمہیں بتایا کہ اس نے کبھی برازیل نہیں دیکھا؟'' رون نے دھیمے انداز میں دہرایا۔ اس کا چہرہ عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھا۔

''تو!'' ہیری نے کہا۔ ''میرے خیال سے یہاں پر بہت سے لوگ ایسا کر سکتے ہوں گے''

''اوہ......نہیں! نہیں کر سکتے۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''بہت کم لوگ ہوں گے جو ایسا کر سکتے ہوں گے۔ یہ بہت بری اور ناپسندیدہ بات ہے......''

''اس میں برا کیا ہے؟'' ہیری حیرت سے پلکیں جھپکاتا ہوا بولا۔ ''تم سب کو ہو کیا گیا ہے؟ اگر میں نے اس سانپ سے یہ نہیں کہا ہوتا کہ وہ جسٹن پر حملہ نہ کرے تو......''

''اچھا تو تم نے اس سے یہ کہا تھا؟'' رون جلدی سے بولا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟ تم بھی تو وہاں تھے......تم نے بھی تو سنا ہی ہوگا، میں نے کیا کہا تھا۔'' ہیری ہتھے سے اکھڑتا ہوا بولا۔

''میں نے تمہیں مار باسی زبان یعنی سانپوں کی زبان میں کچھ بولتے سنا تھا۔ مجھے کیا پتہ کہ تم کیا بول رہے تھے؟ اس میں حیرانی کی بات نہیں ہے کہ جسٹن گھبرا گیا۔ تمہاری آواز سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے تم سانپ کو حملہ کرنے کی ترغیب دے رہے ہو۔ دیکھو! تمہاری آواز بہت خوف ناک ہو رہی تھی......'' رون نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

ہیری رون کی طرف منہ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

''میں کسی دوسری زبان میں بات کر رہا تھا؟ لیکن مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔ کسی زبان سے واقفیت ہوئے بغیر میں اسے کیسے بول

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سکتا ہوں؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

رون نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا۔ رون اور ہرمائنی دونوں کے چہروں پر ایسی پژمردگی چھائی ہوئی تھی جیسے وہاں کسی کی موت واقع ہوگئی ہو۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر مار باسی زبان بولنے میں اتنی بھیانک بات کیا تھی؟

''کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ایک گندے بڑے سانپ کو جسٹن کے سر پر وار کرنے سے روکنے میں کیا غلطی تھی؟ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ یہ میں کیسے کیا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے جسٹن کو سرکٹوں کے شکار میں شامل ہونے سے بچا لیا۔'' ہیری غصے سے بولا۔

''اس سے فرق پڑتا ہے!'' ہرمائنی آخر کار دبی ہوئی آواز میں بولی۔ ''کیونکہ ہوگورٹ کے بانیوں میں ایک 'سلزر سلے درن' تھا جو سانپوں سے بات کرنے کے معاملے میں مشہور تھا۔ اسی لئے سلے درین فریق کا علامتی نشان ایک سانپ ہی ہے۔''

یہ سن کر ہیری کا کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''بالکل!'' رون بولا۔ ''اگر اب پورا اسکول یہی سوچے گا کہ تم اس کے پڑپڑپڑپڑ پوتے یا اسی طرح کے کوئی رشتے دار ہو......''

''لیکن میں نہیں ہوں!'' ہیری رون کی بات کاٹتے ہوئے غرایا۔ وہ جس کرب کا شکار تھا اسے وہ پوری طرح سمجھا نہیں سکتا تھا۔

''یہ ثابت کرنا آسان بات نہیں ہوگی ہیری!'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''سلے درین ایک ہزار برس پہلے گزرا تھا۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں تم اس کے جانشین ہو بھی سکتے ہو۔''

☆☆☆

ہیری اس رات گھنٹوں تک جاگتا رہا۔ وہ اپنے پلنگ کے چاروں طرف لگے پردوں کی درزوں میں سے دیوار کی کھڑکیوں کے باہر برف گرتی ہوئی دیکھتا رہا اور خیالوں کے بھنور میں ہچکولے کھاتا رہا...... کیا وہ واقعی سلزر سلے درین کی اولاد میں سے ہو سکتا ہے؟ ہرمائنی کی بات اس کے ذہن کے پردوں پر دستک دے رہی تھی۔ آخر وہ اپنے باپ کے خاندان کے بارے میں کچھ بھی تو نہیں جانتا تھا۔ مسٹر ڈرسلی نے اسے صاف الفاظ میں منع کر دیا تھا کہ وہ اپنے جادوگر رشتے داروں کے بارے میں اس سے کوئی سوال نہ پوچھے۔ ہیری نے اپنے ذہن کو ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مار باسی زبان میں کچھ بولنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ سے الفاظ باہر نہیں نکل پائے۔ اسے لگا کہ ایسا کرنے کیلئے اسے سانپ کے مدمقابل ہونا بے حد ضروری ہے۔

''لیکن میں تو گری فنڈر فریق میں ہوں!'' ہیری کے ذہن میں یہ خیال بڑی تیزی سے کوندا۔ ''اگر میرے بدن میں واقعی سلزر کا خون ہوتا تو بولتی ٹوپی نے مجھے یہاں نہیں رکھا ہوتا......''

لیکن دوسرے ہی لمحے اس بات کا جواب بھی اسے یاد آ گیا تھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اوہ!'' اس کے اندر سے کوئی آواز سنائی دی۔ ''کیا تمہیں یاد نہیں...... بولتی ٹوپی نے تمہیں سلے درین میں ہی بھیجنا چاہتی تھی؟''

ہیری نے بے چینی سے کروٹ بدلی۔ اس نے طے کیا کہ اگلے دن جڑی بوٹیوں کا علم جاننے والی جماعت میں وہ جسٹن سے ملے گا اور اس کے سامنے ظاہر کر دے گا کہ وہ سانپ دور بھگا رہا تھا نہ کہ اس پر حملہ کرنے کیلئے اسے اکسا رہا تھا۔ اس نے غصے کے عالم میں اپنے تکیئے پر ایک زوردار مکا رسید کرتے ہوئے سوچا کہ یہ بات تو احمق سے احمق ترین انسان کو بھی سمجھ میں آ جانا چاہئے تھی......

☆☆☆

اگلی صبح موسم بالکل ہی بدل گیا تھا۔ رات جو برف باری ہوئی تھی وہ اب شدید برفیلی آندھی کا روپ اختیار کر چکی تھی۔ جڑی بوٹیوں کے علم والے موضوع کی جماعت اس سہ ماہی کے آخری دور میں داخل ہو چکی تھی اور آج اس سلسلے کی آخری جماعت کا انعقاد تھا جو موسم کی خرابی کے پیش نظر ملتوی کر دی گئی تھی۔ پروفیسر سپراؤٹ نے نربط نرسنگوں کو موزے اور سکارف پہنا دیئے تھے تاکہ وہ سردی کی شدت سے ٹھٹھر نہ جائیں۔ یہ اتنا اہم اور دشوار کام تھا کہ وہ اسے کسی دوسرے کی بھروسے پر چھوڑ نہیں سکتی تھی۔ نربط نرسنگے اب پہلے سے زیادہ اہمیت کے حامل ہو چکے تھے کیونکہ سب کو اس گھڑی کا انتظار تھا جب نربط نرسنگے بڑے ہو جاتے اور ان سے جادوئی دوا تیار کر کے مسز نورس اور کولن کریوی کو ہوش میں لایا جاتا۔

جماعت نہ لگنے کی وجہ سے طلباء کو جو خالی وقت میسر آیا تھا، ان میں وہ مختلف کاموں کو نبٹاتے رہے۔ رون، ہرمائنی گری فنڈر ہال کے آتش دان کے سامنے بیٹھے جادوئی شطرنج سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ہیری پریشانی کے عالم میں اس کے قریب بیٹھا خلا کو گھور رہا تھا۔

''ہیری! اب بس بھی کرو!'' ہرمائنی نے ابرو چڑھا کر تنک مزاجی سے کہا۔ اسی وقت رون کے ایک فیل نے ہرمائنی کے گھڑسوار کو کھینچتے ہوئے بساط سے باہر لے جا کر زور سے پٹخ ڈالا۔ ''اگر تمہارے لئے یہ اتنا ہی اہم معاملہ ہے تو تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟...... جاؤ اور جسٹن کو ڈھونڈو!''

یہ سنتے ہی ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بے حد تناؤ کا شکار تھا۔ وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا سوراخ سے باہر نکلا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اسی ادھیڑ بن میں مبتلا تھا کہ جسٹن اسے کہاں مل سکتا ہے؟...... دن کے وقت قلعے میں عام طور پر جتنا اندھیرا ہوتا تھا، موسم کی خرابی کے باعث آج اس سے زیادہ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کھڑکیوں پر برف کی موٹی اور بھوری تہیں چڑھی ہوئی تھیں جنہوں نے باہر کی روشنی کو اندر داخل ہونے سے روک رکھا تھا۔ ہیری کو سردی لگ رہی تھی، وہ کانپتے ہوئے کمروں سے پار پہنچا۔ وہ اب اس راہداری میں چل رہا تھا جہاں کچھ جماعتوں میں دیگر مضامین کی پڑھائی جاری تھی۔ کمروں کے اندر سے آنے والی آوازیں

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

اسے صاف سنائی دے رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل کسی طالب علم پر غصے سے برس رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اپنے ساتھی کو نیولے میں بدل دیا تھا۔ یہ لمحہ بڑا دلچسپ تھا جس دیکھنے کی آرزو نے ہیری کے اندر انگڑائی لی۔ وہ اندر جھانکنے کا سوچ رہا تھا مگر اس نے خود پر قابو رکھتے ہوئے جسٹن کی تلاش کو ترجیح دی۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہوسکتا ہے جسٹن اپنے فارغ وقت میں بھی پڑھائی کر رہا ہو۔ اسی خیال کے باعث اس کے قدم لائبریری کی طرف مڑ گئے۔ اس نے جسٹن کی تلاش میں پہلے لائبریری پر ایک نظر ڈالنا بہتر سمجھا۔

اتفاق سے لائبریری کے عقبی حصے میں اسے ہفل پف فریق کے طلباء کا ایک گروہ بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ ان طلباء کے چہرے ہیری کو جانے پہچانے لگے کیونکہ وہ انہیں کئی بار جڑی بوٹیوں والی جماعت میں دیکھ چکا تھا۔ وہ پڑھائی کے بجائے آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے۔ کتابوں کی ایک اونچی الماری کے درمیان میں موجود خلا سے ہیری انہیں بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ وہ سبھی آپس میں سر جوڑے، سرگوشی نما آواز میں کسی پُراسرار معاملے پر گفتگو کرنے میں اتنے محو تھے کہ انہیں اپنے اردگرد کا ذرا خیال بھی نہیں تھا۔ ہیری اور ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا جس کے باعث ہیری کو یہ نظر نہیں آپایا کہ وہاں جسٹن موجود ہے یا نہیں! اس نے جسٹن کو دیکھنے کیلئے ان کی طرف قدم بڑھائے۔ وہ جونہی ان کے قریب پہنچا تو ان لوگوں کی باتوں کی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی۔ ہیری کے قدم زمین پر چپک کر رہ گئے۔ وہ ٹھٹک کر رُک گیا تھا۔ ہیری ابھی ایسی اوٹ میں تھا جہاں سے وہ لوگ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ویسے بھی وہ سب گھیرا سا بنا کر جھکے ہوئے تھے۔

''جو بھی ہو......'' وہ ایک فربہ جسم والا لڑکا تھا جو بول رہا تھا۔ ''میں تو جسٹن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہمارے کمرے میں ہی چھپا رہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پوٹر اسے اپنا شکار بنانے والا ہے تو بہتر یہی ہے کہ وہ کچھ وقت تک چھپا رہے۔ ظاہر ہے...... جسٹن کو ایسے ہی کسی حادثے کے رونما ہونے کا اس وقت سے اندیشہ تھا جب اس نے غلطی سے پوٹر کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ ماگل گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔ جسٹن نے تو اسے یہ تک بتا ڈالا تھا کہ اسے ایٹن میں داخلہ مل رہا تھا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو سلے درین کے جانشین کو بتائی جائے۔ جبکہ وہ کھلے عام گھوم پھر رہا ہے...... ہے نا!''

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ سلزسلے درین کا جانشین 'پوٹر' ہی ہے...... کیوں ایرنی؟'' قریب بیٹھی ہوئی ایک سنہری چوٹی والی لڑکی نے متفکرانہ انداز میں اس فربہ لڑکے سے پوچھا۔

ایک لمحے کیلئے فربہ لڑکا گھبرا سا گیا۔

''دیکھو ہائنا! وہ ایک 'مار باسی' ہے، سب جانتے ہیں کہ یہ تاریک طاقتوں والے جادوگر کی علامت ہے۔ کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ

کوئی شریف النفس جادوگر سانپوں سے بات کرسکتا ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ سلزسلے درین بھی 'مار باسی' تھا۔'' اس فربہ لڑکے ایرنی نے جلدی سے کہا۔

یہ سننے کے بعد کئی طلبا سرگوشیاں کرنے لگے پھر وہ سب خاموش ہوگئے۔

''یاد ہے کہ دیوار پر کیا لکھا ہوا تھا؟'' ایرنی گھمبیر لہجے میں بولا۔'' جانشین کے دشمنو! خبردار! فلیچ کسی بات پر پوٹر سے الجھ گیا تھا آگے کیا ہوا ہم سب جانتے ہیں۔ فلیچ کی بلی پر حملہ ہوگیا۔ کیوڈچ میچ میں سال اوّل کا 'کریوی' پوٹر کو پریشان کرتا رہا تھا جب پوٹر کیچڑ میں لت پت زمین پر گرا پڑا تھا تب کریوی دھڑا دھڑ اس کی تصویریں اُتار رہا تھا۔ پوٹر نے اسے منع کیا پھر اس واقعے کی کچھ ہی ساعتوں بعد کریوی پر حملہ ہوگیا!''

''ویسے وہ دیکھنے میں تو کوئی برا جادوگر نہیں ہے!'' ہائنا نے غیر یقینی انداز میں کہا۔'' وہ ہمیشہ تہذیب کے ساتھ پیش آتا ہے اور بھلا دکھائی دیتا ہے۔ ارے ہاں! اسی نے تو 'تم جانتے ہو کسے' غائب کردیا تھا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ پوری طرح سے شیطانی جادوگر ہو۔ ہے نا!''

ایرنی نے رازدارانہ انداز میں اپنی آواز نیچی کرلی۔ ہفل پف کے طلباء نے اپنے کان اس کے مزید قریب کردیئے۔ ہیری کو بھی ایرنی کی بات سننے کیلئے کچھ آگے بڑھنا پڑا۔

''کوئی نہیں جانتا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے حملے سے پوٹر کیسے بچ گیا؟ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ حادثہ ہوا تو پوٹر ایک چھوٹا بچہ تھا۔ اس کے تو پرخچے اُڑ جانا چاہئیں تھے۔ اس طرح کے لعنتی جادو سے تو صرف وہی بچ سکتا ہے جو سچ مچ طاقتور شیطانی جادوگر ہو۔'' ایرنی نے اپنی آواز مزید دھیمی کرلی اور کانا پھوسی کے انداز میں بولنے لگا۔'' شاید اسی وجہ سے 'تم جانتے ہو کون؟' پوٹر کو عالم شیر خوارگی میں ہی قتل کر ڈالنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی دوسرا شیطانی جادوگر اس کی جگہ لے کر اس کیلئے مصیبت کا پہاڑ بن جائے۔ میں تو یہ سوچتا ہوں نجانے پوٹر میں اور کون سی خطرناک طاقتیں چھپی ہوئی ہوں گی؟''

ہیری میں مزید سننے کی تاب نہیں تھی۔ وہ زور سے گلا صاف کرنے کیلئے کھنکارا اور کتابوں کی الماری کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اگر وہ واقعی غصے میں نہ ہوتا تو یقیناً اسے اپنے سامنے برپا ہونے والا منظر بے حد محظوظ کرتا۔ ہیری کو دیکھنے کے بعد ہفل پف کے سبھی طلباء کی سٹی گم ہوگئی۔ وہ خوفزدہ چہروں کے ساتھ ایسے مبہوت بیٹھے تھے جیسے ہیری پر نظر پڑنے سے وہ پتھر کے بن چکے ہوں۔ ایرنی کے چہرے کا تو رنگ ہی فق پڑ گیا اور ہونٹ سفید ہو چکے تھے۔

''ہیلو! میں جسٹن فنچ کو ڈھونڈ رہا ہوں...... کیا تم اسے دیکھا ہے؟'' ہیری بولا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہفل پف کے طلبا جس بات سے سہمے ہوئے تھے، وہی ان کے سر پر بم کے گولے کی طرح پھٹ چکی تھی۔ ان کی سانسیں رُک سی گئیں۔ پھر سب پریشانی کے ساتھ ایرنی کی طرف دیکھنے لگے جو ہیری کے منہ سے جسٹن کا نام سن کر ہی دہل گیا تھا۔

''تت...... تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟'' ایرنی نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ فن مبارزت کی انجمن کے موقع پر سانپ والے حادثے کا پس منظر کیا تھا؟...... درحقیقت کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

ایرنی نے دہشت سے اپنے سفید پڑ چکے ہونٹوں کو کاٹ لیا۔

''ہم سب وہاں تھے، ہم نے دیکھا تھا کہ کیا ہوا تھا؟'' ایرنی نے گہری سانس لے کر کہا۔

''پھر تو تم نے یہ دیکھا ہی ہوگا کہ جب میں نے سانپ سے بات کی تو اس کے بعد وہ دور ہٹ گیا تھا؟'' ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہم نے تو بس اتنا دیکھا تھا کہ تم مارباسی زبان میں بات کر رہے تھے اور شاید سانپ کو جسٹن کی طرف بڑھنے کا کہہ رہے تھے۔'' ایرنی نے سخت لہجے میں کہا، حالانکہ بولتے ہوئے وہ کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ سن کر ہیری کی تیوری چڑھ گئی۔

''میں اسے اس کی طرف نہیں بڑھا رہا تھا۔'' ہیری پرزور لہجے میں بولا۔ اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ ''سانپ نے تو جسٹن کو چھوا تک نہیں تھا!''

''وہ بال بال بچ گیا پوٹر!'' ایرنی نے کہا۔ اس کے بعد اس نے جلدی سے آگے یہ جملہ بڑھا ڈالا۔ ''اور اگر تمہارے دل میں میرے بارے میں کوئی عناد آ رہا ہو تو میں تمہیں یہ بتا دینا چاہوں گا کہ تم میرا شجرہ نسب دیکھ سکتے ہو میرے خاندان میں نو پشتوں سے جادوگر اور جادوگرنیاں ہی رہے ہیں اور میرا خون اتنا خالص ہے، جتنا کسی جادوگر کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے......''

''مجھے اس سے کچھ لینا دینا نہیں!'' ہیری اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ ''تمہارا خون کس طرح کا ہے، میں ماگل خاندانوں میں پیدا ہونے والے لوگوں پر حملہ کیوں کرنا چاہوں گا؟''

''میں نے سنا ہے تم ان ماگلوؤں سے نفرت کرتے ہو جن کے ساتھ تم رہتے تھے۔'' ایرنی فوراً تیکھے انداز میں بولا۔

''یہ جھٹلایا نہیں جا سکتا، کوئی ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہے اور ان سے نفرت نہ کرے! میں چاہوں گا کہ تم بھی ایک بار یہ کوشش کر کے دیکھ لو!'' ہیری سچائی سے منہ نہ موڑ پایا تھا۔

ہیری کو وہاں مزید ٹھہرنا بے معنی لگا۔ اسی لئے وہ مڑا اور پاؤں پٹختے ہوئے ان سے دور ہوتا چلا گیا۔ وہ غصے سے کھولتا ہوا لائبریری

سے باہر نکل آیا۔ ہیری کو معلوم نہیں ہو پایا کہ جادوئی کلمات کی ایک بڑی سی کتاب کی سنہری جلد کو چمکاتے ہوئے میڈم پنس اسے قہر آلود نظروں سے گھورتی رہی تھیں، جب وہ ایرنی پر برس رہا تھا۔ ہیری لائبریری سے نکل کر راہداری میں داخل ہو چکا تھا۔ اس کا بدن غصے کی آگ میں جھلس رہا تھا اور ذہن میں ایرنی کی گھٹیا باتیں گونج رہی تھیں۔ وہ اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اسے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ کس سمت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے؟ اچانک وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ وہ کسی دیوہیکل اور ٹھوس چیز سے ٹکرا گیا تھا۔ اس نے چونکتے ہوئے فرش پر گرے گرے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

''او......ہیلو ہیگر ڈ......!'' ہیری اُٹھنے کی کوشش کی۔

ہیگر ڈ کا چہرہ مخملی برف سے ڈھکی ہوئی ریشوں والی ٹوپی میں پوری طرح چھپا ہوا تھا۔ لیکن اسے پہچاننے میں کسی بھی طرح کی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے چھچھوندر کی کھال والے بڑے کوٹ نے ساری راہداری کو گھیر رکھا تھا جس میں بڑی تعداد میں گلہریاں بھری ہوئیں تھیں۔ ہاتھوں میں موٹے دستانے پہنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک مردہ مرغ لٹک رہا تھا۔ ہیگر ڈ نے اپنی ٹوپی کو چہرے سے پیچھے سرکایا۔

''ٹھیک تو ہو ہیری! آج تم جماعت میں پڑھنے کیلئے نہیں گئے کیا؟'' ہیگر ڈ نے پوچھا۔

''آج جماعت ملتوی کر دی گئی ہے، مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہیگر ڈ نے مردہ مرغ کو ہیری کے سامنے اونچا کر دیا۔

''اس سال یہ دوسرا مرغ ہلاک ہوا ہے یا تو اسے کسی لومڑی نے مارا ہے یا پھر خون آشام بھالو بھوت نے! مرغوں کے چاروں طرف جادوئی حصار باندھنے کیلئے مجھے ڈمبل ڈور سے خصوصی اجازت لینا ہوگی۔'' ہیگر ڈ نے بتایا۔ اس نے اپنی برف آلودہ موٹی بھنوؤں کے نیچے سے ہیری پر نگاہ ڈالی۔ ''خیریت تو ہے ہیری؟ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم کسی گہری پریشانی میں تاؤ کھائے ہوئے ہو!'' ہیگر ڈ سوالیہ انداز میں ہیری کو دیکھنے لگا۔

ہیری ان سب باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا تھا جو ایرنی اور اس کے ساتھی، ہیری کے بارے میں کہہ رہے تھے۔ اس لئے وہ اصلی بات گول کر گیا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں ہے، بہتر ہوگا کہ مجھے اب لوٹ جانا چاہئے کیونکہ تبدیلی ہیئت کی جماعت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی ہے اور مجھے اپنی کتابیں بھی اُٹھانا ہیں ہیگر ڈ......!''

ہیگر ڈ نے پہلو میں سر ہلایا اور ہیری وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر ایرنی کی چبھتی باتیں گھومنے لگیں۔ لوگ اس کے بارے میں کیسے کیسے خیالات رکھتے ہیں۔ اس نے اذیت سے سوچا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

’’جسٹن کو ایسے ہی کسی حادثے کے رونما ہونے کا اس وقت سے اندیشہ تھا جب سے اس نے غلطی سے پوٹر کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ ماگل خاندان میں پیدا ہوا ہے......‘‘

ایرنی کا جملہ خنجر کی طرح گھاؤ لگا رہا تھا۔ ہیری ہیر پٹختے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا اور ایک ایسی راہداری میں آن پہنچا جہاں کچھ زیادہ ہی اندھیرا تھا۔ یہاں کی مشعلیں تیز برفیلی سرد ہواؤں کے جھونکوں کی وجہ سے بجھ چکی تھیں۔ ہیری کو ایک طرف کی کھڑکی کھلی ہوئی دکھائی دی جہاں سے ابھی سرد ہوا کے جھونکے اندر آ رہے تھے۔ اس نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ کسی قدر راہداری دکھائی دے رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا نصف راہداری عبور کر گیا اور پھر اچانک کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر منہ کے بل الٹ کر گر گیا۔ اس نے اندھیرے میں آنکھیں گاڑتے ہوئے دیکھا کہ وہ کس چیز سے ٹکرا کر گر گیا تھا؟ جونہی اس چیز کے خدوخال واضح ہوئے تو ہیری کے ہوش اُڑتے چلے گئے۔ اس کا چہرہ دہشت سے پھیکا پڑ گیا۔

فرش پر جسٹن فنچ گرا پڑا تھا اور اسی کے بے جان بدن سے ٹکرا کر ہیری منہ کے بل گرا تھا۔ ہیری نے اسے چھو کر دیکھا۔ وہ سخت اکڑا ہوا اور ٹھنڈا تھا۔ اس کے چہرے پر دہشت کے آثار نمایاں تھے اور اس کی کھلی بے جان آنکھیں چھت کو گھور رہی تھیں۔ اتنا ہی نہیں اس کے پاس ایک اور بھی ہیولہ دکھائی دے رہا تھا۔ جس کے خدوخال کچھ واضح نہیں تھے۔ اس نے آگے ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں چوڑی کر کے اس ہیولے کو دیکھا۔ اسے ابھی بھی دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ پھر جیسے ہی اسے سمجھ میں آیا تو وہ یکلخت پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے آج تک اس سے عجیب اور حیرت انگیز منظر نہیں دیکھا تھا۔

وہ ہیولہ کسی اور کا نہیں بلکہ 'لگ بھگ سر کٹے نک' کا تھا۔ اب وہ موتیوں جیسا سفید اور شفاف نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بدن دھواں دھار سیاہ پڑ چکا تھا۔ نک بھی فرش سے چند انچ اوپر ہوا میں بے جان گرا پڑا تھا۔ اس کا سر آدھا لٹکا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر بھی ویسی ہی دہشت چھائی ہوئی تھی جیسی جسٹن کے چہرے پر عیاں تھی۔

ہیری سنبھلتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی سانسیں بے ترتیبی سے تیز تیز چل رہی تھیں۔ اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے اس کی پسلیوں سے ٹکرا کر نقارہ بجا رہا ہو۔ ہیری وہاں سے ہٹ کر تیزی سے اندھیری راہداری کا جائزہ لینے لگا۔ اس کی نظریں اوپر نیچے، دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ اچانک اس کی نظر مکڑیوں کی ایک قطار پر ٹھٹک کر رُک گئی۔ وہ پوری طاقت سے بے جان لاشوں سے دور بھاگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے ہیری کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس کے کانوں میں راہداری کے دونوں طرف لگی ہوئی جماعتوں سے طلبا اور اساتذہ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے کانوں پر زور ڈال کر کچھ اور سننے کی کوشش کی مگر اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔

ہیری کے ذہن میں یکا یک یہ خیال کوندا کہ اسے وہاں نہیں ہونا چاہئے۔اس کا دماغ اسے وہاں سے بھاگ جانے کا مشورہ دے رہا تھا مگر اس کا دل اس سے متفق نہیں ہو پا رہا تھا۔اگر وہ وہاں سے فرار ہو جاتا تو اس بات کا کسی کو بھی پتہ نہیں چل پاتا کہ وہ کبھی وہاں آیا تھا۔مگر اس کا دل ان حملہ زدہ لوگوں کو ایسے حال میں بے یار و مددگار چھوڑ دینے پر راضی نہیں ہوا۔پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ لوگوں کو مدد کیلئے پکارے تاکہ انہیں ہسپتال لے جایا جا سکے۔کیا کوئی اس کی بات پر یقین کرے گا کہ اس حادثے سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے؟

جب وہ گومگوئی کے عالم میں ہراساں کھڑا دل و دماغ کی کشمکش میں مبتلا تھا......تو اس کے ٹھیک پاس والا دروازہ زوردار آواز سے کھلا تو ہیری اپنی جگہ اچھل پڑا۔وہ شریر بھوت 'پیوس' تھا۔وہ ہوا میں تیرتا ہوا دروازے سے باہر نکلا۔''اوہ ہو! یہ تو پوٹی یعنی پوٹر ہے!'' پیوس ہوا میں لڑکھڑاتے ہوئے ہیری کے قریب سے گزرا اور اس کے چشمے کو ترچھا کرتا چلا گیا۔

''پوٹر کے کیا ارادے ہیں؟ پوٹر چھپ کر یہاں کیوں گھوم......''

پیوس اچانک رُکا اور ہوا میں قلابازیاں کھانے لگا۔قلابازی کھاتے ہوئے جب اس کا سر نیچے کی طرف آیا اور پیر چھت کی طرف اُٹھتے چلے گئے تو اس کی نگاہ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک پر پڑی۔اس نے فوراً خود کو سیدھا کیا۔اس نے اپنے پھڑ پھڑاتے ہوئے ہونٹوں میں ہوا بھری اور اس سے پہلے ہیری اسے کچھ کہہ پاتا وہ حلق پھاڑ کر زور زور سے چیخنے لگا۔

''حملہ......ایک اور حملہ......حملہ......اب کسی انسان یا بھوت کی جان محفوظ نہیں رہی۔اپنی جان بچاؤ......بھاگو......سکول میں ایک اور حملہ ہو گیا ہے۔''

دھاڑ......دھاڑ......دھاڑ! ایک کے بعد ایک راہداری کے دروازوں کے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔طلباء کسی سیلاب کی مانند راہداری میں گھستے چلے آئے پھر راہداری میں ایسی بھگدڑ اور دھکم پیل کی فضا پیدا ہو گئی کہ جسٹن کے پاؤں تلے روندے جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔کئی طلباء تو لگ بھگ سر کٹے نک کے شفاف جسم میں کھڑے دکھائی دیئے۔جب اساتذہ وہاں پہنچے اور انہوں نے بلند آواز میں چلا کر ہجوم کو خاموش کرنے کی کوشش کی۔ہیری نے خود کو دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے پایا۔پروفیسر میک گونا گل بھاگتی ہوئی وہاں پہنچیں۔ان کے پیچھے ان کی کلاس کے بچے بھی آئے۔جن میں ایک طالب علم کے بالوں پر اب بھی کالی سفید دھاریاں دکھائی دے رہی تھیں۔پروفیسر میک گونا گل نے اپنی چھڑی سے ایک زوردار دھماکہ کیا۔جس سے راہداری میں گہری خاموشی چھا گئی۔اس کے بعد انہوں نے سب طلباء کو اپنی اپنی جماعتوں میں جانے کا حکم دیا۔جونہی ہجوم چھٹنے کی وجہ سے تھوڑی سی جگہ خالی ہوئی تو ہفل پف فریق کا 'ایرنی' ہانپتا ہوا وہاں آن پہنچا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''آج تو پوٹر رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔'' ایرنی نے چیخ کر کہا۔ اس کا چہرہ بالکل سفید ہو رہا تھا اور اس نے اپنی انگلی ہیری کی طرف ڈرامائی انداز میں اُٹھا رکھی تھی۔

''اپنی زبان قابو میں رکھو میک ملن!'' پروفیسر میک گوناگل نے ناگواری سے کہا۔

پیوس اوپر جھولتے ہوئے بری طرح دانت دکھا رہا تھا اور مزے لیتے ہوئے پورے دہشت زدہ ماحول کو دیکھ رہا تھا۔ پیوس کو گڑبڑ یا کھلبلی والا ماحول ہمیشہ سے اچھا لگتا تھا کیونکہ وہ ایک شریر بھوت تھا۔ اودھم مستی اور دوسروں کو تنگ کرنا اس کا مشغلہ تھا۔ اساتذہ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک کے اوپر جھکے ہوئے ان کا معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔ پیوس نے گنگنانا شروع کر دیا۔

''اوہ پوٹر تم خود تو نرے نکمے ہو!...... تم نے یہ کیا کھیل شروع کر دیا؟...... تم سکول کے بچوں کو ایسے ہلاک کر رہے ہو جیسے یہ کوئی پرلطف کیوڈچ میچ ہو......''

''بہت ہو چکا پیوس!......'' پروفیسر میک گوناگل نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ پیوس یکدم خاموش ہو گیا اور ہوا میں لہراتے ہوئے ہیری کو اپنی زبان دکھا کر وہاں سے پیچھے ہٹ گیا۔

پروفیسر فل ٹویک اور شعبہ فلکیات کی پروفیسر 'سین یسٹرا' نے آگے بڑھ کر جسٹن کا بے جان بدن اُٹھایا اور ہسپتال کی طرف لے گئے۔ لیکن کسی کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ لگ بھگ سر کٹے نک کا کیا جائے؟ آخر کار پروفیسر میک گوناگل نے چھڑی گھما کر ہوا سے ایک بڑا پنکھ نکال کر ایرنی کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے ایرنی کو یہ بھی سمجھایا کہ وہ اس پنکھ سے ہوا کر کے لگ بھگ سر کٹے نک کو سیڑھیوں کے اوپر کیسے لے جائے گا۔ نک کو پنکھ جھلتے ہوئے ایک خاموش اور معلق سیاہ بادل کی طرح دھکیلتا ہوا لے گیا۔ اس کے بعد وہاں صرف ہیری اور پروفیسر میک گوناگل باقی رہ گئے تھے۔

''میرے پیچھے آؤ...... پوٹر!'' میک گوناگل نے تیکھے انداز میں کہا۔

''پروفیسر! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کچھ نہیں کیا......'' ہیری تڑپ کر بولا۔

''یہ بات میرے بس سے باہر ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل سخت لہجے میں بولیں۔

وہ دونوں خاموشی سے ایک موڑ پر مڑے۔ پروفیسر میک گوناگل اچانک ایک بہت بڑے اور نہایت بدصورت جادوگر کے بت کے سامنے جا کر رُک گئیں۔

''لیموں کا قطرہ!'' ان کی آواز گونجی۔ ہیری سمجھ گیا کہ یہ خفیہ پہچان تھی۔

بدصورت جادوگر کا بت متحرک ہو گیا اور طرف سرک گیا۔ اس کے بعد اس کی عقبی دیوار چیرتی ہوئی کھل گئی اور پہلوؤں میں پیچھے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہٹتی چلی گئی۔خوف و پریشانی میں مبتلا ہونے کے باوجود ہیری متحیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔وہ سوچنے لگا آگے کیا ہونے والا ہے؟ دیوار کے پھٹتے ہی اس کے پیچھے چکردار سیڑھیاں دکھائی دیں جو کسی ایکسی لیٹر کی طرح گھومتی ہوئی اوپر اُٹھ رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل نے آگے بڑھ کر سیڑھی پر قدم رکھا تو ہیری نے بھی ویسا ہی کیا۔ جونہی وہ دونوں ایک قدم اوپر اُٹھے تو ان کے عقب میں ایک دھماکے دار آواز کے ساتھ دیوار بند ہوگئی۔ وہ گولائی میں گھومتے ہوئے اوپر کی طرف اُٹھتے چلے جا رہے تھے۔وہ کس قدر اوپر اُٹھے تھے اس کا اندازہ ہیری کو بالکل نہیں ہو پایا کیونکہ اسے چکر آنا شروع ہو گئے تھے۔آخرکار یہ سفر ختم ہوا اور سیڑھیاں ایک چھوٹی سی راہداری کے ساتھ ٹک گئیں۔ ہیری نے اپنے سر کو جھٹکا اور سامنے نگاہ ڈالی۔ان کے سامنے ایک اونچا بلوط کی لکڑی کا چمکتا ہوا دروازہ موجود تھا جس پر عنقا (ایک جانور جس کا سر اور باز وعقاب جیسے ہوتے ہیں اور باقی دھڑ شیر کا ہوتا ہے) کے مجسمے والا پیتل کا کنڈا لٹک رہا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے کہاں لایا گیا ہے؟ یہ یقیناً وہی جگہ ہونا چاہئے تھی جہاں ہیڈ ماسٹر رہتے ہوں گے۔ ہیری یہ سوچ کر کانپ گیا تھا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

بارہواں باب

بھیس بدل سیرپ

اوپر پہنچنے کے بعد دونوں چکر دار پتھریلی سیڑھی سے نیچے اترے اور پھر پروفیسر میک گوناگل نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔ دروازہ دھیرے سے کھل گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔ وہ ایک بڑے حجم کا گول کمرہ تھا جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ قلعے کی عمارت کے بلند گولائی والے مینار میں واقع تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اسے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئیں۔ وہ ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں بالکل اکیلا تھا۔ ہیری نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ ایک بات تو طے تھی کہ اس سال ہیری جتنے اساتذہ کے دفتروں میں گیا تھا، ان میں سے ڈمبل ڈور کا دفتر سب سے زیادہ دلچسپ دکھائی دے رہا تھا۔ اگر وہ اس وقت اس بات سے خوفزدہ نہیں ہوتا کہ اسے اب سکول سے نکالا ہی جانے والا ہے تو وہ اسے دیکھنے کا موقع پا کر بے حد خوش ہوا ہوتا۔ پورا دفتر عجیب وغریب قسم کی چھوٹی چھوٹی اشیاء سے بھرا پڑا تھا۔ چاندی سے بنے ہوئے بہت سے دلچسپ نوادرات پہیوں والی ایک بڑی میز پر سجے ہوئے تھے۔ میز پوش سے دھویں کی ایک ہلکی سی لکیر نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ چاروں طرف دیواروں پر ہوگورٹ کے سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں جن کے بھوت اپنی اپنی تصویروں کے فریم میں آرام کرتے ہوئے اونگھ رہے تھے۔ وہاں پر پنجوں کے پاؤں والی ایک بڑی میز بھی دکھائی دی اور اس کے عقب میں بڑی الماری میں گندی اور پیوند لگی ہوگورٹ کی 'بولتی ٹوپی' رکھی ہوئی تھی۔ ہیری لمحہ بھر کیلئے جھجکا۔ اس نے دیوار پر سورہے جادوگروں اور جادوگرنیوں کے بھوتوں کو غور سے دیکھا پھر وہ سوچنے لگا کہ اگر الماری میں رکھی ہوئی بولتی ٹوپی اُٹھالی جائے اور اسے وہ اپنے سر پر پہن کر دیکھ لے تو اس میں کوئی نقصان تو نہیں ہوگا؟

وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا...... یہ تسلی کرنا چاہتا تھا کہ بولتی ٹوپی نے اسے صحیح جگہ پر بھیجا ہے یا نہیں! وہ اطمینان سے میز کا چکر کاٹتا ہوا دوسری طرف بڑھ گیا اور الماری کے پاس جا پہنچا۔ اس نے مرجھائی ہوئی بولتی ٹوپی کو اُٹھایا دھیرے سے اپنے سر پر چڑھا لی۔ ٹوپی بہت بڑی تھی۔ جب ہیری نے اسے پہنا تو گزشتہ مرتبہ کی طرح ہی اس بار بھی اس کی آنکھیں ٹوپی کے نیچے چھپ گئیں۔ ہیری ٹوپی کے اندرونی سیاہ حصے کو گھور رہا تھا، وہ انتظار کر رہا تھا کہ ٹوپی کب اس سے مخاطب ہوتی ہے۔ پھر اس کی سماعت میں دھیمی سی آواز گونجی۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''اُلجھن میں ہو ہیری پوٹر؟''

''آہ......ہاں!'' ہیری ہکلایا۔''آپ کو تکلیف دینے کیلئے معافی چاہتا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ......'' ہیری کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

''تم سوچ رہے ہو کہ میں نے تمہارے لئے صحیح فریق کا انتخاب کیا ہے یا نہیں!'' ٹوپی جھٹ سے بولی۔ ہیری کا سر اثبات میں ملنے لگا۔''یہ...... طے کرنا بہت مشکل تھا کہ تمہیں کس فریق میں رکھا جائے لیکن میں اب بھی وہی کہوں گا جو میں نے پہلے کہا تھا......''

ہیری کا دل دھک دھک کرنے لگا۔''تمہاری صحیح جگہ سلے درین میں ہی تھی۔''

ہیری کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے اور سانس بے ترتیب ہونے لگی۔ اس نے بمشکل ٹوپی کو پکڑ کر سر سے اتارا۔ اب وہ گندی سی ٹوپی اس کے ہاتھوں میں پہلے کی طرح مرجھائی اور مردہ سی لٹک رہی تھی۔ ہیری نے اسے دوبارہ الماری میں واپس رکھ دیا اس کا جی بری طرح مچلنے لگا تھا۔

''تم یقیناً غلطی پر ہو!'' ہیری نے خاموش اور بے جان پڑی ہوئی ٹوپی کی طرف غصے سے نگاہ ڈالتے ہوئے زور سے کہا۔ بولتی ٹوپی جوں کی توں پڑی رہی اس میں کوئی ہلچل برپا نہیں ہوئی۔ ہیری اس کی طرف گھورتے ہوئے پیچھے ہٹ رہا تھا کہ اس کی سماعت میں ایک عجیب سی آواز پڑی۔ وہ جو کوئی بھی تھا بڑے رندھے ہوئے انداز میں بول رہا تھا۔ ہیری نے فوراً پلٹ کر آواز کی سمت میں دیکھا۔ وہ اس کمرے میں اکیلا نہیں تھا۔ دروازے کے پہلو میں عقبی سمت پڑی ہوئی سنہری تپائی کے اسٹینڈ پر ایک کمزور اور بھاری جثّے والا پرندہ کھڑا دکھائی دیا جو کسی پرنچے کھچے چنڈول کی طرح کا تھا۔ ہیری مبہوت انداز میں پرندے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پرندے نے گردن موڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں گہرا درد اور تکلیف کا تاثر چمک رہا تھا۔ ایک بار پھر وہ اپنی رندھی آواز میں چیخا۔ ہیری سوچنے لگا کہ پرندہ بہت بیمار دکھائی دیتا ہے اس کی آنکھیں بھی بے نور سی ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی دم میں سے ایک بڑا پنکھ جھڑا اور تپائی پر جا گرا۔ ابھی ہیری اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ دو اور پنکھ جھڑ کر نیچے گر گئے۔ ہیری کے ذہن میں یہ خیال کوندا کہ اب صرف یہی ہونے کو باقی رہ گیا ہے کہ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں اکیلا ہی موجود ہو اور اس کی موجودگی میں ڈمبل ڈور کا یہ پرندہ ہلاک ہو جائے۔ تاکہ دوسروں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ بھی سب پوٹر کا ہی کیا دھرا ہے!

ہیری ابھی اپنے خیال کو مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پرندے کے چاروں طرف آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ ہیری کو اپنی سانس اوپر کی اوپر، نیچے کی نیچے اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ لاشعوری انداز میں چیخا اور تپائی کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں چاروں طرف دیکھا کہ شاید کہیں پانی رکھا ہوا نظر آ جائے مگر وہاں پانی کا نام ونشان نہیں تھا۔ پرندہ اب پوری طرح

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ پہلی نظر میں وہ آگ کا بھڑکتا ہوا گولہ دکھائی دیتا تھا۔ پرندے کے حلق سے ایک زوردار چیخ برآمد ہوئی اور اگلے ہی لمحے وہاں کچھ بھی بچا تھا۔ سٹینڈ خالی تھا۔ تپائی پر راکھ کا سلگتا ہوا ڈھیر پڑا تھا۔ ہیری اسے بچانے کیلئے کچھ بھی نہیں کر پایا۔

ٹھیک اسی وقت دفتر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے تیزی سے سر اُٹھا کر دیکھا ڈمبل ڈور اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

''پپ...... پروفیسر!'' ہیری فوراً بول اُٹھا۔ ''آپ کا پرندہ...... میں کچھ بھی نہیں کر پایا...... اس میں نجانے کیسے خود ہی آگ لگ گئی تھی......'' اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اسے پرسکون ہونے کا اشارہ کیا۔ دوسرے پل ہیری کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا کیونکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کے چہرے پر پریشانی کے بجائے دھیمی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''وقت بھی تو ہو چکا تھا......'' ڈمبل ڈور آہستگی سے بولے۔ ''وہ کچھ دنوں سے بے حد بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ یہ کام کرلے......''

ہیری کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ وہ کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور اس کی کیفیت دیکھ کر دھیمے سے ہنس دیئے۔

''فاکس! ایک 'سیمرغ' ہے ہیری!'' ہیری سمجھ گیا کہ فاکس اس پرندے کا نام تھا۔ ''جب سیمرغ کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وہ خود میں آگ لگا لیتا ہے اور اپنی راکھ میں سے دوبارہ جنم لیتا ہے۔ آہ! اس طرف دیکھو ہیری!......'' ڈمبل ڈور نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے دم بخود نگاہوں سے راکھ کو دیکھا۔ راکھ کا ڈھیر کائی کی طرح پھٹتا جا رہا تھا اور اس میں سے ایک بغیر پروں والے، چھوٹے اور جھریوں والے چوزے کا سر ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ بھی جلنے والے پرندے کی طرح بدصورت اور عجیب دکھائی دے رہا تھا۔

''افسوس کی بات ہے کہ تم نے اسے اس کے جلنے والے دن میں دیکھا۔'' ڈمبل ڈور بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔ وہ اب اپنی میز کے پیچھے پڑی کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔ ''زیادہ تر اوقات میں وہ سچ مچ بہت خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ شوخ و چنچل سرخ پروں والا سیمرغ۔ یہ بہت ہی دلچسپ اور خطرناک پرندے ہوتے ہیں، وہ بھاری سے بھاری وزن کی چیزیں اپنے پنجوں میں دبا کر اُڑ سکتے ہیں۔ ان کے آنسو بڑے شفا آور ہوتے ہیں، ان سے گہرے زخم پل بھر میں بھر جاتے ہیں...... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سیمرغ

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

نہایت وفادار اور پالتو پرندے ہوتے ہیں ہیری!......''

کچھ دیر پہلے تک ہیری فاکس کے یوں جل جانے پر جس اذیت ناک صدمے سے دوچار تھا وہ اب اس کے ذہن سے مٹ چکا تھا۔ وہ اس بات کو بھی فراموش کر چکا تھا کہ اسے وہاں کس لئے لایا گیا تھا؟ جب ڈمبل ڈور نے اپنی اونچی پشت والی کرسی سے ٹیک لگا کر اپنی نیلی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جما دیں تو ہیری کے دل میں خوف کی لہر اُٹھنے لگی۔ اسے تاریک راہداری والا واقعہ یاد آ چکا تھا، جس کے جرم کی پاداش میں اسے ڈمبل ڈور کے پاس پیش کیا گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ ڈمبل ڈور کچھ پوچھنے کی کوشش کر پاتے۔ دفتر کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور بوکھلائے ہوئے ہیگرڈ کی صورت دکھائی دی۔ جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ وہ خاصا وحشی نظر آ رہا تھا۔ اس کے قوی ہیکل سر پر رکھی ہوئی ٹوپی پھڑ پھڑا رہی تھی۔ مردہ مرغ ابھی تک اس کے ہاتھوں میں جھول رہا تھا۔

''ہیری نے کچھ نہیں کیا پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیگرڈ نے عجلت بھرے لہجے میں بولا۔ ''اس لڑکے کے ملنے سے کچھ سیکنڈ پہلے ہی ہم نے اس سے باتیں کی تھیں۔ اسے وقت ہی نہیں ملا ہوگا جناب کہ......'' ڈمبل ڈور نے ہاتھ اُٹھا کر کچھ بولنے کی کوشش کی مگر ہیگرڈ کوئی پرواہ کئے بغیر بولتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا مردہ مرغ اس کے منہ کی طرح ہوا میں زور زور سے جھول رہا تھا جس کی وجہ سے چاروں طرف اس کے پنکھ پھیل گئے۔ ''وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم جادوئی وزارت کے سامنے قسم اُٹھانے کیلئے تیار ہوں گے......''

''ہیگرڈ! میں......!'' ڈمبل ڈور نے کچھ کہنا چاہا۔

''آپ نے غلط لڑکے کو الزام میں دھر لیا ہے جناب! ہم جانتے ہیں کہ ہیری کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہیگرڈ کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

''ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے سخت لہجے میں زور سے کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ ہیری نے ان لوگوں پر حملہ کیا ہے۔''

ہیگرڈ ٹھٹک کر رُک گیا۔

''ٹھیک......ٹھیک ہے!'' ہیگرڈ نے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔ اس کا مردہ مرغ اب تھم چکا تھا۔ اچانک اس کی نظر قریب موجود ہیری پر پڑی تو وہ جھینپتے ہوئے بولا۔ ''ٹھیک ہے! تب ہم باہر انتظار کرتے ہیں ہیڈ ماسٹر!'' ہیگرڈ کا سر ہلا اور وہ پاؤں گھسیٹتے ہوئے دفتر سے باہر نکل گیا۔

''آپ کو نہیں لگتا کہ یہ میں نے کیا ہے پروفیسر!'' ہیری نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسی وقت ڈمبل ڈور نے اپنی میز سے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

مرغ کے پروں کو صاف کررہے تھے۔

''نہیں ہیری! مجھے بالکل یقین نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈورنے دھیمے انداز میں کہا حالانکہ ان کا چہرہ ایک بار پھر گھمبیرتا کا شکار دکھائی دیا۔ ''لیکن ......پھر بھی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

ہیری کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔ وہ خاموشی سے انتظار کرنے لگا۔ ڈمبل ڈورنے ہیری پر گہری نظر ڈالی اور ان کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لرزنے لگے۔

''ہیری! مجھے تم سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو تم مجھے بتانا چاہتے ہو......کوئی بھی چیز......؟'' ڈمبل ڈورنے نرم لہجے میں سوال کیا۔

ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس بات کا کیا جواب دیا جائے؟ اس نے مل فوائے کے چلانے کے بارے میں سوچا۔ 'اب تمہاری باری ہے بدذاتو!' اور پھر اس نے بھیس بدل سیرپ کے بارے میں سوچا جو مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں کئی ہفتوں سے اُبل رہا تھا۔ پھر اس نے نادیدہ آواز کے بارے میں سوچا جو اسے دوبار سنائی دے چکی تھی پھر اسے رون کی بات کہی بات یاد آئی۔ 'جو آوازیں کسی دوسرے کو سنائی نہ دیں انہیں سننا اچھی بات نہیں ہے......جادوگری میں بھی نہیں۔' اس نے اس بارے میں بھی سوچا کہ طلباء اس کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟ اور اسے خود یہ ڈر ستا رہا تھا کہ اس کا سلزرسلے درین سے کس طرح کا رشتہ ہے......

''نہیں!......'' ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں ہے پروفیسر!'' اس کا چہرہ ستا ہوا چہرہ پرسکون ہو چکا تھا۔ ڈمبل ڈور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے رہے اور پھر دھیمے سے اسے واپس لوٹنے کی اجازت دے دی۔

☆☆☆

اب تک تو قلعے میں صرف گھبراہٹ کا ماحول پھیلا ہوا تھا لیکن جب سے جسٹن اور لگ بھگ سرکٹے 'نک' پر دوہرا حملہ ہوا......تو اس کے بعد سے سکول میں زبردست دہشت پیدا ہوگئی تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ لگ بھگ سرکٹے نک کے حال کو دیکھ کر سب میں زیادہ پریشانی پھیلی ہوئی تھی۔ سب ایک دوسرے سے یہی سوال کررہے تھے کہ آخر ایسا کون ہوگا؟ جو ایک بھوت کا یہ حال کرسکتا ہے۔ آخر وہ کون سی خوفناک طاقت تھی جو پہلے سے مرے ہوئے شخص کو اتنا نقصان پہنچا سکتی تھی؟ ہوگورٹ ایکسپریس میں نشستیں بک کرانے کیلئے سخت بھگدڑ رمچی ہوئی تھی کیونکہ اب سبھی طلباء کرسمس کا تہوار منانے کیلئے جلدی سے جلدی اپنے گھروں میں پہنچنا چاہتے تھے۔

''اگر اتنی بڑی تعداد میں طلباء اپنے گھر چلے جائیں گے تو قلعے میں یقیناً ہم ہی باقی بچیں گے۔'' رون نے ہیری اور ہرمائنی سے کہا۔ ''ہمارے علاوہ یہاں بس مل فوائے، کریب اور گوئل ہی رہیں گے۔ ہماری یہ چھٹیاں کتنی مزیدار گزریں گی......ہے نا!''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کریب اور گوئل ہمیشہ وہی کرتے تھے جو مل فوائے کہتا تھا۔اسی لئے انہوں نے بھی ان چھٹیوں میں سکول رُکنے والی فہرست میں نام لکھوا دیا تھا۔لیکن ہیری اس بات سے بے حد مسرور تھا کہ زیادہ تر طلباء گھر جا رہے تھے۔وہ یہ دیکھتے دیکھتے تنگ آ چکا تھا کہ لوگ راہداریوں میں اس سے کنی کترا کر گزرتے تھے۔جیسے اس کے زہریلے دانت نکلنے والے ہوں یا وہ زہر لگانے والے انجکشن ہاتھ میں لئے گھوم رہا ہو۔اس کے پاس سے گزرتے وقت طلباء جس طرح بدکتے تھے یا چوری چھپے اشارہ کرتے تھے یا پھنکارتے ہوئے نکل جاتے تھے۔اس سے وہ اکتا چکا تھا۔

بہر حال، فریڈ اور جارج کو یہ کھیل بہت ہی دلچسپ لگا کہ جب راہداریوں میں ہمیشہ ہیری کے آگے آگے چلتے ہوئے یہ چلاتے جاتے تھے۔''سلے درین کے حقیقی جانشین کیلئے راستہ چھوڑو! سچ مچ بڑا شیطانی جادوگر آ رہا ہے......''

پرسی کو ہمیشہ کی طرح ان کی یہ حرکت بھی بالکل نہیں بھائی۔ایک دن اس نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو رکھتے ہوئے انہیں کہا۔''یہ کوئی ہنسنے کی بات نہیں ہے!''

''راستے سے ہٹو پرسی! ہیری اس وقت بے حد جلدی میں ہے......'' فریڈ ہنس کر بولا۔

''ہاں بالکل! وہ خفیہ تہ خانے میں اپنے خدمت گزار کے ساتھ چائے پینے جا رہا ہے۔'' جارج نے کلکاری بھرتے ہوئے زور سے کہا۔جینی ویزلی کو بھی یہ مذاق بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

''ہیری! اب تم کس پر حملہ کرنے کا منصوبہ بندی کر رہے ہو؟'' فریڈ نے دور سے چلا کر پوچھا اور پھر ہنسنے لگا۔ایسے جملے سن کر ہیری کے تن بدن میں آگ لگ جاتی تھی۔

''فکر مت کرو فریڈ! میں نے لہسن کی بڑی پوتھی لٹکا رکھی ہے جو ہیری کو دور بھگانے کیلئے لاجواب ثابت ہوگی۔'' جارج نے اس کی طرف دیکھ کر فقرہ کسا۔

''ارے! ایسا مت کرو!......'' جینی بلبلاتے ہوئے چیخی۔اسے یہ سب بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

فریڈ اور جارج کی یہ بکواس کوئی پہلی بار نہیں تھی۔ہیری کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مذاق اسے بھلا لگنے لگا۔اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ فریڈ اور جارج کے خیال کے مطابق وہ واقعی سلے درین کا جانشین ہوسکتا تھا بلکہ حقیقت یہ تھی ان کی مسخریوں سے ڈریکو مل فوائے جل بھن کر رہ جاتا تھا۔وہ انہیں اس طرح کی حرکتیں کرتے دیکھ کر ہمیشہ منہ بسور لیتا تھا اور اس کی آنکھوں میں جھنجلاہٹ تیرنے لگتی تھی۔

''اس کی وجہ صاف ظاہر ہے، وہ صرف اسی لئے جلتا بھنتا ہے، وہ کسی کو یہ بتا نہیں سکتا کہ احمقو! سلے درین کا جانشین پوٹر نہیں بلکہ

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

میں ہوں۔'' رون نے سمجھداری سے کہا۔'' تم تو جانتے ہی ہو کہ کوئی اسے کسی بھی معاملے میں ہرا دے تو وہ ہار ماننے کے بجائے الٹا چڑ جاتا ہے۔ اسے اس بات سے بہت تکلیف ہو رہی ہوگی کہ اس کے گھناؤنے کام کا سہرا تمہارے سر پر بندھ رہا ہے۔''

''یہ سلسلہ زیادہ وقت تک نہیں چلے گا۔'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔'' بھیس بدل سیرپ لگ بھگ تیار ہو چکا ہے۔ ہم اس سے کسی بھی دن سچائی اگلوا لیں گے۔''

☆☆☆

آخر کار سہ ماہی اپنے اختتام کو پہنچ گئی اور قلعے کی عمارت میں ہر سوں اندھیرا سکوت پھیل گیا جو زمین پر جمی ہوئی برف کی مانند گہرا تھا۔ اس خاموشی میں ہیری کو اُداسی کے بجائے خوشگوار اطمینان کا احساس ہونے لگا۔ ہیری کو یہ بہت بھلا لگا کہ گری فنڈر ہال پر اس کا، ہرمائنی اور ویزلی بھائیوں کا ہی قبضہ تھا۔ اب وہ بلا روک ٹوک ہلا گلہ مچاتے ہوئے جادوئی فٹ بال کھیل سکتے تھے اور اس شور و غل سے کسی کو اذیت نہیں پہنچتی تھی۔ اب وہ کھل کر فن مبارزت کی مشقیں جاری رکھ سکتے تھے۔ فریڈ، جارج اور جینی سکول میں اس لئے رُکے تھے کیونکہ انہیں اپنے والدین کے ساتھ بڑے بھائی 'بل' کو ملنے کیلئے مصر جانا پسند نہیں تھا۔ مصر بے حد گرم آب و ہوا والا ملک تھا۔ جہاں تک پرسی کے رُکنے کا سوال تھا تو یہ کہنا غلط نہیں تھا کہ وہ ان کے بچگانہ انداز سے بے حد خفا رہتا تھا۔ اسی لئے وہ گری فنڈر ہال میں ان کے ساتھ زیادہ دیر رُکنا پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ پہلے ہی اپنی شان جھاڑنے کیلئے یہ واضح کر چکا تھا کہ وہ کرسمس کی چھٹیوں میں صرف اس سکول میں رُک گیا تھا، مانیٹر کے روپ میں یہ اس کی ذمہ داری بنتی تھی کہ وہ اس کڑے وقت میں اپنے طلباء کی مدد کر سکے۔

کرسمس کی صبح سرد اور سفید تھی۔ ہیری اور رون اپنے کمرے میں اکیلے رہ گئے تھے۔ وہ بڑی میٹھی نیند سو رہے تھے جب ہرمائنی نے آ کر انہیں جلدی سے جگا دیا۔ ہرمائنی پوری طرح تیار ہو کر ان کے کمرے میں آ چکی تھی اور اس کے ہاتھ میں ان دونوں کیلئے تحفے پکڑے ہوئے تھے۔

''جاگو!......'' ہرمائنی زور سے چیختی ہوئی بولی۔ وہ کھڑکیوں پر پڑے ہوئے پردوں کو کھینچ رہی تھی۔ کمرے میں چھائی ہوئی نیم تاریکی دن میں ڈھل گئی۔

''ہرمائنی! تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا!'' رون نے اپنی آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔ وہ کھڑکی سے داخل ہوتی چندھیا دینے والی روشنی سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''میری طرف سے کرسمس کی مبارکباد!'' ہرمائنی نے اس کی طرف ایک تحفہ پھینکتے ہوئے کہا۔'' میں لگ بھگ ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہوئی تھی اور میں جادوئی سیرپ میں تھوڑے سے پتنگے مزید ڈال چکی ہوں۔ اب سیرپ پوری طرح تیار ہو چکا ہے۔''

ہیری فوراً اُٹھ کر بیٹھ گیا۔اس کی آنکھوں کی نیند بالکل اُڑ گئی تھی۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔ ہرمائنی کی نظریں سکیبرز چوہے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کے بستر کے ایک کونے پر بیٹھ گئی۔''اگر ہمیں یہ کام کرنا ہے تو میں صرف یہی کہوں گی کہ اسے آج رات ہی کر ڈالا جائے۔''

اسی وقت ہیری کا الّو 'ہیڈوگ' اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔اس کی چونچ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ دبا ہوا تھا۔ ہیڈویگ سیدھی ہیری کے بستر پر اُتری۔

''ہیلو! تو تم اب مجھ سے ناراضگی ختم کر چکی ہو نا!'' ہیری نے خوشی سے کہا۔

ہیڈوگ نے پیار بھرے انداز میں ہیری کا کان کترنے کی کوشش کی۔ ہیری نے مسکرا کر اس کا لایا ہوا تحفہ دیکھا۔تحفہ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔اس لمحہ بھر کیلئے یقین نہیں آیا کہ کیا واقعی یہ تحفہ مسٹر ڈرسلی نے ہی اس کیلئے بھیجا ہے۔ یہ سچ تھا کہ یہ چھوٹا سا پیکٹ مسٹر ڈرسلی نے ہی ہیڈوگ کے ہاتھ ہیری کو روانہ کیا تھا۔ ہیری کو باقی چیزوں سے یہ زیادہ بھلا لگ رہا تھا کیونکہ یہ ان اپنوں نے بھیجا تھا جو اس سے نفرت کرتے تھے۔اس نے ہیڈوگ کا سر تھپتھپایا اور پیکٹ کو جلدی سے کھولا۔ پیکٹ میں سے 'خلال کی ایک ڈبیا' نکلی جو دانتوں میں پھنسے ریشے نکالنے کام آتی تھی۔اس کے ساتھ ہی مسٹر ڈرسلی کا ایک خط بھی تھا جس میں کرسمس کی مبارکباد کے ساتھ یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں واپس لوٹنے کے بجائے اگر ہوگورٹ میں ہی رُک جائے تو یہ زیادہ اچھا ہوگا۔

ہیری کو ملنے والے کرسمس کے باقی تحفے اس سے زیادہ اطمینان بخش تھے۔ہیگرڈ نے اسے ٹرکل ٹافی کا ایک بڑا ڈبہ بھیجا تھا۔ جسے ہیری نے کھانے سے پہلے آگ میں ڈال کر نرم کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ ٹرکل ٹافی جبڑوں کو آپس میں چپکا دیتی تھی۔ رون نے تحفے میں ''توپ کے گولے کے ساتھ اُڑان'' نامی کتاب دی تھی، جس میں اُس کے پسندیدہ کیوڈچ کھلاڑیوں کے بارے میں دلچسپ واقعات درج تھے اور ہرمائنی نے اس کیلئے عقاب کے پر والا ایک بہترین قلم خریدا تھا۔ ہیری نے جب آخری تحفہ کھولا تو اس میں اسے مسز ویزلی کے ہاتھ کا بنا ہوا سوئیٹر اور ایک بڑا اسفنجی کیک ملا۔اس نے اس نے مشکور نگاہوں کے ساتھ ان کا کرسمس کارڈ اپنی میز پر کھڑا کر دیا۔اسی لمحے اسے مسٹر ویزلی کی کار کا خیال آ گیا جو جھگڑالو درخت کے ساتھ ہونے والے تصادم کے بعد سے آج تک کسی کو دکھائی نہیں دی تھی۔ وہ قوانین کو توڑنے کی اس منصوبہ بندی کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا جو اس نے رون کے ساتھ مل کر بنائی تھی......

☆☆☆

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ کوئی ہوگورٹ میں کرسمس کی پرتکلف ضیافت کا لطف نہ اُٹھا پائے، چاہے اسے بعد میں بدذائقہ بھیس

Wacar Azeem
www.pakistanipoint.com

بدل سیرپ پینے کی فکر ستا رہی ہو۔ بڑا ہال رفیع الشان دکھائی دے رہا تھا۔ نہ صرف وہاں برف میں ڈھکے ہوئے ایک درجن کرسمس کے درخت سجے ہوئے موجود تھے اور مقدس اور گھن دار اکاس بیل کی موٹی شاخیں چھت پر ایک دوسرے باہم پیوست ہو کر ڈرامائی انداز میں لہرا رہی تھیں بلکہ خشک برف کے گالے چھت سے دلکش پھوار کی مانند گر رہے تھے۔ ڈمبل ڈور نے انہیں اپنے کچھ پسندیدہ نغمات سنوائے۔ ہیگرڈ بڑے پیالے میں انڈوں کا شربت پینے کے بعد بےخودی کے عالم اور زیادہ اونچی آواز میں بول رہا تھا۔ پرسی کا اس طرف دھیان ہی نہیں گیا کہ فریڈ نے اس کے مانیٹر والے بیج پر جادو کر ڈالا تھا۔ جس کی وجہ سے اب اس پر کچھ اور ہی عبارت لکھی دکھائی دے رہی تھی۔

''کند ذہن لڑکا!''

وہ حیرانگی سے ان سب سے پوچھتا رہا کہ وہ ان کی طرف دیکھ کر کیوں ہنس رہے ہیں؟ ہیری کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ سلے درین کی میز پر بیٹھا ہوا ڈریکو مل فوائے زور زور سے اس کے نئے سوئیٹر کے بارے میں استہزائیہ فقرے کس رہا تھا۔ ہیری نے سوچا، اگر قسمت نے ساتھ دیا تو کچھ ہی گھنٹوں میں مل فوائے کی ہوا نکل جائے گی۔ ہیری اور رون نے ابھی کرسمس پڈنگ کا تیسرا دور ہی ختم کیا تھا کہ تبھی ہر مائنی انہیں کھینچ کر ہال سے باہر لے گئی تا کہ شام کی منصوبہ بندی کو آخری شکل دی جا سکے۔

''اب ہمیں ان لوگوں کی کوئی چیز چاہئے! جن کے روپ میں تمہیں خود کو بدلنا ہے۔'' ہر مائنی نے تنک کر کہا جیسے وہ انہیں واشنگ پاؤڈر لانے کیلئے سپر مارکیٹ بھیج رہی ہو۔'' اور صاف ظاہر ہے اگر تم کریب اور گوئل کی کوئی چیز لا سکتے ہو تو یہ سب سے اچھا رہے گا کیونکہ وہ دونوں مل فوائے کے سب سے گہرے اور قریبی دوست ہیں۔ وہ ان سے کچھ نہیں چھپاتا اور ہمیں یہ انتظام بھی کرنا ہے کہ جب ہم اس سے پوچھ گچھ کر رہے ہوں تب اصلی کریب اور گوئل وہاں پر اچانک نہ آ جائیں۔'' ہر مائنی نے اپنی بات ختم کر کے ہیری اور رون کو تیکھی نظروں سے گھورا کیونکہ وہ دونوں ہونقوں کی طرح دیدے پھاڑے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

''میں نے تمام منصوبہ بندی کر لی ہے۔'' ہر مائنی نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں دو چھوٹے چاکلیٹ کیک پکڑے دکھائی دیئے۔'' میں نے ان میں نیند کی پر اثر دوا ملا دی ہے۔ تمہیں بس اتنا کرنا ہے کہ انہیں کسی ایسی جگہ پر رکھ دو جہاں کریب اور گوئل انہیں دیکھ لیں۔ تم تو جانتے ہی ہو وہ کھانے کے معاملے میں کتنے لالچی ہیں! وہ ایک نظر دیکھنے کے بعد انہیں کھائے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔ ایک بار جب وہ سو جائیں تو تم ان کے چند بال اکھاڑ لینا اور انہیں گودام کی الماری میں چھپا دینا......''

ہیری اور رون نے تعجب بھرے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا۔

''ہر مائنی مجھے اندازہ نہیں......'' رون نے کچھ بولنا چاہا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''شک وشبہ ہماری منصوبہ بندی کو بری طرح سے ناکام کرسکتا ہے......'' ہرمائنی کی آواز میں فولاد جیسی مضبوطی جھلک رہی تھی، بالکل ویسے ہی جیسے پروفیسر میک گوناگل کی آواز میں کئی بار محسوس ہوئی تھی۔ ''کریب اور گوئل کے بالوں کے بغیر بھیس بدل سیرپ بالکل کام نہیں کرے گا۔ تم مل فوائے سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہو یا نہیں؟'' ہرمائنی کا لہجہ کافی سخت ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!......لیکن تم کیا کرو گی؟ تم کس کے بالوں کا انتظام کرو گی؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''میرے پاس پہلے سے ہی انتظام ہے!'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔ یہ کہنے کے بعد اس نے جیب سے ایک چھوٹی بوتل باہر نکالی اور اس کے اندر جھلکنے والے بالوں کے کئی ٹکڑے دکھائے۔ ''یاد ہے فن مبارزت کی مشقوں میں مل فوائے کے ساتھ ایک لڑکی آئی تھی......ملی سینٹ بلس ٹروڈ! جو میرے ساتھ گتھم گتھا ہو رہی تھی۔ جب وہ میرا گلا دبانے کی کوشش کر رہی تھی تب میرے کپڑوں پر اس کے یہ بال لگ گئے تھے۔ اب وہ کرسمس کیلئے گھر جا چکی ہے۔ اس لئے مجھے یہ بتانا پڑے گا کہ میں بیچ میں ہی واپس لوٹ آئی ہوں!''

جب ہرمائنی بھیس بدل سیرپ کا دوبارہ معائنہ کرنے کیلئے چلی گئی تو حیرانی و پریشانی میں مبتلا رون نے اپنی گردن ہیری کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔

''کیا تم نے کسی دوسری ایسی منصوبہ بندی کے بارے میں کبھی غور کیا ہے جس میں اتنے سارے بکھیڑے موجود نہ ہوں......''

☆☆☆

ہیری اور رون کے چہروں پر اس وقت حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب ان کی منصوبہ بندی کا پہلا مرحلہ بالکل ان کی توقع کے مطابق انجام کو پہنچا۔ اس میں کوئی پریشانی نہیں اُٹھانا پڑی تھی۔ ہرمائنی نے جیسا کہا تھا بالکل ویسا ہی ہوا تھا۔ وہ کرسمس کی چائے پینے کے بعد بڑے ہال کے باہر ایک ویران راہداری میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔ انہیں اب کریب اور گوئل کے باہر نکلنے کا انتظار تھا جو بڑے ہال میں سلے درین کی میز پر تنہا بیٹھے چوتھی بار اپنے منہ میں اسفنج کیک ٹھونس رہے تھے۔ ہیری نے سیڑھیوں پر بنے ہوئے چھوٹے سے طاق میں چاکلیٹی کیک رکھ دیئے تھے جو پہلی نظر میں صاف دکھائی دیتے تھے۔ جب ہیری اور رون نے کریب اور گوئل کو بڑے ہال میں سے باہر نکلتے دیکھا تو جلدی سے اگلے دروازے کے پاس رکھے ہوئے بڑے بت کی اوٹ میں چھپ گئے۔

''کوئی اتنا احمق کیسے ہو سکتا ہے؟'' رون نے تعجب بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تو ہیری نے کہنی مار کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ جب کریب نے بے ڈھنگے انداز میں مسکرا کر گوئل کی طرف دیکھا اور طاق میں پڑے ہوئے کیک کی طرف اشارہ کیا تو گوئل کا چہرہ بھی کھل اُٹھا۔ وہ دونوں جلدی سے کیک کی طرف لپکے۔ انہوں نے کیک اُٹھائے اور للچائے ہوئے انداز میں انہیں

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

دیکھا۔ بے ڈھنگی ہنسی ہنستے ہوئے انہوں نے اپنے بڑے منہ میں سالم کیک ڈال لئے اور چبا چبا کر اس کا لطف اُٹھانے لگے۔ یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ پایا۔ان کے چہروں پر خمار آلود تاثر چھا گیا اوران کی آنکھیں موندتی دکھائی دیں۔ پھر وہ چہروں کے تاثر بدلتے ہوئے کمرے کے بل فرش پر دراز ہو گئے۔ ان کے لڑھکنے سے زوردار آواز پیدا ہوئی مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا جو آواز کا محرک جاننے کیلئے وہاں آتا۔

ہال کے دوسرے سرے پر موجود گودام تک ان کے بھاری بھرکم جسموں کو لے جانا سب سے زیادہ مشکل کام ثابت ہوا۔ الماری میں بند کرنا بھی کوئی آسان نہیں تھا۔ جب انہیں بالٹیوں اور جھاڑوؤں کے درمیان چھپا دیا گیا تو ہیری نے ہانپتے ہوئے گوئل کے ماتھے سے دو تین بال کھینچ کر اکھاڑ لئے۔ رون اس کی تقلید کرتے ہوئے کریب کے کچھ بال اکھاڑے۔ انہوں نے کریب اور گوئل کے جوتے بھی اُٹھا لئے تھے کیونکہ ان کے اپنے جوتے ان دونوں کے پیروں کے لحاظ سے کافی چھوٹے تھے اور وہ ننگے پاؤں مل فوائے کے پاس نہیں جانا چاہتے تھے۔انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس پر وہ دونوں دم بخود تھے۔ وہ حیرانگی میں الجھے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف لپکے۔

جب وہ باتھ روم کے اندر پہنچے تو وہاں ہر طرف سیاہ دبیز دھواں پھیلا ہوا تھا جس میں دوسری طرف دیکھنا بڑا مشکل ہو رہا تھا۔ دھویں اس ٹوائلٹ سے برآمد ہو رہا تھا جس میں ہرمائنی ابلتے ہوئے سیرپ کو کڑاہی میں کلچی سے ہلا رہی تھی۔ اپنے چہروں پر چوغے سے ڈھاٹا باندھتے ہوئے ہیری اور رون نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔''ہرمائنی!''

انہیں اندر سے کنڈی کھلنے کی آواز سنائی دی اور ہرمائنی سامنے آ گئی۔اس کی آنکھیں بے حد چمک رہی تھیں۔ اس نے سوالیہ انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی کے عقب میں انہیں کڑاہی میں گاڑھا سیرپ اُبلتا ہوا دکھائی دیا۔جس کی کھدبد کی آواز ٹوائلٹ میں دھیمی دھیمی گونج رہی تھی۔

''کیا تم نے ان کے بال اکھاڑ لئے ہیں!'' ہرمائنی نے سانس روک کر پوچھا۔

ہیری اور رون نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بال اسے دکھائے۔

''ٹھیک ہے! میں نے لانڈری سے یہ چوغے چرا لئے ہیں۔'' ہرمائنی نے ایک چھوٹا سا تھیلا انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔''جب تم کریب اور گوئل میں بدل جاؤ گے تو تمہیں ان بڑوں کپڑوں کی ضرورت پڑے گی......''

ان تینوں نے کڑاہی کو گھورا۔ پاس سے دیکھنے پر سیرپ کیچڑ جیسا گدلا دکھائی دیتا تھا جو دھیمے دھیمے کھدبدا رہا تھا۔

''مجھے پورا بھروسہ ہے کہ میں نے ہر چیز صحیح انداز سے پایہ تکمیل تک پہنچائی ہے۔'' ہرمائنی نے ایک بار پھر''سریع الاثر جادوئی

ادویہ'' نامی کتاب کے دھبے دار صفحات کو الجھے ہوئے انداز میں پڑھتے ہوئے کہا۔'' یہ ویسا ہی دکھائی دے رہا ہے جیسا اس کتاب میں بتایا گیا ہے...... ایک بار جب ہم اسے پی لیں گے تو ہمارے پاس ٹھیک ایک گھنٹے کا وقت میسر ہوگا اور اس کے بعد ہم اپنے اصلی روپ میں واپس لوٹ آئیں گے۔''

''اب کیا کریں؟'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں سرگوشی کی۔

''ہم اسے تین پیالوں میں بانٹ کر اس میں اپنے اپنے بال ڈال لیتے ہیں۔''

ہرمائنی نے پیالوں میں ڈھیر سارا سیرپ ڈال دیا تھا پھر ہیجانی کیفیت میں اس نے مل سینٹ کے بال بوتل میں سے نکالے اور اپنے پیالے میں ڈال دیئے۔ پیالے میں پڑے سیرپ میں سے تیز سرسر کی آواز نکلی اور بال اس میں یوں گھلتے چلے گئے جیسے انہیں سیرپ کے بجائے تیزاب میں ڈال دیا گیا ہو۔ ایک منٹ کے وقفے کے بعد سیرپ کا رنگ بدلا اور تیز زرد دکھائی دینے لگا۔ سیرپ میں سے ابھی بھی شوں شوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

''واہ! مس ملی سینٹ ٹروڈ کا عرق!'' رون نفرت سے پیالے کو گھورتے ہوئے بولا۔ ''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس کا ذائقہ بڑا کڑوا اور گھن والا کسیلا ہوگا۔''

''جو بال تم لائے ہو، انہیں اپنے پیالے میں ملا دو۔'' ہرمائنی نے تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے رون سے کہا۔ ہیری نے درمیان والا پیالہ اپنی طرف کھسکا کر اس میں گوئل کے بال ڈال دیئے اور رون نے آخری پیالے میں کریب کے بال ڈال دیئے۔ دونوں پیالوں میں سرسر کی آواز گونجی اور بال گل کر یوں تحلیل ہوتے چلے گئے جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ پیالوں کی بالائی سطح پر جھاگ سی بن گئی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے گوئل کے بالوں والا سیرپ بھورے خاکی رنگت میں بدل گیا اور کریب کے بالوں والا سیرپ گہرے سیاہی مائل بھورے رنگ کا بن گیا تھا۔ ہرمائنی اور رون کے ہاتھ اپنے اپنے پیالوں کی طرف بڑھ گئے۔

''تھوڑا ٹھہرو!'' ہیری کی آواز نے انہیں منجمد کر ڈالا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم یہ سیرپ یہاں نہ پئیں کیونکہ جب ہم کریب اور گوئل کی صورت میں بدل جائیں گے تو ہمارے کپڑے چھوٹے پڑ جائیں گے اور ملی سینٹ بلس ٹروڈ بھی کوئی ننھی پری نہیں ہے۔''

پیالے سے بھیس بدل سیرپ کی کوئی بوند بھی نہ ٹپک پائے۔ اس بات کا پوری طرح خیال رکھتے ہوئے ہیری درمیان کے ٹوائلٹ میں گھس گیا۔

''تیار ہو!'' ہیری نے پوچھا۔

''بالکل تیار!'' رون اور ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔

www.paksitanipoint.com
Waqar Azeem

''ایک......دو......تین!''

ہیری نے اپنی ناک کو دونوں انگلیوں سے دباتے ہوئے پیالہ منہ کو لگایا اور دو بڑے گھونٹوں میں سیرپ حلق سے اتار لیا۔ سیرپ کا ذائقہ جلی ہوئی گوبھی جیسا تھا۔ اگلی ساعت میں اس کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے۔ پیٹ میں کچھ ایسی ہلچل مچی ہوئی تھی جیسے اس نے کوئی زندہ سانپ نگل لیا ہو اور وہ بری طرح تڑپ رہا ہو۔ وہ درد کی شدت کے مارے دہرا ہوتا چلا گیا۔ اسے ابکائی کا گہرا احساس ہو رہا تھا۔ اس کی جی بری طرح متلا رہا تھا۔ پھر اسے ایسا لگا جیسے اس کا پیٹ آگ کے شعلوں میں جل رہا ہو۔ جلنے کی یہ لہر تیزی سے اس کے پورے بدن میں پھیلتی جا رہی تھی۔ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک ہر حصہ آگ کی لپیٹ میں سلگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم موم کی طرح پگھلتا جا رہا ہو۔ وہ اپنے ہاتھوں کے بل فرش پر گر گیا۔ اگلے لمحے اس کی جلد میں بڑے بڑے بلبلے نمودار ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی جلد کسی ہنڈیا میں پڑے دودھ کی طرح اُبل رہی ہو۔ جوں جوں تبدیلیوں کا احساس نئی شکل بدلتا رہا، توں توں اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ہاتھ جسامت بڑی ہونے لگے۔ انگلیاں موٹی اور لمبی ہوتی چلی گئیں۔ ماتھے پر چبھن جیسے احساس کے ہونے پر اسے معلوم ہوا کہ اس کی پلکوں اور بھنوؤں پر بال رینگ رہے ہیں۔ جب اس کا سینہ کسی ڈھول کی مانند پھولتا چلا گیا تو اس کے کپڑے پھٹتے چلے گئے۔ اس کے پیروں میں بھی بہت تیز درد ہو رہا تھا کیونکہ اس کے جوتے گوئل کے پیروں سے پورے چار نمبر چھوٹے تھے۔ جس طرح اچانک بھیس بدلی کا عمل شروع ہوا تھا اسی طرح اچانک ہی یہ اپنے اختتام کو جا پہنچا۔ ہیری پتھریلے ٹھنڈے فرش پر منہ کے بل پڑا ہوا تھا۔ آخری ٹوائلٹ میں اسے مایوس مائرٹل کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنے جوتے بڑی مشکل کے ساتھ اتارے اور دور پھینک دیئے۔ وہ آہستگی کے ساتھ کھڑا ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا 'اچھا تو گوئل بننے کے بعد اس طرح کا احساس ہوتا ہے۔' کانپتے ہوئے بڑے ہاتھوں سے اس نے اپنے پرانے کپڑے کھینچ کر اتارے جو اب اس کے ٹخنوں سے ایک فٹ اوپر جھول رہے تھے۔ اس کے بعد اس نے ہرمائنی کے لائے ہوئے لانڈری والے کپڑے نکال کر جسم پر چڑھا لئے۔ اس کے بعد اس نے گوئل کے چرائے ہوئے جوتوں کو پیروں میں پہننا اور فیتے کو باندھنے لگا۔ اس نے اپنی آنکھوں میں گھسے ہوئے بال نکالنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا......لیکن اس کا ہاتھ ماتھے کے نیچے ابھرے ہوئے بالوں تک ہی پہنچ پایا تب جا کر اسے احساس ہوا کہ چشمے کی وجہ سے اسے ہر چیز دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔ گوئل کو چشمہ پہننے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے اپنی عینک اتاری اور جیب میں ڈال لی۔

''تم دونوں ٹھیک ہو؟'' ہیری کے منہ سے گوئل جیسی آواز برآمد ہوئی۔

''ہاں!'' دائیں طرف سے کریب کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری نے اپنے دروازے کی چٹخنی کھولی اور باہر نکل کر چٹخے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ آئینے میں گوئل اپنی گہری بھنوؤں والی آنکھوں کے ساتھ ہیری کو گھور رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ گوئل کا چہرہ زرد پڑا ہوا ہے اور وہ کسی صدمے کا شکار دکھائی دے رہا ہے۔

ہیری نے اپنی کان کھجا کر دیکھا تو آئینے میں موجود گوئل نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔

رون نے اپنے ٹوائلٹ کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے گھور رہے تھے۔ رون اور کریب میں کوئی فرق نہیں دکھائی دیا۔ رون کا چہرہ بھی پیلا پڑا ہوا تھا شاید ایسا سیرپ کی تکلیف کی وجہ سے تھا۔ کریب کی طرح رون کے بال بھی گولائی میں کٹے ہوئے تھے اور اس کے بازو بھی گوریلے جیسے لمبے دکھائی دے رہے تھے۔

''یقین نہیں ہوتا...... یقین نہیں ہوتا!'' رون کے لب پھڑ پھڑائے۔ وہ شدید تعجب کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا ہیری کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے کریب کی ناک کو کھجایا اور دوبارہ غیر یقینی انداز میں بڑبڑایا۔ ''یہ واقعی حیرت انگیز ہے!''

''بہتر ہوگا کہ ہم وقت ضائع کرنے کے بجائے روانہ ہو جائیں۔'' ہیری نے اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے گوئل کے لہجے میں کہا۔

گھڑی گوئل کی موٹی کلائی میں بری طرح چبھ رہی تھی۔ ہیری نے اسے کھول کر ڈھیلا کر دیا۔ ''ہمیں یہ پتہ ہے لگانا ہوگا کہ سلے درین کا ہال کہاں ہے؟ کاش ہمیں باہر کوئی سلے درین کا طالب علم مل جائے! جس کے پیچھے پیچھے ہم وہاں پہنچ سکیں......''

ہیری نے ہیری کی طرف سپاٹ نظروں سے دیکھا۔

''تمہیں معلوم نہیں کہ گوئل کو کچھ سوچتے ہوئے دیکھنا کتنا عجیب سا لگتا ہے۔'' رون بولا اور اس نے آگے بڑھ کر ہرمائنی کا دروازے پر دستک دی۔ ''چلو! ہمیں اب دیر ہو رہی ہے......''

''مجھے نہیں لگتا کہ میں باہر نکل پاؤں گی تم لوگ میرے بغیر ہی چلے جاؤ۔'' ایک اونچے لہجے میں نوکیلی سی آواز نے جواب دیا۔

''ہرمائنی! ہم جانتے ہیں کہ ملی سینٹ بلس ٹروڈ کافی بدصورت ہے، کوئی بھی یہ نہیں جان پائے گا کہ اس کے روپ میں تم ہو!'' ہیری نے اسے مخاطب کیا۔

''نہیں! سچ مچ...... مجھے نہیں لگتا کہ میں چل سکوں گی۔ تم دونوں جلدی سے چلے جاؤ تم اپنا وقت برباد مت کرو۔'' ہرمائنی کی تیکھی نوکیلی آواز نے انہیں ہدایت کی۔

ہیری نے پریشانی سے رون کی طرف دیکھا۔

''اب تمہارے چہرے پر گوئل جیسا تاثر دکھائی دے رہا ہے!'' رون نے ہنس کر کہا۔ ''جب کوئی استاد اس سے سوال پوچھتا ہے تو وہ ہر بار اسی طرح دیکھتا ہے۔''

’’ہرمائنی……تم ٹھیک تو ہو؟‘‘ ہیری نے دروازے پر کھڑے کھڑے پوچھا۔

’’ٹھیک ہوں……میں ٹھیک ہوں! تم لوگ فوراً چلے جاؤ……‘‘

ہیری نے اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالی، ان کے پاس جو بیش قیمت ساٹھ منٹ تھے ان میں سے پانچ منٹ خرچ ہو چکے تھے۔ اس نے رون کو چلنے کا اشارہ کیا اور دروازے کی طرف مڑا۔

’’ہرمائنی! ہم تم سے یہیں ملیں گے……ٹھیک ہے؟‘‘

ہیری اور رون نے باتھ روم کا دروازہ کھولنے سے پہلے باہر کی تسلی کر لی پھر محتاط انداز میں دروازہ کھول کر باہر جھانکا کہ کہیں راہداری میں کوئی موجود تو نہیں۔ تسلی ہونے کے بعد وہ دونوں جلدی سے باہر نکلے۔ ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔

’’چلتے وقت اپنے ہاتھ اس طرح مت جھلاؤ……‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔

’’اوہ!‘‘

’’ہاں! اب ٹھیک ہے۔‘‘ ہیری نے سر ہلایا۔

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے نیچے اترے۔ انہیں اب سلے درین فریق کے کسی طالب علم کی تلاش تھی، وہاں دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

’’کوئی سجھاؤ ہے تمہارے ذہن میں؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔

’’میں نے سلے درین کے طلباء ناشتے کیلئے ہمیشہ وہاں سے آتے دیکھے ہیں۔‘‘ رون نے تہ خانے کے طرف جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ اسی وقت اس کے بائیں طرف سے لمبے گھنگھریالے بالوں والی ایک لڑکی باہر نکلتی ہوئی دکھائی دی۔

’’سنئے! ہم اپنے ہال کا راستہ بھول گئے ہیں کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کس طرف ہے؟‘‘ رون نے اس کے پاس آ کر پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کے اس کے پیچھے بڑھ آیا۔

’’کیا؟‘‘ وہ لڑکی حیرت سے اُچھل پڑی۔ ’’اپنا ہال……کیا مطلب؟ میں تو ریون کلا فریق کی طالبہ ہوں۔‘‘ اس نے انہیں زیادہ منہ لگانا مناسب نہیں سمجھا اور تیز قدموں سے ایک طرف بڑھتی چلی گئی البتہ اس کے چہرے پر شک کے سائے لہرا رہے تھے۔ وہ مڑ مڑ کر انہیں دیکھتی رہی۔

ہیری اور رون جلدی سے پتھریلی سیڑھیوں اترتے ہوئے اندھیرے میں آگے بڑھنے لگے۔ ان کے قدموں کی چاپ ویران

اور خاموش راہداری میں کچھ زیادہ ہی گونج پیدا کر رہی تھی۔ شاید اس کی وجہ یہی تھی کہ کریب اور گوئل کے بھاری بھرکم جثّے قدموں پر کچھ زیادہ ہی دباؤ ڈالتے تھے۔ اب انہیں اس بات کا شدت سے احساس ہونے لگا کہ یہ کام اتنا بھی آسان نہیں تھا جتنا کہ انہوں نے امید باندھ رکھی تھی۔

وہ بھول بھلیوں میں کھوئے مسافر کی طرح راہداریوں میں بھٹک رہے تھے جو بالکل ویران دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ تہ خانے میں گہرائی تک اترتے چلے گئے۔ وہ بار بار اپنی گھڑیاں دیکھتے جا رہے تھے تاکہ انہیں اس بات کا علم رہے کہ ان کے پاس کتنا وقت باقی بچا ہے۔ پندرہ منٹ بیت چکے تھے۔ اب ان کے چہروں پر بے چینی بڑھنے لگی، اچانک وہ ٹھٹک کر رُک گئے کیونکہ سامنے سے کسی کے آنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''لگتا ہے کہ وہاں پر کوئی سلے درین کا طالب علم ہے!!!'' رون نے پرامید انداز میں ہیری کی طرف دیکھا۔ انہوں نے خود کو تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھایا اور پھر اس طرح کا جھانسہ دیا کہ جیسے وہ ابھی ابھی اسی دروازے سے ہی باہر نکلے ہوں۔ آنے والا اب ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ نووارد کی صورت دیکھتے ہی انہیں اپنے دل ڈوبتے ہوئے محسوس ہوئے کیونکہ وہ سلے درین کا کوئی طالب علم نہیں تھا بلکہ ان کے فریق کا مانیٹر 'پرسی ویزلی' تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' رون نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا۔

پرسی کو اس کا لہجہ بے حد ناگوار گزرا تھا۔ اس کا منہ بگڑ سا گیا۔

''تمہیں اس سے کیا مطلب؟...... تم شاید کریب ہو...... ہے نا۔'' پرسی نے سختی پوچھا۔

''کیا؟'' رون کا چہرہ بگڑ سا گیا پھر جیسے اسے یاد آ گیا۔ ''ہاں! میں ہی ہوں۔''

''تو پھر اپنے کمرے میں جاؤ...... آج کل اندھیری راہداریوں میں بھٹکنا محفوظ نہیں ہے۔'' پرسی نے کڑک آواز میں کہا۔

''تم بھی تو بھٹک رہے ہو!'' رون نے تنک کر کہا۔

''میں؟'' پرسی کے چہرہ کا رنگ بدلا۔ ''میں تو مانیٹر ہوں! مجھ پر کون حملہ کر سکتا ہے؟'' اس نے اپنا سر فخر سے اونچا کر لیا تھا۔ رون نے اس کے گھمنڈ پر برا منہ بنایا۔ اچانک ہیری کو اپنے عقب میں کسی کے آنے کی آواز سنائی دی۔ وہ ابھی مڑ بھی نہیں پایا تھا کہ ایک شناسا آواز ان کے کانوں میں اترتی چلی گئی۔ ''اوہ! تو تم دونوں یہاں ہو......!''

رون اور ہیری مڑ کر اس کا چہرہ دیکھ چکے تھے، وہ ڈریکو ملفوائے ہی تھا جو ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار رون اسے دیکھ کر واقعی خوش ہوا تھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''لگتا ہے کہ تم دونوں بڑے ہال میں اتنی دیر تک گینڈے کی طرح کھا رہے تھے؟ میں تمہیں ڈھونڈ رہا تھا، میں تمہیں ایک دلچسپ چیز دکھانا چاہتا ہوں۔'' مل فوائے نے کہا اور اس کی نظر پرسی پر پڑ گئی۔ ''اور تم یہاں کیا کر رہے ہو...... ویزلی؟''

مل فوائے کی اکڑفوں پورے عروج پر دکھائی دے رہی تھی، وہ پرسی کو دیکھ کر ایسی حقارت کا مظاہرہ کر رہا تھا جیسے وہ حقیقتاً کوئی گھٹیا جادوگر ہو۔ رون کو یہ دیکھ کر غصہ آنے لگا مگر ہیری نے اسے فوراً احساس دلا دیا۔

''تمہیں سکول کے مانیٹر کے ساتھ تمیز سے پیش آنا چاہئے۔'' پرسی کا لہجہ خاصا سخت تھا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے مل فوائے کی بات چبھ رہی تھی۔ ''مجھے تمہارا لہجہ بالکل پسند نہیں آیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پوائنٹس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاؤں!''

اگلے ہی لمحے مل فوائے کے دانت نکل آئے۔ اس نے ہیری اور رون کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہیری تو پرسی سے معذرت کرنے ہی والا تھا لیکن اس نے خود کو بمشکل سنبھالا اور مل فوائے کے پیچھے چل پڑا۔ رون اس کے عقب میں تھا۔ پرسی انہیں نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھ رہا تھا۔ مل فوائے نے اگلی راہداری میں ایک طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ پیٹر ویزلی......''

''پرسی!'' رون نے فوراً اس کی غلطی درست کی۔

''اس کا نام چاہے جو بھی ہو...... میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ وہ گذشتہ کچھ دنوں سے چوری چھپے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں وہ جس کی تلاش میں ہے، وہ سوچتا ہے کہ وہ سلے درین کے جانشین کو تنہا پکڑ سکتا ہے مگر یہ اس کی خام خیالی کے سوا کچھ نہیں......''

وہ دھیمے سے مذاق اُڑانے والی ہنسی ہنسا۔ ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز انداز میں نظر ڈالی۔ مل فوائے پتھر کی نم اور خالی دیوار کے سامنے رُک گیا۔

''ہمارا نیا پاس ورڈ کیا ہے؟'' اس نے بے نیازی کے عالم میں پوچھا۔

''او......'' ہیری ہکلانے لگا۔

مل فوائے نے اس کے ہکلانے پر کوئی توجہ نہیں دی۔

''اوہ ہاں!...... خالص خون!'' مل فوائے چونکتے ہوئے انداز میں بولا۔ دیوار میں چھپا پتھر کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ مل فوائے اس کے اندر داخل ہو گیا اور ہیری اور رون اس کے تعاقب میں چلتے رہے۔

سلے درین کا ہال لمبا اور گہرائی میں بنا ہوا تھا۔ زمین کے نیچے بنے ہوئے اس ہال کی دیواریں اور چھت نوکیلے اور ناہموار پتھروں

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سے بنی ہوئی تھیں۔ چھت پر گول لالٹینیں زنجیروں کی مدد سے لٹکی ہوئی تھیں، جن سے سبز رنگ کی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ ان کے سامنے ایک خمدار منقش آتش دان دکھائی دے رہا تھا جو واقعی شہ پارہ کہلانے کے لائق تھا۔ آتشدان میں آگ کڑکڑا رہی تھی جس کی وجہ سے وہاں سردی کا کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔ ان کے چاروں طرف پڑی ہوئی منقش کرسیوں پر کچھ سلے درین فریق کے طلبا کی پرچھائیاں دکھائی دیں۔ مل فوائے نے ہیری اور رون کو آگ سے دور رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''یہیں انتظار کرنا میں ایک چیز لاتا ہوں۔ ڈیڈی نے یہ حال ہی میں بھیجی ہے۔'' مل فوائے نے تیزی سے کہا اور ایک طرف چلا گیا۔ ہیری اور رون حیران و پریشان بیٹھے تھے کہ مل فوائے انہیں کیا چیز دکھانے والا ہے؟ وہ مطمئن دکھائی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ایک ہی منٹ بعد مل فوائے کا چہرہ دوبارہ دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں اخبار کے تراشے جیسی چیز تھی۔ اس نے وہ تراشہ رون کے ناک کے نیچے بڑھا دیا۔

''اسے پڑھ کر تم خوش ہو جاؤ گے!'' مل فوائے نے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ رون کی آنکھیں دہشت سی پھیل گئی تھیں، اس نے جلدی سے خبر پڑھی اور اس کے بعد وہ مجبوراً کھوکھلے انداز میں ہنس دیا۔ رون نے تراشہ ہیری کی طرف بڑھا دی۔ خبر کا تراشہ 'روزنامہ جادوگر' سے کاٹا گیا تھا۔

"جادوئی وزارت کی تفتیش!"

شعبہ برائے ناجائز استعمالاتِ ماگل اشیاء کے مرکزی سربراہ مسٹر آرتھر پر ایک ماگل کار پر جادو کرنے کا جرم ثابت ہونے پر پچاس گیلون جرمانہ عائد کیا گیا۔ مسٹر لوسیس مل فوائے جو کہ ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم کے گورنر ہیں کا کہنا ہے کہ یہ جادوئی کار ہوگورٹ میں ستمبر میں حادثاتی طور پر داخل ہو گئی تھی۔ جس پر انہوں نے آج وزیر اعلیٰ کے سامنے مسٹر آرتھر ویزلی کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر لوسیس مل فوائے نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ ویزلی کی وجہ سے وزارت پر بدنامی کا دھبہ لگ چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمارے لئے قانون سازی کے بالکل اہل نہیں ہیں اور انہیں فوراً شعبہ برائے ناجائز استعمالاتِ ماگل اشیاء سے ہٹا دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس کے بنائی گئی مضحکہ خیز قانونی دفعات برائے ماگل تحفظات کو بھی فوری طور پر ردی کی ٹوکری کی نذر کر دینا چاہئے۔ اس ضمن میں مسٹر ویزلی کی رائے ہمیں حاصل نہیں ہو پائی اگرچہ اس کی بیوی نے ہمارے نمائندے کو دھمکاتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ وہاں سے چلے جائیں ورنہ بصورت دیگر وہ گھرانے کے پالتو چھلاوے کو ان پر حملہ کرنے کی اجازت دے دیں گی۔"

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

جب ہیری نے تراشہ مل فوائے کی طرف واپس بڑھائی تو اس نے بے چینی سے پوچھا۔

''تو؟......تمہیں یہ خبر مزیدار نہیں لگی کیا؟''

''ہاں......ہاں!'' ہیری کھوکھلے انداز میں ہنستے ہوئے بولا۔

''اگر آرتھر ویزلی کو ماگلوؤں سے اتنی محبت ہو چکی ہے تو اسے اپنی جادوئی چھڑی کے ٹکڑے کر دینا چاہئیں اور ان کے ساتھ ہی جا کر رہنا چاہئے۔ ویزلی گھرانے کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سب خالص خون رکھتے ہیں!'' مل فوائے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

رون یعنی کریب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کریب؟'' مل فوائے نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پیٹ میں درد ہو رہا ہے!'' رون نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

''اچھا! تو تم ہسپتال جاؤ اور وہاں پہنچ کر بھرتی ہوئے تمام بدذاتوں کو میری طرف سے ایک ایک لات ضرور مارنا۔'' مل فوائے نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو! مجھے اس بات پر سخت حیرانگی ہے کہ 'روزنامہ جادوگر' میں اب تک ان حملوں کے بارے میں کچھ چھپا کیوں نہیں؟'' اس نے سوچتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ ''میرا اندازہ ہے کہ ڈمبل ڈور تمام معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ حملے جلدی نہیں رُکے تو انہیں برطرف کر دیا جائے گا۔ میرے ڈیڈی ہمیشہ کہتے ہیں کہ ڈمبل ڈور، ہوگورٹ کے اب تک بننے والے ہیڈ ماسٹروں میں سب سے زیادہ نااہل اور قابل نفرت شخص ہیں کیونکہ انہیں ماگل طلباء سے بے حد ہمدردی اور محبت ہے۔ کوئی بھی اچھا ہیڈ ماسٹر کم از کم 'کریوی' جیسے گھٹیا ماگل بچے کو یہاں پر داخلہ نہیں دے سکتا۔''

مل فوائے ایک خیالی کیمرا ہاتھ میں پکڑ کر تصویریں اُتارنے کی نقالی کرنے لگا۔ وہ کولن کی طرح بے تابی سے اچھلتا ہوا کہہ رہا تھا۔ ''پوٹر! کیا میں تمہاری تصویر لے سکتا ہوں؟...... پوٹر! کیا میں تمہارا آٹوگراف لے سکتا ہوں؟...... پلیز پوٹر! کیا میں تمہارے جوتے چاٹ سکتا ہوں......''

اس نے اپنے ہاتھ نیچے گرا لئے اور ہیری اور رون کی طرف تشویش بھری نگاہوں سے دیکھا۔

''تم دونوں کو آج ہو کیا گیا ہے......؟''

کافی دیر بعد رون اور ہیری نے خود کو ہنسنے پر مجبور کیا لیکن مل فوائے اتنی ہنسی سے ہی مطمئن ہو گیا تھا شاید گوئل ہمیشہ دھیمے انداز کا ہی مظاہرہ کرتا تھا۔

''بدذاتو کا دوست!'' مل فوائے نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مشہور پوٹر! اس میں بھی جادوگروں والی کوئی خوبی نہیں۔ ورنہ وہ اس

نک چڑھی بدذات گرینجر کو ساتھ لئے نہ گھومتا پھرتا۔ نجانے کیوں لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ سلے درین کا جانشین ہے......''

ہیری اور رون کے دل دھڑک اُٹھے، وہ اپنی سانس روک کر اس لمحے کا انتظار کرنے لگے جب مل فوائے اپنی حماقت سے اور بڑھک ہانکتے ہوئے پوشیدہ حقیقت سے پردہ اُٹھا دیتا۔

''کاش میں جانتا!'' مل فوائے نے چڑتے ہوئے انداز میں کہا۔'' سلے درین کا حقیقی جانشین کون ہے؟...... میں اس کی بھرپور مدد کرسکتا!''

رون کا جبڑا لٹکتا چلا گیا۔ جس سے کریب کا چہرہ ناکامی سے دوچار دکھائی دینے لگا۔ خوش قسمتی سے مل فوائے کی توجہ ان پر نہیں تھی، وہ سامنے دیکھتے ہوئے کچھ سوچنے میں مگن تھا۔

''تمہیں کچھ تو پتہ ہوگا کہ ان سب کے پیچھے کون ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔ مل فوائے نے پلٹ کر اسے گھورا۔

''گوئل! تم جانتے تو ہو...... مجھے نہیں معلوم! مجھے یہ بات تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی؟ اور ڈیڈی مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتا رہے ہیں کہ آخری بار تہ خانہ کس نے کھولا تھا؟ ظاہر ہے یہ پچاس سال پہلے کی بات تھی، اور یہ ان کے دور سے پہلے کا واقعہ ہے۔ لیکن وہ اس بارے میں سب جانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ معاملے کو دبا دیا جائے گا اور اگر مجھے اس کے بارے میں کسی قسم کی معلومات دی گئی تو لوگوں کو مجھ پر شک ہوجائے گا۔ لیکن میں ایک بات جانتا ہوں کہ آخری بار جب تہ خانہ کھلا تھا تو ایک بدذات کی موت واقع ہوئی تھی۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس بار بھی کوئی نہ کوئی جلد ہی موت کے گھاٹ اترے گا...... کاش یہ گرینجر ہی ہو!'' مل فوائے نے لذت لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

رون کی برداشت کا پیمانہ لبریز ہوچکا تھا۔ اس کے بڑے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ اگر رون نے مل فوائے کو مکا رسید کر ڈالا تو ان کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اس لئے ہیری نے فوراً اسے خبردار کرنے والی نظروں میں سختی سے گھورا۔ اس کے بعد اس نے مل فوائے کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ پچھلی بار جس نے تہ خانہ کھولا تھا...... وہ پکڑا گیا تھا یا نہیں؟''

''ارے ہاں!...... وہ جو بھی تھا اسے سکول سے نکال دیا گیا تھا۔ وہ شاید اب بھی 'اژقبان' میں سڑ رہا ہوگا۔'' مل فوائے نے سرعت سے کہا۔

''اژقبان......؟'' ہیری نے گہرے تعجب سے اس لفظ پر زور دیا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

مل فوائے نے ان کی طرف شدید حیرانگی سے نگاہ ڈالی۔

’’اژقبان......یعنی جادوگروں کا دہشت ناک قید خانہ!......گوئل! سچ مچ اگر تمہاری یاداشت کا یہی حال رہا تو یقیناً ایک دن تم پیچھے کی طرف چلنے لگو گے۔‘‘ مل فوائے نے طنزیہ انداز میں فقرہ چست کیا تو وہ اپنی کرسی پر بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔

’’میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ میں اپنے کام سے ہی کام رکھوں اور سلے درین کے جانشین کو اپنا کام کرنے دوں۔ وہ کہتے ہیں کہ سکول میں پھیلی ہوئی بدذاتوں کی گندگی کی صفائی ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ میں اس کام میں کوئی مداخلت کروں......ظاہر ہے کہ ان کے پاس اس وقت دوسری بہت سی الجھنیں چل رہی ہیں۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ گذشتہ ہفتے میں وزارت نے ہماری جاگیر پر چھاپہ مارا تھا......‘‘ مل فوائے نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔

ہیری نے گوئل کے سپاٹ چہرے پر فکرمندی کا تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی۔

’’خوش قسمتی سے انہیں زیادہ کچھ نہیں ملا۔ ڈیڈی کے پاس تاریک جادو کا بہت سا قیمتی سامان موجود ہے۔ لیکن ہمیں پہلے سے ہی اس طرح کے چھاپے کی توقع تھی اس لئے ہم نے تمام سامان اپنے فرش کے نیچے موجود خفیہ تہ خانے میں چھپا ڈالا تھا......‘‘ مل فوائے نے بتایا۔

’’اچھا......‘‘ رون نے زور سے کہا۔ اس کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔

مل فوائے نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری بھی اب غصیلی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ رون نے جھینپے ہوئے انداز میں منہ لٹکا لیا۔ اس کے بال تیزی سے سرخ ہو رہے تھے۔ اس کی ناک بھی دھیمے دھیمے لمبی ہوتی دکھائی دی۔ ان کا ایک گھنٹے کا وقت بالآخر اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ رون اب پھر اصلی روپ میں بدل رہا تھا۔ اچانک رون نے دہشت بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ اس کے یہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ ہیری بھی اپنے پرانے روپ میں واپس لوٹ رہا تھا۔ وہ دونوں اپنی کرسیوں سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

’’میں پیٹ درد کی دوا لے کر آتا ہوں!‘‘ رون نے گھگھیائے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کے بعد ایک پل کی دیر کئے بنا وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے۔ انہوں نے سلے درین کے لمبے ہال کو بمشکل عبور کیا۔ وہ پتھریلے دروازے سے سرسراتے ہوئے باہر نکلے اور پھر راہداری میں دوڑ لگا دی۔ وہ یہ امید کر رہے تھے کہ مل فوائے کو کچھ پتہ نہیں چلا ہوگا۔ گوئل کے بڑے جوتوں میں ہیری کو اپنے پیر پھسلتے ہوئے محسوس ہوئے اور جب اس کا بدن سکڑ کر چھوٹا ہو گیا تو اس نے اپنا چوغہ لپیٹ کر اوپر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے بڑے ہال کے سامنے سے سیڑھیوں پر دھڑاتے دھڑاتے ہوئے چڑھتے چلے گئے۔ انہیں گودام میں پڑی ہوئی الماری

میں سے دھاچوکڑی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جہاں پر اصلی کریب اور گوئل بند کئے گئے تھے۔ اگر الماری پر تالا نہ لگایا گیا ہوتا تو یقیناً اب تک ان کا بھانڈا پھوٹ چکا ہوتا...... ان دونوں نے جوتے اتارے اور گودام کے دروازے سے اندر پھینک دیئے۔ پھر وہ موزے پہنے ننگے پاؤں سیڑھیوں پر دوڑتے ہوئے چڑھ گئے۔ وہ پوری رفتار سے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف جا رہے تھے۔

''تو! ہمارا وقت پوری طرح سے برباد نہیں ہوا۔ ہم یہ تو نہیں جان پائے کہ حملے کون کر رہا ہے؟ لیکن میں کل ہی الّو کو خط دے کر بھیج دوں گا تاکہ ڈیڈی کو یہ معلوم ہو جائے کہ مل فوائے کے گھر کے فرش تلے ایک خفیہ تہ خانہ موجود ہے جہاں اس نے وہ سب کچھ چھپا رکھا ہے جس کی وزارت کو ہمیشہ تلاش رہتی ہے۔'' رون نے اپنے پیچھے باتھ روم کا دروازہ دروازہ بند کرتے ہوئے اور ہانپتے ہوئے کہا۔ ہیری نے چٹخے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا چہرہ دیکھا۔ اب اسے اپنا ہی چہرہ آئینے میں دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا چشمہ نکالا اور آنکھوں پر پہن لیا۔ رون نے آگے بڑھ کر ہرمائنی کے ٹوائلٹ کا دروازہ بجایا۔

''ہرمائنی! باہر آ جاؤ...... تمہیں بہت سی باتیں بتانا ہیں......'' رون جلدی سے بولا۔

''چلے جاؤ......'' ہرمائنی چیختی ہوئی آواز میں غرائی۔

ہیری اور رون نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''بات کیا ہے؟ اب تک تو تمہیں اپنے اصلی روپ میں آ جانا چاہئے ہم لوگ تو......''

عین اسی وقت ایک ٹوائلٹ سے مایوس مائرٹل ہوا میں تیرتی ہوئی باہر نکل آئی۔ رون کا جملہ منہ میں اٹک کر رہ گیا تھا۔ ہیری نے اسے پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

''ہی ہی ہی ہی!......'' وہ کھلکھلا کر ہنسی۔ ''انتظار کرو جب تم اسے دیکھ نہ لو۔ وہ بڑی بھیانک دکھائی دے رہی ہے۔''

انہوں نے چٹخنی کھلنے کی آواز سنی اور ہرمائنی سسکیاں لیتے ہوئے ان کے سامنے آ گئی۔ اس نے اپنے چوغے کو سر کے اوپر کھینچ رکھا تھا۔

''کیا ہوا؟...... کیا تمہارے چہرے پر اب تک ملی سینٹ کی ناک لگی رہ گئی ہے یا کوئی اور بات ہے؟'' رون نے فکرمندی سے پوچھا۔

ہرمائنی نے اپنے چوغے کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ رون بھونچکا کر کئی قدم پیچھے ہٹا اور لڑکھڑا کر سنک میں لڑھکتا چلا گیا۔ ہرمائنی کے پورے چہرے پر سیاہ گھنے بال دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی آنکھیں پیلی پڑ چکی تھیں اور اس کے بالوں کو بیچ میں سے دو لمبے کان باہر نکلے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری خوفزدہ اور تعجب بھری نگاہوں سے ہرمائنی کو دیکھ رہا تھا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''وہ اس کی بلی کے بال تھے!'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔''ملی سینٹ بلس ٹروڈ کے پاس بلی ہوگی اور بھیس بدل سیرپ کا استعمال جانوروں میں بدلنے کیلئے نہیں کیا جا سکتا۔''

''اوہ......اب کیا ہوگا؟'' رون نے اُٹھتے ہوئے پوچھا۔اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی دکھائی دے رہی تھی۔ مایوس مائرٹل نے زوردار قہقہہ لگایا۔

''لوگ اب تمہارا......بری طرح سے مذاق اُڑائیں گے!'' مائرٹل کی آواز سنائی دی۔

''کوئی بات نہیں......ہرمائنی! ہم تمہیں ہسپتال لے چلتے ہیں۔میڈم پامفری کبھی زیادہ سوال نہیں پوچھتی ہیں......''

ہرمائنی کو ٹوائلٹ کو چھوڑنے کیلئے منانے میں انہیں کافی محنت کرنا پڑی، جس کے باعث کافی وقت بیت گیا تھا۔ مایوس مائرٹل نے خوشی کی کلکاری بھری۔

''تب تک انتظار کرو جب تک سب کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ تمہاری دُم بھی نکل آئی ہے۔''

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تیرھواں باب

پُراسرار ڈائری

ہرمائنی کئی ہفتوں تک ہسپتال میں داخل رہی۔ اسی دوران کرسمس کی چھٹیاں ختم ہوگئیں اور بچے سکول واپس لوٹ آئے۔ جب طلباء کو ہرمائنی کے غائب ہونے کا علم ہوا تو طرح طرح کی چہ میگوئیاں سر اُٹھانے لگیں۔ ظاہر ہے سب یہی سوچ رہے تھے کہ ان تعطیلات میں یقیناً ہرمائنی حملے کی زد میں آ گئی ہوگی۔ کہیں طلباء میں خوف و ہراس نہ پھیل جائے اسی لئے یہ بات چھپائی جا رہی ہے۔ طلباء کی بڑی تعداد اس کی ایک جھلک دیکھنے کی کوشش میں مصروف رہی۔ کئی طلباء تو طرح طرح کے بہانے بنا کر ہسپتال پہنچ جاتے تاکہ تاک جھانک کر کے حقیقت کا سراغ لگا سکیں۔ میڈم پامفری نے حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہرمائنی کے بستر پر گہرا سیاہ پردہ آویزاں کر ڈالا تاکہ وہ دوسروں کی نظروں سے محفوظ رہ پائے اور شرمساری کا شکار نہ ہو۔

ہیری اور رون روزانہ شام کو اس سے ملنے کیلئے ہسپتال میں آتے تھے۔ جب نئی سہ ماہی کا آغاز ہوا تو وہ اسے ہر روز ہوم ورک بتانے لگے۔ ہرمائنی بستر پر سبق یاد کرتی اور ہوم ورک نبٹاتی۔

ایک شام رون نے ہرمائنی کی کتابوں کا ڈھیر قریب پڑی ہوئی میز پر غصے سے پٹخ دیا۔

''اگر میرے چہرے پر اس طرح بال نکل آئے ہوتے تو میں کم از کم پڑھائی کو ضرور خیر باد کہہ چکا ہوتا۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو رون!'' ہرمائنی تلخی سے غرائی۔ ''مجھے پڑھائی میں سب کی برابری کرنا ہے۔'' اب وہ کافی حد تک صحت یاب ہو چکی تھی۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح دمک رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تمام بال جھڑ گئے تھے اور اس کی آنکھیں دھیرے دھیرے اپنی اصلی رنگت کی طرف آ رہی تھیں۔

''مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں کوئی نیا سراغ مل پایا ہوگا؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا تاکہ میڈم پامفری اس کی بات نہ سن سکیں۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’نہیں! ہمیں کچھ نہیں پتہ چل پایا!‘‘ ہیری نے اُداسی سے جواب دیا۔

’’مجھے تو پورا یقین تھا کہ مل فوائے بھی ان حادثات کا ذمہ دار ہوگا......‘‘ رون نے یہ بات سوویں بار پھر دہرائی۔ وہ ہر موقع پر یہی کہتا تھا۔

اسی لمحے ہیری کو ہرمائنی کے تکیے کے نیچے سنہری رنگ کی جھلک سی دکھائی دی۔

’’وہ کیا ہے؟‘‘ ہیری نے متجسس انداز میں تکیے کے نیچے دبی ہوئی چیز کی طرف اشارہ کیا۔

’’کچھ نہیں!‘‘ ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ ’’جلد صحت یاب ہونے کا دُعائیہ کارڈ ہے۔‘‘

اس کا ہاتھ تکیے کی طرف بڑھا تا کہ وہ اس سنہرے کارڈ کو ان دونوں سے چھپا سکے مگر رون نے کمال پھرتی کا مظاہرہ کیا اور جھپٹے سے تکیے کے نیچے سے کارڈ کھینچ لیا۔ ہرمائنی بس پھنکارتی رہ گئی۔ رون نے دہرے کارڈ کو کھولا جس میں ایک تحریر لکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی:

مس گرینجر کیلئے!

”جلدی صحت یاب ہونے کی نیک تمناؤں کے ساتھ۔“

تمہارا فکرمند استاد

گلڈرائے لک ہارٹ

مارلن کے امتحان میں مکمل کامیاب، تیسرا درجہ پانے والا

اندھیرنگری کی تاریک قوتوں سے نبردآزما تحریک کا اعزازی رکن

ہفت روزہ ”چڑیل“ کے دلکش متبسم مسکراہٹ والے اعزاز کا پانچ مرتبہ فاتح

رون نے ہرمائنی کی طرف خونخوار قہر ڈھاتی نظروں سے دیکھا۔ ’’تم اسے اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سوتی ہو......؟‘‘

لیکن ہرمائنی کو جواب دینے کی مہلت ہی نہ مل پائی کیونکہ اسی لمحے میڈم پامفری شام کی دوا کی خوراک لئے وہاں نمودار ہوگئیں۔ ہیری اور رون کو وہاں مزید ٹھہرنے کا موقع نہ ملا۔ وہ ہسپتال سے باہر نکلے گری فنڈر کے مینار کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔

’’کیا تم نے لک ہارٹ سے زیادہ دھوکے باز شخص دیکھا ہے؟‘‘ رون سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا۔ ہیری نے محض ہنس کر ٹال دیا۔ پروفیسر سنیپ نے انہیں اتنا زیادہ ہوم ورک دیا تھا کہ ہیری یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ جب تک وہ اس ہوم ورک کو پوری طرح ختم

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کر پائے گا تو یقیناً اس کے ساتھی چھٹے سال کی پڑھائی تک پہنچ چکے ہوں گے۔ رون نے یہ افسوس کر رہا تھا کہ وہ ہرمائنی سے یہ نہیں پوچھ پایا کہ بال بڑھانے والی جادوئی دوا میں چوہے کی دم کتنی مقدار میں شامل کرنا چاہئے۔ اسی وقت انہیں اوپر کی منزل پر کسی کو غصے سے چلاتے کی آواز سنائی دی۔

''یقیناً فلیچ چلا رہا ہے......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھنے لگے وہ بالائی منزل پر پہنچ کر ایک طرف چھپ گئے اور ان سنائی دینے والی آوازوں کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی اور حملہ ہوا ہو؟'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا اور وہ دونوں راہداری کے ایک کونے کی آڑ میں چپ چاپ کھڑے تھے۔ ان کے کان اس طرف لگے تھے جہاں سے فلیچ کی آواز آ رہی تھی۔ فلیچ بے حد غصے میں چیخ رہا تھا۔

''میرا کام اور بڑھا دیا...... پوری رات صفائی کرتا رہا۔ جیسے میرے پاس پہلے ہی سے کوئی دوسرا کام نہیں تھا...... نہیں! اب میرے صبر کا بند ٹوٹ چکا ہے۔ اب میں ڈمبل ڈور کے پاس جا رہا ہوں......''

دونوں نے موڑ پر جھانک کر دیکھا۔ وہ سمجھ گئے کہ فلیچ آج بھی ہمیشہ کی طرح اپنی پہرے داری کی جگہ پر تعینات تھا۔ وہ ایک بار پھر اسی جگہ پر پہنچ گئے تھے جہاں مسز نورس پر حملہ ہوا تھا۔ انہوں نے ایک ہی نظر میں دیکھ لیا کہ فلیچ کیوں بھڑک رہا تھا؟ تقریباً آدھی راہداری میں ڈھیر سارا پانی پھیلا ہوا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کے دروازے کے نیچے سے اب بھی پانی بہتا ہوا نکل رہا تھا۔ اب فلیچ نے چیخنا بند کر دیا کیونکہ باتھ روم کے اندر سے مائرٹل کے چیخنے کی آواز گونج رہی تھی۔

''اب اُسے کیا ہوا؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''چلو!...... اندر چل کر دیکھتے ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا پھر انہوں نے اپنے چوغوں کے پائنچے اوپر اُٹھائے پھیلے ہوئے پانی کے اس تالاب میں گھس گئے۔ پانی ان کے ٹخنوں تک اونچا تھا۔ وہ تھوڑی دیر میں اس دروازے تک پہنچ چکے تھے جس پر جلی حروف میں لکھی ہوئی ایک تختی دکھائی دے رہی تھی۔ ''ناقابل استعمال!''

تختی پر اچٹتی نظر ڈال کر وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی دروازہ کھول کر باتھ روم میں داخل ہو گئے۔ مایوس مائرٹل ہچکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔ اس کی آواز پہلے کی نسبت زیادہ تیز اور سنگینی کی شدت لئے ہوئے تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے پسندیدہ ٹوائلٹ میں چھپی بیٹھی تھی۔ باتھ روم میں کافی اندھیرا چھایا ہوا تھا کیونکہ موم بتیاں پانی کے تیز بہاؤ میں بجھ چکی تھیں۔ دیواریں اور فرش بھی پانی سے متاثر دکھائی دے رہے تھے۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’مائرٹل ! کیا ہوا؟‘‘ ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

’’کون ہے؟......مجھ پر کچھ اور پھینکنے آئے ہو کیا؟‘‘ مائرٹل نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

’’میں بھلا تم پر کچھ کیوں پھینکوں گا!!!‘‘ ہیری نے اس کے ٹوائلٹ کی طرف جاتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔ رون اس کے پیچھے ہولیا۔

’’مجھ سے یہ مت پوچھو......‘‘ مائرٹل پانی کی ایک لہر کے ساتھ ان کے سامنے نمودار ہوئی۔ اس وجہ سے پہلے سے گیلے فرش پر اور زیادہ پانی دکھائی دینے لگا۔ ’’میں یہاں چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی، اپنے کام سے کام رکھے ہوئے تھی لیکن کسی کو یہ خیال آیا کہ مجھ پر کتاب پھینکنے پر اسے کتنا مزہ آئے گا؟......‘‘ مائرٹل نے ہچکیاں لیتے ہوئے بتایا۔

’’مگر......تم پر کوئی چیز پھینکی جائے تو اس سے تمہیں چوٹ تو نہیں لگتی۔‘‘ ہیری نے معقولیت سے سمجھانے کی کوشش کی۔ ’’میرا مطلب ہے کہ وہ چیز تو تمہارے آر پار نکل جائے گی، ہے نا!‘‘

اس نے غلط بات بول دی تھی، مائرٹل برداشت نہ کر پائی اور تیز آواز میں چیخی۔ ’’چلو! ہم سب مائرٹل پر کتابیں پھینکتے ہیں کیونکہ اسے چوٹ نہیں لگ سکتی ہے، اگر تم نے اس کے پیٹ کے آر پار پھینکی تو دس نمبر......اگر یہ اس کے سر کے پار ہوگئی تو پچاس نمبر......کتنا دلچسپ ہے!......ہاہاہا......کتنا مزیدار کھیل ہے لیکن مجھے ایسے نہیں لگتا!‘‘

’’لیکن یہ تو بتاؤ!......تم پر کتاب کس نے پھینکی؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

’’میں نہیں جانتی!‘‘ مائرٹل نے اس کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔ ’’میں تو ٹوائلٹ کے پاٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی موت کے بارے میں سوچ رہی تھی اسی وقت وہ کتاب سیدھے میرے سر پر آ کر گری۔ وہ اب بھی وہاں پڑی ہے حالانکہ وہ اب پانی میں بھیگ چکی ہے۔‘‘

ہیری اور رون نے سنک کے نیچے کی طرف دیکھا جدھر مائرٹل نے اشارہ کیا تھا۔ وہاں پر ایک چھوٹی اور پتلی کتاب پانی میں ڈبکیاں کھاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس پر گندی سی سیاہ جلد مڑھی ہوئی تھی۔ ہیری نے آگے بڑھ کر پانی میں ڈبکیاں کھاتی ہوئی وہ کتاب اُٹھانے کی کوشش کی لیکن اسی وقت رون کی آواز نے اس کے ہاتھ کو راہ میں روک دیا۔

’’اسے وہیں رہنے دو۔‘‘ رون کی تشویش ناک آواز سنائی دی۔

’’کیا ہوا؟‘‘ ہیری نے گردن موڑ کر پوچھا۔

’’پاگل ہوگئے ہو کیا؟ یہ خطرناک ہوسکتی ہے۔‘‘ رون جلدی سے بولا۔

Waqar Azeem
www.pakistanpoint.com

’’خطرناک!‘‘ ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔’’کیا بات کرتے ہو، یہ بھلا خطرناک کیسے ہوسکتی ہے؟‘‘ رون کا چہرہ سہما ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’تمہیں یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ وزارت نے کچھ خطرناک کتابیں ضبط کی ہیں، ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ایسی تھیں جو ہاتھ لگتے ہی پل بھر میں آنکھیں جلا دیتی تھیں۔ جو شخص ’جادوگر کی چودہ مصرعے والی نظم‘ نامی کتاب پڑھتا تھا وہ زندگی بھر پانچ مصرعوں کے سوا اور کچھ نہیں بول پاتا تھا۔اسی طرح باتھ نامی شہر کی ایک بوڑھی ڈائن کے پاس ایسی کتاب تھی جسے پڑھنا کبھی بند نہیں کیا جاسکتا تھا۔اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں نظریں گاڑ کر پڑھتے ہوئے چاروں طرف گھومنا پڑتا تھا اور باقی سارے کام ایک ہاتھ سے کرنے پڑتے تھےاور......‘‘

’’بس بس بس......ٹھیک ہے! میں سمجھ گیا ہوں۔‘‘ ہیری نے ہاتھ جھلا کر جلدی سے کہا۔

وہ چھوٹی سی کتاب فرش سے ذرا اوپر پانی میں ڈبکیاں کھاتی رہی۔

’’دیکھو! جب تک ہم اسے دیکھیں گے نہیں تب تک ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس میں کیا ہے۔‘‘ ہیری نے یہ کہتے ہوئے رون کے ہاتھ کے نیچے جھک کر نکلا اور اس نے فرش پر ڈبکیاں کھاتی کتاب کو زمین سے اُٹھالیا۔ ہیری نے ایک نظر میں ہی دیکھ لیا کہ یہ ایک ڈائری تھی۔اس کی جلد پر لکھے دھندلے حروف کو پڑھنے سے اسے معلوم ہوا کہ یہ پچاس سال پرانی ڈائری تھی۔اس نے اسے نہایت احتیاط سے کھولا۔ پہلے صفحے پر دھندلی سیاہی کے ساتھ ’ٹی ایم رڈل‘ نام لکھا ہوا دکھائی دیا۔رون بھی متجسس نگاہوں سے ڈائری کو دیکھ رہا تھا۔

’’ٹی،ایم رڈل!‘‘ ہیری بڑبڑایا۔

’’ذرا ٹھہرو!‘‘ رون چونکتے ہوئے بولا۔ وہ تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس کے کندھوں کے اوپر سے جھانک کر ڈائری کے کھلے صفحے کو دیکھنے لگا۔

’’میں اس نام کے بارے میں جانتا ہوں......ٹی،ایم رڈل کو پچاس سال پہلے سکول کیلئے خصوصی خدمات کی انجام دہی پر اعزاز دیا گیا تھا۔‘‘ رون جلدی سے بولا۔

’’یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی؟‘‘ ہیری کے چہرے پر حیرت پھیلتی چلی گئی۔

’’اس لئے......کہ سزا کے دوران فلیچ نے مجھ سے رڈل کی وہ اعزازی شیلڈ تقریباً پچاس مرتبہ چمکوائی تھی۔‘‘ رون نے غصے سے کہا۔’’اسی کی شیلڈ پر میں نے گھونگا پھینک ڈالا تھا۔ اگر تمہیں کسی کے نام پر ایک گھنٹے تک گندگی صاف کرنا پڑے تو یقیناً وہ نام ہمیشہ یاد

www.paksitanipoint.com Waqar Azeem

رہے گا۔''

ہیری نے ڈائری کے دوسرے صفحات کو کھول کر اس کا جائزہ لیا تو حیرت کے مارے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ تمام صفحات بالکل کورے تھے، کوئی عبارت، لفظ یا یادداشت کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ 'میبل آنٹی کی سالگرہ' یا 'دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس، ساڑھے تین بجے' جیسی کوئی یادداشت کا حاشیہ تک نہیں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اس نے اس میں کچھ بھی نہیں لکھا؟'' ہیری مبہوت انداز میں بولا۔

''میرے لئے اِس سے زیادہ حیرانگی والی بات یہ ہے کہ کوئی اسے کیوں پھینکنا چاہتا تھا؟'' رون نے فکرمندی سے کہا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔

ہیری نے ڈائری کو پلٹ کر اس کی جلد کے عقبی حصے پر نگاہ ڈالی۔ وہاں پر اس کے ناشر کا نام چھپا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

'ورائٹی سٹور، واکس ہال روڈ، لندن'......

''وہ ضرور ماگل گھرانے سے تعلق رکھتا ہوگا۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''تبھی اس نے یہ ڈائری واکس ہال روڈ کی اس دکان سے خریدی ہوگی......''

''خیر!'' رون گہری سانس لے کر بولا۔ ''یہ ڈائری تمہارے کسی کام کی نہیں ہے۔'' ایک لمحے کے توقف کے بعد وہ دھیمے انداز میں بولا۔ ''اگر تم اسے مائرٹل کی ناک کے پار پھینک سکتے تو پچاس پوائنٹس......'' بہرکیف ہیری نے رون کے مشورے کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ ڈائری اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔

☆☆☆

فروری کے آغاز میں ہرمائنی کو ہسپتال سے رخصت مل گئی اور وہ باہر نکل آئی۔ اس کی بلی جیسی مونچھیں اور دُم دونوں غائب ہو چکی تھیں۔ اس کے علاوہ اسے چہرے کے بالوں سے بھی نجات مل چکی تھی۔ جس شام ہرمائنی گری فنڈر ہال میں واپس لوٹی، اسی شام ہیری نے اسے 'ٹی ایم رڈل' کی ڈائری دکھائی اور اس کے ملنے کا پورا واقعہ سنا ڈالا۔ ہرمائنی ڈائری کے بارے میں سننے پر چونک اُٹھی اور اس نے ہیری کے ہاتھوں سے ڈائری لے کر اس کا بغور جائزہ لیا۔

''اوہ! اس میں پوشیدہ قوتیں ہو سکتی ہیں!'' ہرمائنی نے اپنا خیال پیش کیا۔

''اگر اس میں پوشیدہ قوتیں عمل فرما ہیں تو یہ انہیں عمدگی سے چھپائے ہوئے ہے۔'' رون نے کہا۔ ''شاید یہ بہت شرمیلی ہوں گی ہیری! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر تم اسے پھینک کیوں نہیں دیتے۔''

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''کاش مجھے یہ معلوم ہوسکتا کہ کسی نے اسے پھینکنے کی کوشش کیونکر کی؟ مجھے یہ جاننا بھی برا نہیں لگتا کہ 'رڈل' کو ہوگورٹ کی کن مخصوص خدمات کی انجام دہی پر اعزاز دیا گیا تھا؟'' ہیری نے جواباً کہا۔ جس پر رون چڑ سا گیا۔

''کچھ بھی ہوسکتا ہے...... شاید اسے تیس 'اوڈ بلیو ایل' ملے ہوں یا اس نے کسی استاد کو عفریتوں کے گروہ سے بچایا ہو یا پھر شاید اس نے مائرٹل کو ہلاک کیا ہو جس سے ہر فرد کو سکون نصیب ہوتا ہے......'' رون تیزی سے بولتا چلا گیا۔

ہرمائنی کے چہرے پر گہری فکرمندی چھائی ہوئی تھی۔ پھر اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں دیکھ کر ہیری کو ایسا لگا کہ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچی ہے جو اس کے دماغ میں کلبلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ رون نے پہلے ہیری اور پھر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''تم لوگ کیا سوچ رہے ہو؟'' اس کا لہجہ کسی قدر سہما ہوا تھا۔

''دیکھو! پراسرار تہ خانہ پچاس سال پہلے کھلا تھا...... ہے نا! مل فوائے نے یہی بتایا تھا۔''

''ہاں......'' رون نے نحیف سی آواز میں کہا۔

''اور یہ ڈائری بھی پچاس سال پرانی ہے۔'' ہرمائنی نے ہیری کی بات مکمل کردی۔ وہ جوشیلے انداز میں دکھائی دے رہی تھی۔

''تو پھر؟'' رون نے ناسمجھی کے انداز میں بولا۔

''رون نیند سے جاگ جاؤ!'' ہرمائنی نے پلٹ کر تیزی سے کہا۔ ''ہم یہ بات جانتے ہیں کہ جس نے پچھلی بار خفیہ تہ خانہ کھولا تھا، اسے پچاس سال پہلے سکول سے نکال دیا گیا تھا۔ ہم یہ بات بھی جانتے ہیں کہ ٹی ایم رڈل کو سکول میں خصوصی خدمات کی انجام دہی پر اعزاز پچاس سال پہلے ملا تھا۔ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ سلے درین کے جانشین کو پکڑنے کیلئے ہی رڈل کو وہ اعزاز دیا گیا ہو؟ اس کی ڈائری شاید ہمیں ہر بتادے گی۔ تہ خانہ کہاں ہے؟ اسے کیسے کھولا جاتا ہے اور اس میں کس طرح کا بھیانک عفریت رہتا ہے۔ اس بار جو حملے کررہا ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ یہ ڈائری آس پاس پڑی رہے...... ہے نا؟''

''بڑی کمال کی قیاس آرائی ہے ہرمائنی! بس اس میں ایک چھوٹی سی گڑبڑ ہے، اس ڈائری میں کچھ بھی لکھا نہیں ہے!'' رون نے مسکرا کر کہا۔

ہرمائنی نے رون کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے بستے میں سے جادوئی چھڑی نکالی پھر وہ ڈائری کی طرف مڑی۔ ''ہوسکتا ہے کہ اس میں غیبی سیاہی میں کچھ لکھا ہوا ہو؟''

اس نے اپنی چھڑی گھمائی اس بات سے ذرا بھی فائدہ نہ ہونے پر ہرمائنی نے بستے میں دوبارہ ہاتھ ڈالا اور ایک چیز باہر نکال لی

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

جو مٹانے والے چمکتے سرخ ربڑ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ''یہ چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کر دیتا ہے، مجھے یہ جادوئی بازار میں ملا تھا۔''
اس نے ماہ جنوری کے ایک صفحے پر کس کر ربڑ رگڑا مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔
''میں تم سے کتنی بار کہہ چکا ہوں، جب اس میں کچھ لکھا ہی نہیں تو تمہیں ملے گا کیسے؟ دیکھو! یقیناً کچھ اس طرح ہوا ہوگا کہ رڈل کو کرسمس پر تحفتاً یہ ڈائری ملی ہوگی جس میں اس نے لکھنے کی زحمت تک نہیں کی ہوگی۔'' رون بول پڑا۔

☆☆☆

ہیری خود کو بھی سمجھا نہیں پایا تھا کہ اس نے رڈل کی ڈائری اب تک پھینک کیوں نہیں دی۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ بالکل خالی تھی۔ اس نے لاشعوری انداز میں ڈائری اُٹھائی اور اس کے صفحات پلٹنے لگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی کہانی ہو جسے وہ پورا کرنا چاہتا ہو۔ ہیری کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ وہ کسی ٹی ایم رڈل کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اس نے یہ نام اپنی زندگی میں پہلے کبھی سن تھا۔ لیکن پھر بھی کہیں نہ کہیں کچھ ایسا تھا جیسے رڈل اس کے بچپن کا کوئی دوست رہا ہو جو اب اس کی یادداشت سے مٹ چکا ہو۔ یہ سوچنا بھی نہایت کٹھن تھا کہ ہوگورٹ میں آمد سے اس کا کوئی دوست رہا ہوگا کیونکہ اس کے خالہ زاد ڈڈلی نے اس بات کا پوری طرح انتظام کر رکھا تھا کہ ہیری کسی سے بھی دوستی نہ رکھ پائے۔
ہیری نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ رڈل کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات اکٹھی کر کے ہی دم لے گا۔ اگلے دن جماعت کی پڑھائی کے دوران جب وقفہ ہوا تو وہ سیدھا نکل کر ٹرافی روم کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں رڈل کو دیئے گئے اعزاز کی شیلڈ رکھی گئی تھی۔ اس کے ساتھ متجسس ہرمائنی اور متوحش رون بھی تھا۔ رون نے چلتے ہوئے بڑبڑاتا جا رہا تھا کہ وہ ٹرافی روم کو اتنی باریک بینی سے دیکھ چکا ہے کہ اب زندگی بھر اس کا رُخ نہیں کرنا چاہتا ہے۔
رڈل کی چمکتی ہوئی سنہری شیلڈ ایک کونے والی الماری میں رکھی ہوئی تھی۔ اس میں کسی قسم کی معلومات نہیں درج تھیں جن سے یہ معلوم ہو پاتا کہ یہ شیلڈ رڈل کو کس ضمن میں دی گئی تھی۔
''اور یہ بہت عمدہ رہا تھا، اگر یہ زیادہ بڑی ہوتی تو میں اب تک اسے چمکا رہا ہوتا۔'' رون بڑبڑاتا ہوا بولا۔ لیکن اس کی بڑبڑاہٹ پر کسی نے توجہ نہیں دی۔ بہر حال انہیں 'رڈل' کا نام جادوگروں کی لیاقت کیلئے دیئے گئے میڈلز کی فہرست میں مل گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا نام پرانے سکول مانیٹرز کی فہرست میں بھی موجود تھا۔
''ایسا لگتا ہے کہ وہ پرسی جیسا تھا۔'' رون نے اپنی ناک کو نفرت سے سکیڑتے ہوئے کہا۔ ''مانیٹر...... ہیڈ بوائے! شاید ہر مضمون میں نمایاں کارکردگی!''

''تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے یہ کوئی بری بات ہو۔'' ہرمائنی نے کسی قدر غصیلے لہجے میں کہا۔

☆☆☆

ہوگورٹ میں موسم نے کروٹ لی اور دھیمے دھیمے سورج کی روشنی دوبارہ شدت پکڑنے لگی۔ قلعے کا اندرونی ماحول امید افزا دکھائی دینے لگا۔ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک کے علاوہ مزید کسی پر کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔ میڈم پامفری نے خوشی خوشی یہ اعلان کیا کہ نربط نرسنگے اب تنک مزاج اور افرازی ہو رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تیزی سے اپنا بچپن چھوڑ رہے تھے۔

ایک دوپہر ہیری نے سنا کہ میڈم پامفری...... فلیچ کو نرمی بھرے انداز میں بتا رہی تھیں۔

''جیسے ہی نربط نرسنگوں کے مہاسے دور ہو جائیں گے ہم انہیں گملے سے گاڑ دیں گے اور اس کے بعد جلدی سے ہم انہیں کاٹ کر ان کی جادوئی دوا تیار کر لیں گے۔ تمہیں مسز نورس بہت جلدی ہی واپس مل جائے گی۔''

ہیری نے سوچا، شاید سلے درین کے جانشین کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ خفیہ تہ خانہ کھولنا بڑا خطرناک بلکہ نہایت خطرناک کام بن چکا تھا کیونکہ پورے سکول میں تمام جگہوں پر کڑی نگرانی تھی اور تمام افراد کو بدستور گہری نگاہوں سے جانچا جا رہا تھا۔ شاید بھیانک عفریت، وہ جو بھی ہو، ایک بار پھر سے پچاس برس کیلئے دوبارہ گہری نیند میں سو چکا تھا۔ ہفل پف فریق کے طالب علم ارنی میک ملن اس راحت افزا نکتے کو تسلیم کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ اسے اب بھی یقین تھا کہ ہیری ہی تمام معاملے میں ملزم ہے اور اس نے فن مبارزت کی مجلس کے دوران لاشعوری طور پر 'اپنا بھانڈا پھوڑ دیا تھا'۔ شریر بھوت 'پیوس' بھی آگ کو سرد ہونے نہیں دے رہا تھا۔ وہ ہجوم بھری راہداریوں میں اچانک ٹپک پڑتا اور استہزائیہ آوازیں لگاتا......

''اور پوٹر! تم تو ہو ہی گڑبڑ پوٹر!...... سناؤ نئے پنچھی پر کب جال پھینک رہے ہو؟''

وہ راہداریوں میں اپنی بھونڈی آواز میں چہک چہک کر گیت گاتا تھا اور اب تو اس نے ساتھ میں لہک لہک کر ناچنا بھی شروع کر دیا تھا۔ پستہ قد ناچنے والا بھوت!

گلڈرائے لک ہارٹ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ حملے اسی کی وجہ سے رُکے ہوئے ہیں۔

''منروا! مجھے نہیں لگتا کہ اب کوئی مصیبت کھڑی نہیں ہوگی۔ میں سوچتا ہوں کہ اس بار تہ خانہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا ہے۔ ملزم کو پتہ چل چکا ہے کہ اگر اس نے حملے بند نہیں کئے تو میں جلدی ہی اسے پکڑ لوں گا! اسی لئے اس نے میری سخت مزاجی کا سامنا کرنے سے پہلے ہی حملے بند کرنے میں عافیت سمجھی۔'' لک ہارٹ شانِ بے نیازی سے بولتا رہا۔ ''آپ جانتے ہی ہیں! اب سکول میں سب کا اعتماد بڑھانے اور گذشتہ سہ ماہی کی تشویش ناک یادیں مٹانے کی ضرورت ہے۔ میں اس وقت کچھ اور نہیں کہوں گا لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں

جانتا ہوں ایسا کس چیز سے ہوگا؟‘‘

لک ہارٹ نے اپنی ناک دوبارہ تھپتھپائی اور باہر نکل گیا۔ لک ہارٹ کا سکول میں اعتماد بھری فضا کو بڑھانے والا خیال 14 فروری کی صبح ناشتے کے وقت سب کے سامنے آشکار ہو گیا۔ ہیری اس رات ٹھیک طرح سے سو نہیں پایا تھا کیونکہ گذشتہ رات کیوڈچ کی مشقیں دیر تک جاری رہی تھیں۔ اس لئے صبح وہ تھوڑی دیر سے نیچے اتر کر بڑے ہال میں پہنچا۔ ایک پل کیلئے اسے لگا جیسے وہ غلط دروازے میں داخل ہو گیا تھا۔ چاروں طرف کی دیواریں بڑے بڑے طوفان خیز گلابی پھولوں سے ڈھکی پڑی تھیں۔ ہیری گری فنڈر کی بڑی میز کے پاس پہنچا جہاں رون بیماروں سی صورت بنا کر بیٹھا ہوا تھا اور ہرمائنی جبراً ہنس رہی تھی۔

’’کیا ہو رہا ہے؟‘‘ ہیری نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ اس کے ہاتھ ناشتے کے گرد لپٹے ہوئے گلابی کاغذوں کو ہٹانے میں مصروف تھے۔ رون نے اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کیا۔ بظاہر وہ اتنا دل برگشتہ دکھائی دیا کہ اسے سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ پھولوں کے رنگ کی طرح ہی طوفان خیز گلابی کپڑے پہنے لک ہارٹ طلباء کو خاموش کرنے کی کوشش میں مصروف دکھائی دیا۔ وہ اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر سب کو پرسکون ہونے کی ہدایت کر رہا تھا۔ اس کے دونوں طرف بیٹھے اساتذہ کے چہرے کٹھور تاثر لئے ہوئے تھے۔ جہاں ہیری بیٹھا ہوا تھا وہاں سے اسے پروفیسر میک گوناگل کے رخسار کے عضو پھڑکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ سنیپ کی صورت سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسے ’’ہڈیاں بنانے والے سیرپ‘‘ کا ایک بڑا پیالہ زبردستی کچھ ہی لمحے پہلے پلایا ہو۔

’’ویلن ٹائن کی خوشیاں مبارک ہوں!‘‘ لک ہارٹ حلق پھاڑ کر چیخا۔ ’’اور میں ان چھیالیس افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو مجھے اب تک ویلن ٹائن کارڈ بھیج رہے ہیں۔ ہاں! میں نے آپ سب کو یہ چھوٹی سی خوشی تحفتاً دینے کی گستاخی کی ہے...... اور یہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔‘‘

لک ہارٹ نے زور سے تالی بجائی اور بڑے ہال کے دروازے سے ایک درجن بدمزاج دکھائی دینے والے بالشتیے مارچ کرتے ہوئے اندر آ گئے۔ وہ محض بالشتیے ہی نہیں دکھائی دے رہے تھے کیونکہ لک ہارٹ نے انہیں سنہری دیدہ زیب لباس پہنا رکھا تھا اور اس کے کندھوں پر نرم و نازک پنکھ لہرا رہے تھے اس کے علاوہ ان کے سر پر تنخالہ دکھائی دے رہا تھا۔

’’ان سے ملئے! یہ ہیں آپ کے کارڈ لے جانے والے محبت کے سفیر!...... کیوپڈ!‘‘ لک ہارٹ نے دمکتے ہوئے چہرے سے بتایا۔ ’’یہ لوگ آج سکول میں آپ کے ویلن ٹائن کے پیغامات کی ترسیل کریں گے۔ مسرت اور موج مستی صرف یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔ مجھے یقین ہے کہ اس تہوار پر میرے ہم منصب بھی جوش و خروش کے ساتھ اس میں شامل ہونا چاہیں گے۔ آپ پروفیسر سنیپ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ محبت کی جادوئی دوا کیسے بنائی جاتی ہے؟ اور جب بات نکلی ہے تو میں آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ میں آج تک

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

جتنے جادوگروں سے ملا ہوں،ان میں پروفیسر فلنٹ ویک دل لبھانے کی افسوں گری میں سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ بڑے چھپے رستم ہیں۔‘‘

پروفیسر فلنٹ ویک نے شرمندگی کے مارے اپنا چہرہ اپنے گھٹنوں کے بیچ دبا لیا تھا۔سنیپ کے چہرے پر تو ایسی کڑواہٹ چھائی دکھائی دے رہی تھی، جو پہلا طالب علم ان سے محبت کی جادوئی دوا بنانے کا سوال کرتا تو وہ زبردستی اسے زہر کا پیالہ پلا دیتے۔

’’ہرمائنی! سچ کہنا،لک ہارٹ کو کارڈ بھیجنے والے چھیالیس لوگوں میں کہیں تم بھی تو شامل نہیں ہو۔‘‘ رون نے تنگ کر پوچھا۔وہ اپنے پہلے مضمون والی جماعت کی پڑھائی کیلئے بڑے کے دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ ہرمائنی اچانک اپنے بستے میں جماعتی اوقات کا چرمئی کاغذ ڈھونڈنے میں مصروف دکھائی دی۔ وہ ایسی مگن تھی جیسے اس نے رون کا سوال سنا ہی نہ ہو۔تمام دن بالشتیے کمرہ جماعتوں میں داخل ہوتے رہے اور ویلن ٹائن کارڈ بانٹتے رہے۔ اس اہتمام پر اساتذہ بالکل خوش نہیں تھے۔ دوپہر ڈھلنے کے بعد جب گری فنڈر کے طلباء جادوئی کلمات والی جماعت کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔اسی وقت ایک بالشتیہ ہیری کی طرف لپکا۔ ہیری نے اسے تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔

’’اوہ......تم......سنو ہیری پوٹر!‘‘

ایک منحوس شکل والا بالشتیہ چیختا ہوا ہیری کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس بالشتیے نے راستہ بنانے کیلئے کئی طلباء کو اپنی نوکیلی کہنی سے دھکے مارے اور پھدک پھدک کر سیڑھیاں پھلانگنے لگا۔ وہ جلد از جلد ہیری کے پاس پہنچنے کا متمنی دکھائی دیتا تھا۔

ہیری کا دماغ اس خیال سے بھنا گیا تھا کہ اسے سال اوّل کے طلباء کے سامنے ویلن ٹائن ڈے کارڈ دیا جا رہا ہے۔جن میں ’جینی ویزلی‘ بھی شامل تھی۔ ہیری نے بالشتیے سے بچ نکلنے کی پوری کوشش کی مگر بالشتیہ زیادہ پھرتیلا نکلا۔ وہ ہجوم میں سے راستہ بنانے کیلئے طلباء کے پاؤں کچلتا ہوا آگے بڑھا اور ہیری سے دو قدم آگے پہنچ کر اس کا راستہ روکنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہیری ٹپٹا کر اس کا بدصورت چہرہ دیکھنے پر مجبور تھا۔

’’میرے پاس ایک مترنم پیغام ہے، جو مجھے ہیری پوٹر کو سریلے انداز میں سنانا ہے۔‘‘اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بربط کو خطرناک انداز میں بجاتے ہوئے کہا۔

’’یہاں نہیں!‘‘ ہیری نے بچنے کی بھرپور کرتے ہوئے کہا۔

’’چپ چاپ کھڑے رہو ہیری پوٹر!‘‘ بالشتیہ غراتے ہوئے بولا اور اس نے ہیری کے بستے پر ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ لیا۔ ہیری بے بسی سے پھنس گیا تھا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''دیکھو! مجھے دیر ہو رہی ہے...... مجھے جانے دو!'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب اپنا بستہ اس سے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کھینچا تانی میں ایک زوردار آواز کے ساتھ بستہ پھٹ کر دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ اس کی کتابیں، چھڑی، چرمئی کاپیاں، کاغذ کے دستے اور پنکھ دار قلم فرش پر بکھر گئے۔ صرف یہی نہیں، اس کی سیاہی کی بوتل بھی ٹوٹ گئی تھی اور سارے سامان پر سیاہی کے دھبے پھیل گئے۔ ہیری تیزی سے چاروں طرف لپکا تاکہ وہ بالشتیے کے گیت کے آغاز سے پہلے ہی اپنا سارا سامان سمیٹ سکے۔ اس وجہ سے راہداری میں آنے جانے والے طلباء ٹھہر گئے تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' ڈریکو مل فوائے کی روکھی اور دھیمی آواز سنائی دی۔ ہیری نے جلدی جلدی ہر چیز کو اپنے پھٹے ہوئے بستے میں ٹھونسنا شروع کیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اپنی چیزیں لے کر فوراً چلتا بنے تاکہ مل فوائے اس بالشتیے کا مترنم پیغام نہ سن پائے۔ ہیری وہاں سے بھاگ نکلنے کی تیاری میں تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔

''یہاں پر اتنا ہجوم کیوں ہے؟'' ہیری سمجھ گیا کہ پرسی بھی وہاں پہنچ گیا ہے۔ ہیری سامان سمیٹنے کے بعد نکلنے لگا تو بالشتیے نے اس کے گھٹنوں کے پیچھے کوئی چیز ماری جس پر وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرتا چلا گیا۔ اس کے چہرے کے رنگ بدلنے لگے۔

''اب ٹھیک ہے!'' بالشتیے نے ہیری کے ٹخنوں کو کرسی بنا کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''لیجئے! یہ رہا تمہارا مترنم پیغام......''

تمہاری آنکھیں پانی کے تازہ مینڈک جیسی سبز ہیں!
تمہارے بال بلیک بورڈ کی طرح سیاہ ہیں!
میری خواہش ہے کہ جادوگر کے عظیم مقدس کی طرح دکھائی دینے والے تم میرے ہو جاؤ!
تم ہی تو وہ ہیرو ہو جس نے شیطان جادوگر کو منہ کے بل گرایا ہے!

ہیری وہاں سے غائب ہونے کیلئے گرنگوٹس میں رکھا ہوا اپنا سارا خزانہ دینے کیلئے تیار ہو گیا ہوتا۔ باقی سب کے ساتھ اس نے بھی کھسیائے ہوئے انداز میں ہنسنے کی کوشش کی۔ بالشتیے کے وزن کی وجہ سے اس کے پاؤں سن ہونا شروع ہو گئے تھے۔ پرسی ویزلی نے ہجوم کو تتر بتر کرنے کی پوری کوشش کی جن میں سے کچھ لوگ تو اتنا زیادہ ہنس رہے تھے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

''یہاں سے جاؤ، یہاں سے جاؤ! گھنٹی پانچ منٹ پہلے بج چکی ہے۔ اپنی اپنی جماعت میں جاؤ...... جلدی کرو!'' پرسی نے کچھ چھوٹے طلباء کو دور ہٹاتے ہوئے کہا۔ ''اور تم مل فوائے!''

ہیری کی نظریں لاشعوری انداز میں مل فوائے کی طرف اُٹھ گئیں۔ مل فوائے زمین پر جھک کر کچھ اُٹھاتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

نے گردن موڑ کر دیکھنے کی کوشش کی۔ مل فوائے نے زمین سے کوئی چیز ہاتھ میں لی اور منہ بسور کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے وہ چیز کریب اور گوئل کو دکھائی۔ ہیری دیکھ چکا تھا کہ وہ چیز کچھ اور نہیں رُڈل کی ڈائری تھی۔

''میری ڈائری مجھے واپس کرو!'' ہیری رازدارانہ انداز میں بولا۔

''ذرا دیکھو تو سہی! آخر مشہور پوٹر نے اس میں کیا لکھا ہے؟'' مل فوائے نے مسکرا کر کہا۔ ظاہر تھا کہ وہ جلد پر لکھی ہوئی دھندلی تحریر کو دیکھ نہیں پایا تھا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ ڈائری ہیری کی ہے۔ وہاں موجود سبھی لوگ خاموش ہو چکے تھے۔ جینی حیرت بھری نظروں سے کبھی ڈائری کو اور کبھی ہیری کو دیکھے جا رہی تھی۔ اس کا چہرہ خاص مضمحل اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈائری اسے واپس کر دو...... مل فوائے!'' پرسی سخت روی سے غراتے ہوئے بولا۔

''پہلے میں اسے دیکھ تو لوں!'' مل فوائے نے ہیری کو چڑاتے ہوئے ڈائری اس کی طرف لہرائی۔ ہیری کی آنکھوں میں اترنے والا غصہ اس بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ لڑنے کیلئے تیار ہے۔

''سکول کے مانیٹر ہونے کے باعث......'' پرسی کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

ہیری آپے سے باہر ہو چکا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور لہراتے ہوئے اس کا رُخ مل فوائے کی طرف کر دیا۔ مل فوائے ہیری کے تیور دیکھ کر بھونچکا رہ گیا تھا۔

''چھوٹم جھوٹم!'' ہیری بلند آواز میں چلایا۔

بالکل اسی طرح جیسے سنیپ کے جادوئی کلمے سے لک ہارٹ کی چھڑی چھوٹ گئی تھی، اسی طرح مل فوائے کے ہاتھ سے بھی ڈائری نکلتے ہوئے ہوا میں اُچھل گئی۔ رون نے کھل کر مسکراتے ہوئے جھپٹا مار کر ڈائری اپنے قبضے میں لے لی تھی۔

''ہیری! راہداریوں میں جادو کرنا منع ہے۔ مجھے اس کی شکایت کرنا ہوگی۔'' پرسی زور سے غراتے ہوئے بولا۔ لیکن ہیری کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس نے مل فوائے کو نیچا دکھایا تھا اور اس کیلئے وہ گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کسی بھی دن گنوانے کیلئے تیار تھا۔ مل فوائے بوکھلا سا گیا تھا۔ جینی اپنی جماعت میں جانے کیلئے اس کے پاس سے گزری تو مل فوائے نے پیچھے سے آواز لگائی۔

''مجھے نہیں لگتا کہ پوٹر کو تمہارا 'ویلن ٹائن' پیغام پسند آیا ہے!''

جینی نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا اور وہ قریباً بھاگتے ہوئے کمرۂ جماعت میں داخل ہو گئی۔ غراتے ہوئے رون نے اپنی چھڑی نکال لی لیکن ہیری نے اسے دور کھینچ لیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ رون جادوئی کلمات کی جماعت میں پھر سے گھونگے اُگلتا رہے۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

جب تک وہ پروفیسر فلنٹ ویک کی جماعت میں نہیں پہنچ گئے، تب تک ہیری نے رڈل کی ڈائری پر خاص دھیان نہیں دیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد اس نے ایک خاص بات نے اسے چونکا دیا تھا۔ اس کی تمام کتابیں سرخ سیاہی میں نہا چکی تھیں جبکہ ڈائری بالکل صاف اور بے داغ دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ سیاہی کی بوتل ٹوٹنے سے پہلے دکھائی دیتی تھی۔ کوئی دھبہ یا نشان نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے رون کو یہ بات بتانے کی کوشش کی لیکن رون ایک بار پھر اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی کے ساتھ جادوئی کلمات ادا کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ اس کی چھڑی کے سرے سے بڑے ارغوانی بلبلے نکلنے لگے تھے اور وہ کسی دوسری چیز میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔

☆☆☆

اس رات ہیری اپنے کمرے میں سب سے پہلے بستر پر چلا گیا۔ کچھ حد تک اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ فریڈ اور جارج کے منہ سے مترنم پیغام کا گیت 'تمہاری آنکھیں پانی والے تازہ مینڈک جیسی سبز ہیں!' ایک مرتبہ پھر نہیں سننا چاہتا تھا۔ اور کسی حد تک اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ہیری ایک بار پھر رڈل کی ڈائری کا بغور جائزہ لینا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون کو ماسوائے یہ وقت کی بربادی کے اور کچھ نہیں لگے گا۔ ہیری اپنے بستر پر بیٹھ کر ڈائری کے کورے صفحات پلٹنے لگا۔ کسی بھی صفحے پر سرخ سیاہی کا نقطہ برابر نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے بستر کے پاس والی دراز سے سیاہی کی ایک نئی بوتل نکالی۔ اس میں اپنی قلم ڈبوئی اور ڈائری کے پہلے صفحے پر سیاہی کا ایک قطرہ ٹپکا دیا۔ سیاہی کا قطرہ کاغذ پر گرا اور ایک پل کیلئے چمکا اور پھر نظروں کے سامنے سے غائب ہوگیا۔ صفحہ بالکل کورا اور صاف تھا۔ ایسا لگ رہا تھا صفحے نے اسے نگل لیا ہو۔ ہیری نے تحیر بھری نظروں سے ڈائری کا اگلا صفحہ کھول کر دیکھا شاید سیاہی وہاں پہنچ گئی ہو مگر وہاں بھی کچھ نہیں تھا۔ ہیری مبہوت بیٹھا ڈائری کے کھلے صفحے کو گھور رہا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں کچھ خیال آیا اور اس نے اپنے قلم کو سیاہی میں ڈبکی دے کر خالی صفحے پر لکھا:

"میرا نام ہیری پوٹر ہے......"

جملہ مکمل کرکے وہ سیدھا ہوگیا۔ اس کی نظریں تحریر پر گڑی پڑی تھیں۔ حروف کچھ ہی پلوں میں کاغذ پر متحرک ہوئے اور پھر دھیمے انداز میں معدوم ہوتے چلے گئے۔ بالکل سیاہی کے قطرے کی طرح وہ غائب ہو چکے تھے۔ صفحے پر کچھ بھی باقی نہ رہا تھا۔ نہ کوئی نشان اور نہ ہی نقطہ!

اچانک ہیری اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ سرخ سیاہی کے حروف ایک بار پھر دھیمے دھیمے انداز میں دکھائی دے رہے تھے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے واضح تحریر میں صفحے پر ابھر آئے۔ ہیری دم بخود بیٹھا ہوا تھا کیونکہ جو تحریر ابھری تھی وہ ہیری نے کبھی بھی نہیں لکھی تھی۔

"ہیلو! ہیری پوٹر...... میرا نام ٹام رڈل ہے، تمہیں میری ڈائری کیسے ملی؟"

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

اگلی ساعت میں یہ حروف معدوم ہوکر غائب ہوگئے۔ صفحہ ایک بار پھر کورا دکھائی دیا۔ ہیری کی حیرت کسی حد تک کم ہوگئی تھی۔ اس نے تیزی سے جھک کر قلم کو صفحے پر گھسیٹنا شروع کر دیا۔

"کسی نے اسے ٹوائلٹ میں پھینک کر بہانے کی کوشش کی تھی!"

ہیری جواب کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا۔ تحریر پہلے ہی طرح غائب ہوئی اور پھر نمودار ہوئی۔ ہیری جھک کر پڑھنے لگا۔

"یہ بہت اچھا رہا کہ میں نے اپنی یادیں زیادہ دیرپا طریقے سے محفوظ کر رکھی ہیں، سیاہی سے لکھنا مجھے کوئی اچھا طریقہ نہیں لگا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ نہیں چاہیں گے کہ اس ڈائری کو پڑھا جائے۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں، تمہارا کیا مطلب ہے؟"

ہیری نے لکھا۔ بے چینی کے باعث اس کے قلم سے سیاہی کا قطرہ بھی صفحے پر جا گرا تھا۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ اس ڈائری میں بھیانک حادثات کی یاداشتیں محفوظ ہیں۔ ایسے حادثات جن پر اب پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ ایسے حادثات جو کبھی ہوگورٹ میں رونما ہوئے تھے۔"

ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"میں بھی یہاں پر ہوں۔" ہیری نے جلدی جلدی لکھا۔ "میں ہوگورٹ میں پڑھتا ہوں اور یہاں پر بھیانک حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ کیا تم خفیہ تہ خانے کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"

ہیری کے ماتھے پر پسینے کی لہر پھیل چکی تھی۔ رڈل کا جواب فوراً نمودار ہوگیا۔ اس کا خطِ تحریر زیادہ صاف نہیں تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ جلدی جلدی لکھ رہا ہو۔ ہیری کو ایسا لگا کہ وہ تمام معلومات جلد از جلد اسے فراہم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بالکل! میں خفیہ تہ خانے کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میرے زمانے میں لوگ ہمیں کہتے تھے کہ یہ ایک من گھڑت کہانی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہوگورٹ میں کسی خفیہ تہ خانے کا وجود نہیں ہے۔ لیکن یہ سب جھوٹ نکلا۔ جب میں پانچویں سال میں پڑھ رہا تھا تبھی خفیہ تہ خانہ کھلا تھا۔ بھیانک عفریت نے کئی طلباء پر حملہ کیا تھا۔ صرف اتنا نہیں ،اس نے ایک لڑکی کو تو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ تہ خانہ کھولنے والے کو میں نے ہی پکڑا تھا۔ اس کیلئے اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے نکال دیا تھا لیکن ہیڈماسٹر پروفیسر 'ڈیپ پٹ' کو اس بات پر شرمندگی ہو رہی تھی کہ ہوگورٹ میں ایک دردناک حادثہ اسی کے ناک کے نیچے رونما ہوا تھا۔ اسی لئے انہوں نے مجھے سچائی کو عام کرنے سے روک دیا تھا۔ ایک کہانی گھڑی گئی کہ لڑکی اچانک رونما ہونے والے حادثے کا شکار ہو کر مر گئی تھی۔ انہوں نے

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

میری خدمات کے معاوضے کے طور پر مجھے ایک خوبصورت، چمکتی دمکتی اور منقش شیلڈ بطور اعزاز دی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے مجھے اپنا منہ بند رکھنے کی تنبیہ بھی کی تھی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ یہ دوبارہ ہو سکتا ہے۔ المناک حادثات...... بھیانک عفریت زندہ تھا اور جس شخص کے پاس اسے آزاد کرنے کی طاقت تھی، اسے 'اژقبان' نہیں بھیجا گیا تھا۔"

جواب لکھنے کی عجلت میں ہیری نے اپنی سیاہی کی بوتل ایک بار پھر گرا ڈالی۔

"یہ دوبارہ ہو رہے ہیں، تین حملے ہو چکے ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ ان کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ گزشتہ بار حملے کس نے کئے تھے؟"

"اگر تم چاہو تو میں تمہیں دکھا سکتا ہوں!" رڈل کا جواب آیا۔ "تمہیں میری بات ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس رات کو میں نے اُسے پکڑا تھا، میں تمہیں اس رات کی یاداشت کے اندر لے جا سکتا ہوں۔" ہیری جھجک کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

ہیری کا ہاتھ صفحے کے اوپر ہوا میں لہرا کر رہ گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، رڈل کی بات کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ کوئی کسی کی یاداشت میں کیسے داخل ہوسکتا ہے؟ اس نے گھبراہٹ میں کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا جواب اندھیرے کی وجہ سے دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔ جب اس نے پلٹ کر ڈائری کی طرف دیکھا تو وہاں نئے حروف ابھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"مجھے یہ دکھانے دو!"

ہیری ایک پل کیلئے رُکا اور پھر اس نے دو لفظ لکھ دیئے۔

"ٹھیک ہے!"

رڈل کی ڈائری کے صفحات تیزی سے خود بخود پھڑ پھڑانا شروع ہو گئے۔ جیسے وہ تیز جھکڑ کے زور سے اُڑ کر الٹ پلٹ ہو رہے ہوں۔ اچانک صفحات تھم گئے اور اس صفحے پر ماہ جون لکھا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری منہ پھاڑے تیرہ جون کے چھوٹے سے چوکور خانے کو دیکھ رہا تھا جو تیزی سے ٹیلی ویژن سکرین میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ تھوڑے کانپ رہے تھے۔ اس نے ڈائری اُٹھا کر اپنی آنکھوں کے قریب کر لی۔ اب اس کی آنکھ اس چھوٹی سی کھڑکی میں اندر جھانک رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ اسے پتہ چلے کہ کیا ہو رہا تھا؟ وہ آگے کی طرف جھولنے لگا۔ کھڑکی چوڑی ہوتی جا رہی تھی اور اسے محسوس ہوا جیسے اس کا بدن بستر سے اُٹھ کر کھڑکی سے ہوتا ہوا رنگ اور سائے کے بھنور میں پہنچ گیا ہو۔ اسے اپنے پاؤں ٹھوس زمین پر پڑتے محسوس ہوئے۔ وہ کانپتا ہوا کھڑا رہا۔ دھیرے دھیرے اس کے چاروں طرف کی دھند چھٹتی چلی گئی اور ہر چیز صاف دکھائی دینے لگی۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ کہاں تھا؟ سوئی ہوئی متحرک تصویروں والا یہ گولائی والا کمرہ ڈمبل ڈور کا دفتر تھا۔لیکن یہاں میز کے پیچھے ڈمبل ڈور نہیں تھا بلکہ ایک جھریوں بھرے چہرے والا دبلا جادوگر بیٹھا ہوا تھا۔ گنے چنے سفید بالوں کو چھوڑ کر اس کا باقی پورا سر گنجا تھا اور وہ موم بتی کی روشنی میں ایک خط پڑھنے میں مصروف تھا۔ ہیری نے اس جادوگر کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''مجھے افسوس ہے، میں آپ کی مصروفیت میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا......''

لیکن جادوگر نے نظر نہیں اُٹھائی۔ تیوریاں چڑھائے وہ اپنا خط پڑھنے میں مشغول رہا۔ ہیری جادوگر کی میز کے پاس پہنچا اور ہکلاتے ہوئے بولا۔

''ار......میں ابھی چلا جاؤں گا کیا میں جاؤں؟''

جادوگر نے اب بھی اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے ہیری کی بات سرے سے سنی ہی نہ ہو۔ یہ سوچتے ہوئے کہ ہوسکتا ہے کہ جادوگر بہرا ہو۔ ہیری نے اپنی آواز کافی بلند کی۔ ''معاف کیجئے! میں نے آپ کے کام میں خلل ڈالا۔ اب میں جاتا ہوں۔'' وہ زور سے چیختے ہوئے بولا تھا۔

جادوگر نے آہ بھرتے ہوئے خط موڑا پھر وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ہیری کی طرف دیکھے بنا اس کے پاس سے گزر گیا اور کھڑکی کے پردے کھول دیئے۔ جادوگر نے اب بھی اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ کھڑکی کے باہر آسمان گرم لوہے کی مانند سرخ ہو رہا تھا۔ ایسا لگا جیسے سورج غروب ہونے والا تھا۔ جادوگر واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا اور دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی انگوٹھی چمکانے میں مصروف ہوگیا۔ ہیری نے دفتر میں چاروں طرف دیکھا۔ وہاں پر نہ تو فاکس نامی سیمرغ موجود تھا اور نہ ہی آواز پیدا کرنے والے چاندی کے نوادرات۔ یہ رڈل کے زمانے کا ہوگورٹ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ دکھائی دینے والا انجان جادوگر اس وقت کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ جیسے ڈمبل ڈور اس کے وقت کا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ محض فریب نظر جیسے خواب کے سوا اور کچھ نہیں تھا جو پچاس سال پہلے کے لوگوں کو دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔

دفتر کے دروازے پر ایک دستک سنائی دی۔

''اندر آجاؤ!'' بوڑھے جادوگر نے دھیمے انداز میں کہا۔

لگ بھگ سولہ سال کا ایک لڑکا اپنی نوکیلی ٹوپی اتارتے ہوئے اندر آیا۔ اس کی چھاتی پر مانیٹر والا چاندی کا بیج چمک رہا تھا۔ وہ ہیری سے جسامت میں لمبا تھا مگر اس کے بال گہرے سیاہ اور گھنے تھے۔

''آؤ......رڈل......؟'' ہیڈ ماسٹر نے کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''آپ نے مجھے بلایا جناب!'' رڈل بولا۔ وہ گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''بیٹھ جاؤ! میں ابھی وہ خط پڑھ رہا تھا جو تم نے مجھے بھیجا تھا۔'' ہیڈ ماسٹر ڈیپ پٹ بولا۔

''اوہ!'' رڈل نے بیٹھتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ کس کر باندھ رکھے تھے۔

''میرے پیارے بچے!'' ڈیپ پٹ نے نرمی سے کہا۔ ''یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہیں گرمیوں کی چھٹیوں میں سکول میں رُکنے کی اجازت دے سکوں۔ یقیناً تم ان تعطیلات میں تو اپنے گھر جانا چاہو گے۔''

''نہیں! میں تو ہوگورٹ میں ہی رُکنا چاہوں گا بجائے اُس جگہ...... اُس جگہ!'' رڈل بولا۔

''مجھے جہاں تک معلوم ہوا ہے تم چھٹیوں کے دوران کسی ماگل یتیم خانے میں رہتے ہو۔'' ڈیپ پٹ نے نرمی سے پوچھا۔

''جی ہاں جناب!'' رڈل بولا اور اس کا چہرہ ہلکا سرخ ہوگیا۔

''تمہارے والدین ماگل تھے کیا؟'' ڈیپ پٹ نے پوچھا۔

''نصف خون! میرا باپ ماگل تھا اور ماں جادوگرنی!'' رڈل نے جلدی سے کہا۔

''اور کیا تمہارے والدین دونوں ہی......؟'' ڈیپ پٹ نے سوال ادھورا چھوڑ دیا۔

''جناب! میری ماں تو میری پیدائش کے کچھ دن بعد مر گئی تھی۔ یتیم خانے کے منتظم نے مجھے بتایا کہ وہ صرف میرا نام رکھنے تک ہی زندہ رہی تھی۔ میرے باپ کے نام پر ٹام اور میرے دادا کے نام پر مارولو...... ٹام مارولو!''

ڈیپ پٹ نے ہمدردانہ انداز میں اپنی زبان کٹکٹائی۔

''ٹام! بات دراصل یہ ہے، میں تمہارے لئے خاص انتظام کر سکتا تھا لیکن موجودہ حالات کی سنگینی میں......'' ڈیپ پٹ آہ بھرتا ہوا بولا اور پھر ادھورے جملے پر خاموش ہوگیا۔

''جناب! آپ کا مطلب ہے، ان حملوں کی وجہ سے آپ ایسا نہیں کر پائیں گے؟'' رڈل نے تیزی سے کہا۔ ہیری کا دل اسی وقت بری طرح سے اچھلنے لگا۔ وہ تھوڑا اور قریب کھسک گیا تاکہ ایک بھی لفظ اسے کی سماعت کو چکمہ دے کر نکل نہ پائے۔

''بالکل ٹھیک کہا میرے پیارے بچے!'' ڈیپ پٹ بولا۔ ''تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ ایسے ماحول میں تمہیں تعطیلات میں قلعے میں رہنے کی اجازت دینا کتنا سنگین ثابت ہوسکتا ہے! خصوصاً حال میں ہوئے افسوس ناک واقعے کے بعد...... جس میں ایک معصوم لڑکی کی جان چلی گئی ہے۔ تم اپنے یتیم خانے میں زیادہ محفوظ رہو گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دفتر جادوئی وزارت اب سکول کو بند کرنے کے بارے میں غور کر رہا ہے اور ہمیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہو پا رہا کہ ان حادثات کیلئے کون ذمہ دار ہوسکتا ہے؟'' یہ سن کر رڈل کی آنکھیں

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

پھیل گئیں۔

’’جناب!......اگر ملزم گرفتار ہوجائے اور یہ سب بند ہوجائے تو......‘‘ رڈل جلدی سے بولا

’’تم کیا کہنا چاہتے ہو رڈل؟‘‘ ڈیپ پٹ نے کرسی پر تن کر بیٹھتے ہوئے چوں چوں کرتی آواز میں کہا۔’’رڈل! کیا تم ان حملوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟‘‘

’’نہیں جناب!‘‘ رڈل دوٹوک انداز میں بولا۔

ہیری کو یقین تھا کہ یہ اسی طرح کا ’نہیں‘ تھا جیسا اس نے ڈمبل ڈور کو کہا تھا۔ رڈل پُر امید نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

’’تم جاسکتے ہو رڈل......!‘‘ ڈیپ پٹ نے لمحہ بھر کے توقف کے بعد کہا۔

رڈل اپنی کرسی سے اُٹھا اور پاؤں گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔ ہیری اس کے پیچھے پیچھے تعاقب کرنے لگا۔ متحرک گھماؤدار سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے وہ نیچے اترے اور اندھیری راہداری میں جانور کے بت کے پاس پہنچ گئے۔ رڈل رُکا اور اس کے رکنے پر ہیری بھی ٹھٹک کر رُک گیا۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ رڈل گھمبیرتا میں ڈوبا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔ وہ اپنا ہونٹ کاٹ رہا تھا اور اس کے ماتھے پر بل پڑے ہوئے تھے۔ پھر ایسا لگا جیسے وہ اچانک کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس کے بعد وہ تیزی سے چل دیا۔ ہیری بھی اس کے پیچھے پیچھے بنا آواز کئے چلتا رہا۔ جب تک وہ دونوں بڑے ہال میں نہیں پہنچ گئے تب تک انہیں کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہاں پر لمبے، لہراتے اور سنہرے بالوں اور ڈاڑھی والے ایک بلند قامت جادوگر نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے رڈل کو آواز دی۔

’’ٹام! تم اتنی رات کو کیا کر رہے ہو؟ یہاں کیوں بھٹک رہے ہو؟‘‘

ہیری نے اس جادوگر کو گھور کر دیکھنے لگا۔ وہ کوئی اور نہیں پچاس سال پہلے کا ڈمبل ڈور تھا۔

’’میں ہیڈ ماسٹر سے ملنے گیا تھا جناب!‘‘ رڈل نے جواب دیا۔

’’ٹھیک ہے، جلدی سے اپنے بستر پر جاؤ‘‘ ڈمبل ڈور نے ہدایت کی۔ انہوں نے رڈل کی طرف اسی متفکر نگاہوں سے دیکھا جن سے وہ اکثر ہیری کو دیکھا کرتے تھے۔’’بہتر ہوگا کہ ان دنوں میں نہ گھوما جائے۔ خاص طور پر جب سے اُس......‘‘

انہوں نے گہری آہ بھری، رڈل کو شب بخیر کہا اور ایک طرف چل دیئے۔ رڈل نے انہیں اپنی نظروں سے اوجھل ہونے دیا اور پھر تیز قدموں سے چلتے ہوئے وہ تہ خانے تک جانے والی پتھر کی سیڑھیاں اتر آیا۔ ہیری اس کے ٹھیک پیچھے تیزی سے چلتا ہوا آرہا

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

تھا۔

لیکن ہیری کو نہایت مایوسی ہوئی جب رڈل اسے کسی چھپے راستے یا خفیہ سرنگ میں لے جانے کے بجائے اسی تہ خانے میں لے آیا جہاں سنیپ جادوئی ادویہ والی جماعت پڑھاتا تھا۔ یہاں پر مشعل روشن نہیں تھی، گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ رڈل نے دروازہ لگ بھگ بند کر دیا اور پیچھے ہٹ کر ساکت کھڑا ہو گیا۔ ہیری کو رڈل کے سوائے اور کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ رڈل دروازے کے پاس بت کی طرح ساکت کھڑا دروازے کے باہر راہداری میں جھانک رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ وہاں کم از کم ایک گھنٹہ تک رہے ہوں۔ وہ صرف دروازے پر کھڑے رڈل کا ہیولہ دیکھ سکتا تھا جو ایک چھید میں سے گھور رہا تھا اور کسی بت کی طرح انتظار کر رہا تھا۔ جب ہیری نے امید چھوڑ دی اور اس کا تجسس ختم ہونے لگا اور وہ سوچنے لگا کہ اب اسے واپس اپنی دُنیا میں لوٹ جانا چاہئے، اسی وقت دروازے کے باہر کسی کے چلنے کی چاپ سنائی دی۔

کوئی اس راہداری میں رینگ رہا تھا۔ آوازسن کر اس نے اندازہ لگایا کہ وہ جو بھی تھا اس تہ خانے سے آگے نکل گیا تھا جہاں وہ اور رڈل چھپے ہوئے تھے۔ کسی سائے کی مانند رڈل بنا آواز کئے دھیرے سے باہر نکلا اور اس آواز کا تعاقب کرنے لگا۔ ہیری بھی اس کے پیچھے پیچھے دبے پاؤں چلتا رہا۔ وہ بھول چکا تھا کہ وہ لوگ اس کی آواز نہیں سن سکتے تھے۔

شاید پانچ منٹ تک انہوں نے قدموں کی آہٹ کا تعاقب کیا پھر رڈل اچانک رُک گیا۔ اس کا سر نئی آواز کی سمت میں مڑ گیا۔ ہیری کو کسی دروازے کے کھلنے کی آواز سنائی دی پھر اس نے کسی کی بڑبڑاہٹ سنی۔

”چلو......تمہیں یہاں سے باہر لے جانا پڑے گا......اسی وقت چلو......صندوق میں!“

ہیری کو یہ آواز کچھ جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔

رڈل اچانک موڑ پر سے کود کر سامنے پہنچا۔ ہیری اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔ اسے اندھیرے میں ایک دیوہیکل بچے کا ہیولہ دکھائی دے رہا تھا جو ایک کھلے دروازے کے سامنے جھکا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک بڑا صندوق رکھا ہوا تھا۔

”شب بخیر......روبیئس!“ رڈل نے تیکھے انداز میں کہا۔

دیوہیکل لڑکے نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا اور اس کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو......ٹام؟“ رڈل اس کی طرف بڑھنے لگا۔

”اب تمہارا کھیل ختم ہو چکا ہے روبیئس! میں تمہیں پکڑوانے والا ہوں۔ اگر حملے نہیں رُکے تو ہوگورٹ بند ہو جائے گا۔“ رڈل کڑکتی ہوئی آواز میں بولا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''تم یہ کیا......؟'' وہ گھگیا کر رہ گیا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، تم یہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن بھیانک عفریتوں کو پالتو نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے محض گھمانے پھرانے کیلئے ہی اسے باہر نکالا ہوگا تب ہی......''

''اس نے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچایا ٹام!'' وہ دیوجثہ لڑکا اب دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ اندھیرے میں صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ واقعی گھبرایا ہوا ہے۔ اسی لمحے ہیری کو دروازے کے پیچھے کسی چیز کی کھڑکھڑاہٹ اور کٹکٹاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''چلو روبیئس! جس لڑکی کی موت ہوئی ہے، اس کے والدین کل یہاں آئیں گے۔ کم از کم ہوگورٹ ان کیلئے اتنا تو کر ہی سکتا ہے کہ اس خونخوار عفریت کے فوری قتل کا حکم جاری کر دے جس نے اُن کی معصوم لڑکی کو ہلاک کیا ہے......'' رڈل نے تھوڑا اور قریب جاتے ہوئے کہا۔

''یہ کام اس نے نہیں کیا۔'' دیوہیکل لڑکا گرجتا ہوا بولا۔ اس کی آواز اندھیرے میں گونج رہی تھی۔ ''اس نے کبھی نہیں......وہ کبھی نہیں!''

''سامنے سے ہٹ جاؤ!'' رڈل نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے سختی سے کہا۔

رڈل نے کوئی جادوئی کلمہ پڑھا جس سے پوری راہداری میں تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اسی لمحے دیوہیکل لڑکے کا عقبی دروازہ پوری قوت سے کھلا۔ وہ لڑکا ہوا میں اُڑتا ہوا سامنے کھڑے رڈل سے جا ٹکرا کر منہ کے بل گر پڑا۔ اس دروازے سے ایسا بھیانک عفریت نمودار ہوا جسے دیکھ کر ہیری کے منہ سے لمبی تیز چیخ نکل گئی جس اس کے علاوہ کسی اور نہیں سنا تھا۔

ایک دیوہیکل، قوی الجثہ، رینگنے والا اور بالوں سے ڈھکا ہوا عفریت ان کے سامنے موجود تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے سیاہ رنگ کے کئی پاؤں تھے۔ اس کے دھڑ پر کئی متحرک آنکھیں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے منہ کے سامنے دو بلیڈ جیسی نوکیلی قینچی کے پھل تھے جو آپس میں کٹا کٹ ٹکرا کر آواز پیدا کر رہے تھے۔ رڈل نے اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھائی لیکن اسے بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ عفریت اسے گراتے ہوئے اس کے اوپر سے چھلانگ کر راہداری میں بھاگا۔ اس کی رفتار کسی برق کی طرح تیز تھی۔ وہ پل بھر میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ رڈل اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پیچھے سے اس عفریت کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے جادوئی کلمات پڑھنے کیلئے اپنی چھڑی اُٹھائی لیکن دیوہیکل لڑکا چیختے ہوئے اس پر کود پڑا اور اس کی چھڑی کو پکڑتے ہوئے اسے پیٹ کے بل زمین پر گرانے میں کامیاب ہو گیا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہر چیز گھومنے لگی، منظر دھندلانے لگا۔اب اس کی آنکھیں گھپ اندھیرے میں تھیں ۔ وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اونچائی سے گرتا جا رہا ہو۔پھر دھڑام سے وہ گری فنڈر مینار کے کمرے میں اپنے بستر پر لڑھک گیا۔رڈل کی ڈائری اس کے پیٹ پر کھلی پڑی تھی ۔اس سے پہلے اسے اپنی سانسیں قابو میں کرنے کا موقعہ ملتا دروازہ کھلا اور رون کی صورت دکھائی دی۔

’’تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟‘‘ رون نے متحیر انداز میں پوچھا۔

ہیری تن کر بیٹھ گیا۔اس کا پورا بدن پسینے میں شرابور تھا۔رون اس کی حالت کو دیکھ کر پریشان سا دکھائی دیا۔وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچ گیا۔

’’کیا ہوا......؟‘‘ رون نے جلدی سے پوچھا۔

’’رون! وہ ہیگرڈ تھا۔پچاس سال پہلے خفیہ تہ خانہ ہیگرڈ نے کھولا تھا......‘‘ ہیری کی ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

چودھواں باب

کارنیلوس فج

ہیری، رون اور ہرمائنی اس بات سے بخوبی باخبر تھے کہ ہیگرڈ کو مافوق الفطرت جانوروں کو پالنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ گذشتہ سال جب وہ پہلی بار ہوگورٹ میں پڑھنے کیلئے آئے تھے، اسی سال میں ہیگرڈ نے اپنے لکڑی کے چھوٹے سے جھونپڑے میں ڈریگن پالنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے علاوہ وہ اس کے پالتو تین سروں والے کتے 'فلافی' کو شاید ہی کبھی بھول پاتے، جس کی بدولت وہ دوبار مرتے مرتے بچے تھے۔ ہیری کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ ہیگرڈ کو نوعمری میں اس بات کا پتہ چلا ہوگا کہ قلعے کے خفیہ تہ خانے میں ایک بھیانک عفریت چھپا ہوا ہے تو اس نے اس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے طویل مسافت طے کرنے میں یقیناً کوئی عار محسوس نہیں کی ہوگی۔ وہ اس کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔ شاید اسے اس بات پر افسوس ہوا ہو کہ بے چارا بھیانک عفریت اتنے لمبے عرصے تک بند رہا ہے اور اب اسے اپنے پیر سیدھے کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے۔ ہیری تخیل میں اس تصویر کو دیکھ رہا تھا کہ تیرہ سال کے ہیگرڈ نے اسے زنجیروں اور پٹیوں سے باندھنے کی کوشش بھی کی ہوگی۔

بہرکیف ہیری کو پورا یقین تھا کہ ہیگرڈ کبھی کسی کی جان لینے کے ارادے سے کوئی کام نہیں کرے گا۔ ہیری کے اندر عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا، کاش اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوتی کہ رڈل کی ڈائری سے پیغام کیسے پایا جائے؟ رون اور ہرمائنی نے اس سے بار بار پورے حادثے کی تفصیل معلوم کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہیری سے ایک ایک منظر سننے کیلئے بے چین تھے۔ ہیری انہیں پوری کہانی بار بار سنا سنا کر خود تنگ آ چکا تھا۔ اس حادثے کی تفصیل سننے کے بعد رون اور ہرمائنی کی دھواں دار، طویل، الجھی ہوئی اور قیاسات کی پر مبنی بحث سن سن کر ہیری کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔

''ہوسکتا ہے رڈل نے غلط آدمی کو پکڑ لیا ہو! شاید کوئی دوسرا بھیانک عفریت لوگوں پر حملہ کر رہا ہو......'' ہرمائنی نے اپنا اندازہ پیش کیا۔

''تمہاری کیا رائے ہے اس جگہ پر کتنے بھیانک عفریت رہ سکتے ہیں؟'' رون نے ہرمائنی کی بات پر سپاٹ لہجے میں کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''یہ تو ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ ہیگرڈ کوسکول سے نکال دیا گیا تھا اور ہیگرڈ کو نکالنے کے بعد حملے رُک گئے ہوں گے، ورنہ رڈل کو خدمات کا اعزاز نہیں مل پاتا۔'' ہیری نے تاسف بھرے انداز میں جواب دیا۔ رون نے الگ سمت میں اُڑنے کی کوشش کی۔

''رڈل بالکل پرسی کی طرح کا لگتا ہے...... اسے ہیگرڈ کی جاسوسی کرنے کے لئے کس نے کہا تھا؟'' رون نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''لیکن رون! اس بھیانک عفریت نے کسی کی جان لے لی تھی!'' ہرمائنی بولی۔

''اور اگر ہوگورٹ بند ہو جاتا تو رڈل کو ماگل یتیم خانے میں ہی رہنا پڑتا۔ اسے اسی بات کے لئے ملزم نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ اس نے یہاں رُکنے کیلئے ہیگرڈ کی جاسوسی کی اور اسے پکڑوا دیا۔'' ہیری نے رڈل کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔

''ہیری!'' رون نے اپنا ہونٹ کاٹ کر جھجکتے ہوئے پوچھا۔ ''ہیگرڈ تمہیں شیطانی بازار میں ملا تھا...... ہے نا!''

''وہ گھونگوں کو مارنے والی دوا خرید رہا تھا۔'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔ وہ تینوں چونک کر خاموش ہو گئے۔ لمبے توقف کے بعد ہرمائنی نے اپنا سر اُٹھایا اور دونوں کی طرف نگاہ ڈالی۔

''کیا تمہارے خیال میں یہ درست ہے کہ ہمیں ہیگرڈ کے جھونپڑے میں جا کر اس سے بھیانک عفریت کے بارے میں سوال کرنا چاہئے؟''

''یہ کتنا اچھا لگے گا!'' رون نے بھنویں گھماتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم وہاں پہنچ کر اس سے پوچھیں گے، 'ہیلو ہیگرڈ! ہمیں بتاؤ...... کیا تم نے کسی لمبے بالوں والے بھیانک عفریت کو حال میں قلعے میں چھوڑا تھا'......''

بالآخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ جب تک کوئی اور حملہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہیگرڈ سے کچھ نہیں پوچھیں گے۔ جب ہیری کا کئی دنوں تک نادیدہ آواز سنائی نہیں دی، نہ ہی کسی پر حملہ ہوا تو انہیں اندازہ ہونے لگا کہ انہیں ہیگرڈ سے اس بارے میں کبھی نہیں پوچھنا پڑے گا کہ اسے سکول سے کیوں نکالا گیا تھا۔ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک کو بے جان ہوئے لگ بھگ چار مہینے گزر چکے تھے۔ لگ بھگ سبھی لوگ اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ حملہ آور چاہے وہ جو کوئی بھی ہو، ہمیشہ کیلئے میدان چھوڑ چکا تھا۔ شریر بھوت پیوس بھی اپنی راگنی سے اکتا چکا تھا۔ وہ پوٹر کے گیت کو لہلہا کر گانے میں زیادہ لطف اندوز نہیں ہو پاتا تھا، اس لئے ہیری کی جان چھوٹ چکی تھی۔ ایک دن جڑی بوٹیوں کی معلومات والی جماعت میں 'ایرنی میک ملن' نے بڑی تہذیب و شائستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہیری سے فطری نبات کی بالٹی مانگی تھی۔ مارچ میں کئی نر بط نرسنگوں نے ہریالی گھر نمبر تین میں بے ہنگم شور شرابے اور اودھم چوکڑی والی تقریب منائی۔ اس سے پروفیسر سپراؤٹ بے حد مسرور دکھائی دیں۔

’’جب وہ ایک دوسرے کے گملوں میں جانے کی کوشش کرنے لگیں گے تب ہم سمجھ جائیں گے کہ وہ پوری طرح سے جوان ہو چکے ہیں اور تبھی ہم ہسپتال میں پڑے بے جان لوگوں کو ہوش میں لاسکیں گے۔‘‘ پروفیسر سپراوٹ نے ہیری کو بتایا۔

سال دوئم کے طلبا کو ایسٹر کی چھٹیوں کے دوران سوچنے کیلئے ایک نیا موضوع مل چکا تھا۔ سال سوئم کیلئے مضامین چننے کا وقت اب آن پہنچا تھا۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جسے کم از کم ہرمائنی نے بہت اہمیت دے رکھی تھی۔

’’ہمارے مستقبل کا دارومدار ان مضامین پر ہے، یہ خاصا اہم وقت ہے۔‘‘ ہرمائنی نے ہیری اور رون کو بتایا۔ وہ ہاتھوں میں مضامین کی فہرست تھامے غور وفکر میں ڈوبے ہوئے تھے۔

’’میں تو جادوئی ادویہ کا مضمون چھوڑنا چاہوں گا۔‘‘ ہیری فیصلہ کن انداز میں بولا۔

’’ہم کچھ نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمیں اپنے سارے پرانے مضامین پڑھنا پڑیں گے ورنہ میں ’تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن‘ کا مضمون پڑھنا ترک کر دیتا۔‘‘ رون نے متفکر ہوکر کہا۔

رون کی بات سن کر ہرمائنی کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔

’’مگر یہ تو بڑا اہم مضمون ہے۔‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

’’ہاں!‘‘ رون نے دھیمے انداز میں کہا۔ ’’لیکن اس طرح نہیں، جس طرح لک ہارٹ اسے پڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے ان سے آج تک کچھ نہیں سیکھا۔ ماسوائے اس کے ننھے درجی سمکوں کو باہر نہ نکالا جائے۔‘‘

نیول لانگ باٹم کے پاس اس کے گھرانے کے سبھی جادوگروں اور جادوگرنیوں کے خط آئے تھے جن میں اسے الگ الگ مشورے دیئے گئے تھے کہ وہ کون سے مضامین کا انتخاب کرے؟ نیول جب بھی مضامین کی فہرست لے کر بیٹھتا تو وہ زبان باہر نکالے ہوئے گھبرایا ہوا اور متفکر دکھائی دیتا تھا۔ وہ اکثر دوسرے طلباء سے پوچھتا رہتا تھا کہ ان کے لحاظ سے علم سیاق کی جادوئی تک بندی کی تاریخ زیادہ مشکل مضمون ہے یا قدیم گوتھ قوم کے حروف کی تک بندی کا علم۔ ہیری کی طرح ماگل گھرانے میں نشوونما پانے والے ڈین تھامس نے تو اپنی آنکھیں بند کر کے بنا دیکھے فہرست پر اپنی چھڑی رکھ دی۔ اس کے بعد جو مضامین چھڑی کی زد میں آئے تھے انہیں ہی اپنے لئے منتخب کرلیا۔ ہرمائنی نے اس معاملے میں کسی سے مدد لینا گوارا نہیں کیا اور خود ہی مضامین کا انتخاب کرلیا۔

ہیری زیر لب مسکرا دیا جب اس نے سوچا کہ اگر وہ جادوگری کے مستقبل کے بارے میں انکل ورنن اور آنٹی پٹونیہ سے مشورہ مانگے گا تو وہ لوگ کیا جواب دیں گے۔ ایسی بات نہیں تھی کہ اسے کسی نے بھی رہنمائی نہیں دی تھی۔ پرسی ویزلی تو اپنے تجربے کو اس کے ساتھ بانٹنے کیلئے بے قرار دکھائی دیتا تھا۔

Wacar Azeem
www.pakistanipoint.com

''ہیری!'' پرسی نے کہا۔ ''سب کچھ اسی بات پر منحصر ہوتا ہے کہ تم کیا بننا چاہتے ہو؟ اپنے مستقبل کے بارے میں جتنی جلدی سوچ سکو، اتنی ہی اچھی بات ہے۔ اس لئے میں 'علم پیش گوئی' پڑھنے کی پرزور صلاح دیتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ماگلوؤں کی تعلیم ایک کمزور مائع کی مانند ہے لیکن میں ذاتی طور پر یہ سوچتا ہوں کہ جادوگروں کے پاس غیر جادوگروں جیسی ہمت اور عقل کا ہونا بے حد ضروری امر ہے جو انہیں اپنی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں ان کی مکمل سمجھ ہونا چاہئے، خاص طور پر اس وقت جب ہم ان کے درمیان رہ کر کسی کام کی انجام دہی کے بارے میں سوچ رہے ہوں اور ہمیں ان سے مربوط تعلقات درپیش ہوں۔ میرے ڈیڈی کی مثال لے لو۔ وہ ہر وقت ماگلوؤں سے متعلقہ امور انجام دینا پڑتے ہیں، میرا بھائی چارلی جو ہمیشہ سے لااُبالی قسم کا جادوگر تھا اور اسے گھومنا بے حد پسند تھا۔ اس لئے اس نے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا مضمون منتخب کیا۔ کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت اپنے مشاغل اور پسند و ناپسند کو لازمی طور پر سامنے رکھنا ہیری!'' پرسی اپنی قابلیت جھاڑتا رہا۔

لیکن ہیری کو ان سب میں صرف ایک ہی کام زیادہ اچھا لگتا تھا اور وہ کیوڈچ کھیلنا تھا! بالآخر اس نے بھی وہی مضامین منتخب کر لئے تھے جنہیں رون نے اپنے لئے چنا تھا کیونکہ اس کے خیال میں یہ اس لئے عمدہ فیصلہ تھا کہ اگر وہ ان مضامین میں کمزور بھی رہا تو اس کی مدد کرنے کیلئے کم از کم اس کے پاس کوئی دوست تو موجود ہوگا۔

گری فنڈر کا اگلا کیوڈچ میچ 'ہفل پف' فریق کے ساتھ تھا۔ اولیور وڈ حسب معمول انداز میں کیوڈچ کی مشقیں کر رہا تھا۔ وہ روزانہ دوپہر کے کھانے کے بعد کھلاڑیوں کو کیوڈچ کے میدان میں لے جاتا اور شام گئے تک مشقیں کرواتا۔ وقت یکسانیت کا شکار ہو کر رہ گیا۔ ہیری کو اتنی فرصت نہ مل پائی کہ وہ کسی بارے میں کچھ سوچ پاتا۔ ہوم ورک اور کیوڈچ مشقوں میں سارا دن نکل جاتا تھا۔ بہرکیف مشقوں کے سلسلوں نے بہترین نتائج برآمد کئے تھے، کھلاڑیوں کی کارکردگی میں نکھار آ گیا تھا۔ وہ زیادہ دبلے پتلے اور پھرتیلے ہوتے جا رہے تھے۔ ہفتے کی شام کو ہیری اپنی کیوڈچ کی مشق سے فارغ ہو کر واپس لوٹا تاکہ وہ اپنا بہاری ڈنڈا اپنے کمرے میں رکھ سکے، تو اس نے دل میں سوچا اس بار گری فنڈر کے 'کیوڈچ کپ' جیتنے کا جتنا امکان صاف دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے اتنا کبھی دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہ کافی خوش اور تازہ دم دکھائی دیا مگر اس کی یہ خوشی زیادہ دیر تک برقرار نہ پائی۔ وہ جونہی ہال سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف سیڑھیاں چڑھا تو اسے کمرے کے باہر کھڑے نیول لانگ باٹم کا زرد چہرہ دکھائی دیا جو پہلی سیڑھی پر کھڑا اسے پریشان نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری ٹھٹک سا گیا۔

''ہیری! میں نہیں جانتا یہ کس نے کیا، یہ تو بس مجھے اسی حال میں ہی ملا؟''

نیول نے سہمی ہوئی نظروں سے ہیری کو دیکھا اور دھکا مار کر دروازہ کھول دیا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری کے صندوق کا سارا سامان کمرے میں ہر طرف بکھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس کا چوغہ زمین پر پڑا تھا۔بستر پر بچھی ہوئی چادر کھینچ کر ایک طرف پھینک دی گئی تھی۔ پلنگ کے سرہانے رکھے ہوئی الماری کے دراز کھلے پڑے تھے۔جن کا پورا سامان چٹائی پر پھیلا ہوا تھا۔ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ 'بھتنوں کے ساتھ سفر کرنا' نامی کتاب کے پھٹے ہوئے اوراق پر چلتا ہوا بستر کے قریب پہنچ گیا۔جب اس نے نیول کے ساتھ مل کر بستر پر کمبل دوبارہ ڈالا تو اسی وقت رون، ڈین اور سیمس کمرے میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا ہیری......؟'' ڈین نے چیختے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔رون ہیری کے چوغے کا جائزہ لے رہا تھا جس کی تمام جیبیں باہر نکلی دکھائی دے رہی تھیں جیسے کسی نے ان کی تلاشی لی ہو۔

''کوئی یہاں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔تمہاری کوئی چیز غائب تو نہیں ہوئی ہے۔'' رون فکرمندی سے بولا۔ہیری اپنی ساری چیزیں اُٹھا کر صندوق میں ڈالنے لگا۔وہ تینوں اس کی مدد کرتے رہے۔جب اس نے لک ہارٹ کی آخری کتاب کو صندوق میں رکھا اسی وقت اس کے ذہن میں برق کوندی اور اسے احساس ہوا کہ اس کی کون چیز وہاں موجود نہیں تھی۔

''رڈل کی ڈائری غائب ہے!'' ہیری نے دھیمے انداز میں رون کو بتایا۔

''کیا؟'' رون اُچھل پڑا۔

ہیری نے اپنے سر کو ہلا کر کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔رون اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل آیا۔وہ جلدی سے نیچے اتر کر ایک بار پھر گری فنڈر ہال میں پہنچ گئے جو نصف سے زیادہ خالی دکھائی دے رہا تھا۔انہیں ایک میز پر ہر مائنی بیٹھی دکھائی دی۔وہ دونوں تیز قدموں سے اس کی طرف بڑھ گئے۔ہر مائنی اس وقت تنہا بیٹھی 'گاتھک حروف کی آسان رہنمائی' نامی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔یہ خبر سن کر ہر مائنی بھونچکا رہ گئی۔

''لیکن یہ چوری تو گری فنڈر کا کوئی طالب علم ہی کر سکتا ہے۔کسی دوسرے کو ہمارا پاس ورڈ نہیں معلوم ہے۔'' ہر مائنی فکرمندی سے بولی۔

''میرا بھی یہی خیال ہے!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

☆☆☆

اگلی صبح جب وہ بیدار ہوئے تو باہر سورج کی چمکدار روشنی پھیلی ہوئی دکھائی دی۔تازہ ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے چل رہے تھے۔وہ سب ناشتے کی میز پر اکٹھے ہوئے۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''کیوڈچ کیلئے کچھ اہم شرائط ہوتی ہیں!'' اولیورووڈ نے ناشتے کی میز پر گرم جوشی سے کہا۔ وہ گری فنڈر ٹیم کے کھلاڑیوں کی پلیٹوں میں تلے ہوئے انڈے بھرتا جا رہا تھا۔

''بہت اچھے ہیری! تمہیں اچھی طرح ناشتہ کرنا چاہئے۔''

ہیری گری فنڈر کے ہجوم بھری میز کی طرف گھورتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں رڈل کی ڈائری کا نیا مالک اس کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے تو نہیں بیٹھا ہے۔ ہرمائنی نے اسے چوری کی شکایت کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر ہیری کو یہ خیال بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ جانتا تھا ایسا کرنے پر اسے اساتذہ کو ڈائری کے بارے میں ساری باتیں بتانا پڑیں گی اور اس کے علاوہ کتنے لوگ یہ بات جانتے ہوں گے کہ ہیگرڈ کو پچاس سال پہلے سکول سے کیونکر نکالا گیا تھا؟ وہ اس معاملے کو سب کی نگاہوں میں دوبارہ نہیں لانا چاہتا تھا۔

ہیری جب رون اور ہرمائنی کے ساتھ اپنا کیوڈچ کا سامان اُٹھانے کیلئے بڑے ہال سے باہر آیا تو اس کی پریشانیوں کی فہرست میں ایک اور پریشانی کا اضافہ ہوگیا۔ یہ پریشانی کوئی معمولی نوعیت کی نہیں تھی۔ اس نے ابھی سنگ مرمر کی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے ایک بار پھر وہی نادیدہ آواز سنائی دی۔

''اس بار مار ڈالو...... چیر ڈالو...... پھاڑ ڈالو!''

ہیری اپنی جگہ پر ٹھٹک کر زور سے چیخا تو رون اور ہرمائنی چونک کر اچھل پڑے۔

''وہی آواز! مجھے ابھی ابھی وہی آواز ایک بار پھر سنائی دی ہے۔ کیا تمہیں کچھ سنائی نہیں دیا؟'' ہیری نے متوحش نظروں سے پیچھے مڑ کر دونوں کی طرف دیکھا۔ رون کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ لیکن اسی وقت ہرمائنی نے اپنے ہاتھ سے ماتھا ٹھونکا۔

''ہیری! میرا اندازہ ہے، مجھے کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا ہے۔ مجھے لائبریری میں جانا ہوگا۔''

ہرمائنی تیزی سے لپکتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

''اسے کیا سمجھ میں آ گیا ہے؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اب بھی چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور یہ بھانپنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آواز کہاں سے آئی تھی۔

''کیا پتہ؟ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اسے اسی وقت لائبریری میں جانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟''

رون نے اپنے کندھے اچکائے۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہے، جب کوئی پریشانی درپیش ہو، لائبریری جاؤ۔‘‘

ہیری گہری تشویش میں ڈوبا کھڑا تھا۔ وہ اپنی سماعت کو بار بار نادیدہ آواز کے سننے کیلئے مرتکز کرتا رہا مگر پھر اسے کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اسی وقت اس کے عقب میں بڑے ہال کے دروازے سے طلباء جتھے در جتھے باہر نکلنے لگے۔ وہ زور زور سے ہنس رہے تھے، باتیں کررہے تھے۔ ان کے شوروغل میں ہیری کیلئے اس نادیدہ آواز کو سننا بے حد دشوار ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ طلباء کیوڈچ میدان کی طرف جانے کیلئے اگلے دروازے سے نکل کر آ رہے تھے۔

’’بہتر ہوگا کہ تم بھی اب چل دو۔ لگ بھگ گیارہ بج چکے ہیں۔ کھیل کا وقت ہو چکا ہے۔‘‘ رون نے ہیری کے متفکر چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری اس کے ساتھ گری فنڈر مینار میں چلا گیا۔ اپنا نیمبس 2000 بہاری ڈنڈا اُٹھایا اور میدان کے پار جانے والے بے تاب و مشتاق طلباء کے ہجوم میں شامل ہو گیا لیکن اس کا دماغ ابھی تک قلعے کی چار دیواری کے اندر سنائی دینے والی نادیدہ آواز کی طرف متوجہ تھا۔ جب اس نے تبدیلی لباس کے کمرے میں اپنا سرخ کیوڈچ چوغہ پہنا تب بھی وہ نادیدہ آواز کے گھن چکر میں کھویا ہوا تھا۔ اسے اس اکلوتی بات سے بے حد سہارا ملا کہ سب لوگ اس وقت قلعے سے باہر کھیل دیکھنے کیلئے سٹیڈیم میں موجود تھے۔ قلعے میں کوئی فرد موجود نہیں تھا۔

زوردار تالیوں کی گونج میں دونوں ٹیموں کے کھلاڑی میدان میں کود پڑے۔ اولیور وڈ نے خود کو تازہ دم کرتے ہوئے میدان کے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ وہ امید بھری نظروں سے گول کے چھلوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اُڑان بھری اور میدان کے اوپر چکر لگایا۔ میڈم ہوچ نے گیندیں نکالیں۔ ہفل پف کے کھلاڑی ہلکے زرد رنگ کے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ وہ گول گھیرا بنا کر کھڑے تھے اور کھیل میں اپنی تکنیک کے بارے میں آخری گفتگو کر رہے تھے۔

ہیری اپنے بہاری ڈنڈے پر چڑھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت پروفیسر میک گوناگل قریباً بھاگتی ہوئی میدان میں پہنچیں۔ ان کے ہاتھ میں ارغوانی کا ایک بڑا سا میگا فون تھا۔ ہیری کا دل پتھر کی طرح ڈوبتا چلا گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم کو اپنے میگا فون سے متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ ’’یہ میچ منسوخ کر دیا گیا ہے۔‘‘

چیختی چلاتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اولیور وڈ کو تو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ہوش اُڑ گئے ہوں۔ وہ برق کی تیزی سے زمین پر اترا اور اپنا بہاری ڈنڈا ہاتھ میں پکڑے پروفیسر میک گوناگل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

’’پروفیسر! ہمیں تو کھیلنا ہے...... کپ...... گری فنڈر......‘‘ وہ ہکلایا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

پروفیسر میک گوناگل نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔

''سبھی طلبا اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں جایئے۔ جہاں ان کے منتظمین انہیں پوری تفصیل سے آگاہ کریں گے۔ براہ مہربانی جتنی جلدی ہو سکے پہنچ جائیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے میگا فون پر تیز آواز میں سب کو ہدایت کی۔ پھر انہوں نے میگا فون نیچے کرتے ہوئے ہیری کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

''پوٹر! میرا خیال ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ تم میرے ساتھ چلو!'' پروفیسر نے کہا۔

ہیری کو اندیشوں نے جکڑ لیا کہ اس سے ایسی کون سی غلطی سرزد ہوگئی ہے کہ نہ صرف کھیل منسوخ کر دیا گیا اور اسے بھی ساتھ لے جایا جا رہا ہے۔ اسی لمحے اسے رون کا چہرہ دکھائی دیا جو شور مچاتے ہوئے ہجوم سے الگ ہو کر اس کی طرف آ رہا تھا۔ جب وہ قلعے کی عمارت کے نزدیک پہنچے تو رون بھاگتا ہوا ہیری کے برابر پہنچ گیا۔ وہ متحیر انداز میں ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ ہیری کو اس بات پر شدید حیرت ہو رہی تھی کہ پروفیسر میک گوناگل نے رون کی آمد پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا اور نہ ہی اسے الگ ہونے کیلئے کہا تھا۔

''ہاں ویزلی! شاید یہی بہتر ہوگا کہ تم بھی ساتھ چلو!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

ان کے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے طلباء میچ منسوخ کئے جانے پر مشتعل دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ تو بڑبڑاہٹ سے اپنی برہمی کا اظہار کر رہے تھے۔ کچھ کے چہروں پر سہمی ہوئی پریشانی نے قبضہ جما رکھا تھا۔ ہیری اور رون پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے سکول تک پہنچ گئے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھے۔ اس بار وہ انہیں کسی کے دفتر میں نہیں لے کر گئیں۔ جیسے ہی وہ ہسپتال کے پاس پہنچے تو پروفیسر میک گوناگل نے افسردہ انداز میں انہیں مخاطب کیا۔

''اس سے تمہیں گہرا صدمہ پہنچے گا۔ ایک بار پھر حملہ ہوا ہے...... دو لوگوں پر حملہ ہوا ہے۔''

ہیری کا دل بھیانک انداز میں اچھلنے لگا۔ اسے اپنی سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پروفیسر میک گوناگل نے دروازہ دھکا دے کر کھولا اور وہ لوگ اندر داخل ہو گئے۔ میڈم پامفری پانچویں سال کی گھنگھریالے بالوں والی لڑکی پر جھکی ہوئی تھیں۔ ہیری نے پہچان لیا کہ وہ ریون کلا فریق کی طالبہ تھی۔ اسی لڑکی سے تو انہوں نے سلے درن کے ہال تک جانے کا راستہ پوچھا تھا اور اس کے پاس والے بستر پر دوسری زد میں آنے والی لڑکی پڑی تھی۔

''ہرمائنی......!'' رون کراہتے ہوئے چیخا۔

ہرمائنی پوری طرح بے جان تھی۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور شیشے جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری بھی اپنی جگہ گنگ کھڑا اسے گھورے جا رہا تھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''یہ دونوں لائبریری کے پاس ملیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم دونوں میں سے کوئی اس کے بارے میں کچھ بتا سکتا ہے؟ یہ ان کے پاس فرش پر پڑا ہوا ملا تھا......ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹا اور گول آئینہ تھا!'' پروفیسر میک گوناگل نے ان کے چہروں پر گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون دونوں نے ہرمائنی کے بے جان چہرے کو گھورتے ہوئے اپنا سر انکار میں ہلایا۔ پروفیسر میک گوناگل نے بھرائی آواز میں کہا۔ ''میں تمہیں گری فنڈر مینار میں لے چلتی ہوں مجھے ویسے بھی وہاں جا کر طلباء سے کچھ کہنا ہے۔''

☆☆☆

''سبھی طلباء شام کو چھ بجے تک اپنے اپنے فریق کے ہال میں واپس لوٹ آئیں گے۔ کوئی طالب علم یا طالبہ اس کے بعد اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلے گا۔ اساتذہ تم لوگوں کو ہر جماعت کیلئے خود لے جائیں گے۔ کوئی بھی طالب علم یا طالبہ اساتذہ کے ساتھ رہے بنا باتھ روم میں نہیں جائے گا۔ کیوڈچ کے آئندہ ہونے والے تمام میچ اور روزانہ مشقوں کا سلسلہ ختم کیا جاتا ہے۔ شام کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔'' گری فنڈر ہال میں اکٹھے تمام طلباء کے سامنے پروفیسر میک گوناگل نے نیا ضابطہ پڑھ کر سنایا۔ طلباء خاموشی سے سنتے رہے۔ ضابطہ سنانے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے چرمئی کاغذ کو موڑتے ہوئے لپیٹا۔ پھر وہ کسی قدر رندھی ہوئی آواز میں دوبارہ بولیں۔ ''شاید مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں اس وقت جتنی مغموم ہوں اتنی پہلے کبھی نہیں رہی۔ اگر حملہ آور پکڑا نہیں گیا تو ہوسکتا ہے کہ ہمیں سکول بند کرنا پڑے۔ میری سب سے یہی استدعا ہے کہ اگر کسی کو ان حملوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم ہو تو وہ آ کر ہمیں ضرور باخبر کرے۔ شاید اس مدد کے ذریعے ہم اصلی مجرم کو گرفتار کرسکیں۔''

وہ تھوڑے عجیب انداز سے تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گئیں۔ ان کے جانے کے فوراً بعد ہی گری فنڈر کے طلباء میں بحث چھڑ گئی۔

''اب تک گری فنڈر کے دو طلباء بے جان ہو چکے ہیں اور ایک بھوت!'' ویزلی بھائیوں کے دوست لی جورڈن نے اپنی انگلی پر گنتے ہوئے کہا۔ ''اس کے علاوہ ہفل پف کے ایک طالب علم، ریون کلا کی ایک طالبہ پر حملہ ہو چکا ہے۔ کیا کسی کو یہ نہیں دکھائی دیتا کہ سلے درن کے سارے کے سارے طلباء صحیح سلامت ہیں؟ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سب سلے درن والے کروا رہے ہیں؟ جانشین بھی سلے درن کا ہے اور بھیانک عفریت بھی سلے درن کا ہی ہے۔ سکول بند کرنے کے بجائے صرف سلے درن کے طلباء کو باہر نکال دینا چاہئے۔'' وہ گرجتے ہوئے اپنے غم و غصے کا اظہار کر رہا تھا۔ سننے والوں نے اپنی توجہ اس پر مرتکز کی اور پھر تالیاں بجا کر اس کے اظہار خیال کو تقویت پہنچائی۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

لی جورڈن کے عقب میں ایک کرسی پر پرسی ویزلی' نیم دراز تھا۔ وہ نہایت خاموش تھا، اس کا چہرہ پیلا زرد پڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے اظہار خیال کیلئے ذرا سی بھی کوشش نہیں کی۔ کوئی اور موقعہ ہوتا تو وہ اپنے مانیٹر ہونے کا رعب ضرور جھاڑتا تھا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ کسی صدمے سے دوچار ہے۔ جارج نے ہیری کو پرسی کی طرف متوجہ دیکھ لیا تھا۔

''پرسی نے ان حملوں کا گہرا اثر لیا ہے۔ ریون کلا والی لڑکی ...... 'پینی لوپ کلیئرواٹر' بھی سکول کی مانیٹر تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس نے کبھی نہیں یہ سوچا ہوگا ہے بھیانک عفریت کسی مانیٹر پر حملہ کرنے کی ہمت کرسکتا ہے۔'' جارج نے دھیمے سے ہیری کو بتایا۔

ہیری نے جارج کی بات ادھورے من سے سنی۔ رہ رہ کر اس کی نگاہوں کے سامنے ہرمائنی کا بے جان اور سفید چہرہ آجاتا تھا جو ہسپتال کے وارڈ میں ایک بستر پر کسی انسانی پتلے کی مانند پڑی تھی۔ اگر سکول بند کر دیا گیا تو...... ہیری کو ایک بار پھر سے ڈرسلی خاندان میں رہنا پڑے گا جو اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔ یہ خیال اس کے لئے بڑا اذیت ناک تھا۔ ٹام رڈل نے ہیگرڈ کو صرف اس لئے پکڑوایا تھا کیونکہ سکول بند ہونے پر اس ماگل یتیم خانے میں لوٹنا پڑتا۔ ہیری کو ٹام رڈل کی ذہنی اذیت کا بھرپور احساس ہو رہا تھا کیونکہ وہ بھی آج اسی کے مقام پر کھڑا تھا۔ ہیری کو یہ بھی سمجھ میں آ گیا تھا کہ ٹام اپنے وقت میں اتنا مشہور کیوں ہوا ہوگا؟

''ہم کیا کرنے والے ہیں؟ کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ کسی کو ہیگرڈ پر شک گزرا ہوگا۔'' رون نے قریب آ کر ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

''ہمیں جا کر اس سے بات کرنا ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ اس بار اس نے یہ کام نہیں کیا ہوگا لیکن اگر اس نے بھیانک عفریت کو پچھلی بار سکول میں چھوڑا تھا تو وہ جانتا ہوگا کہ خفیہ تہ خانہ کے اندر کیسے داخل ہوا جا سکتا ہے؟ اور یہ جاننا ایک خوش آئند شروعات کا موجب بن سکتا ہے۔'' ہیری نے اپنے دل میں فیصلہ لیتے ہوئے رون کو جواب دیا۔

''لیکن ہیری! ...... پروفیسر میک گوناگل نے کہا تھا کہ جماعتوں سے فارغ ہو کر ہمیں ہر حال میں اپنے اپنے ہال میں ہی رہنا ہوگا۔'' رون نے پریشانی سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ڈیڈی کے غیبی چوغے کے استعمال کا وقت آچکا ہے۔'' ہیری نے اپنی آواز کافی دھیمی کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

☆☆☆

ہیری کو اپنے باپ سے وراثت میں صرف ایک ہی چیز ملی تھی، یہ ایک لمبا اور چوڑا چوغہ تھا جو سفید رنگ کا ہونے کے ساتھ ساتھ

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

غیبی صلاحیت رکھتا تھا یعنی اسے پہننے والا دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہوجاتا تھا۔اس وقت صرف یہی چوغہ اس کی بھرپور مدد کرسکتا تھا کہ وہ سب کی نظروں میں آئے بغیر چھپ کر ہیگرڈ سے ملنے چلا جائے۔اسے سکول سے باہر جاتا ہوا کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ہر دن کی طرح آج بھی وہ مقررہ وقت پر بستر پر لیٹ گیا۔وہ آنکھیں موندے لیٹا انتظار کررہا تھا۔وہ اکیلا نہیں تھا، دوسرے بستر پر رون بھی دوسروں کے سونے کا انتظار کررہا تھا۔نیول، سیمس اور ڈین کافی دیر تک خفیہ تہ خانے پر اپنے اپنے نظریات پیش کر کے ان پر لا حاصل گفتگو کرتے رہے بالآخر وہ سو گئے۔جب ہیری اور رون کو پورا یقین ہوگیا کہ وہ سو چکے ہیں تو انہوں نے اُٹھ کر اپنے اپنے کپڑے پہنے اور سونے والا پاجامہ اتار دیا۔انہوں نے غیبی چوغہ اوڑھ لیا۔

قلعے کی عمارت کی اندھیری اور خاموش راہداریوں سے باہر نکلنا کوئی لطف اندوز کام نہیں تھا۔ہیری پہلے بھی کئی بار اندھیری راتوں میں قلعے کی عمارت میں گھوم پھر چکا تھا لیکن اس نے دن ڈھلنے کے بعد وہاں پہلے کبھی اتنا ہجوم نہیں دیکھا تھا۔اساتذہ، مانیٹرز اور سکول کے بھوت جوڑیاں بنا کر راہداریوں میں پہرہ دے رہے تھے اور کسی بھی غیر معمولی سرگرمی کی تلاش میں اپنے چاروں طرف عقاب کی سی نظر رکھے ہوئے تھے۔ان کے غیبی چوغے کے باوجود ان کی آوازیں سب کو سنائی دے سکتی تھیں۔اس بارے میں خاص طور پر تناؤ کا ماحول اس وقت پیدا ہوا جب رون کے پیر کا انگوٹھا اس جگہ سے چند گز کے فاصلے پر مڑ گیا جہاں سنیپ پہرہ دے رہا تھا۔یہ عجیب اتفاق تھا کہ جس وقت رون نے انگوٹھا مڑنے پر منہ بگاڑ کرنا گواری کا اظہار کیا تو اسی وقت سنیپ کو زوردار چھینک آ گئی۔ان دونوں نے سکون کا سانس لیا اور بلوط کی لکڑی کے دروازے کے قریب جا پہنچے اور اسے دھیرے سے کھول دیا۔

رات کا آسمان بالکل صاف اور ستاروں سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔وہ تیزی سے ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے والی پگڈنڈی پر روانہ ہوگئے۔کچھ دیر بعد انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے کی کھڑکیوں سے لالٹین کی زرد روشنی چھنتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔دروازے کے سامنے پہنچ کر انہوں نے اپنا غیبی چوغہ اتار دیا اور دروازے پر دستک دی۔چند ہی ساعتوں کے بعد دروازہ کھلا اور ہیگرڈ سامنے کھڑا ہوا دکھائی دیا۔اس کے ہاتھ میں اڑی کمان پکڑی تھی جس کا رُخ ان کی طرف تھا۔اس کے پیچھے فنگ نامی کتا زور زور سے بھونک رہا تھا۔

''اوہ!''ہیگرڈ کا منہ سیٹی کی طرح سکڑ گیا۔اس نے اپنی اڑی کمان کا رخ نیچے کی طرف کرلیا۔''تم دونوں یہاں کیا کررہے ہو؟''

''یہ کس لئے ہے؟''ہیری نے اندر داخل ہوتے ہوئے اڑی کمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔رون بھی اس کے پیچھے اندر آ گیا۔

''کچھ نہیں......کچھ نہیں!''ہیگرڈ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔''ہمیں امید تھی......کوئی فرق نہیں پڑتا۔بیٹھ جاؤ......میں تمہارے لئے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

چائے بناتا ہوں۔‘‘

ہیری کو ایسا لگا جیسے اسے خود کو بھی ٹھیک طرح سے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ پہلے تو اس نے چائے کی پیالی سے پانی چھلکاتے ہوئے آگ قریباً بجھا ڈالی۔ پھر اس کا بڑا سا ہاتھ گھبراہٹ میں کانپا اور اس وجہ سے کیتلی چھوٹ گئی۔

’’ہیگرڈ! خیریت تو ہے...... کیا تم نے ہرمائنی کے بارے میں سنا؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔

’’اوہ ہاں! میں نے سنا تھا۔‘‘ ہیگرڈ نے کانپتی آواز میں کہا۔

وہ گھبرا کر بار بار کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے ان دونوں کو ابلتے پانی کو دو بڑے پیالے تھما ڈالے۔ وہ اس میں چائے کی پتی ڈالنا بھول گیا تھا۔ وہ ایک بڑی پلیٹ میں فروٹ کیک کے ٹکڑے ڈالنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت دروازے پر ایک زوردار قسم کی دستک سنائی دی۔

ہیگرڈ کے ہاتھ سے فروٹ کیک والی پلیٹ چھوٹ کر زمین پر جا گری۔ ہیری اور رون نے دہشت بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ انہوں نے جلدی سے اپنا غیبی چوغہ نکالا اور اسے پہن کر کمرے کے ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گئے۔ ہیگرڈ نے گہری نظروں کے ساتھ ان کی طرف دیکھا جب اسے یہ تسلی ہوگئی کہ وہ پوری طرح سے چھپ چکے ہیں تو وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کے قریب پڑی ہوئی اڑی کمان ایک بار پھر سے اُٹھالی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا۔

’’شب بخیر ہیگرڈ!‘‘ ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

دروازے پر ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ ہیگرڈ انہیں دیکھ کر جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ ڈمبل ڈور دھیمے انداز میں چلتے ہوئے اندر پہنچ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ اس وقت ان کے چہرے پر گہری پریشانی چھائی ہوئی تھی۔ دوسری ساعت میں ان کے پیچھے پیچھے اور شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے بڑا عجیب سا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ وہ پستہ قد اور فربہ تھا۔ اس کے بھورے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔ ہیری کا ذہن ایک بار پھر اس کے کپڑوں میں الجھ گیا جو کافی عجیب انداز کے دکھائی دیتے تھے۔ دھاری دار سوٹ، سرخ ٹائی، لمبا کالا چوغہ اور نوکیلے ارغوانی رنگ کے جوتے۔ اس کے بازو کے نیچے شوخ انگوری رنگ کا ہیٹ دبا ہوا تھا۔

’’یہ ڈیڈی کے افسر ہیں...... کارنیلوس فج! جادونگری کے وزیر اعلیٰ......‘‘ رون بڑبڑایا۔

ہیری نے جلدی سے اس کی پسلیوں میں کہنی رسید کی تاکہ وہ اب دوبارہ نہ بولے۔

ہیگرڈ کا چہرہ فق پڑ چکا تھا اور ماتھے پر پسینے چھوٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دھم سے ایک کرسی پر گر گیا۔ وہ الجھی اور خوفزدہ نگاہوں

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

سے کبھی ڈمبل ڈور کو دیکھتا اور کبھی کارنیلوس فج کو۔

''بہت برا ہوا ہیگرڈ!'' فج نے اپنا منہ کھولا۔ ''بہت ہی برا ہوا۔ مجھے آنا ہی پڑا۔ ماگلوؤں پر چار حملے! بات بہت بڑھ گئی ہے۔ دفتر وزارت کو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔''

''میں نے یہ نہیں...... '' ہیگرڈ ہکلاتی ہوئی آواز میں ڈمبل ڈور کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے یہ نہیں کیا، پروفیسر ڈمبل ڈور جناب!''

''میں یہ بات پورے وثوق سے کہے دیتا ہوں کارنیلوس! ہیگرڈ پر مجھے پورا بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے فج کی طرف بھنویں تناتے ہوئے کہا۔

''دیکھو ایلبس! ہیگرڈ کا سابقہ ریکارڈ اس کے خلاف ہے۔ وزارت کو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔ سکول کے گورنر بار بار مجھے ٹٹول رہے ہیں اور سوالات کی بوچھاڑ نے میری نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔'' فج نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی کارنیلوس! میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہیگرڈ کو لے جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے ترش روی سے کہا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں ایک ایسی آگ تھی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ فج بے چینی سے اپنے ہیٹ کے ساتھ کھیلنے لگا۔

''اسے میرے نظریئے سے دیکھئے! مجھ پر اس وقت شدید دباؤ ہے، لوگوں کو یہ لگنا چاہئے کہ میں کچھ نہ کچھ کر رہا ہوں اگر بعد میں یہ پتہ چلتا ہے کہ ہیگرڈ نے یہ کام نہیں کیا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اس وقت تو مجھے اسے لے جانا ہی ہوگا۔ اگر میں ایسا نہیں کروں گا تو یہ اپنے فرائض سے موڑ موڑنے والی بات ہوگی۔'' فج نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے لے جائیں گے؟'' ہیگرڈ کانپتی ہوئی آواز میں چیخا۔ ''کہاں لے جائیں گے؟''

''صرف کچھ دنوں کی بات ہے!'' فج نے ہیگرڈ سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ ''یہ سزا نہیں ہے، صرف لوگوں کو مطمئن کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ جب تک کوئی دوسرا نہیں پکڑا جاتا، تمہیں برداشت کرنا پڑے گا۔ جونہی اصلی مجرم پکڑا جائے گا تو تم سے معافی مانگ کر تمہیں باعزت رہا کر دیا جائے گا......''

''کہیں اژقبان جیل میں تو نہیں......؟'' ہیگرڈ متوحش لہجے میں بولا۔

اس سے پہلے فج کوئی جواب دے پاتا، دروازے پر ایک اور دستک سنائی دی۔ ڈمبل ڈور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ اس مرتبہ رون کی کہنی ہیری کی پسلیوں میں پڑی کیونکہ ہیری نے زور سے گہری سانس کھینچی تھی۔ ڈمبل ڈور نے راستہ دیا تو 'لوسیس مل فوائے' دھیمے انداز میں چلتا ہوا ہیگرڈ کے کمرے میں آ گیا۔ اس کے جسم پر سیاہ لمبا سفری چوغہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر

ایک سرد اور تسلی بخش مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ فنگ اسے دیکھ کر غرانے لگا۔

''اوہ! تم پہلے سے یہاں ہو فج!...... بہت خوب...... بہت خوب!'' لوسیس نے گہری مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرے گھر سے فوراً دفع ہو جاؤ......'' ہیگرڈ غصے سے چلایا۔

''بھلے مانس! ممکن ہے کہ کوئی اس بات پر یقین نہ کرے کہ مجھے کوئی خوشی نہیں ہو رہی ہے تمہارے اس...... تم اسے گھر کہتے ہو؟'' لوسیس مل فوائے نے حقارت بھری نظروں سے کمرے کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''میں تو سکول گیا تھا اور وہاں مجھے بتایا گیا کہ ہیڈ ماسٹر یہاں ہیں......'' لوسیس مل فوائے نے ڈمبل ڈور کی طرف نظر ڈالی۔

''آپ کو مجھ سے کیا کام آن پڑا مسٹر لوسیس!......'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ان کا چہرہ گہرے تفکر کی زد میں آ گیا تھا۔ اب بھی ان کی نیلی آنکھیں سلگتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔

''بڑے افسوس کا مقام ہے ڈمبل ڈور!'' لوسیس مل فوائے نے تاسف بھرے انداز میں کہا اور اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر ایک چرمئی کاغذ کا تہ شدہ ٹکڑا نکال لیا۔ ''گورنروں کی رائے ہے کہ اب آپ کے برخاست کئے جانے کا وقت آ چکا ہے، یہ رہا آپ کی برخاستگی کا حکم نامہ...... آپ کو اس پر پورے بارہ دستخط دکھائی دیں گے۔ آج دوپہر کو ہی دو اور حملے ہوئے ہیں، ہے نا! اس طرح سے تو ہوگورٹ میں ایک بھی ماگل بچہ نہیں بچے گا اور ہم اب سب جانتے ہیں کہ اس سے سکول کو کتنا بھاری نقصان ہوگا......''

''اوہ! سنو لوسیس!'' فج نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کی برخاستگی...... نہیں...... نہیں! جو آخری چیز ہم چاہتے ہیں، وہ ہے......''

''فج!'' لوسیس نے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے ملائمیت سے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کی تقرری یا برخاستگی، گورنروں کے اختیار میں ہوتی ہے چونکہ ڈمبل ڈور ان حملوں کو روک نہیں پایا ہے......''

''دیکھو لوسیس!'' فج جلدی سے بولا۔ ''اگر ڈمبل ڈور انہیں روک نہیں پایا ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تو پھر انہیں کون روک سکتا ہے؟''

ہیری نے دیکھا کارنیلوس فج کے چہرے پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا۔

ہیگرڈ اپنی جگہ پر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اس کا پشمی بالوں والا سر چھت سے چھو رہا تھا۔

''یہ بھی تو بتاؤ مل فوائے! تم نے ان میں سے کتنے لوگوں کو دھمکایا ہے اور کتنے لوگوں کو مالی شکنجے سے رام کیا ہے جو انہوں نے اس پر دستخط کرنے کیلئے رضامندی ظاہر کر دی۔''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''دیکھو ہیگرڈ! تمہارا یہ غصہ ایک نہ ایک دن تمہیں کسی گہری مصیبت سے دوچار کردے گا۔ میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم ازقبان جیل کے پہرے داروں پر اس طرح سے مت چلانا، وہ لوگ اس بات کو قطعی پسند نہیں کرتے ہیں۔'' مل فوائے سرد لہجے میں بولا۔

''تم ڈمبل ڈور کو نہیں برخاست کرسکتے!'' ہیگرڈ چیختا ہوا بولا۔ اس کی بلند آواز سن کر اس کا کتا فنگ اپنی ٹوکری میں گھس کر دبک گیا اور کیوں کیوں کی آواز نکالنے لگا۔ ''انہیں ہٹا دیا تو ماگل بچوں کے بچنے کی کوئی امید ہی نہیں رہے گی۔ اس کے بعد تو صرف ہلاکتیں ہی ہوں گی۔''

''خود کو سنبھالو ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے تیکھے انداز میں کہا اور پھر انہوں نے لوسیس مل فوائے کی طرف دیکھا۔ ''اگر سبھی گورنر چاہتے ہیں کہ میں بیچ میں سے ہٹ جاؤں تو میں بلا احتجاج ہٹ جاتا ہوں لوسیس!'' لوسیس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''لیکن......'' کارنیلوس فج تڑپ کر بولا۔

''نہیں!'' اسی لمحے ہیگرڈ کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکلا۔

ڈمبل ڈور نے اپنی چمکتی ہوئی نیلی آنکھیں لوسیس کی سرد بھوری آنکھوں میں ڈال کر دیکھا۔

''بہرحال!'' ڈمبل ڈور نے بہت دھیمے دھیمے اور صاف انداز میں اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا تاکہ تمام لوگ ان کے ایک ایک لفظ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ ''تم جان لو گے کہ میں اس سکول سے دیانتدارانہ انداز میں باہر تبھی جاؤں گا جب یہاں میرا ایک بھی وفادار نہیں بچے گا۔ تم یہ بھی جان لو گے کہ مدد مانگنے والوں کو ہوگورٹ میں ہمیشہ مدد ملتی رہے گی۔''

ایک ساعت کیلئے تو ہیری کو یہ محسوس ہوا کہ ڈمبل ڈور کی آنکھیں اسی کونے کو دیکھ رہی تھیں، جہاں وہ دونوں دبکے بیٹھے تھے۔

''قابل ستائش قیاس!'' مل فوائے نے اپنا سر نیچے کرتے ہوئے کہا۔ ''ایلبس! ہم سب آپ کی کمی کو یقیناً محسوس کریں گے، اور......ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آپ کے منفرد خطوط پر مشتمل سراغ رسانی جلد ہی ہمیں ہلاکتوں اور حملوں کو روکنے میں کامیاب کرے گی۔''

مل فوائے نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا اور ڈمبل ڈور کی طرف سر جھکا کر انہیں باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ ڈمبل ڈور خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ فج اپنے ہیٹ سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف دکھائی دے رہا تھا، وہ ہیگرڈ کو اپنے سے آگے جانے کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن ہیگرڈ اپنی جگہ پر یہ کھڑا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور متنبہ انداز میں بولا۔

''اگر کوئی کچھ جاننا چاہتا ہے تو اسے صرف مکڑیوں کا تعاقب کرنا ہوگا۔ اس سے وہ صحیح جگہ پر پہنچ جائے گا۔ ہمیں بس اتنا ہی کہنا

ہے۔''

فج نے مشکوک نگاہوں سے اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔ہیگرڈ نے ایک طرف پڑا ہوا چھچھوندر کی کھال والا اوورکوٹ اُٹھا کر اپنے قوی ہیکل جثّے پر چڑھانے کی کوشش کی۔

''ٹھیک ہے، میں چل رہا ہوں!'' جب وہ فج کے عقب میں چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل رہا تھا تو ایک بار پھر رُک کر اس نے کہا۔''اور جتنے دن تک میں باہر رہوں گا تو کسی کو فنگ کو کھانا بھی کھلانا ہوگا!''

دروازہ دھماکے سے بند ہوا اور رون نے لمبی سانس لیتے ہوئے غیبی چوغہ اتار دیا۔

''اب ہم مشکل میں پھنس چکے ہیں۔ڈمبل ڈور بھی چلے گئے ہیں۔ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ آج رات کو ہی سکول بند کر دیں۔ان کے جانے کے بعد تو سکول میں ہر دن ایک حملہ ہوگا۔'' رون بھرائی ہوئی آواز میں تڑپ کر بولا۔

فنگ غراتے ہوئے بند دروازے پر تیزی سے پنجے مار رہا تھا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

پندرہوں باب

ایراگاگ

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

گرمی کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ اس نے چپکے سے قلعے کے چاروں طرف میدانوں میں اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ آسمان اور جھیل دونوں کی رنگت چمکتی نیلی دکھائی دینے لگی۔ ہریالی گھروں میں لگے ہوئے پھول بڑے ہو کر گوبھی کے پھولوں کی مانند کھل چکے تھے۔ قلعے کی عمارت کی کھڑکیوں میں سے اب باہر کا سہانا نظارہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ہیگرڈ جو کھلے میدانوں میں اپنے سیاہ کتے کے ساتھ گھومتا پھرتا دکھائی دیا کرتا تھا، اس کے جانے کے بعد میدان ویران ہو چکے تھے۔ فنگ کبھی کبھار جھونپڑے سے اکتا کر ان میدانوں میں نکل آتا تھا مگر اس کی اچھل کود میں پہلے جیسا جوش باقی نہیں تھا۔ نجانے ہیری کا دل و دماغ اس تبدیلی پر یقین کرنے کو کیوں تیار نہیں تھا۔ دراصل باہر کا ماحول بھی محل کے ماحول سے کوئی خاص بہتر نہیں تھا جہاں اشیاء بھیانک انداز میں گڑبڑ تھیں۔

ہیری اور رون نے ہرمائنی سے ملنے کی کوشش کی لیکن اب ملنے جلنے والوں پر ہسپتال میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ کسی کو بلاضرورت اس طرف جانے کی اجازت نہیں تھی۔ ہسپتال کے دروازے کی درز میں سے میڈم پامفری نے انہیں گھمبیرتا سے آگاہ کیا۔

''ہم کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے، بالکل نہیں! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس بات کا پورا اندیشہ ہے کہ حملہ آور ان لوگوں کو جان سے مارنے کیلئے یہاں بھی آ سکتا ہے۔ اس لئے تم لوگ براہ مہربانی اس طرف مت آیا کرو......''

ڈمبل ڈور کے چلے جانے کے بعد ہوگورٹ میں دہشت بام عروج پر پہنچ چکی تھی۔ اس لئے سورج بھی قلعے کی دیواروں کو باہر صرف باہر سے ہی گرماتا اور بند کھڑکیوں پر آ کر ٹھہر جاتا تھا۔ سکول میں ایسا ایک بھی چہرہ نہیں تھا جو فکرمندی یا ذہنی کشمکش میں مبتلا نہ ہو۔ یہاں تک کہ جب کوئی راہداریوں میں ہنس پڑتا تو ہنسی کی تیز گونج ایسی خوفناک لگتی تھی کہ ہنسنے والا خود بھی سہم جاتا تھا اور اپنی ہنسی کو فوراً دبا لیتا تھا۔

ہیری بار بار ڈمبل ڈور کے آخری جملوں کو دہراتا۔ 'تم جان لو گے کہ میں اس سکول سے دیانتدارنہ انداز میں باہر تبھی جاؤں گا

جب یہاں میرا ایک بھی وفادار نہیں بچے گا۔تم یہ بھی جان لو گے کہ مدد مانگنے والوں کو ہوگورٹ میں ہمیشہ مدد ملتی رہے گی۔' لیکن ان جملوں کا کیا فائدہ؟ وہ کس سے مدد مانگ سکتا تھا؟ جب سبھی لوگ اسی کی طرح سہمے ہوئے اور حقیقت سے بے خبر تھے۔اس کے بجائے ہیگرڈ کا مکڑیوں کا اشارہ سمجھنا زیادہ آسان تھا۔اصل مسئلہ یہ تھا کہ قلعے میں ایک بھی مکڑی باقی نہیں بچی تھی جس کا تعاقب کیا جا سکتا۔ ہیری نے ہر طرف مکڑیوں کی تلاش کی، رون نے بھی خود پر ضبط کرتے ہوئے اس کی بھرپور مدد کی۔ظاہر ہے اس کام میں ایک بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ انہیں تنہا راہداریوں میں یا قلعے کے باہر گھومنے کی اجازت بالکل نہیں تھی۔وہ قلعے میں جس طرف بھی جاتے تھے، انہیں گری فنڈر کے دوسرے طلباء کے گروہ میں ہی رہنا پڑتا تھا۔ان کے دوسرے ہم جماعت بے حد خوش دکھائی دیتے تھے کہ انہیں اساتذہ اپنی نگرانی میں ایک جماعت سے دوسری جماعت میں بھیڑوں کی طرح ہانک کر بالکل محفوظ لے جاتے تھے لیکن ہیری کو اس طریقے سے بے حد پریشانی ہو رہی تھی۔

بہرحال ایسا لگتا تھا کہ دہشت اور فکرمندی کے اس ماحول میں ایک طالب علم کو بے حد مزہ آ رہا تھا۔ڈریکو مل فوائے! سکول میں چاروں طرف ایسے اکڑ اکڑ کر چلتا تھا جیسے اسے ہیڈ بوائے بنا دیا گیا ہو۔ ہیری کو یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ وہ کس بات پر اتنا خوش تھا؟ ڈمبل ڈور اور ہیگرڈ کے رخصت ہونے کے پندرہویں دن، جب ہیری جادوئی ادویہ بنانے والی جماعت میں پڑھ رہا تھا تو اس نے مل فوائے کی وہ باتیں سن لیں جو اس کی خوشی کا باعث بنی ہوئی تھیں۔اتفاق سے اس دن ہیری مل فوائے کے بالکل پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔مل فوائے اپنی مستی میں کریب اور گوئل کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں میں شوخی بھری ہوئی تھی اور وہ ہاتھ نچا نچا کر انہیں بتا رہا تھا۔

''میں تو ہمیشہ سے یہی سوچتا تھا۔'' ڈریکو مل فوائے نے اپنی آواز دھیمی رکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔''میرے ڈیڈی ہی ہمیں ڈمبل ڈور سے نجات دلائیں گے۔میں تمہیں یہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ان کے لحاظ سے ڈمبل ڈور سکول کے اب تک کے ہیڈ ماسٹروں میں سب سے برے ہیڈ ماسٹر ہیں۔اب شاید ہمیں کوئی اچھا ہیڈ ماسٹر مل جائے گا۔ایسا ہیڈ ماسٹر جو خفیہ تہ خانے کو بند نہیں کرنا چاہتا ہوگا۔میک گوناگل زیادہ دیر تک نہیں چل پائیں گی، وہ تو صرف ڈنگ ٹپاؤ قسم کی منتظمہ ہیں......'' مل فوائے نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔

سنیپ ہیری کے پاس سے گزرا، وہ ایک لمحے سے رُکا اور اس کی نظریں ہرمائنی کی خالی نشست پر جا پڑیں جہاں ڈیسک پر ایک گندی سی کڑاہی خالی پڑی تھی۔سنیپ کوئی تبصرہ کئے بغیر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔اسی لمحے مل فوائے کی تیز گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''جناب! آپ ہیڈ ماسٹر کے عہدے کیلئے درخواست کیوں نہیں دے دیتے۔''

’’آں......ہونہہ......مل فوائے!‘‘سنیپ اس اچانک سوال پر ہڑ بڑا سا گیا حالانکہ اُس کی روکنے کی کوشش کے باوجود ہلکی سی مسکان کی لہراس کے پتلے ہونٹوں پر بکھرتی چلی گئی۔’’پروفیسر ڈمبل ڈور کو گورنروں نے صرف برخاست کیا ہے، میں تو یہ کہوں گا کہ وہ جلد ہی ہمارے درمیان لوٹ آئیں گے۔‘‘سنیپ نے بات مکمل کی۔

’’وہ تو ٹھیک ہے جناب!‘‘مل فوائے نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔’’لیکن جناب! اگر اس عہدے کیلئے کوشش کریں گے تو مجھے امید ہے کہ ڈیڈی کی طرف داری یقیناً آپ کے حق میں ہوگی جناب! میں ڈیڈی کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ آپ یہاں کے سب سے اچھے استاد ہیں......‘‘

سنیپ اس وقت اپنے تہ خانے میں چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا جہاں جادوئی ادویہ کی جماعت دوا بنانے کا عمل سیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر دبی ہوئی مسرت کسی سے چھپی نہیں تھی۔ خوش قسمتی سے ان کی نظر سیمس فینی گن پر نہیں پڑی جو مل فوائے کی بات پر ابکائی لیتا ہوا اپنی کڑاہی میں قے کرنے کی اداکاری کر رہا تھا۔

’’میں حیران ہوں کہ اب تک بدذاتوں نے اپنا سامان کیوں نہیں باندھا؟‘‘مل فوائے تلخ لہجے میں بولا۔’’پانچ گیلون کی شرط لگا سکتا ہوں کہ اگلی بار جب حملہ ہوگا تو ضرور کوئی بدذات موت کے گھاٹ اترے گا......افسوس کہ وہ گرینجر نہیں ہوگی!‘‘

ٹھیک اسی وقت چھٹی کی گھنٹی بج اُٹھی جو اس وقت کی سب سے عمدہ بات رہی۔ مل فوائے کی بات پر یقیناً کوئی نہ کوئی فساد برپا ہو سکتا تھا مگر گھنٹی کی آواز نے سب طلباء کو اپنی اشیاء سمیٹنے میں مگن کر ڈالا۔ مل فوائے کی بات سن کر رون اچھل کر اپنی نشست چھوڑ چکا تھا اس نے مل فوائے کی طرف بڑھنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن کتابیں اور دوسرا سمیٹتے ہوئے طلباء کا دھیان اس طرف نہیں گیا۔ ہیری اور ڈین نے حالات کی نزاکت کو بھانپ کر جلدی سے رون کے ہاتھ جکڑ لئے اور اسے واپس کھینچا۔ رون کا چہرہ غصے کے مارے گلابی ہو چکا تھا۔

’’مجھے اسے سبق سکھانے دو! مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے، مجھے اپنی چھڑی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا ڈالوں گا۔‘‘رون بپھرتے ہوئے غرایا۔

’’جلدی کرو! مجھے تم لوگوں کو جڑی بوٹیوں والی جماعت میں لے جانا ہے۔‘‘اسی وقت سنیپ کی کڑک دار آواز سنائی دی۔ وہ خاصا مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ سب بھیڑوں کی طرح نکل کھڑے ہوئے اور سنیپ انہیں ہانکتا ہوا ہریالی گھر کی طرف لے جانے لگا۔ رون اور ڈین سب سے پیچھے چل رہے تھے۔ رون اب بھی اپنے ہاتھ چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ ہیری اور ڈین کے خیال سے اسے اسی وقت چھوڑنا محفوظ ہوگا جب سنیپ قلعے کے باہر انہیں ہریالی گھر میں چھوڑ کر واپس لوٹ جائے۔ وہ

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

اب سبزیوں کے باغیچے میں سے گزر رہے تھے جن کے دوسری طرف ہریالی گھر موجود تھے۔

جڑی بوٹیوں کی آگاہی والی جماعت بہت خاموش تھی۔ اب اس کے دو طلباء کم ہو چکے تھے...... جسٹن اور ہرمائنی! پروفیسر سپراؤٹ نے ان سب کو سوکھی افریقی انجیروں کی کٹائی چھنٹائی کے کام پر لگا دیا تھا۔ ہیری جب مرجھائی ہوئی ڈنٹھلوں کو ہاتھوں میں بھر کر کھاد کے ڈھیر پر رکھ رہا تھا تو اسے ایرنی میک ملن دکھائی دیا جو اس کے ٹھیک سامنے کھڑا اپنا کام کر رہا تھا۔ ایرنی نے گہری سانس بھرتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔

''میں بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں ہیری! مجھے افسوس ہے، جو میں نے کبھی تم پر شک کیا۔ میں جانتا ہوں کہ تم کبھی ہرمائنی گرینجر پر حملہ نہیں کر سکتے اور میں اپنی کہی سبھی باتوں کیلئے معافی مانگتا ہوں۔ ہم سب ایک ہی کشتی پر سوار ہیں اور......''

ایرنی نے دوستی کیلئے اپنا گول مٹول ہاتھ آگے بڑھا دیا ہیری نے بلا تردد اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے ڈالا۔ سب گلے شکوے ہمیشہ کیلئے مٹا ڈالے۔ ایرنی اور اس کی دوست ہائنا بھی سوکھی انجیروں کے اسی ڈھیر پر کام کرنے لگے جس پر ہیری اور رون مصروف تھے۔

''وہ ڈریکو مل فوائے......!'' ایرنی نے سوکھی انجیروں کی ٹہنیاں توڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس معاملے کے بارے میں بہت خوش نظر آتا ہے، ہے نا! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ سلے درن کا جانشین ہو سکتا ہے۔ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہو سکتی ہے؟''

''تم بڑی سمجھداری کی باتیں کرنے لگے ہو!'' رون نے جلدی سے جواب دیا۔ اس نے ایرنی کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کیا تھا جتنی آسانی سے ہیری نے اسے معاف کر دیا تھا۔

''ہیری! کیا تمہیں لگتا ہے کہ مل فوائے ہی سلے درن کا جانشین ہے؟'' ایرنی نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

ایرنی اور ہائنا متعجب انداز میں اسے گھورنے لگے۔ اسی لمحے ہیری کو ایسی چیز دکھائی دی جس کی وجہ سے اس نے پودوں کو کترنے والی قینچی رون کے ہاتھ پر دے ماری۔

''آہ......اوچ! تم کیا کر......؟'' رون اپنا ہاتھ دباتے ہوئے گھگھیایا۔

ہیری اسے اشارہ کر کے زمین پر کچھ فٹ دور کوئی چیز دکھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کئی بڑی مکڑیاں زمین پر دوڑتی ہوئی جا رہی تھیں۔ رون کی آنکھیں پھٹی دکھائی دیں۔

''اوہ ہاں!'' رون نے مسرور ہونے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہم اس وقت ان کا تعاقب نہیں کر سکتے......''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ایرنی اور ہائنا حیرانگی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ان کی آنکھوں میں عجیب سی الجھن چمکتی دکھائی دی۔ ہیری نے مکڑیوں کو دور بھاگتے ہوئے غور سے دیکھا۔

’’ایسا لگتا ہے جیسے مکڑیاں تاریک جنگل کی طرف جارہی ہیں......‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔ یہ سن کر رون کا چہرہ اور پھیکا پڑ گیا۔

جماعت کا وقت ختم ہونے پر پروفیسر سپراؤٹ تمام طلباء کو ہمراہ لے کر ہریالی گھر سے باہر نکلیں اور انہیں تاریک جادو سے محفوظ رہنے کا فن والی جماعت میں بحفاظت چھوڑنے کیلئے روانہ ہوئیں۔ ہیری اور رون چلتے وقت باقی طلباء کے مقابلے میں کچھ سست چل رہے تھے، جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے تاکہ کوئی دوسرا ان کی باتیں نہ سن سکے۔

’’ہمیں ایک بار پھر غیبی چوغے کی مدد لینا ہوگی۔ ہم فنگ کو اپنے ساتھ لے جائیں گے، اسے ہیگرڈ کے ساتھ جنگل میں جانے کی عادت ہے۔ وہ ہمارے کام آسکتا ہے۔‘‘ ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے رون کو کہا۔

’’ٹھیک ہے!‘‘ رون نے پھیکی آواز میں کہا جو گھبراہٹ میں اپنی چھڑی کو انگلیوں میں گھما رہا تھا۔ ’’ار......کہیں جنگل میں...... کہیں جنگل میں بھیڑیائی انسان تو نہیں رہتے ہیں؟‘‘

وہ لک ہارٹ کی جماعت میں ہمیشہ کی طرح سب سے پچھلی نشست پر بیٹھ چکے تھے۔ ہیری نے اس کے سوال کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

’’وہاں پر اچھی چیزیں بھی رہتی ہیں۔ 'قنطروس' بھلے مانس ہوتے ہیں اور یک سنگھے بھی۔‘‘ ہیری نے دھیمے انداز میں رون کو بتایا۔ رون پہلے کبھی تاریک جنگل میں نہیں گیا تھا۔ ہیری صرف ایک ہی بار گیا تھا اور اسے قوی امید تھی کہ دوبارہ وہاں نہیں جانا پڑے گا۔

لک ہارٹ کمرۂ جماعت میں دھڑ دھڑاتے قدموں کے ساتھ داخل ہوا۔ سبھی طلباء نے اُسے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ سکول کے باقی تمام اساتذہ پراسرار حملوں کے باعث مضطرب اور فکرمند دکھائی دیتے تھے جبکہ لک ہارٹ کا چہرہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے چاروں طرف اپنی مسکراہٹ بکھیرنے کی کوشش کی۔

’’چلو اب اپنے چہرے درست کرلو! اس طرح منہ لٹکائے کیوں بیٹھے ہو؟‘‘ لک ہارٹ چہک کر بولا۔ طلباء نے گردنیں گھما کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔

’’کیا تم لوگوں کو یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے......‘‘ لک ہارٹ دھیمے انداز میں بولا۔ اس کی نظریں تمام طلباء کو یوں ٹٹول رہی تھی جیسے ان کے سمجھنے کی قوت بے حد کمزور پڑ چکی ہو۔ ’’اب خطرہ گزر چکا ہے۔ ملزم کو پکڑ کر دور بھیج دیا گیا ہے۔‘‘

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’ایسا کون کہتا ہے؟‘‘ ڈین تھامس زور سے بولا۔

’’میرے پیارے بچے! اگر جادوئی وزیر کو صدفی صد یقین نہ ہوتا تو وہ کبھی ہیگرڈ کو پکڑ کر نہیں لے گئے ہوتے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حملوں کا اصلی مجرم ہیگرڈ ہی تھا۔‘‘ لک ہارٹ نے اس طرح سے سمجھانے کی کوشش کی جیسے وہ یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ ایک اور ایک دو ہی ہوتے ہیں۔

’’نہیں! وہ پھر بھی اسے پکڑ کر لے جاتے!‘‘ رون ڈین سے زیادہ زور میں گرجا۔

’’ویزلی! میں خود کو داد دیتا ہوں!‘‘ لک ہارٹ نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’میں ہیگرڈ کی گرفتاری کے بارے میں تم سے تھوڑا زیادہ جانتا ہوں۔‘‘

رون نے کچھ کہنے کی لئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ وہ بولتے بولتے رُک گیا کیونکہ اسی وقت ہیری نے ڈیسک کے نیچے سے کس کر اسے لات رسید کی تھی۔ رون نے اس کی طرف گھورا۔

’’یاد رکھو! ہم وہاں نہیں تھے۔‘‘ ہیری نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔

لک ہارٹ کی بیہودہ مسکراہٹ ہیری کو بھی ناگوار گزری۔ جب لک ہارٹ نے طلباء کو یہ بتایا کہ وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ ہیگرڈ بھلا مانس نہیں ہے اور اسے پورا یقین ہے کہ اب تمام معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ تو اس سے ہیری چڑ سا گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی 'چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا' نامی کتاب کھوکھلی مسکراہٹ والے لک ہارٹ کے چہرے پر کھینچ کر دے مارے۔ اس کے بجائے اس نے خود کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کاغذ پر لکھ کر رون کو دکھایا۔

’’ہم یہ کام آج رات کو ہی کریں گے۔‘‘

رون نے عبارت پڑھی، تھوک نگلا اور کنکھیوں سے بغل والی خالی نشست کی طرف دیکھا جہاں عام طور پر ہرمائنی بیٹھتی تھی۔ یہ دیکھ کر اس کا پیمانہ چھلک پڑا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر رضامندی سے سر ہلا دیا۔

☆☆☆

ان دنوں گری فنڈر کے ہال میں بہت زیادہ ہجوم رہتا تھا کیونکہ چھ بجے کے بعد گری فنڈر کے طلباء کہیں نہیں جا سکتے تھے۔ ان کے پاس آپس میں باتیں کرنے کے لئے کئی چٹ پٹے موضوع موجود رہتے تھے جس کی وجہ سے ہال اکثر رات گئے تک خالی نہیں ہوتا تھا۔ رات کے کھانے کے ٹھیک بعد ہیری صندوق سے اپنا غیبی چوغہ نکالنے کیلئے گیا تو کافی دیر تک اسی پر بیٹھا رہا۔ وہ ہال کے خالی ہونے کا منتظر تھا۔ فریڈ اور جارج نے ہیری اور رون کو چٹاخے دار چٹکیوں کے کھیل کی دعوت دی۔ جس کرسی پر عام طور پر ہرمائنی بیٹھا

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

کرتی تھی وہاں پر آج جینی مسوس سی بیٹھ کر انہیں کھیلتا ہوا دیکھتی رہی۔ کھیل جلدی ختم کرنے کی کوشش میں ہیری اور رون جان بوجھ کر ہارتے چلے گئے۔ بالآخر مسلسل جیت پر فریڈ اور جارج بوریت کا شکار ہوگئے۔ جب وہ دونوں اور جینی وہاں سے اُٹھ کر چل دیئے تو رات کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔ ہیری اور رون نے دو کمروں کے دروازوں کے بند ہونے کی آوازیں سننے تک کا انتظار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے جلدی سے چوغہ نکالا اور اسے اوڑھ لیا۔ وہ دبے پاؤں چلتے ہوئے تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گئے۔

تمام اساتذہ کو جل دیتے ہوئے ایک بار پھر انہوں قلعے کے صدر دروازے تک پہنچنے کا دشوار ترین سفر طے کیا۔ آخرکار وہ صدر دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ انہوں نے بلوط کی لکڑی کا دروازے پر لگا قفل کھولا اور قلعے سے باہر نکل گئے۔ اس دوران انہوں نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح کی آواز نہ ہونے پائے۔ اب وہ چاندنی میں نہائے میدان میں آ چکے تھے۔

"دیکھو! یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم جنگل میں تو پہنچ جائیں لیکن وہاں تعاقب کرنے کیلئے کسی مکڑی کو نہ پاسکیں۔ ہوسکتا ہے ہم نے جو مکڑیاں دیکھی تھیں، وہ تاریک جنگل میں جا ہی نہ رہی ہوں۔ میں جانتا ہوں انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اسی سمت میں ہی جا رہی تھیں لیکن......" رون خدشات میں ڈوبا ہوا بڑبڑایا جب وہ اندھیرے میں سیاہ دکھائی دینے والی گھاس کے میدان کو عبور کر رہے تھے۔ اس کے لہجے میں کسی حد تک امید کی کرنیں بھی جھلک رہی تھیں۔

وہ دونوں ہیگرڈ کے جھونپڑے کے عین سامنے پہنچ گئے جس کی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی بند کھڑکیوں کی وجہ سے وہاں پر عجیب سی اداسی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر دھکا مارتے ہوئے جھونپڑے کا دروازہ کھولا تو انہیں دیکھ کر فنگ خوشی سے دیوانہ دکھائی دینے لگا۔ انہیں یہ پریشانی کانٹوں کی طرح چبھ رہی تھی کہ فنگ کو کیسے خاموش رکھا جائے۔ وہ جس طرح کا اظہار کر رہا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کی تیز، گونجتی اور غیر متوقع بھونکتی آواز سے قلعے کے باسی چونک پڑیں گے اور کوئی نہ کوئی سراغ لگانے ضرور اس طرف آسکتا تھا۔ انہوں نے جلدی سے دیوار والی الماری میں رکھے ہوئے ایک ڈبے کو باہر کھینچا اور اس میں سے مٹھی بھر ٹرکل ٹافیاں فنگ کو زبردستی کھلا دیں جس کی وجہ سے اس کے جبڑے آپس میں چپک کر رہ گئے تھے۔ ہیری نے غیبی چوغہ ہیگرڈ کی بڑی میز پر چھوڑ دیا۔ گھرے تاریک جنگل میں اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

"چلو فنگ! ہم گھومنے چلتے ہیں!" ہیری نے اس کا پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ یہ سنتے ہی فنگ اپنے پنجوں پر کھڑا ہوگیا اور گھر سے باہر نکل آیا۔ ہیری اور رون تاریک جنگل کی طرف روانہ ہوگئے۔ فنگ ان کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ وہ جنگل کے کنارے تک دوڑ کر گیا اور اس نے انجیر کے ایک درخت کے پاس پہنچ کر اپنا پیر اُٹھا دیا۔ ہیری نے چھڑی نکال کر ایک جادوئی کلمہ بڑبڑایا۔ چھڑی کے سرے پر ہلکی سی روشنی ہوگئی۔ صرف اتنی کہ وہ چلتی ہوئی مکڑیوں کو دیکھ سکیں۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''تمہارے دماغ میں عمدہ ترکیب آئی ہے میں بھی اپنی چھڑی سے روشنی کرلیتا لیکن تم جانتے ہو کہ یہ یا تو پھٹ جائے گی یا پھر اس سے ملتا جلتا کوئی اور حادثہ رونما ہو جائے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ہیری نے رون کا کندھا تھپتھپا کر اس کی ڈھارس بندھائی۔ اسی لمحے ہیری نے گھاس کی طرف اشارہ کیا جہاں دو مکڑیاں چھڑی کی روشنی سے بچنے کیلئے دوڑ بھاگ رہی تھیں۔ ان کا رُخ درختوں کے پھیلے ہوئے تاریک سایوں کی طرف تھا۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے ٹھنڈی آہ بھری۔ ایسا لگا جیسے اس نے کسی بھی ناگوار حادثے سے نمٹنے کیلئے خود کو تیار کرلیا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں...... چلو چلیں!''

جب وہ دونوں تاریک جنگل میں داخل ہوئے تو فنگ ان کے چاروں طرف منڈلاتا ہوا درختوں کی جڑوں اور سوکھے جھڑے پتوں کے ڈھیروں میں تھوتھنی گھسا کر سونگھتے ہوئے چلنے لگا۔ چھڑی کی روشنی کے سہارے انہوں نے مکڑیوں کا تعاقب جاری رکھا۔ مکڑیاں پگڈنڈیوں پر تیزی سے آگے بڑھتی جارہی تھیں۔ وہ قریباً بیس منٹ تک کوئی بات کئے بغیر خاموشی سے چلتے رہے۔ جنگل میں گہرا سکوت طاری تھا۔ سوکھی ٹہنیوں کے ٹوٹنے کی اور خشک پتوں کی چرمراہٹ کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد درختوں کا سلسلہ بے حد گھنا ہو گیا۔ آسمان پر چمکنے والے ستارے دکھائی دینا بند ہو گئے تھے۔ ہر طرف اندھیرے کی دبیز چادر پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں صرف اور صرف ہیری کی چھڑی کسی نقطے کی مانند چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جونہی گھنے درختوں کا سلسلہ شروع ہوا تو مکڑیوں نے پگڈنڈیوں کو چھوڑ دیا۔ ہیری ٹھہرا اور اس نے زمین پر جھک کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ مکڑیاں اب کدھر جارہی تھیں؟ لیکن اس کی روشنی کے چھوٹے سے ہالے کا رُخ جونہی زمین کی طرف ہوا تو باہر کی ہر چیز گہرے اندھیرے میں ڈوب گئی۔ وہ پہلے کبھی تاریک جنگل میں اتنی گہرائی تک نہیں پہنچا تھا۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ جب وہ پہلی بار یہاں آیا تھا تو ہیگرڈ نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ جنگل میں جاتے وقت پگڈنڈی کو بالکل نہ چھوڑے لیکن اب ہیگرڈ ان سے میلوں فاصلے پر مقید تھا۔ شاید اژقبان جیل کی کسی کال کوٹھڑی میں۔ اسی نے تو انہیں مکڑیوں کا تعاقب کرنے کی تاکید کی تھی۔

اچانک کسی نم چیز نے ہیری کے ہاتھ کو چھوا، جس کے باعث وہ ہڑبڑاہٹ میں پیچھے کی طرف بری طرح اچھل پڑا۔ اس کا پاؤں رون کے پیر کو کچلتا چلا گیا۔ رون کے منہ سے تکلیف سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ ہیری نے جلدی سے چھڑی کی روشنی میں اسے دیکھا تو گہری سانس اس کے منہ سے نکلتی چلی گئی جیسے غبارے میں سے ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ وہ کوئی اور نہیں فنگ تھا جس نے اپنی نم آلود تھوتھنی سے ہیری کے ہاتھ کو سونگھا تھا۔

''تم کیا کہتے ہو، پگڈنڈی چھوڑ دیں؟'' ہیری نے رون سے پوچھا جس کی آنکھیں اسے چھڑی کی روشنی میں دکھائی دے رہی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

تھیں۔

''ہم اتنی دور تک تو آہی گئے ہیں......'' رون نے دھیمے انداز میں کہا۔

انہوں نے ایک بار پھر اپنی توجہ مکڑیوں کی طرف مبذول کی اور درختوں کے بیچوں بیچ جاتی ہوئی ان مکڑیوں کے سایوں کا اندازہ کرتے ہوئے وہ ان کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ وہ اب زیادہ تیزی سے نہیں چل پائے کیونکہ راستہ صاف نہیں تھا، ٹوٹی ہوئی ٹہنیاں، سوکھے پتے، خاردار جھاڑیاں اور زمین پر ابھری ہوئی درختوں کی ٹیڑھی میڑھی جڑیں رکاوٹ پیدا کر رہی تھیں۔ گھپ اندھیرے میں انہیں دیکھنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ ہیری کو اپنے ہاتھ پر فنگ کی گرم سانسیں محسوس ہوتی رہی۔ وہ کئی بار رُکے اور نیچے جھک کر چھڑی کی روشنی میں مکڑیاں تلاش کرتے اور پھر ان کے تعاقب میں چل پڑتے۔ وہ کافی دیر تک چلتے رہے، ایسا لگا کہ وہ آدھ گھنٹے سے زیادہ چلتے رہے ہوں گے۔ ان کے چوغے نیچے جھکی شاخوں اور خاردار جھاڑیوں میں الجھ رہے تھے۔ کچھ وقت بعد انہوں نے دیکھا کہ زمین پر نیچے کی طرف ڈھلان شروع ہو چکی تھی حالانکہ درخت اب بھی اتنے ہی گھنے دکھائی دے رہے تھے۔

اچانک تیز گونج دار آواز نے ان کے اوسان خطا کر ڈالے۔ فنگ اچانک پوری قوت سے بھونک اُٹھا تھا۔ اس کی آواز اتنی تیز اور دہشت ناک تھی کہ ہیری اور رون دونوں ہی اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ خوف کی شدت سے ان کے چہروں کا رنگ اُڑ گیا تھا۔

''کیا ہے؟'' رون نے گھپ اندھیرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے تیزی سے کہا اور ہیری کی کہنی مضبوطی سے جکڑ لی۔

''وہاں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے، سنو! ایسا لگتا ہے کہ کوئی بڑی چیز ہے۔'' ہیری جلدی سے سرگوشی نما لہجے میں بولا۔ انہوں نے سننے کی کوشش کی ان کی دائیں طرف تھوڑے فاصلے پر کوئی بڑی چیز درختوں کے جھنڈ سے نکلنے کا راستہ بنانے کیلئے درختوں کی شاخیں توڑ رہی تھی۔

''ارے نہیں......ارے نہیں......نہیں!'' رون ہکلاتا ہوا بولا۔

''خاموش رہو!'' ہیری نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ ''وہ تمہاری آواز سن لے گی۔''

''میری آواز؟'' رون غیر متوقع طور پر بلند آواز میں بولا۔ ''اس نے پہلے ہی فنگ کی آواز سن لی ہوگی؟'' ہیری گہرے اضطراب سے پہلو بدل کر رہ گیا۔ وہ دونوں دہشت زدہ ہو کر اندھیرے میں کھڑے اس چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ تاریکی میں یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی پتلیوں میں درد ہونے لگی۔ ایک عجیب سی گھر گھراہٹ کی آواز ان کی سماعت میں پڑی اور پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیا کر رہی ہوگی؟'' ہیری نے رون سے پوچھا۔

’’شاید حملہ کرنے کی تیاری......‘‘ رون نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

وہ دونوں کانپتے ہوئے اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہ کرتے ہوئے انتظار کرتے رہے۔

’’تمہاری کیا رائے ہے! وہ چیز چلی گئی ہے کیا؟‘‘ کچھ توقف کے بعد ہیری بڑبڑایا۔

’’معلوم نہیں!‘‘ رون نے مختصراً کہا۔

اسی وقت ان کے دائیں طرف اچانک روشنی کا بڑا شعلہ جل اُٹھا۔ یہ روشنی اندھیرے میں اتنی تیزی سے چمک رہی تھی کہ دونوں نے اپنی آنکھوں کو چندھیائے جانے سے بچانے کیلئے ان پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔ فنگ کیوں کیوں کرنے لگا اور اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے اس کی اس کوشش نے اسے خاردار جھاڑیوں میں گرا ڈالا تھا اور اب وہ پہلے سے زیادہ کیوں کیوں کرنے لگا۔ دونوں نے آہستگی سے ہاتھ نیچے کئے اور روشنی کے ہالے کی طرف دیکھنے لگے۔

’’ہیری!‘‘ رون تیز آواز میں چلایا۔ ’’ہیری! یہ تو ہماری کار ہے......‘‘

’’کیا......؟‘‘ ہیری بھونچکا رہ گیا۔

’’دیکھو تو سہی!‘‘ رون کے چہرے پر تعجب و مسرت جھلک رہی تھی۔

ہیری رون کے پیچھے پیچھے لڑکھڑاتے قدموں سے روشنی کے ہالے کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں گرتے پڑتے ہوئے چلتے رہے اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔ مسٹر ویزلی کی بنائی ہوئی جادوئی کار موٹے تنوں والے درختوں کے گھیرے میں بالکل خالی کھڑی تھی۔ درختوں کی شاخیں ایسی گھنی اور چھتری کی طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ وہ جگہ کسی مقبرے کی مانند معلوم ہو رہی تھی۔ وہ تیز روشنی اس کی ہیڈ لائٹس کی ہی تھی۔ جب رون منہ پھاڑے اس کی طرف لپکا تو کار دھیمے سے اس کی طرف آگے بڑھی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے کوئی وفادار پالتو کتا اپنے مالک کو دیکھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے اس کی طرف لپکتا ہے۔

’’یہ اتنے عرصے سے یہیں پر تھی؟‘‘ رون نے غیر یقینی انداز میں کہا۔ ’’اس کی طرف دیکھو! جنگل نے اس کی کیا درگت بنا ڈالی ہے......‘‘

وہ اس کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ کار پر چاروں طرف کھرونچوں اور کیچڑ کے نشان تھے۔ یہ صاف عیاں تھا کہ اس دوران کار اپنی مرضی سے جنگل میں چاروں طرف گھومتی رہی تھی۔ فنگ کار میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا تھا، وہ ہیری سے چپک کر کھڑا رہا اور اپنی جگہ کانپتا رہا۔ ہیری کی سانسیں اب سنبھل گئی تھی اور اس نے اپنی چھڑی پہلو میں واپس اڑس لی تھی۔

’’ہم یہ توقع کئے بیٹھے تھے کہ یہ ہم پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہی ہے۔‘‘ رون نے کار پر ٹیک لگاتے ہوئے اور اسے تھپکیاں

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

دیتے ہوئے کہا۔ ’’میں یہی سوچ رہا تھا کہ یہ نہ جانے کہاں چلی گئی......‘‘ رون کا چہرہ مسرت سے کھلا ہوا دکھائی دیا۔

ہیری نے روشنی سے نہائی ہوئی زمین پر چاروں طرف مکڑیوں کو تلاش کیا لیکن سب ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی سے دور بھاگ چکی تھیں۔

’’ہم جن مکڑیوں کا تعاقب کر کے یہاں تک پہنچے تھے وہ اب ہم سے گم ہو چکی ہیں، چلو چل کر انہیں دوبارہ تلاش کرتے ہیں۔‘‘ ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

رون نے ہیری کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ اس کی آنکھیں ہیری کے ٹھیک پیچھے زمین سے دس فٹ اوپر کسی چیز پر جمی ہوئی تھیں اور اس کا چہرہ دہشت کے مارے سیاہ پڑ گیا تھا۔

ہیری کو پلٹ کر دیکھنے کا موقع ہی نہیں مل پایا۔ ایک زوردار کھڑکھڑاہٹ کی آواز ہوئی اور اسے اچانک محسوس ہوا کہ کسی لمبی اور بالوں والی چیز نے اسے کمر سے پکڑ کر زمین سے اوپر ہوا میں اُٹھا دیا۔ اب وہ الٹا لٹک رہا تھا اور اس کا سر نیچے کی طرف جھول رہا تھا۔ وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگا لیکن اسی وقت کٹکٹاتی ہوئی آواز سن کر وہ دہشت زدہ ہو گیا۔ اس نے سر موڑ کر دیکھا رون کے پاؤں بھی ہوا میں جھولتے دکھائی دیئے۔ اسی وقت اسے فنگ کی بے ہودہ غراہٹ سنائی دی۔ اگلے پل ان لوگوں کو تیزی سے اندھیرے گھنے درختوں کے درمیان سے لے جایا رہا تھا۔

ہیری نے ہوا میں جھولتے ہوئے سر سے دیکھا کہ جس چیز نے اسے پکڑ رکھا تھا وہ اپنے چھ لمبے اور بالوں سے بھرے ہوئے پیروں سے دوڑتی ہوئی چل رہی تھی۔ اس کے منہ کی جگہ پر چمکتے بلیڈ کی دھار جیسے دو سیاہ چوڑے زنبور تھے اور اس نے اپنے اگلے دو پیروں سے ہیری کو کس کر پکڑ رکھا تھا۔ وہ کسی بھیانک عفریت کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ اپنے پیچھے اسے کئی بھیانک عفریتوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ایک عفریت نے رون کو جکڑ رکھا تھا جس کا چہرہ دہشت کے مارے سکتے میں دکھائی دے رہا۔ وہ جنگل کے وسطی حصے کی طرف چلتے گئے۔ ہیری کو فنگ کی دہشت زدہ کیکاہٹ بھی سنائی دی جو کسی عقبی عفریت کے پنجوں میں جکڑا ہوا عجیب سی دبی آواز میں چیخ رہا تھا۔ لیکن ہیری چاہتے ہوئے بھی چیخ نہ پایا تھا۔ اسے ایسے لگا جیسے ٹرکل ٹافی فنگ کے بجائے اس کے منہ میں ڈال دی گئی تھی۔ کچھ ایسی ہی کیفیت رون کی بھی تھی۔ یوں لگا کہ جیسے وہ دونوں ہی اپنی آواز کی صلاحیت کار کے پاس چھوڑ آئے تھے۔

ہیری کو یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کتنی دیر تک اس عفریت کے شکنجے میں دبوچا رہا۔ اسے تو صرف اتنا معلوم تھا کہ تاریکی اچانک کم ہو گئی۔ وہ دیکھ سکتا تھا کہ سوکھے جھڑے پتوں سے بھری زمین پر ان کے گرد لاتعداد مکڑیاں چل رہی تھیں۔ اس نے اپنی گردن ترچھی کی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

اور اسے احساس ہوا کہ وہ ایک بڑی گھاٹی کے کنارے پر پہنچ گیا تھا۔ اس گھاٹی کے درخت صاف کر دیئے گئے تھے۔ اسی لئے اب اسے ستارے دکھائی رہے تھے اور اس کی آنکھوں کے سامنے اتنا زیادہ بھیانک منظر تھا، اس نے آج تک ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

مکڑیاں، چھوٹی مکڑیاں نہیں...... جو نیچے پتوں پر چل رہی تھیں، تانگے کی جسامت جتنی بڑی مکڑیاں، آٹھ آنکھوں اور آٹھ پیروں والی، سیاہ اور بالوں سے بھری دیوہیکل مکڑیاں...... ہیری کو اب احساس ہو چکا تھا کہ وہ بھیانک عفریت جس کے پنجوں میں وہ دبا ہوا تھا، ایک بڑی اور دیوقامت مکڑی ہی تھی۔ وہ دیوقامت مکڑی اب ہیری کو لے کر نیچے کی طرف ڈھلان میں اترتی چلی گئی۔ وہ اسے گھاٹی کے ٹھیک درمیان میں گنبد کی شکل والے ایک دھندلے جالے کی طرف لے جا رہی تھی۔ اس کے ساتھی اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور اس کے پرگوشت بدن کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر مسرت سے اپنے زنبور بجا رہے تھے۔ جیسے انہیں ایسا عمدہ شکار کبھی کبھی ہی میسر آتا تھا۔ ہر طرف کٹکٹاتا ہوا شور برپا تھا۔

اچانک دیوقامت مکڑی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور وہ ہاتھ پاؤں کے بل زمین پر جا گرا۔ اسی لمحے رون اور فنگ بھی اس کے قریب آ گرے۔ فنگ اب بالکل نہیں چیخ رہا تھا بلکہ اپنی جگہ پر چپ چاپ دبکا ہوا تھا۔ رون کا حال بھی ہیری کی طرح کا ہی تھا۔ اس کا منہ خاموش چیخ کے انداز میں چوڑا اور پھیلا ہوا تھا اور اس کی آواز باہر نہیں نکل پا رہی تھی۔

اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ جیسے دیوقامت مکڑی کچھ کہہ رہی تھی۔ یہ وہی مکڑی تھی جس نے ہیری کو کچھ لمحے قبل زمین پر پھینکا تھا۔ اس کی آواز کو سمجھنا بے حد مشکل ہو رہا تھا کیونکہ وہ ہر لفظ کی ادائیگی کے بعد بلیڈ جیسے زنبور کھٹکھٹانے لگتی تھی۔

''ایراگاگ......'' کھٹکھٹاتے ہوئے زنبوروں میں آواز سنائی دی۔ ''ایراگاگ......''

گنبد کی شکل جیسے اس بڑے دھندلے جالے میں ہلکی سی تھرتھراہٹ نمودار ہوئی۔ اگلے ہی لمحے وہاں پر ایک چھوٹے ہاتھی کی جسامت والی دیوہیکل مکڑی کی جھلک دکھائی دی۔ وہ دھیمے دھیمے انداز میں چلتی ہوئی سامنے آ گئی۔ اس کے سیاہ جسم اور پیروں پر سفید دھبے تھے اور اس کے زنبور والے بدصورت سر میں لگی آنکھیں دودھ کی طرح سفید تھیں۔ وہ اندھی تھی۔

''کون ہے؟'' اس دیوہیکل مکڑی نے اپنے زنبور تیزی سے بجاتے ہوئے پوچھا۔

''انسان......'' ہیری کے قریب کھڑی مکڑی نے اپنے زنبور بجا کر جواب دیا۔

''کیا ہیگرڈ ہے؟'' ایراگاگ نے یاسیت سے سوال کیا۔ اس کی آٹھ دھندیائی آنکھیں ادھر ادھر بھٹک رہی تھیں۔

''اجنبی ہیں!'' رون کو لانے والی مکڑی جواب دیا۔

''انہیں مار ڈالو......'' ایراگاگ نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ ''میں سو رہا تھا......''

’’ہہ......ہم ہیگر ڈ کے دوست ہیں!‘‘ ہیری زور سے چلا کر بولا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل اس کے سینے سے باہر نکل کر اس کے گلے میں پھنس گیا ہو۔

گھاٹی میں چاروں طرف مکڑیوں کے زنبوروں کا شور کان پھاڑے دے رہا تھا۔

’’کٹ کٹ......کٹ کٹ......کٹ کٹ......‘‘

ایراگاگ جو واپس مڑ رہا تھا اچانک ٹھہر گیا۔

’’ہیگر ڈ نے پہلے کبھی انسان کو یہاں نہیں بھیجا؟‘‘ وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

’’ہیگر ڈ مشکل میں ہے۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں!‘‘ ہیری نے بہت تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ایراگاگ یہ کر سوچ میں ڈوب گیا۔

’’مشکل میں......‘‘ ایراگاگ نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کے زنبور کی کھٹکھٹاہٹ میں فکرمندی کا تاثر چھپا ہوا تھا۔ ’’لیکن اس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا؟‘‘

ہیری نے زمین سے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ارادہ بدل دیا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ اس کے پیر اسے اس ہولناک کیفیت میں سہارا دے پائیں گے۔

’’سکول کے لوگوں کا خیال ہے کہ ہیگر ڈ طلباء پر کوئی چیز......کوئی بھانک عفریت......چھوڑ رہا ہے اس لئے اسے پکڑ کر اژقبان جیل بھیج دیا گیا ہے۔‘‘ ہیری زمین پر پڑے ہوئے بولا۔

ایراگاگ نے اپنے زنبور سے تحاشا کٹکٹاہٹ کی، شاید وہ اپنے غم وغصے کا اظہار کر رہا تھا۔ گھاٹی میں چاروں طرف مکڑیوں کا بڑا مجمع اس کی تقلید کرنے لگا۔ کٹ کٹ کی عجیب سی بے ہنگم اور دل دہلا دینے والی آواز نے گھاٹی کا سکون غارت کر ڈالا۔ ہیری کو ایسا احساس ہوا جیسے لاکھوں لوگ مل کر تالیاں بجا رہے ہوں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ تالیاں بجانے سے عام طور پر ہیری ڈر کے مارے جم نہیں جاتا تھا۔

’’لیکن وہ تو برسوں پہلے کی بات ہے......برسوں پہلے کی! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اسی وقت انہوں نے اسے سکول سے نکال دیا تھا۔ انہیں یقین تھا کہ وہ بھیانک عفریت ’میں‘ ہی ہوں جو وہاں پر رہتا تھا جسے لوگ خفیہ تہ خانے کے نام سے پکارتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ہیگر ڈ نے تہ خانہ کھول دیا تھا اور مجھے آزاد کر دیا تھا۔‘‘ ایراگاگ نے سوچتے ہوئے کہا۔

’’تت......تم خفیہ تہ خانے والے بھیانک عفریت نہیں ہو؟‘‘ ہیری نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ بہہ رہا

تھا۔

’’میں......‘‘ اراگاگ غصے سے غراتا ہوا بولا۔’’میں قلعے میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ میں دور دراز کے ملک سے آیا ہوں۔ جب میں اپنے انڈے میں رہتا تھا اسی وقت ایک مسافر مجھے ہیگرڈ کو دے گیا تھا۔ ہیگرڈ تب چھوٹا بچہ تھا۔ اس نے میرا خیال رکھا۔ مجھے قلعے میں ایک الماری میں چھپا کر رکھا۔ مجھے اپنے کھانے میں بچا کر کھلاتا رہا۔ ہیگرڈ میرا اچھا دوست ہے اور ایک اچھا انسان بھی! جب میرا بھید کھل گیا اور مجھے پر لڑکی کے قتل کا الزام تھونپا گیا تب اس نے بڑی چابک دستی سے میری حفاظت کی اور مجھے ہر مشکل سے بچائے رکھا۔ میں اسی وقت سے اس جنگل میں رہ رہا ہوں۔ ہیگرڈ اب بھی مجھے ملنے یہاں آتا رہتا ہے۔ اس نے میرے لئے ایک مادہ مکڑی بھی کھوج نکالی تھی اور تم دیکھ سکتے ہو کہ ہمارا خاندان کتنا پھل پھول چکا ہے۔ اگر یہ سب ہیگرڈ کی ہمدردی اور مکڑ دوستی کی وجہ سے ہی ہے......‘‘

’’تو تم نے کبھی...... کبھی کسی پر حملہ نہیں کیا؟‘‘ ہیری نے اپنے بچے کھچے سانس اکٹھے کئے۔

’’کبھی نہیں!‘‘ بوڑھے مکڑے نے اپنی ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہا۔’’یہ میری فطری جبلت تو ضرور ہوسکتی ہے، لیکن میں ہیگرڈ کی صلہ رحمی کے تحت کسی انسان پر حملہ نہیں کیا اور نہ ہی اسے نقصان پہنچایا ہے۔ جو لڑکی ہلاک ہوئی تھی اس کی لاش باتھ روم میں سے ملی تھی۔ میں جس الماری میں رہتا تھا یعنی جہاں میری نشو ونما ہوئی تھی اس کے سوا میں نے کبھی قلعے کا کوئی اور حصہ نہیں دیکھا تھا۔ ہم لوگ اندھیرا اور خاموشی کو پسند کرتے ہیں......‘‘

’’کیا تم جانتے ہو کہ اس لڑکی کو کس نے مارا؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔’’کیونکہ وہ جو بھی تھا، اب پھر واپس آ چکا ہے اور ایک بار پھر سے لوگوں پر حملے کر رہا تھا......‘‘

اس کا جملہ سینکڑوں لمبے زنبوروں کی کٹکٹاہٹ کی گونج میں دب گیا۔ لمبے بالوں والی مکڑیاں بے چینی سے ادھر ادھر اپنی جگہ بدل رہی تھیں۔ ان کی للچائی ہوئی نظریں ان کی تکا بوٹی اڑا دینے کی منتظر دکھائی دیتی تھیں۔

’’قلعے میں رہنے والی چیز ایک بہت قدیمی عفریت ہے، جس سے ہم مکڑیاں سب سے زیادہ ڈرتی ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مجھے اس عفریت کا احساس ہوا تھا تو دہشت کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ میں نے اس وقت ہیگرڈ سے فریاد کی تھی کہ وہ مجھے جلد از جلد وہاں سے کہیں دور بھیج دے۔‘‘ اراگاگ نے خوفزدہ آواز میں بتایا۔

’’اس کا کوئی نام تو ہوگا؟‘‘ ہیری بے چینی سے پہلو بدلتا ہوا بولا۔

ہیری کی بات پر مکڑیاں مشتعل سی دکھائی دینے لگیں۔ اور زیادہ کٹکٹاہٹ، اور زیادہ رینگنے کی آوازیں...... مکڑیاں اب اپنا گھیرا

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

تنگ کرنے لگیں۔

''ہم اس کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں۔ہم اس کا نام تک نہیں لیتے ہیں۔میں نے ہیگرڈ کو بھی کبھی اس بھیانک عفریت کا نام نہیں بتایا حالانکہ اس نے کئی بار مجھ سے دریافت کرنے کی کوشش کی تھی۔'' ایراگاگ غصے سے بولتا چلا گیا۔

ہیری سمجھ گیا تھا کہ اس موضوع پر مزید بات کرنا فضول ثابت ہوگی کیونکہ جو ہیگرڈ کو منع کرسکتا ہے وہ ہیری کو بھلا کیونکر بتائے گا۔ کم ازکم اس حالت میں تو وہ کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔مکڑیاں چاروں طرف سے قریب بڑھتی چلی جارہی تھیں۔شاید ایراگاگ باتیں کرتے کرتے تھک گیا تھا۔وہ اپنے گنبد جیسے جالے کی طرف دھیرے دھیرے بڑھنے لگا۔وہ واپس جارہا تھا اور مکڑیاں تیزی سے ہیری،رون اور فنگ کا حلقہ تنگ کرتی جارہی تھیں۔

''اچھا تو اب ہم جانا چاہیں گے......'' ہیری نے ہراساں ہونے کے باوجود ہمت کرتے ہوئے کہا۔اسے اپنے پیچھے سے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔

''جانا؟ مگر جاؤ گے کیسے......؟'' ایراگاگ نے بنا مڑے دھیمے انداز میں کہا۔

''لیکن......لیکن......'' ہیری ہکلایا۔

''میرے بیٹے اور بیٹیاں میرے حکم پر ہیگرڈ کو نقصان نہیں پہنچاتے لیکن جب زندہ گوشت خود چل کر اپنی مرضی سے ہمارے درمیان پہنچ جائے تو میں انہیں روک نہیں سکتا۔الوداع......ہیگرڈ کے دوستو! الوداع......'' ایراگاگ کی آواز میں بے رُخی عیاں تھیں۔

ہیری جلدی سے پلٹ کر گھوما۔اس نے دیکھا کہ اس سے کچھ فٹ کے فاصلے پر مکڑیوں کی اونچی ٹھوس دیوار کھڑی تھی جسے عبور کرنا ناممکن تھا۔وہ اپنے سیاہ بدصورت چہروں میں چمکتی ہوئی بہت سی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اپنے بلیڈ کی دھار جیسے زنبور کٹکٹا رہی تھیں۔ جب ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ یہ جانتا تھا کہ لڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔مکڑیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن پھر بھی اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی۔اس نے پختہ عزم کرلیا تھا کہ اگر وہ مکڑیوں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترے گا تو کم ازکم دلیری سے ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا ہی مرے گا۔اسی لمحے ایک لمبی اور تیز آواز فضا میں گونجی اور ساتھ ہی گھاٹی میں روشنی سی پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔یہ آواز مکڑیوں کی ہرگز نہیں تھی۔

مسٹر ویزلی کی کار......ڈھلان پر گرجتی ہوئی ان کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔اس کے دونوں ہیڈ لائٹس پوری طرح روشن تھے۔وہ مسلسل ہارن بجارہی تھی اور مکڑیوں کو اپنی ٹکروں سے دور پھینکتے ہوئے اپنا راستہ بنارہی تھی۔کچھ مکڑیاں اپنی پیٹھ کے بل گر گئیں ان کے بہت سے پیر ہوا میں اوپر اُٹھ گئے تھے۔کار گرجتی برستی ہوئی ہیری اور رون کے سامنے آکر رُک گئی اور اس کے دونوں

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

دروازے خود بخود کھل گئے۔

''فنگ کو پکڑو!'' ہیری کو دکر اگلی نشست پر بیٹھتے ہوئے چلایا۔ رون نے کیوں کیوں کرتے ہوئے فنگ کو کمر سے پکڑ کر کار کی پچھلی نشست پر پھینک دیا۔ دروازے دھڑام سے بند ہوگئے۔ دہشت زدہ رون نے ایکسی لیٹر کو چھوا تک نہیں تھا۔ کار کو اس کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ انجن گرجا اور کار کئی مکڑیوں کو ٹکریں مارتے ہوئے دور گراتے ہوئی اپنا راستہ بنا کر چلتی چلی گئی۔ وہ تیزی ڈھلان کی چڑھائی پر چڑھے اور گھاٹی سے باہر نکل گئے۔ مکڑیوں نے پیچھا کرنے کی کوشش کی مگر کار انہیں اپنے قریب بھی پھٹکنے نہیں دے رہی تھی۔ جلدی ہی وہ جنگل میں سے دھڑ دھڑاتے ہوئے گزر رہے تھے۔ درختوں کی شاخیں کھڑکیوں سے ٹکرا رہی تھیں لیکن کار خالی جگہ میں سے نہایت مہارت سے اپنا راستہ بنائے جا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ جانے پہچانے راستے پر چل رہے تھے۔ ہیری نے کنکھیوں سے رون کی طرف دیکھا اس کا منہ اب بھی ایک خاموش چیخ میں کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کی آواز اب بھی باہر نکل نہیں پا رہی تھی۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہیری نے دھیمے سے پوچھا۔

رون سامنے کی طرف گھورتا رہا۔ وہ بول نہیں پا رہا تھا۔

وہ نیچے جھکی جھاڑیوں کو چیر کر چلتے رہے۔ فنگ پچھلی نشست پر زور سے ہانپ رہا تھا۔ اس کے بعد ہیری نے دیکھا کہ جب وہ بلوط کے ایک بڑے درخت سے ٹکراتے ہوئے گزرے تو کھڑکی کے باہر لگا آئینہ ٹوٹ گیا۔ شور بھرے طوفانی دس منٹ کے بعد درخت کم ہونے لگے اور ہیری کو دوبارہ آسمان پر ستارے دکھائی دینے لگے۔

کار اتنے جھٹکے سے رُکی کہ وہ قریباً ونڈ سکرین سے ٹکرا گئے۔ وہ جنگل کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ باہر کودنے کی ہڑبڑاہٹ میں فنگ کھڑکی سے ٹکرا کر رہ گیا۔ ہیری نے جونہی دروازہ کھولا تو فنگ جست لگا کر کار میں سے باہر نکلا اور درختوں کے درمیان میں ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف دیوانہ وار دوڑتا چلا گیا۔ اس کی دُم اس کے پیروں کے بیچ میں دبکی ہوئی تھی۔ ہیری بھی باہر نکل آیا۔ رون کے پیروں میں طاقت آنے میں لگ بھگ ایک منٹ خرچ ہوگیا۔ اس کے بعد وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب بھی اس کی گردن سختی سے اکڑی ہوئی تھی۔ وہ خلا میں گھورے جا رہا تھا۔ ہیری نے کار پر تشکر آمیز تھپکی دی اور اس کے بونٹ کو سہلانے لگا۔ اس کے بعد کار پلٹ کر جنگل کی طرف واپس چل دی اور ایک منٹ بعد ان کی نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔

ہیری اپنے غیبی چوغے کو لینے کیلئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں داخل ہوا۔ فنگ اپنی ٹوکری میں کمبل کے نیچے چھپ کر کانپ رہا تھا۔ جب ہیری غیبی چوغہ اُٹھا کر باہر لوٹا تو اس نے رون کو کدو کی بیلوں کے درمیان بیٹھے قے کرتے ہوئے دیکھا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

''مکڑیوں کا تعاقب کرو!'' رون نے پلٹ کر ہیری پر نگاہ ڈالی اور آستین سے اپنا منہ پونچھ ڈالا۔''میں ہیگرڈ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ ہماری قسمت اچھی ہے جو ہم اب تک زندہ ہیں۔''

''میرا اندازہ ہے کہ اس نے شاید یہ سوچا ہوگا کہ ہیگرڈ کے دوستوں کو ایراگاگ کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' ہیری دھیمے انداز میں بولا۔

''ہیگرڈ کے ساتھ یہی تو اصل مسئلہ ہے!'' رون نے ہیگرڈ کے جھونپڑے پر مکا رسید کرتے ہوئے کہا۔''وہ ہمیشہ سوچتا ہے کہ بھیانک اور خطرناک جانور اتنے برے نہیں ہیں، جتنا کہ انہیں سمجھا جاتا ہے۔ دیکھ لو! اسی وجہ سے وہ آج کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے...... ازقبان جیل کی کال کوٹھڑی میں!'' اب رون بری طرح کانپ رہا تھا۔''میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہمیں وہاں بھیج کر اسے کیا فائدہ ہوا؟ ہمیں وہاں کیا معلوم ہوا؟''

''یہی کہ ہیگرڈ نے خفیہ تہ خانہ نہیں کھولا تھا۔'' ہیری نے کہا پھر اس نے رون کے اوپر غیبی چوغہ ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کھینچا تاکہ وہ اب چلنا شروع کر دیں۔

''ہیگرڈ بے گناہ ہے!'' ہیری آہستگی سے بولا۔ رون اپنی جگہ پر پھڑ پھڑانے لگا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لحاظ سے ایراگاگ کو الماری میں پالنا 'بے گناہی' کی زمرے میں نہیں آنا چاہئے تھا۔

جب قلعے کی عمارت قریب آ گئی تو ہیری نے اچھی طرح تسلی کر لی کہ ان کے پاؤں چوغے میں چھپے تھے۔ پھر انہوں نے چرمرانے والے اگلے دروازے کو دھکا دے کر تھوڑا سا کھولا۔ وہ محتاط انداز میں بڑے ہال کی طرف بڑھے۔ دبے پاؤں سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ جب وہ ان راہداریوں کے پاس سے گزرے جہاں چوکنے پہریدار چاروں طرف نظریں جمائے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنی سانس روک لی اور دھیمے انداز میں انہیں عبور کرتے ہوئے چلتے چلے گئے۔ آخرکار وہ گری فنڈر کے ہال میں بحفاظت پہنچ ہی گئے۔ ہال میں آتش دان کی آگ سلگتی ہوئی راکھ میں بدل چکی تھی۔ انہوں نے چوغہ اتارا اور اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ کپڑے تبدیل کرنے کی زحمت کئے بغیر رون اپنے بستر پر لڑھک گیا۔ بہرحال نیند ہیری کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ اپنے پلنگ کے سرہانے پر بیٹھ کر ایراگاگ کی کہی ہوئی ایک ایک بات پر دیر تک غور کرتا رہا۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ قلعے میں چھپا ہوا عفریت ایک طرح سے دوسرے جانوروں کا 'والڈی موٹ' لگتا ہے۔ دوسرے بھیانک جانور اس کا نام نہیں لینا چاہتے لیکن اسے اور رون کو یہ پتہ نہیں چل پایا تھا کہ وہ بھیانک عفریت کون ہے؟ وہ خفیہ تہ خانے میں رہتا تھا۔ وہ اپنے شکاریوں کو کس طرح بے جان کرتا ہے؟ ہیگرڈ کو بھی یہ نہیں معلوم تھا کہ خفیہ تہ خانہ میں کیا چیز چھپی ہوئی ہے۔ وہ بھیانک

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

عفریت کوئی جانور تھا یا پھر کوئی ہزار سالہ ظالم جادوگر......

ہیری نے اپنے پاؤں بستر پر سیدھے کر لئے اور تکیے سے ٹیک لگا لی۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکیوں کی درزوں میں سے چمکتے ہوئے چاند کو دیکھ رہا تھا۔ اسے یہ نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ اب آگے کیا کیا جا سکتا ہے؟ وہ اب تک جس راستے پر بھی گیا تھا، وہ ہمیشہ کسی بند گلی میں پہنچ کر ختم ہو گیا تھا۔ رڈل نے غلط آدمی کو پکڑ لیا تھا۔ سلے درن کا جانشین صاف بچ نکلا تھا اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس بار جو شخص خفیہ تہ خانہ کھول رہا تھا، کیا یہ وہی شخص تھا جس نے گذشتہ مرتبہ خفیہ تہ خانہ کھولا تھا۔ یہ بات بڑی الجھی ہوئی تھی۔ کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس سے یہ پوچھا جا سکتا۔ ہیری آخر بستر پر دراز ہو گیا۔ وہ ابھی تک ایراگاگ کی کہی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ کڑیوں سے کڑیاں ملانے کی کوشش میں مگن تھا۔

وہ اسی کشمکش میں خوابیدہ حالت میں پہنچ گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک بات برق کی مانند کوندی۔ خوابیدہ حالت یکلخت کافور ہو گئی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ان کی آخری امید تھی اسی لئے وہ سیدھا تن کر بیٹھ گیا۔

''رون!'' ہیری اندھیرے میں بڑبڑایا۔ ''رون......''

رون بالکل فنگ کی طرح کیوں کیوں کرتے ہوئے بیدار ہوا۔ چاروں طرف بوکھلا کر گھورتے کے بعد اس نے بیٹھے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔ کونے سے نیول کے تیز خراٹے سنائی دے رہے تھے جنہیں ہیری نظر انداز کر گیا۔

''رون! وہ لڑکی جو مری تھی ایراگاگ نے کہا تھا کہ وہ باتھ روم میں ملی تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس نے کبھی باتھ روم چھوڑا ہی نہ ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اب بھی وہیں ہی رہتی ہو......؟''

رون نے اپنی آنکھیں مسلیں اور چاندنی میں تیوریاں چڑھائیں اور پھر وہ سمجھ گیا۔

''تمہیں یہ تو نہیں لگتا......کہیں مایوس مائرٹل تو نہیں؟''

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سولہواں باب

خفیہ تہ خانے کے اسرار

’’ہم کتنی بار اس باتھ روم میں گئے تھے اور وہ صرف تین ٹوائلٹ دور تھی۔ تب ہم اس سے پوچھ سکتے تھے مگر اب تو......‘‘ رون نے اگلے دن ناشتے کے دوران آہ بھرتے ہوئے کہا۔

مکڑیوں کی تلاش کرنا ان کیلئے مشکل ضرور تھا، اس سے زیادہ مشکل یہ کام تھا کہ مایوس مائرٹل سے کوئی بات اگلوائی جا سکے۔ یہ لگ بھگ ناممکنات میں شامل تھا کہ وہ اپنے اساتذہ کی موجودگی میں نظر بچا کر اتنی دیر تک غائب رہیں کہ لڑکیوں کے باتھ روم میں چوری چھپے داخل ہو سکیں اور مایوس مائرٹل کے ساتھ بحث کرنے کی زحمت میں وقت گنوا سکیں۔ خاص طور پر اس باتھ روم کی طرف جانا جس کے قریب سب سے پہلا حملہ ہوا تھا، کسی طرح سے ممکن نہیں تھا۔

بہرحال ان کی پہلی جماعت تبدیلی ہیئت کی تھی جس میں ایک ایسی خاص بات ظہور پذیر ہوئی جس سے کئی ہفتوں بعد پہلی بار ان کے دماغ میں سے خفیہ تہ خانے کا خیال سرے سے ہی نکلتا چلا گیا۔ جماعت میں آنے کے دس منٹ بعد پروفیسر میک گوناگل نے انہیں آگاہ کیا کہ ان کے امتحانات ایک ہفتے کے بعد یکم جون سے شروع ہو جائیں گے۔

’’امتحانات......؟‘‘ سیمس فنی گن چیختا ہوا بولا۔ ’’ہمیں اس ماحول میں بھی امتحانات دینا پڑیں گے۔‘‘ اسی لمحے ہیری کے پیچھے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ بوکھلاہٹ میں نیول لانگ باٹم کی چھڑی پھسل کر نیچے گر گئی تھی جس سے اس کے ڈیسک کا ایک پیر غائب ہو گیا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی چھڑی گھمائی اور اس واپس ٹھیک کیا۔ وہ تیوریاں چڑھاتے ہوئے سیمس کی طرف مڑیں۔

’’ایسے ماحول میں بھی سکول کو کھلا رکھنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کو تعلیم مل سکے، اسی لئے امتحانات کا ہونا لازمی بات ہے۔ امتحانات جیسے ہوتے ہیں، ویسے ہی ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب ان دنوں جم کر اپنی دہرائی کر رہے ہوں گے۔‘‘

’’دہرائی!‘‘ ہیری نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسے ماحول میں ہوگورٹ میں امتحانات ہو سکتے ہیں۔ کمرے میں چاروں طرف بغاوت انگیز گھڑ گھڑاہٹ ہونے لگی۔ جس سے پروفیسر میک گوناگل کی تیوریاں خاصی گہری ہوتی چلی گئیں۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''پروفیسر ڈمبل ڈور کی ہدایات تھیں کہ جس قدر ممکن ہو سکے سکول کو پُرسکون انداز میں چلایا جائے اور شاید مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس میں یہ معلوم کرنا بھی شامل ہے کہ اس سال آپ نے سکول میں کتنا کچھ سیکھا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سخت لہجے میں کہا۔

ہیری نے سفید خرگوشوں کی جوڑی کی طرف دیکھا جسے اُسے چپلوں میں بدلنا تھا۔ اس نے اس سال میں اب تک کیا سیکھا تھا؟ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں نہیں سوچ پا رہا تھا جو امتحانات میں اس کیلئے معاون ثابت ہو سکتی ہوگی۔ رون کی صورت دیکھ کر ایسا لگا جیسے اس سے ہمیشہ کیلئے تاریک جنگل میں جا کر رہنے کیلئے کہہ دیا ہو۔

''ذرا سوچو تو سہی! میں اس ٹوٹی ہوئی چھڑی سے کس طرح امتحانات دے سکتا ہوں؟'' رون نے ہیری کو اپنی چھڑی دکھاتے ہوئے کہا جو اس وقت زور سے سیٹی بجا رہی تھی۔

☆☆☆

امتحانات کے آغاز سے تین دن پہلے پروفیسر میک گوناگل نے ناشتے کے وقت بڑے ہال میں ایک اور اعلان کیا۔ ''میرے پاس ایک اچھی خبر ہے!''

جب ان کی آواز بڑے ہال میں گونجی تو بڑے ہال میں خاموشی چھانے کے بجائے اٹھکیلیاں سنائی دینے لگیں۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور واپس آرہے ہیں!'' کچھ طلباء خوشی سے چلا اُٹھے۔

''آپ نے یقیناً سلے درن کا جانشین پکڑ لیا ہے!'' ریون کلا کی میز پر بیٹھی ہوئی ایک لڑکی متحیر انداز میں بولی۔

''کیوڈچ کے میچ پھر سے شروع ہو سکتے ہیں؟'' اولیور وڈ مسرت سے ڈوبا ہوا بولا۔

جب چہ میگوئیوں کی سرگوشیاں اپنے انجام کو پہنچ گئیں تو پروفیسر میک گوناگل گویا ہوئیں۔

''پروفیسر سپراؤٹ نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ نربط نرسنگے اب بالکل تیار ہو چکے ہیں، ہم ان سے جادوئی دوا بنا سکتے ہیں اور بے جان ہوئے لوگوں کو آج رات تک دوبارہ ہوش میں لا کر انہیں دوبارہ جیتا جاگتا ہوا بنا دیا جائے گا، ان کی صحت یابی اب کچھ زیادہ دور نہیں۔ مجھے آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید ان میں سے کوئی ہمیں یہ بتا دے کہ اس پر کس آدمی یا کس چیز نے حملہ کیا تھا؟ مجھے امید ہے کہ اس مہیب سال کا انجام بخیر ہوگا اور ہم گنہ گار کو گرفتار کر لیں گے۔''

خوشی کا دھماکہ ہو گیا۔ ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی۔ اسے یہ دیکھ کر بالکل حیرانگی نہیں ہوئی کہ ڈریکو ملفوائے دوسرے طلباء کے ساتھ ان کی خوشیوں میں شریک نہیں تھا۔ بہرکیف، رون کئی دنوں بعد کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''اب اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہم مایوس مائرٹل سے کچھ پوچھ نہیں پائیں گے!'' رون نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہیری کو کہا۔''جب ہرمائنی ہوش میں آئے گی تو شاید اس کے پاس سارے جواب ہوں گے۔ وہ یہ سن کر پاگل ہوجائے گی کہ امتحانات شروع ہونے میں صرف تین دن کا وقت باقی بچا ہے۔ اس نے دہرائی بھی نہیں کی ہے، میرے خیال سے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے امتحانات ختم ہونے تک بے جان ہی رکھا جانا چاہئے۔''

اسی وقت جینی ویزلی وہاں پہنچی اور رون کے پہلو والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ تناؤ سے کافی کھنچا ہوا اور گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گود میں بندھے پڑے تھے۔

''کیا ہوا......؟'' رون نے اپنی پلیٹ میں تھوڑا اور دلیہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

جینی کچھ نہیں بولی لیکن اس نے گری فنڈر کی میز پر چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ اس کے چہرے پر خوف کے سائے لرز رہے تھے۔ ہیری کو اس کی شناسا کیفیت دیکھ کر کسی کی یاد آ گئی کہ کوئی تھا جو اس طرح کی کیفیت میں اس کے سامنے مبتلا رہا تھا مگر وہ کون تھا؟ جینی کو دیکھ کر اسے کس کی یاد آنے لگی تھی، اس کا چہرہ اور نام اس کے دماغ میں نہیں آ پایا۔

''جو بات بھی دل میں ہے کہہ ڈالو......'' رون نے اس کی کیفیت دیکھ کر نرمی سے کہا۔

ہیری کے ذہن میں اچانک جھما کہ سا ہوا۔ اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ جسے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ کون تھا؟ اس وقت جینی کی حالت کس سے مشابہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اپنی کرسی سے آگے پیچھے ہل رہی تھی، ٹھیک اسی طرح......جس طرح 'ڈوبی' تب کرتا تھا جب وہ کوئی پوشیدہ بات کہنے والا ہوتا تھا۔

''مجھے تم سے کچھ کہنا ہے......'' جینی بڑبڑا کر بولی۔ اس نے اس بات کا پورا دھیان رکھا کہ وہ ہیری کی طرف نہ دیکھے۔

''کیا بات ہے جینی!'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

جینی کی کیفیت دیکھ کر انہیں اندازہ ہو کہ اسے اپنی بات کہنے کیلئے موزوں الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ رون اس پراسراریت پر چونک پڑا۔''کیا......؟''

جینی نے اپنا منہ کھولا لیکن اس کے گلے سے آواز نہیں نکل پائی۔ ہیری آگے جھکا اور اطمینان سے بولا تا کہ صرف جینی اور رون ہی اس کی بات سن سکیں۔''کیا تم خفیہ تہ خانے کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہو؟ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟ کوئی عجیب طرح سے پریشان کر رہا ہے؟''

جینی نے ایک گہری سانس کھینچی لیکن ٹھیک اسی وقت تھکا اور زرد چہرہ لئے 'پرسی ویزلی' ان کے پاس آ گیا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

”جینی! اگر تم نے کھانا کھا چکی ہو تو میں تمہاری کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں۔ میں بھوک سے بے حال ہو رہا ہوں۔ میں اپنی پہریداری کی سخت ذمہ داری ختم کر کے سیدھا چلا آ رہا ہوں۔“

جینی ایسی اچھلی جیسے اچانک کرسی میں برقی رو دوڑنے لگی ہو۔ اس نے پرسی کی طرف ایک دہشت بھری اُڑتی نگاہ ڈالی اور بھاگ کر وہاں سے چلی گئی۔ پرسی دھم سے بیٹھ گیا اور اس نے میز سے ایک بڑا پیالہ اُٹھا لیا۔

”پرسی! جینی ہمیں ابھی کوئی خاص اور اہم بات بتانے والی تھی......“ رون غصے سے غرایا۔

چائے کا آدھا گھونٹ پیتے ہوئے پرسی کو اچانک پھندا لگ گیا اور بری طرح کھانسنے لگا۔

”کس طرح کی بات......؟“ اس نے کھانستے بمشکل پوچھا۔

”میں نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا اس نے کوئی عجیب چیز دیکھی تھی اور وہ کچھ بتانے ہی والی تھی......“ ہیری نے رون کی جگہ جواب دیا۔

”وہ......اس کا خفیہ تہ خانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ پرسی فوراً صفائی دیتا ہوا بولا۔

”تمہیں کیسے معلوم؟“ رون نے اپنی بھنویں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

”دیکھو! اچھو......اگر تم جاننا ہی چاہتے ہو تو جینی نے......اچھو، ایک دن مجھے دیکھ لیا تھا جب میں......اچھو، خیر چھوڑو! اصل بات یہ ہے کہ اس نے مجھے کچھ کرتے دیکھ لیا تھا اور میں نے......اچھو، اس سے کہا تھا کہ وہ اس کا ذکر کسی سے بھی نہ کرے۔ مجھے لگتا تھا کہ وہ اپنا وعدہ نہیں توڑے گی۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ سچ مچ میں تو بس تھوڑا سا......“ پرسی بات گول مول کر گیا۔

ہیری نے پرسی کو کبھی اتنا پریشان اور بے آرام نہیں دیکھا تھا۔

”تم کیا کر رہے تھے پرسی؟ چلو بھی بتا بھی دو، ہم نہیں ہنسیں گے۔“ رون نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا لیکن پرسی اس کے جواب میں ذرا سا بھی نہیں مسکرایا۔

”ہیری! ذرا میری طرف رول تو بڑھانا! بھوک کے مارے تو میری انتڑیاں کٹتی محسوس ہو رہی ہیں۔“ پرسی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

ہیری بخوبی جانتا تھا کہ کل تک پوری گتھی ان کی مدد کے بغیر ہی سلجھ جائے گی لیکن اس کے باوجود وہ تیار تھا کہ اگر موقع ملے تو وہ مایوس مائرٹل سے بات کرنے کا قیمتی لمحہ نہیں گنوائے گا۔ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ دوپہر سے پہلے ہی اسے یہ موقع میسر آ گیا۔ یہ تب

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ہوا جب گلڈرائے لک ہارٹ طلباء کی ٹولی کو جادوئی تاریخ والی جماعت میں چھوڑنے کیلئے جا رہا تھا۔

لک ہارٹ نے انہیں کئی بار مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی کہ خطرہ ٹل چکا ہے اور وہ ہر بار غلط ثابت ہوا تھا لیکن اس بار انہیں سچ مچ یقین تھا کہ طلباء کو راہداریوں سے محفوظ پہنچانے کا جھنجھٹ اُٹھانے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ آج اس کے بال ہمیشہ کی طرح چمک نہیں رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے جیسے وہ رات دیر تک سو نہیں پایا اور چوتھی منزل پر پہرہ دے رہا تھا۔

”میرے ان الفاظ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ بے جان لوگ جب ہوش میں آئیں گے تو ان کے منہ سے نکلنے والا پہلا جملہ یہی ہوگا۔ 'یہ ہیگرڈ نے کیا ہے!' سچ کہوں تو میں حیران ہوں کہ پروفیسر میک گوناگل ان سب حفاظتی پابندیوں کی ضرورت کو لازمی تسلیم کرتی ہیں۔“

”میں آپ سے متفق ہوں پروفیسر!“ ہیری نے اچانک کہا۔ اسی لمحے اس کی بات سن کر رون کے ہاتھوں سے کتابیں پھسل کر زمین پر جا گریں۔

”شکریہ ہیری!“ لک ہارٹ نے تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ ہفل پف فریق کی لمبی قطار کو گزرنے کیلئے رُک گئے تھے۔ ”میرا مطلب ہے ہم اساتذہ کے پاس طلباء کو ان کی جماعت تک پہنچانے اور ساری رات گشت لگانے کے علاوہ بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔“

”آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں پروفیسر!“ رون بھی اب ہیری کی بار کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ ”آپ ہمیں یہاں کیوں نہیں چھوڑ دیتے جناب! ہمیں اب صرف ایک اور راہداری پار کرنا ہے۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو ویزلی! میں سوچتا ہوں کہ مجھے یہی کرنا چاہئے۔ مجھے جا کر اگلی جماعت کی تیاری بھی کرنا ہے......“ لک ہارٹ نے جواب دیا اور جلدی سے واپس مڑ گیا۔

”جماعت کی تیاری!“ رون نے اس کے پیچھے طنزیہ انداز میں کہا۔ ”اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ یقیناً اپنے بال سنوارنے گیا ہوگا۔“

ہیری اور رون نے گری فنڈر کے باقی طلباء کو اپنے سے آگے جانے دیا پھر انہوں نے بغل والی راہداری میں دوڑ لگا دی۔ تیزی سے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف چل دیئے۔ لیکن جب وہ اپنی شاندار ترکیب کی کامیابی پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے اسی وقت......

”ویزلی، پوٹر! تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟“

وہاں پر پروفیسر میک گوناگل کھڑی تھیں اوران کا چہرہ اس وقت خاصا پتلا دکھائی دے رہا تھا۔ان کی عقاب کی سی نظریں دونوں پر گڑی ہوئی تھیں۔

''ہم لوگ......ہم لوگ!'' رون اٹکتے ہوئے بولا۔''ہم لوگ جا رہے تھے۔''

''ہرمائنی کو دیکھنے......'' ہیری نے فوراً لقمہ دیا۔رون اور پروفیسر میک گوناگل دونوں اسے گھورنے لگے۔

''اسے دیکھے ہوئے بہت لمبا عرصہ گزر گیا ہے پروفیسر!'' ہیری نے جلدی سے بات بڑھائی اور رون کے پیر پر چڑھ گیا۔''اور ہم سوچ رہے تھے کہ ہم ہسپتال میں کسی نہ کسی طرح داخل ہو جائیں گے اور اسے بتائیں گے کہ نربط نرسنگے لگ بھگ تیار ہو چکے ہیں اور اب پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔'' رون نے اسے دھکا دے کر اپنے پاؤں سے اتارا۔

پروفیسر میک گوناگل اب بھی اس کی طرف گھور رہی تھی،ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ وہ غصے میں ڈانٹ ڈپٹ کرنے والی ہیں۔

''ظاہر ہے!'' وہ جب بولیں تو ان کی آواز بھرائی ہوئی محسوس ہوئی۔ہیری نے حیرانگی سے دیکھا کہ ان کی موتیوں جیسی آنکھوں میں ایک آنسو چمک رہا تھا۔''ظاہر ہے!میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کے دوستوں کیلئے سب سے مشکل وقت ہے۔جنہیں بے جان...... میں اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ہاں پوٹر!تم بلا خوف مس گرینجر سے ملنے کیلئے جا سکتے ہو۔میں پروفیسر بینز کو بتا دوں گی کہ تم کہاں گئے ہو۔ میڈم پامفری سے کہہ دینا کہ میں نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔''

ہیری اور رون چل پڑے۔انہیں یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ سزا سے بچ جائیں گے۔جب وہ موڑ پر مڑے تو انہیں پروفیسر میک گوناگل کی ناک سکیڑنے کی آواز سنائی دی۔

''یہ تمہاری طرف سے لگائے اب تک کے تمام بہانوں میں سے سب سے زیادہ عمدہ اور کارآمد کہانی تھی۔'' رون نے گرم جوشی سے مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔

اب ان کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا کہ وہ سیدھے ہسپتال جائیں اور میڈم پامفری کو بتائیں کہ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں ہرمائنی سے ملنے کی اجازت دے دی تھی۔

میڈم پامفری نے بادل ناخواستہ انہیں ہسپتال میں اندر جانے دیا۔

''کسی بے جان شخص سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' وہ تناؤ سے بولیں اور ان دونوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ درست تھیں۔وہ ہرمائنی کے پاس بیٹھ گئے۔یہ صاف تھا کہ ہرمائنی کو ذرا بھی احساس نہیں تھا کہ کوئی اس سے ملنے آیا تھا۔اگر ہرمائنی کو تسلی دینے کی بجائے انہوں نے اس کے سرہانے رکھی ہوئی ادویہ کی تپائی سے بھی کہا ہوتا کہ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے تو بھی کوئی

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

فرق نہیں پڑتا۔

رون نے ہرمائنی کے سخت چہرے کو کرب بھری نظروں سے دیکھا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ کیا اس نے حملہ آور کو دیکھا ہوگا؟ کیونکہ اگر وہ چپ چاپ، چوری چھپے سے اس کے پاس پہنچی ہوگی تو اسے کیسے پتہ چلا ہوگا......“ رون بھرائی آواز میں بولا۔

ہیری ہرمائنی کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے دائیں طرف بیٹھا ہوا اس کے ہاتھ میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا جس کی مٹھی سختی سے بند تھی اور وہ کمبل سے باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے بند مٹھی میں کچھ دبا ہوا ہے۔ ہیری نے پاس جھک کر دیکھا کہ ہرمائنی نے اپنی مٹھی میں کیا دبا رکھا تھا؟ اسے ایک مڑے تڑے کاغذ کی جھلک دکھائی دی۔ وہ واقعی کاغذ ہی تھا یا کچھ اور...... وہ طے نہیں کر پایا۔ اس نے نظریں اُٹھا کر تسلی کی کہ میڈم پامفری اس کے آس پاس تو موجود نہیں ہیں پھر اس نے یہ بات رون کو بتائی۔

”اسے باہر نکالنے کی کوشش کرو۔“ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اپنی کرسی کچھ ایسے انداز میں سرکا کر بیٹھ گیا کہ میڈم پامفری کی نظر براہ راست ہیری پر نہ پڑ سکے۔

یہ آسان کام نہیں تھا، ہرمائنی نے کاغذ کو مٹھی میں اتنا بھینچ کر پکڑ رکھا تھا کہ ہیری کو یقین تھا کہ یہ نکالنے کی کوشش میں ضرور پھٹ جائے گا۔ جب رون پہریداری کر رہا تھا تو ہیری نے کاغذ کو سختی سے کھینچا۔ مٹھی کو مروڑا اور آخر کار اعصابی ہیجان میں مبتلا ہیری اسے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ چند لمحے بے حد تھکا دینے والے ثابت ہوئے تھے۔ یہ کاغذ لائبریری کی ایک بہت پرانی کتاب میں سے پھاڑا گیا تھا۔ ہیری نے اسے متجسس نگاہوں کے ساتھ سیدھا کیا اور رون قریب آ گیا تا کہ وہ بھی اسے پڑھ سکے۔

”ہماری زمین پر پائے جانے والے بھیانک عفریتوں میں سب سے عجیب اور خطرناک عفریت ’افعی اژدہا‘ ہے جسے سرب اژدہوں کا بادشاہ بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ اژدہا سینکڑوں سال تک زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ مرغی کے انڈے سے تب پیدا ہوتا ہے جب اسے مینڈک کا نیچے سینچا جاتا ہے۔ اپنے شکار کو مارنے کے اس کے طریقے بہت عجیب ہیں کیونکہ دھاتی زہریلے دانتوں کے علاوہ افعی اژدہا کی نگاہ بھی موت کا باعث ہوتی ہے اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے والا فوراً ہلاک ہوجاتا ہے۔ مکڑیاں افعی اژدہے سے دور بھاگتی ہیں کیونکہ یہ ان کا ہلاکت خیز دشمن ہے۔ افعی اژدہا صرف مرغ کی بانگ سے دور بھاگتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔“

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

اس پیرے کے نیچے ایک تنہا لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا جو کسی طرح سے اوپر کی عبارت سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ہیری پہلی نظر میں اس لفظ کو دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ یہ ہرمائنی کی ہی تحریر تھی۔

"پائپ......"

ایسا لگا جیسے کسی نے ہیری کے دماغ میں مشعلیں روشن کر دی تھیں۔

''رون! اب بھید کھل گیا ہے، یہ رہا اس کا جواب! تہ خانے میں جو بھیانک عفریت چھپا ہوا ہے وہ افعی اژدہا ہی ہے۔ ایک دیو قامت سرپ! اسی وجہ سے میں اس کی آواز سن سکتا ہوں اور دوسرا کوئی نہیں سن سکتا تھا۔ ایسا اس لئے ہے کیونکہ میں مار باسی ہوں......'' ہیری نے عجلت میں کہا۔

ہیری نے اپنے چاروں طرف لگے ہوئے بستروں پر نگاہ ڈالی۔

''افعی اژدہے کی آنکھوں میں دیکھنے والا مر جاتا ہے لیکن کوئی بھی نہیں مرا کیونکہ کسی نے بھی سیدھے اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھا۔ کولن نے اسے اپنے کیمرے کی آنکھ سے دیکھا۔ افعی اژدہے نے اس کے اندر کی پوری فلم کو جلا ڈالا تھا لیکن کولن صرف بے جان ہوا۔ جسٹن نے افعی اژدہے کو لگ بھگ سر کٹے نک کے آر پار دیکھا ہوگا۔ نک پر اس کا پورا وزن پڑا، لیکن وہ دوبارہ کیسے مر سکتا تھا...... اور ہرمائنی تبھی ریون کلا کی مانیٹر کے پاس آئینہ تھا۔ ہرمائنی کو اسی وقت یہ پتہ چلا تھا کہ بھیانک عفریت افعی اژدہا ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ اس نے مانیٹر کو خبردار کیا ہوگا کہ موڑ موڑنے سے پہلے وہ آئینے میں دیکھے اور اس لڑکی نے اپنا آئینہ باہر نکالا ہوگا اور......''

رون کا جبڑا لٹک گیا۔ ''اور مسز نورس......'' اس نے بے تابی سے پوچھا۔

ہیری نے تھوڑی دیر سوچا اور ہیلوئین کی شب کے واقعے کو یاد کرنے کی کوشش کی۔

''پانی......'' اس نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''مایوس مائرٹل کے ہاتھ سے پانی کا بڑا ریلہ باہر نکل رہا تھا، میں شرط لگا سکتا ہوں کہ مسز نورس نے صرف پانی میں اس کا عکس دیکھا ہوگا......''

ہیری نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذ کو غور سے دیکھا۔ وہ اسے جتنا دیکھتا تھا اسے اس میں سے اتنی زیادہ معلومات مل رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کاغذ کا ٹکڑا خود ہی بول بول کر اسے تمام واقعات کی تفصیل بتا رہا ہو۔

''افعی اژدہا صرف مرغ کی بانگ سے دور بھاگتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔'' ہیری ہیجان انگیز لہجے میں بولا۔ ''ہیگرڈ کے مرغوں کو کسی نے مار ڈالا تھا...... سلے درن کا جانشین نہیں چاہتا تھا کہ جب تہ خانہ کھلے تو ایک بھی مرغ قلعے کے آس پاس رہے، مکڑیاں 'افعی اژدہے' سے دور بھاگتی ہیں، یہ سب کچھ حالات کے موافق ٹھیک بیٹھتا ہے......''

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''لیکن افعی اژدہا قلعے میں چاروں طرف کیسے گھومتا ہے؟ ایک زندہ قوی ہیکل سانپ...... کسی کو تو وہ نظر آتا......'' رون نے سوچتے ہوئے کہا۔

بہرحال ہیری نے اس لفظ کی طرف اشارہ کیا جسے ہرمائنی نے کاغذ کے نچلے حصے پر لکھا تھا۔ ''پائپ!'' ہیری فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ ''ہاں پائپ......رون! وہ پائپ میں گھومتا تھا تبھی تو مجھے دیواروں کے اندر سے اس کی آواز سنائی دیتی تھی......''

رون نے اچانک ہیری کا بازو تھام لیا۔

''خفیہ تہ خانے کے اندر جانے کا دروازہ! کہیں یہ باتھ روم میں تو نہیں؟......کہیں یہ......'' رون بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''مایوس مائرٹل کا باتھ روم تو نہیں......!'' ہیری نے اس جملہ پورا کیا۔

وہ بیٹھے رہے، ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کا رواں رواں ہیجان کا شکار ہو۔ انہیں یقین نہیں آ پا رہا تھا کہ وہ سب کچھ جان چکے ہیں۔ خفیہ تہ خانے کے پوشیدہ اسرار......

''اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سکول میں صرف میں ہی ماربا سی نہیں ہوں، سلے درن کا جانشین بھی ہے، اسی طرح وہ افعی اژدہے کو ہدایات دیتا ہوگا......'' ہیری دھیمے لہجے میں بولا۔

''اب ہم کیا کریں؟ سیدھے پروفیسر میک گوناگل کے پاس چلیں......'' رون کی آواز میں گہرا جوش چھپا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''ہم سٹاف روم میں چلتے ہیں!'' ہیری اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہوگیا۔ ''وہ وہاں پر دس منٹ میں آ جائیں گی، چھٹی ہونے ہی والی ہے۔'' اس کی نگاہیں دیوار کی گھڑی کی طرف اُٹھیں۔

وہ دونوں نچلی منزل کی طرف بھاگے۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ انہیں کسی اور راہداری میں پکڑا جائے۔ اس لئے وہ سیدھے سٹاف روم میں چلے گئے جو بالکل خالی تھا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں گہرے رنگ کی لکڑی کی کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ ہیری اور رون چاروں طرف چہل قدمی کرتے رہے۔ وہ اس وقت اتنے جوشیلے ہو رہے تھے کہ ان سے بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔

ابھی چھٹی کا اعلان کرنے والی گھنٹی نہیں بجی تھی۔ اس کے بجائے راہداریوں میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز گونجتی ہوئی سنائی دی جو جادو کے زور پر بہت بلند ہوگئی تھی۔

''سبھی طلباء اپنی جماعتوں سے نکل کر مانیٹرز کے ساتھ فوراً اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں پہنچ جائیں۔ سبھی اساتذہ سٹاف روم میں فوراً پہنچیں......''

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

ہیری نے گھومتے ہوئے رون کی طرف معنی خیز نگاہوں سے گھورا۔

''کہیں ایک اور حملہ تو نہیں ہوا؟...... اس وقت......!''

''اب ہم کیا کریں؟'' رون کے چہرے پر یکدم زردی پھیل گئی۔ ''ہال میں واپس چلیں؟''

''نہیں!'' ہیری مضبوط لہجے میں بولا۔ اس کی نظریں چاروں طرف کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ اس کے بائیں طرف ایک بدنما توشہ خانہ تھا جس میں اساتذہ کے چوغے بھرے ہوئے تھے۔ ''اس کے اندر چھپ جاتے ہیں۔ پہلے ہم سن تو لیں کہ کیا ہوا ہے؟ پھر ہم انہیں بتا دیں گے کہ ہمیں کیا معلوم ہو چکا ہے۔''

انہوں نے خود کو توشہ خانے میں چھپا لیا۔ انہیں اوپر سے سینکڑوں قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اساتذہ وہاں پہنچ رہے تھے۔ سٹاف روم کا دروازہ بار بار کھل رہا تھا۔ چوغوں کی تہ کے بیچ میں سے انہوں نے اساتذہ کو کمرے میں آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے کوئی حیران تھا اور کوئی پریشان میں مبتلا تھا۔ کچھ کے چہروں پر انجانا خوف جھلک رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں پروفیسر میک گوناگل کمرے میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے اساتذہ کی طرف تشویش بھری نگاہوں سے دیکھا۔

''جس کا ڈر تھا وہی ہوا؟'' پروفیسر میک گوناگل رندھی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''بھیانک عفریت ایک طالبہ کو اُٹھا کر لے گیا ہے...... سیدھے اپنے تہ خانے میں!''

یہ خبر سب کیلئے بے حد المناک تھی۔ ان سب کے چہروں پر پریشانی رینگ گئی۔ پروفیسر فلنٹ وک کی چیخ نکل گئی تھی، پروفیسر سپراؤٹ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا، سنیپ نے کرسی کی کمر پر اپنی گرفت سخت کر لی تھی۔

''آپ اتنے اعتماد سے کیسے کہہ سکتی ہیں......'' سنیپ نے غیر یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''سلے درن کے جانشین نے ایک اور پیغام چھوڑا ہے پہلے والے پیغام کے بالکل نیچے۔'' پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ بالکل سفید پڑ چکا تھا۔ ''اس کی ہڈیاں ہمیشہ تہ خانے کے فرش پر پڑی رہیں گی......''

پروفیسر فلنٹ وک کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ کمزور گھٹنوں کے باعث میڈم ہوچ ایک کرسی پر نڈھال ہو کر گر سی گئیں۔

''بھیانک عفریت کس طالبہ کو اُٹھا کر لے گیا ہے؟''

''جینی ویزلی...... گری فنڈر کی ایک طالبہ کو!'' پروفیسر میک گوناگل نے رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ اسی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ رون بغیر آواز کئے غش کھا کر پھسلا اور توشہ خانے کے فرش پر گرتا چلا گیا۔ جینی کا نام سن کر ہیری خود بھی بھونچکا رہ گیا تھا۔

''ہمیں سبھی طلباء کو کل ہی گھر بھیجنا ہوگا۔ اب ہوگورٹ بند ہو جائے گا۔ ڈمبل ڈور ہمیشہ کہتے تھے......'' پروفیسر میک گوناگل کا گلا

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

رندھ گیا۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی سٹاف روم کا دروازہ دھڑاکے سے کھل گیا۔سب کی نظریں دروازے کی طرف اُٹھ گئیں۔ایک پل کیلئے ہیری کولگا کہ ڈمبل ڈورآئے ہوں گے لیکن جو چہرہ دروازے پر نمودار ہوا تھا وہ ڈمبل ڈور کا نہیں بلکہ لک ہارٹ کا تھا اور وہ اپنی روایتی انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''معاف کیجئے! میری ذرا آنکھ لگ گئی تھی......کیا ہوا؟'' لک ہارٹ نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔اس کا دھیان اس طرف بالکل نہیں گیا کہ تمام اساتذہ اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جن میں نفرت اور حقارت چھپی ہوئی تھی۔سنیپ نے اپنا چہرہ اس کی طرف گھمایا۔

''آخر کار ہمارے درمیان اب وہ آدمی آ گیا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے، لک ہارٹ! بھیانک عفریت ایک لڑکی کو اُٹھا کرلے گیا ہے۔وہ اسے یقیناً خفیہ تہ خانے کے اندر لے جا چکا ہے، اب آپ کی آزمائش کی گھڑی آ چکی ہے......''سنیپ نے سرد مہری سے کہا۔

اسی لمحے لک ہارٹ کا چہرہ فق پڑ گیا۔

''یہ صحیح ہے گلڈرائے!'' پروفیسر سپراوٹ جلدی سے بولیں۔''گذشتہ شب میں آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ آپ پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ خفیہ تہ خانہ کا داخلی راستہ کہاں چھپا ہوا ہے؟''

''مم......میں......اچھا......میں!'' یکدم لک ہارٹ ہڑبڑاہٹ میں بول نہیں پایا۔

''ہاں! آپ نے مجھے بھی تو بتایا تھا کہ آپ یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ اس کے اندر کونسا عفریت پوشیدہ ہے۔'' پروفیسر فلنٹ وک نے اپنی سریلی آواز میں فوراً کہا۔

''کک......کیا؟ میں نے بتایا تھا؟ مجھے یاد نہیں آرہا ہے......'' لک ہارٹ بوکھلا سا گیا۔

''مجھے اچھی طرح یاد ہے لک ہارٹ!''سنیپ زہریلے انداز میں مخاطب ہوئے۔''آپ نے مجھے کہا تھا کہ آپ کو اس بات کا افسوس ہے کہ ہیگرڈ کے گرفتار ہونے سے پہلے آپ کو اس بھیانک عفریت سے مقابلہ کرنے کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ پورے معاملے کو ہی غلط انداز میں سنبھالا گیا ہے اور آپ کو تو شروع سے ہی اس معاملے میں چھوٹ دی جانا چاہئے تھی۔''

لک ہارٹ نے سخت چہرے والے ہم منصب کی طرف گھورا۔

''مم......میں......سچ مچ نہیں......آپ نے شاید غلط سمجھ لیا......''

''تو یہ طے رہا گلڈرائے!'' پروفیسر میک گوناگل کی فیصلہ کن آواز کمرے میں گونجی۔''ہم یہ کام آپ پر چھوڑتے ہیں، یہ کام

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کرنے کے لئے آج رات کا وقت بہت موزوں رہے گا۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی اور نہ ہی کوئی دخل اندازی کرے گا۔ آپ اس بھیانک عفریت سے تنہا ہی مقابلہ کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہوں گے اور آخر میں ہم...... آپ کو اُس سے اپنے طریقے سے نبٹنے کی پوری چھوٹ دیتے ہیں۔''

لک ہارٹ نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا لیکن اس کی طرف داری میں کوئی ایک بھی آگے نہیں بڑھا۔ وہ بالکل تنہا کھڑا تھا، ایک بھیانک عفریت سے مقابلہ کرنے کیلئے اکیلا...... اس وقت اس کے چہرے پر دور دور تک خوش وضعی اور تروتازگی کا نام ونشان نہ تھا۔ ہونٹوں پر پھیلی ہوئی کپکپاہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ عام طور پر دکھائی دینے والی دلکش مسکان کی عدم موجودگی میں اس کی ٹھوڑی کافی کمزور اور پتلی دکھائی دینے لگی۔ موتیوں جیسے دانت نجانے کہاں گم ہو چکے تھے۔ وہ کسی بوڑھے اور کمزور شخص کی طرح دبلا اور ہراساں دکھائی دیا۔

''بہت اچھے! میں اپنے...... میں اپنے دفتر میں جاتا ہوں اور تیاری...... تیاری کرتا ہوں۔'' بالآخر لک ہارٹ نے ان سب کی طرف دیکھ کر جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

''ٹھیک ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے باقی افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کے نتھنے بری طرح سے پھڑک رہے تھے۔ ''اس طرح اس سے تو ہمارا پیچھا چھوٹا۔ اب تمام فریقوں کے منتظمین جائیں اور اپنے اپنے طلباء کو بتائیں کہ نیا لائحہ عمل کیا طے کیا گیا ہے؟ انہیں آگاہ کر دیں کہ ہوگورٹ ایکسپریس انہیں کل صبح ان کے گھر لے جائے گی۔ براہ مہربانی باقی کے تمام لوگ قلعے کی عمارت میں اچھی طرح جائزہ لیں، تمام فریقوں کے طلباء کی تعداد کو باریک بینی سے جانچا جائے کہ کوئی طالب علم یا طالبہ اپنے فریق سے باہر تو نہیں ہے۔ راہداریوں میں گھومنے والے طلباء کو فوراً ان کے متعلقہ ہال میں بھیج دیا جائے۔'' پروفیسر میک گوناگل کی ہدایات پا کر سب اساتذہ اُٹھ کر باہر نکل گئے اور سٹاف روم ایک بار پھر خالی ہو گیا۔

☆☆☆

ہیری کی زندگی میں آج کا یہ دن نہایت برا ثابت ہوا تھا۔ وہ 'ٹام رڈل' کی جگہ پر ہی کھڑا تھا جسے ماگل یتیم خانے میں جانے کا خوف کھائے جا رہا تھا اور اسے ڈرسلی گھرانے میں...... سکول بند ہونا بڑی تکلیف دہ خبر تھی۔ ہیری، رون، فریڈ اور جارج گری فنڈر کے ہال کے ایک کونے میں ایک ساتھ افسردہ چہروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کوئی ایک دوسرے سے کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔ پرسی وہاں نہیں تھا۔ وہ پہلے تو مسز و مسٹر ویزلی کو اُلّو کے ذریعے خبر بھیجنے گیا اور اس کام سے لوٹ کر اس نے خود کو اپنے کمرے میں بند کر لیا تھا۔

ہوگورٹ میں دوپہر پہلے کبھی اتنی لمبی نہیں لگی تھی اور نہ ہی کبھی گری فنڈر کے ہال میں طلباء کی اتنی بڑی تعداد موجود ہونے کے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

باوجود ایسی ہولناک خاموشی چھائی تھی۔ سورج غروب ہونے کے قریب فریڈ اور جارج سے وہاں نہیں بیٹھا گیا اور وہ اُٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔

''وہ کچھ جانتی تھی ہیری!'' رون کی نحیف سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ سٹاف روم کے توشہ خانے میں جب وہ اس کے اندر چھپے تھے اس کے بعد رون کا منہ پہلی بار کھلا تھا۔ ''اسی لئے بھیانک عفریت اسے لے گیا۔ وہ ہمیں جو بتانے والی تھی، وہ پرسی کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ ضرور اسے خفیہ تہ خانے کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم ہوگئی تھی۔ اسی لئے اسے وہاں......'' رون نے اپنی آنکھیں تیزی سے مسلیں۔ ''میرا مطلب ہے کہ اس کا خون تو خالص تھا، اس کے علاوہ اور کوئی وجہ ہو ہی نہیں سکتی......''

ہیری ڈوبتے ہوئے سورج کی طرف دیکھ رہا تھا جو خون کی طرح سرخ رنگ کا ہو رہا تھا۔ یہ لمحات اسے اپنی زندگی کے بدترین لمحات محسوس ہو رہے تھے۔ پہلے کبھی اسے اتنا برا محسوس نہیں ہوا تھا کاش وہ کچھ کر سکتا...... کچھ بھی!

''ہیری!'' رون دھیمی آواز میں بولا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس بات کا ذرا سا بھی امکان ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ......''

ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کے جواب میں کیا کہے۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ جینی اب تک زندہ کیسے رہ سکتی ہے؟

''کیوں نہ ہم ایک کام کریں؟'' کچھ دیر کے توقف سے رون دوبارہ بولا۔ ''میرے خیال میں ہمیں جا کر لک ہارٹ سے ملنا چاہئے۔ ہمیں جو کچھ اب تک معلوم ہوا ہے، وہ سب اسے بتا دینا چاہئے۔ وہ تہ خانے میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا تھا، ہمیں اس کی کوشش میں معاونت کرنا چاہئے۔ ہم اسے بتا دیتے ہیں کہ ہمارے خیال میں خفیہ تہ خانے کا داخلی راستہ کہاں ہونا چاہئے؟ اس کے علاوہ اس بات سے بھی آگاہ کر دیتے ہیں کہ وہاں رہنے والا بھیانک عفریت دراصل ایک 'افعی اژدہا' ہے۔ شاید اس طرح اسے کوئی مدد مل سکے......''

ہیری کے دماغ میں اس وقت کوئی دوسری بات نہیں تھی اور وہ سکول کو بند ہونے سے بچانے کیلئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ فوراً رون کے خیال سے متفق ہو گیا۔ ان کے آس پاس گری فنڈر کے باقی طلبا و طالبات بے حد افسردگی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے دلوں میں ویزلی بھائیوں کیلئے گہری ہمدردی تھی۔ ہیری اور رون جب اپنی جگہ سے اُٹھے، کمرے کی وسعت کو عبور کیا اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکل کر چلے گئے تو کسی نے بھی انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔ جب وہ لک ہارٹ کے دفتر کے قریب پہنچے تو اندھیرا پھیلنے لگا۔ اندر سے کئی طرح کی آوازیں آ رہی تھیں۔ انہیں کھر چنے، اکھیڑنے، ٹھونکنے اور تیز تیز چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ جب ہیری نے دروازے پر دستک دی تو اندر اچانک خاموشی چھا گئی۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

کچھ دیر کے بعد دروازے میں ہلکی سی دراڑ نمودار ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ لک ہارٹ کی ایک آنکھ اس دراڑ میں سے باہر جھانک رہی تھی۔

''اوہ......پوٹر......ویزلی......''اس کی متحیر آواز سنائی دی۔اس نے دروازے کو تھوڑا سا اور کھولتے ہوئے کہا۔''میں اس وقت ذرا مصروف ہوں تم لوگ جلدی سے بتا دو......تمہیں کیا کہنا ہے؟......''

''پروفیسر! ہم آپ کو کچھ بتانا چاہتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ آپ کیلئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔''ہیری نے جلدی سے کہا۔

لک ہارٹ کے چہرے کا جو حصہ انہیں دروازے کی اوٹ سے دکھائی دے رہا تھا وہ کافی فکرمند اور پریشان تھا۔

''اوہ......اچھا......ویسے اگر یہ بہت ضروری نہ ہو تو......میرا مطلب ہے کہ......اچھا......ٹھیک ہے!''لک ہارٹ ٹوٹے پھوٹے انداز میں گھگیاتے ہوئے بولا۔

اس نے دروازہ کھول دیا تبھی ہیری اور رون اندر داخل ہوگئے۔لک ہارٹ کا دفتر قریباً پوری طرح سے خالی ہوچکا تھا۔دو بڑے صندوق فرش پر کھلے پڑے تھے۔گہرے سبز، نیلے، ہر طرح کے چوغے جلدبازی میں تہ کر کے ایک صندوق میں بھرے گئے تھے۔ دوسرے صندوق میں کتابیں ناموزوں انداز میں پھینکی گئی تھیں۔دیواروں پر جو تصویریں لگی ہوئی تھیں وہ اب ڈیسک پر رکھے ہوئے صندوقوں میں بند ہوچکی تھیں۔

''آپ کہیں جا رہے ہیں؟''ہیری نے حیرت کے عالم میں پوچھا۔

''اوہ! اچھا......ہاں!''لک ہارٹ بوکھلاتا ہوا بولا۔وہ دروازے کے عقب میں لگا ہوا اپنا قدآور پوسٹر اتار کر لپیٹ رہا تھا۔''فوراً بلاوہ آیا ہے......ٹالا نہیں جا سکتا......جانا ہی ہوگا......''

''اور میری بہن کا کیا ہوگا؟''رون نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''اس بارے میں......بے حد بدقسمتی کی بات ہے!''لک ہارٹ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔وہ تیزی سے ایک دراز کھینچ کر اس کا سامان ایک بڑے تھیلے میں ڈالتے ہوئے اسے خالی کرنے لگا۔''اس بات کا مجھ سے زیادہ افسوس کسی دوسرے کو نہیں ہوگا۔''

''آپ 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کے استاد ہیں۔آپ اس وقت نہیں جا سکتے جب اتنے سارے تاریک جادوئی حادثات یہاں پر ہو رہے ہوں۔''ہیری تنک کر بولا۔

''دیکھو! جب میں نے یہ ملازمت حاصل کی تھی......تو مجھے کسی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ مجھے اس طرح کا کام بھی کرنا پڑیں گے......مجھے بالکل امید ہی نہیں تھی......''لک ہارٹ نے اپنے کپڑوں پر موزے رکھتے ہوئے کہا۔

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

’’آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ڈر کر بھاگ رہے ہیں؟ ان سارے کارناموں کے بعد جو آپ نے اپنی کتابوں میں تحریر کر رکھے ہیں......‘‘ ہیری بے اعتمادی اور حیرانگی سے بولا۔

’’کتابیں گمراہ کر سکتی ہیں......‘‘ لک ہارٹ نے نزاکت بھرے انداز میں کہا۔

’’لیکن آپ نے انہیں تحریر کیا ہے......‘‘ ہیری چیختے ہوئے بولا۔

’’میرے پیارے بچے!‘‘ لک ہارٹ سیدھا تن کر کھڑا ہو گیا اور ہیری کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے بولا۔ ’’اپنی عقل کا استعمال کرنا سیکھو! اگر لوگ یہ سوچتے کہ میں نے وہ سارے محیرالعقول کارنامے نہیں کئے ہیں تو میری کتابیں آدھی بھی نہیں بک پاتی۔ کوئی بھی کسی بدصورت بوڑھے غیر معروف جادوگر کے بارے میں پڑھنا پسند نہیں کرتا، چاہے اس نے کسی گاؤں کو بھیڑیائی انسانوں سے بچایا ہو۔ وہ کتاب کے سرورق پر بدنما ہی دکھائی دے گا۔ اسے کپڑے پہننے کا سلیقہ نہیں ہوگا اور جس جادوگرنی نے خطرناک چڑیلوں کو مار بھگایا تھا اس کی ٹھوڑی پر بال تھے۔ میرا مطلب ہے اسے اس طرح سے دیکھو......‘‘

’’تو آپ نے ان سب کاموں کا فائدہ اُٹھا کر یہ نیک نامی حاصل کی ہے جو دوسرے لوگ کرتے رہے ہیں۔‘‘ ہیری بداعتقادی سے تیوریاں چڑھا کر بولا۔

’’ہیری...... ہیری!‘‘ لک ہارٹ نے اپنے سر کو نفی کے انداز میں زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔ ’’یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ اس میں بہت محنت کرنا پڑی۔ مجھے ایسے لوگوں کو تلاش کرنا پڑا۔ ان سے اگلوانا پڑا کہ انہوں نے وہ کارنامہ کس طرح سے انجام دیا تھا پھر مجھے ان پر یادداشت بھلانے والا جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑا تاکہ انہیں یاد نہ رہے کہ انہوں نے وہ کام کیا تھا۔ اگر کوئی چیز ہے جس پر مجھے بہت فخر ہے تو وہ یہ ہے کہ میں یادداشت بھلانے والا جادوئی کلمہ بہت اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہوں۔ نہیں! یہ آسان نہیں تھا، اس میں بہت محنت کرنا پڑی، خطروں کو مول لینا پڑا ہیری!...... یہ صرف کتابوں پر آٹوگراف دینے یا شہرت کیلئے تصویر کھنچوانے جتنا آسان نہیں تھا۔ اگر آپ کو شہرت چاہئے تو آپ کو لمبے عرصے تک کڑی محنت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔‘‘

لک ہارٹ نے اپنے صندوق بند کر کے ان پر تالا ڈال دیا۔

’’اب کیا بچا ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ سب کچھ ہو چکا ہے بس ایک چیز بچی ہے۔‘‘ لک ہارٹ نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا اور پھر اپنی جادوئی چھڑی نکال کر اس کا رُخ ہیری اور رون کی طرف کر دیا۔

’’مجھے بے حد افسوس ہے لڑکو! لیکن مجھے اب تم پر بھی یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑے گا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم لوگ میرے رازوں کو سب کے سامنے منکشف کرتے پھرو۔ تب تو میری ایک بھی کتاب نہیں بک پائے

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

گی......''

ہیری نے کا ہاتھ صحیح وقت پر اپنی چھڑی تک پہنچ گیا۔لک ہارٹ نے اپنی چھڑی مشکل سے اُٹھائی ہی تھی کہ اسی وقت ہیری کی تیز آواز گونجی۔''چھوٹم جھوٹم!''

لک ہارٹ ایک زوردار دھماکے سے اُڑتا ہوا اپنے پیچھے پڑے صندوق پر جا گرا۔اس کی چھڑی اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اُڑتی چلی گئی۔رون برق کی طرح لپکا اور اس نے جھپٹا مار کر چھڑی کو پکڑا اور اگلے ہی لمحے کھلی ہوئی کھڑکی میں سے چھڑی باہر پھینک دی۔یہ سب کچھ اتنی جلدی میں ہو گیا کہ لک ہارٹ کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔

''پروفیسر سنیپ کو ہمیں یہ نہیں سکھنے دینا چاہئے تھا۔'' ہیری نے غصے سے کہا اور لک ہارٹ کے صندوق پر لات مار کر اسے ایک طرف لڑھکا ڈالا۔لک ہارٹ اب بے بسی کے عالم میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔اس کا چہرہ بے حد کمزور اور بیمار دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اپنی چھڑی اس کی طرف تان رکھی تھی۔

''تم مجھ سے کیا کروانا چاہتے ہو؟'' لک ہارٹ نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔''میں نہیں جانتا کہ خفیہ تہ خانہ کہاں ہے؟ ایسا کچھ نہیں ہے جو میں کر سکتا ہوں......''

''اتفاق سے تمہاری قسمت اچھی ہے!'' ہیری نے لک ہارٹ کو چھڑی کی نوک دکھاتے ہوئے اُٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔وہ اب آپ سے تم پر آ گیا تھا۔''ہم جانتے ہیں کہ تہ خانہ کہاں ہے؟ اور اس کے اندر کونسا بھیانک عفریت چھپا ہوا ہے؟......چلو ہمارے ساتھ!......''

انہوں نے لک ہارٹ کو اس کے دفتر سے باہر نکالا اور سب سے قریبی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اسے تاریک راہداری میں لے گئے۔وہاں دیوار پر نئے پیغام کی تحریر چمک رہی تھی۔پھر وہ مایوس مائرٹل کے باتھ روم کے دروازے تک پہنچ گئے۔انہوں نے سب سے پہلے لک ہارٹ کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ لک ہارٹ کا بدن دہشت کے مارے کانپ رہا تھا۔مایوس مائرٹل آخری ٹوائلٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔باتھ روم میں آواز سن کر وہ باہر نکلی اور اس نے ہیری کو دیکھا۔

''اچھا! تم ہو ہیری! اس بار تم کیا چاہتے ہو؟'' مایوس مائرٹل نے پوچھا۔

''میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری موت کیسے واقع ہوئی تھی؟'' ہیری نے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

مایوس مائرٹل کا پورا حلیہ یکلخت بدل گیا۔وہ ایسی دکھائی دی جیسے اس سے اس طرح کا خوشنما سوال پہلے کبھی نہیں پوچھا گیا تھا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

’’اووووو......وہ بڑا بھیانک حادثہ تھا۔‘‘ وہ مزے لیتے ہوئے بولی۔ ’’یہیں پر ہوا تھا۔ میں اسی ٹوئلٹ میں مری تھی۔ مجھے پورا حادثہ اچھی طرح یاد ہے۔ میں اس میں اس لئے چھپی بیٹھی تھی کیونکہ ’اولیو ہارن بیٔ‘ مجھے میرے چشمے کی وجہ سے چڑا رہی تھی۔ میں نے دروازے پر چٹخنی چڑھا رکھی تھی اور میں رو رہی تھی۔ پھر میں نے کسی کے اندر آنے کی آواز سنی۔ اس نے کوئی عجیب بات کہی۔ مجھے لگا کہ جیسے وہ کسی اجنبی زبان میں کچھ بول رہا ہو۔ جو کچھ بھی تھا بہرحال مجھے اس بات پر بے حد غصہ آیا کہ وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟ یہ تو لڑکیوں کا باتھ روم تھا جہاں لڑکوں کا آنا منع تھا۔ باتھ روم میں ایک لڑکے کی آواز سن کر میں نے غصے سے دروازہ کھولا تا کہ اسے وہاں سے بھگا کر لڑکوں کے باتھ روم میں بھیج سکوں اور پھر......‘‘ مائرٹل کا سینہ فخر سے تن گیا۔ مائرٹل کا خوشی سے چہرہ دمکنے لگا۔ ’’میں مرگئی......‘‘

’’مگر کیسے......؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

’’پتہ نہیں!‘‘ مائرٹل نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ’’مجھے تو بس اتنا یاد ہے کہ میں نے دو بڑی پیلی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ میرا پورا بدن جکڑ سا گیا پھر میں بدن سے دور ہوا میں تیرنے لگی۔‘‘ اس نے ہیری کی طرف خوابیدہ نگاہوں سے دیکھا۔ ’’اور پھر میں دوبارہ یہاں واپس آگئی، میں نے ٹھان لیا تھا کہ میں اولیو ہارن بیٔ کو ستاؤں گی۔ آہ وہ پوری زندگی افسوس کرتی رہی کہ اس نے میرے چشمے کی ہنسی کیوں اُڑائی تھی......‘‘

’’تم نے وہ آنکھیں ٹھیک ٹھیک کہاں دیکھی تھیں؟‘‘ ہیری نے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

’’وہاں......وہاں پر!‘‘ مائرٹل نے اپنے ٹوائلٹ کے بالکل سامنے دکھائی دینے والے سنک کی طرف مبہم سے انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون جلدی سے سنک کی طرف بڑھ گئے۔ لک ہارٹ ان کے عقب میں بالکل خاموش کھڑا تھا، دہشت سے اس کی گھگی بندھی ہوئی تھی۔ یہ ایک عام سا سنک تھا۔ انہوں نے اس کی باریک بینی سے جائزہ لیا۔ اس کے اندر اور باہر ہر طرف ایک ایک چپہ چھان مارا۔ نیچے لگے ہوئے پائپ کی بھی جانچ پڑتال کی مگر وہاں کچھ نہیں مل پایا۔ ہیری اس کی تانبے کی ٹونٹی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے ٹونٹی کو قریب سے دیکھا۔ اچانک اسے ٹونٹی کے پہلو میں ایک چھوٹے سے سانپ کی علامت کندی ہوئی دکھائی دی جو کافی مبہم ہو چکی تھی۔ ہیری نے جلدی سے ٹونٹی گھمائی۔

’’وہ نلکا کبھی نہیں چلتا تھا......‘‘ مائرٹل کی تاسف بھری آواز سنائی دی۔

’’ہیری کچھ بولو......مارباسی زبان میں کچھ بولو......‘‘ رون نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔

’’لیکن......‘‘ ہیری نے کافی غور کیا۔ وہ اب تک مارباسی زبان صرف اسی صورت میں بول پایا تھا جب اس کے سامنے زندہ

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سانپ موجود ہوتا تھا۔ اس نے چھوٹے سے کندہ سانپ کو گھورا اور یہ تصور کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ زندہ سانپ ہی ہے۔

’’کھل جاؤ......‘‘ ہیری نے زور ڈالتے ہوئے کہا۔

اس نے گردن اُٹھا کر رون کی طرف دیکھا جس نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

’’یہ مار باسی زبان نہیں ہے۔‘‘ وہ مختصراً بولا۔

ہیری نے جھک کر دوبارہ کندہ ہوئے سانپ کو دیکھا اور اپنی پوری قوت اس تصور کی تعمیر میں خرچ کرنے لگا کہ وہ زندہ سانپ کے سامنے کھڑا ہے۔ سر ہلانے پر موم بتی کی روشنی میں اسے سانپ حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’کھل جاؤ......‘‘ اس نے دھیمے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

اس نے کہا تو یہی تھا لیکن جو سنائی دیا وہ یہ نہیں تھا۔ اس کے منہ سے ایک آواز جیسی پھنکار برآمد ہوئی تھی۔ یکلخت تانبے کی چمکدار ٹونٹی سفید روشنی میں نہا گئی اور خود بخود گھومنے لگی۔ ہیری اور رون سنک سے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔ لک ہارٹ کے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ بہنے لگا۔ اگلے ہی پل سنک اپنی جگہ پر لرزنے لگا پھر سنک اپنی جگہ سے حرکت کرتا ہوا نیچے فرش میں دھنس گیا۔ وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا اور اس کی جگہ ایک بڑا چوڑا پائپ دکھائی دے رہا تھا۔ یہ پائپ اتنا چوڑا تھا کہ اس میں آدمی بھی آرام سے پھسل کر جا سکتا تھا۔

ہیری نے رون کو ہانپ کر سانس لیتے ہوئے سنا اور دوبارہ اوپر دیکھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کیا کرے گا؟

’’میں وہاں نیچے جا رہا ہوں!‘‘ ہیری نے دھیمے انداز میں بتایا۔

جب انہوں نے خفیہ تہ خانے کا داخلی راستہ کھوج نکالا تھا اور اس بات کی ذرا سی بھی، ہلکی سی بھی، دور تک بھی امید تھی کہ جینی زندہ ہو سکتی ہے تو اب وہ پیچھے کیسے ہٹ سکتے تھے؟

’’میں بھی ساتھ جاؤں گا!‘‘ رون نے مستحکم انداز میں کہا۔

’’ٹھیک ہے! تم لوگوں کو میری ضرورت تو پڑے گی ہی نہیں!‘‘ لک ہارٹ نے جلدی سے کہا اور اس کے چہرے پر اس کی پرانی مسکراہٹ کی جھلک پھیلتی چلی گئی۔ ’’میں بس......‘‘

اس نے اپنا ہاتھ دروازے کے دستے پر رکھا لیکن رون اور ہیری دونوں نے اپنی چھڑیاں اس کی طرف موڑ دیں۔ وہ ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔

’’تم سب سے پہلے اندر جاؤ گے!‘‘ رون غراتے ہوئے بولا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

سفید چہرے والا لک ہارٹ دھیمے قدموں سے کھلے منہ والے پائپ کے پاس پہنچا۔اس کے پاس چھڑی نہیں تھی۔

’’بچو!‘‘ وہ مری سی آواز میں بولا۔’’بچو!اس سے کیا فائدہ ہوگا؟‘‘

ہیری نے اس کی پیٹھ میں اپنی چھڑی چبھوئی تو لک ہارٹ نے بادل نخواستہ اپنے پاؤں پائپ کے اندر لٹکا لئے۔اس کے چہرے پر بے بسی جھلک رہی تھی۔

’’میں سچ مچ یہ خیال نہیں کرتا......‘‘اس نے ابھی بات شروع کی تھی مگر اسی لمحے رون نے لک ہارٹ کو دھکا دے دیا اور وہ پائپ میں پھسلتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ہیری فوراً اس کے پیچھے پائپ میں داخل ہوگیا۔اس نے اپنا جسم آہستگی سے پائپ میں ڈالا اور پھر خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ یہ ایک بہت لمبا، کیچڑ بھرا، اندھیری پھسلتی ڈھلان کی طرح کا سفر تھا۔ بالآخر پائپ کا سلسلہ ختم ہوا اور وہ اس کے دوسرے کنارے کی طرف سے نکل کر دھپ کی آواز کے ساتھ گرا۔ وہ پتھر کی اندھیری سرنگ کے گول فرش پر گرا پڑا تھا۔ یہ سرنگ اتنی اونچی تھی کہ اس میں آسانی سے کھڑا ہوا جا سکتا تھا۔تھوڑے فاصلے پر لک ہارٹ کھڑا ہوا دکھائی دیا۔اس کا پورا لباس کیچڑ سے لتھڑا ہوا تھا اور اس کا چہرہ کسی بھوت کی طرح سفید دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ایک طرف ہو کر کھڑا ہوگیا۔تھوڑی ہی دیر بعد رون بھی پائپ کے کنارے سے سرسراتا ہوا برآمد ہوگیا۔

’’ہم سکول کے میلوں نیچے پہنچ چکے ہوں گے!‘‘ ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔اس کی آواز اس کالی سرنگ میں دور تک گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔

’’شاید جھیل کے نیچے......‘‘ رون نے اندھیری اور گندی پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں اندھیرے میں آگے دیکھنے کیلئے مڑے۔

’’روشنم کھوشنم!‘‘ ہیری بڑبڑا کر اپنی چھڑی کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور اسی وقت اندھیری سرنگ میں روشنی پھیل گئی۔’’اب چلو!‘‘اس نے رون اور لک ہارٹ سے کہا اور وہ چل پڑے۔ان کے قدم گیلے فرش پر زور زور سے چھپ چھپ کی آوازیں پیدا کر رہے تھے۔ سرنگ میں اتنا اندھیرا تھا کہ انہیں صرف کچھ ہی دور تک دکھائی دے رہا تھا۔ چھڑی کی روشنی میں گیلی دیواروں پر ان کے سائے بھیانک دکھائی دے رہے تھے۔ جب وہ محتاط قدموں سے آگے بڑھ رہے تھے تو ہیری نے دھیمے انداز میں ہدایت کی۔

’’کوئی بھی حرکت نظر آئے تو اپنی آنکھیں فوراً بند کر لینا......‘‘

لیکن سرنگ قبر کی طرح بالکل خاموش تھی۔انہوں نے اندھیری سرنگ میں جو پہلی ناگہانی آواز سنی، وہ عجیب طرح کی چرمراہٹ کی سی تھی۔ رون کسی چیز پر چڑھ گیا تھا جو بعد میں کسی چوہے کی کھوپڑی نکلی۔ ہیری نے فرش پر دیکھنے کیلئے اپنی چھڑی نیچے کی وہاں اسے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

جانوروں کی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں بکھری ہوئی دکھائی دیں۔اس نے بڑی کوشش کی کہ وہ اپنے تخیل میں یہ المناک تصویر نہ بننے دے کہ جب جینی انہیں ملے گی تو کیسی دکھائی دے رہی ہوگی؟ ہیری سب سے آگے چلنے لگا اور سرنگ میں ایک اندھیرے موڑ پر مڑ گیا۔

''ہیری! وہاں پر کچھ ہے......'' رون نے ہیری کا کندھا پکڑتے ہوئے بھرائی آواز میں کہا

وہ پتھر کی طرح کھڑے ہوکر دیکھتے رہے۔ ہیری کو سرنگ کے پار کسی بڑی اور خمدار چیز کا سایہ دکھائی دیا جو بالکل ساکت پڑا تھا۔

''شاید وہ سویا ہوگا......'' اس نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔لک ہارٹ نے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر کس کر رکھ لئے تھے۔ ہیری اس چیز کی طرف دیکھنے کیلئے پلٹا۔اس کا دل اتنی رفتار سے دھڑک رہا تھا کہ اس کے سینے میں درد ہونے لگا۔ ہیری نہایت دھیمے انداز میں اپنی آنکھیں کم سے کم کھول کر دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔اس نے اپنی چھڑی اُٹھا رکھی تھی۔ چھڑی کی روشنی ایک قوی جسامت کینچلی پر پڑی۔ فاسد سبز رنگ کی یہ مڑی ہوئی کینچلی سرنگ کے فرش پر بے ترتیب انداز میں پڑی تھی، جس سانپ کی یہ کینچلی تھی وہ کم از کم بیس فٹ لمبا ہوگا۔

''باپ رے باپ......'' رون کی نحیف سی آواز سنائی دی۔

اچانک ان کے عقب میں کوئی حرکت محسوس ہوئی۔ وہ تیزی سے پلٹے۔ دہشت کے مارے لک ہارٹ کے پاؤں جواب دے گئے تھے اور زمین بوس ہوگیا تھا۔

''اُٹھو!'' رون نے تیزی سے کہا اور اپنی چھڑی کا رُخ لک ہارٹ کی طرف کر دیا۔

اسی لمحے لک ہارٹ اچھل کر کھڑا ہوگیا اور اس نے اپنی جگہ سے رون پر جست لگا دی۔ رون غیر متوقع حرکت پر بوکھلا گیا اور اس کے ساتھ ہی زمین پر گرتا چلا گیا۔ ہیری جلدی سے آگے کی طرف کودا مگر وقت ہاتھ سے نکل گیا تھا اور دیر ہوچکی تھی۔ لک ہارٹ ہانپتے ہوئے تن کر کھڑا ہو رہا تھا۔ رون کی چھڑی اب اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ ایک بار پھر اس کے چہرے کے عضلات پھڑک اُٹھے اور دلکش و دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ موتیوں جیسے دانت دکھائی دیئے۔

''تمہارا کھیل یہاں ختم ہوتا ہے بچو! میں اس کینچلی کا کچھ حصہ سکول میں لے جاؤں گا اور سب سے کہوں گا کہ لڑکی کو بچانے میں مجھے ذرا سی دیر ہوگئی تھی اور اس کا کٹا پھٹا بدن دیکھ کر تم دونوں شدید صدمے سے دوچار ہوئے اور پھر اپنی یادداشت کھو بیٹھے...... چلو اب اپنی یادداشت کو الوداع کہہ دو...... بچو!'' لک ہارٹ سفاکانہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

اس نے رون کی ٹیپ لگی ہوئی چھڑی اپنے سر کے اوپر اُٹھائی اور چلا کر بولا۔ ''یادم گم گشتم......''

چھڑی میں کسی چھوٹے بم کی طرح دھماکہ ہوا۔ ہیری نے اپنے ہاتھ اپنے سر کے اوپر رکھ لئے اور ایک طرف دوڑ لگا دی۔ وہ

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

سانپ کی کینچلی کے لچھے دار بلوں پر پھسلتا چلا گیا۔ سرنگ کی چھت بری طرح سے لرزتی ہوئی ٹوٹ رہی تھی اور بڑے بڑے پتھر فرش پر گرتے جا رہے تھے۔ ہیری انہیں بچتا ہوا آگے طرف بھاگے جا رہا تھا۔ پتھر فرش پر دھڑا دھڑ اگر رہے تھے اور ڈھیر لگتا جا رہا تھا۔ اگلے ہی پل وہ ٹوٹی چٹان جیسی ٹھوس دیوار بنتی چلی گئی۔ ہیری تنہا کھڑا رہ گیا تھا۔ دوسری طرف کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''رون!'' ہیری ہیجانی کیفیت میں چلایا۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟ رون......''

''میں یہاں ہوں!'' چٹانی دیوار کے عقب سے رون کی آواز گونجی۔ ''میں تو ٹھیک ہوں مگر...... یہ آدمی ٹھیک نہیں ہے! اس کا جادوئی کلمہ الٹ گیا ہے اور اس کی خود کی یادداشت کھو چکی ہے...... اسے معلوم نہیں تھا کہ میری چھڑی......''

ایک ہلکی سی دھم اور زوردار 'اوؤ' کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگا جیسے رون نے لک ہارٹ کے پاؤں پر لات ماری ہو۔

''اب کیا کریں؟'' رون کی دھڑکتی ہوئی آواز گونجی۔ ''ہم پار نہیں آ سکتے، ان پتھروں کو ہٹاتے ہٹاتے تو صدیوں بیت جائیں گی۔''

ہیری نے سرنگ کی چھت کی طرف دیکھا۔ اس میں ایک بڑی دیوار ابھر آئی تھی۔ اس نے پہلے کبھی جادو سے ان چٹانوں جتنی چیز کو توڑنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ویسے بھی ایسی کوئی کوشش کرنے کیلئے یہ وقت موزوں نہیں تھا۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ پوری سرنگ ہی زمین میں دھنستی چلی جائے۔ چٹانوں کے پیچھے سے دھم اور اوؤ کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ وہ وقت ضائع کر رہا تھا۔ جینی کئی گھنٹوں سے خفیہ تہ خانے میں مقید تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ ایک ہی راستہ تھا جس سے کام بن سکتا تھا۔

''تم یہیں انتظار کرو۔'' ہیری رون سے مخاطب ہوا۔ ''تم لک ہارٹ کے پاس ہی ٹھہرو۔ میں آگے جاتا ہوں اگر میں ایک گھنٹے تک واپس نہیں آیا تو......'' ایک معنی خیز خاموشی چھا گئی۔

''ٹھیک ہے!'' رون کی آواز سنائی دی۔ ''میں چٹانوں کو ہٹانے کی کوشش کروں گا۔'' ایسا لگا کہ وہ اپنی کانپتی ہوئی آواز کو مضبوط بنانے کی بے حد کوشش کر رہا ہو۔ ''تاکہ تم...... تاکہ تم واپس لوٹ کر اس میں سے آ سکو...... اگر ہیری......''

''تھوڑی دیر بعد ملیں گے!'' ہیری نے اس کی بات کاٹ دی۔ اس کی اپنی آواز کانپ رہی تھی۔ اس نے اپنے طور پر کوشش ضرور کی تھی کہ اس کا خوف رون تک نہ تک پہنچ پائے۔

پھر وہ سانپ کی طویل کینچلی کو عبور کرتا ہوا سرنگ میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر تک تو ہیری کو پتھر کھسکنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں جو رون کی بھرپور کوشش کا ثبوت تھی۔ کچھ اور آگے بڑھنے پر اسے یہ آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔ سرنگ میں موڑ پر موڑ آتے گئے۔ ہیری کے بدن کی رگ رگ دُکھ رہی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ سرنگ ختم ہو جائے لیکن ساتھ اس سے ڈر بھی رہا تھا۔ جس سے سرنگ ختم

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہونے پر اس کی مڈبھیڑ ہونے والی تھی۔'افعی اژدہا'......اور پھر آخر کار جب وہ ایک اور موڑ پر مڑا تو اس نے اپنے سامنے ایک ٹھوس دیوار دیکھی۔اس پر دو آپس میں جڑے ہوئے سانپ کندہ تھے۔ان کی آنکھیں بے حد چمکدار موتیوں سے بنائی گئی تھیں۔ہیری چلتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔اس کا گلا بری سے خشک ہو رہا تھا۔ہیری کو یہ تخیل بنانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ یہ دونوں سانپ اصلی ہیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک موجود تھی جو کسی عام سانپ سے زیادہ خوفناک تھی۔ہیری کو یوں لگا جیسے وہ دونوں سانپ اسے خونخوار آنکھوں سے گھور رہے ہیں۔ہیری کو اگلے ہی لمحے اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے یہاں کیا کرنا ہوگا۔

''کھل جاؤ......''ہیری نے دھیمے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے سانپ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے اور دیوار کے درمیان میں پاٹ پڑتا چلا گیا۔دیوار کھل چکی تھی،اس کے دونوں پہلوؤں میں غائب ہو چکے تھے۔سر کے بال سے پاؤں کے ناخن تک کانپتا ہوا ہیری دیوار عبور کر کے اندر داخل ہوا گیا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

سترھواں باب

سلے درن کا جانشین

www.pakistanipoint.com
Waqar Azeem

ہیری ایک بے حد طویل اور نیم تاریکی والے تہ خانے کے دروازے پر کھڑا تھا، وہاں پر پتھر کے اونچے بل دار ستون تھے جن کے سروں پر سانپوں کے دیو قامت منہ تراشے گئے تھے۔ یہ ستون اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تہ خانے کی چھت کو سہارا دیئے ہوئے تھے۔ ان کے لمبے سیاہ سائے زمین پر بکھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر ستون میں ایک ایک مشعل جل رہی تھی جن کی روشنی اتنے طویل و عریض تہ خانے کیلئے ناکافی تھی۔ تہ خانے کے وسطی حصے گہرے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور تہ خانے میں ایک عجیب قسم کی اداسی بھری ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ہیری کا دل بے حد بری طرح سے دھڑکنے لگا۔ وہ اس ڈراؤنی خاموشی میں کھڑے کھڑے آہٹ سننے کا انتظار کر رہا تھا۔ کیا افعی اژدہا کسی اندھیرے کونے میں چھپا ہوا ہے؟ یا پھر کسی ستون کے پیچھے؟ اور جینی کہاں ہے؟ کئی سوال اس کے دماغ میں ابھر رہے تھے۔

اس نے پہلو میں سے چھڑی نکال کر سیدھی کی اور سانپوں والے بڑے ستونوں کے درمیان میں سے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ محتاط انداز میں بڑھنے والے اس کے ہر قدم کی چاپ تہ خانے میں خوفناک انداز میں گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ قدموں کی چاپ اندھیری دیواروں سے ٹکرا کر ستونوں سے ٹکراتی اور پھر پورے تہ خانے میں پھیل جاتی۔ اس نے اپنی آنکھوں کو اچھی طرح سکوڑ رکھا تھا اور ان کی معمولی سی جھری سے تہ خانے کا منظر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ کسی بھی غیر معمولی حرکت پر اپنی آنکھیں بند کرنے کیلئے پوری طرح مستعد دکھائی دے رہا تھا۔ پتھر کے سانپوں کی پتھریلی آنکھوں کے کھلے کٹورے اسے خونخوار انداز میں گھور رہے تھے۔ اس کا دل کئی بار دھک رہ گیا کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے پتھریلے سانپ متحرک ہو چکے ہیں۔

جب وہ آخری دو ستونوں کے پاس پہنچا تو اسے تہ خانے جتنا اونچا بت دکھائی دیا جو عقبی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا۔ دیو ہیکل چہرے کو دیکھنے کیلئے ہیری کو اپنا سر اوپر اُٹھانا پڑا۔ یہ ایک قدیمی اور بندر جیسی صورت والا چہرہ تھا۔ اس جادوگر کی لمبی پتلی

ڈاڑھی اس کے نیچے تک لہراتے ہوئے چوغے کے نچلے کنارے کو چھو رہی تھی۔ جہاں دو بڑے دیوہیکل پاؤں دکھائی دے رہے تھے جو تہ خانے کے چکنے فرش پر کھڑے تھے۔ ان دیوہیکل پیروں کے بالکل بیچوں بیچ سیاہ کپڑوں میں ملبوس ایک ننھی سی بچی منہ کے بل اوندھی پڑی تھی جس کے سرخ بال فرش پر بکھرے ہوئے تھے۔ ہیری کو اسے پہچاننے میں ذرا سی دیر نہیں لگی۔

''جینی!'' ہیری چیختا ہوا اس کی طرف بھاگا اور اس کے قریب پہنچ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ 'جینی! کاش تم زندہ ہو'......اس نے اپنی چھڑی ایک طرف رکھ دی۔ جینی کے کندھے پکڑے اور اسے پلٹ کر سیدھا کر دیا۔ جینی کا چہرہ سنگ مرمر کی طرح سفید ہو رہا تھا اور اتنا ہی یخ بستہ۔ اس کی آنکھیں بند تھیں، اس لئے یہ طے تھا کہ اسے بے جان نہیں کیا گیا تھا لیکن اب تک شاید ہو مر چکی تھی......ہیری کے ذہن میں عجیب سی کشمکش جاری تھی۔

''جینی! اُٹھو جاگو......جلدی جاگو!'' ہیری اسے بری طرح سے ہلاتے ہوئے چیخا۔ جینی کا سر ایک طرف سے دوسری طرف لڑھکنے لگا۔

''وہ نہیں جاگے گی......'' ایک اجنبی آواز تہ خانے میں گونج اُٹھی۔

ہیری اپنی جگہ کر کانپتا ہوا اچھل پڑا۔ اس نے گھٹنوں پر بیٹھے بیٹھے اپنی گردن گھمائی۔

سیاہ بالوں والا ایک قد آور لڑکا قریب والے ستون کے ساتھ ٹیک لگائے اطمینان سے کھڑا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تہ خانے میں چھائی ہوئی گہری تاریکی کے باعث اس کے نقوش بے حد دھندلے دکھائی دیئے۔ ہیری کو اپنے چشمے کے پیچھے سے دھندلے نقوش کو پہچاننے میں غلطی نہیں ہوئی۔ وہ اس چہرے کو بے حد قریب سے دیکھ چکا تھا اور اس کے ذہن میں وہ بری طرح سے نقش ہو چکا تھا۔

''ٹام......ٹام رڈل؟'' ہیری حیرانگی سے کہا۔

رڈل نے اپنا سر دھیمے سے ہلایا لیکن اس نے ہیری کے چہرے سے اپنی نظر نہیں ہٹائی۔

''وہ نہیں جاگے ہوگی! اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے متوحش انداز میں کہا۔ ''کہیں وہ......کہیں وہ مر تو نہیں گئی؟''

''وہ اب بھی زندہ ہے......'' رڈل نے آہستگی سے کہا۔ ''لیکن......بس کچھ لمحات تک!''

ہیری نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورا۔ ٹام رڈل پچاس برس پہلے ہوگورٹ میں پڑھتا تھا، لیکن دھند بھری چمکتی روشنی کے بیچ کھڑا ہوا وہ سولہ سال سے ایک دن بھی بڑا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تم بھوت ہو......؟'' ہیری نے غیر یقینی کے عالم میں پوچھا۔

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

''ایک یاد......'' رڈل نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔''ایک یادداشت جو اس ڈائری میں پچاس سال سے محفوظ ہے۔''

ٹام نے بت کے دیوہیکل پیروں کے انگوٹھوں کے پاس فرش کی طرف اشارہ کیا جہاں پر وہ چھوٹی سی ڈائری کھلی پڑی تھی جو کبھی ہیری کو مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں پانی میں ڈبکیاں کھاتے ہوئے ملی تھی۔ ایک لمحے کیلئے تو اسے دیکھ کر ہیری دم بخود رہ گیا کہ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی تھی لیکن یہ وقت ڈائری کی تحقیق کیلئے مناسب نہیں تھا۔ وہاں اور ضروری کام تھے جنہیں ہیری جلد از جلد نمٹا لینا چاہتا تھا۔اس نے تیزی سے ٹام کی طرف دیکھا۔

''تمہیں میری مدد کرنا ہوگی ٹام!'' ہیری نے جینی کا سر دوبارہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔''ہمیں اسے یہاں سے باہر لے جانا ہوگا۔ یہاں افعی اژدہا نام ایک بھیانک عفریت رہتا ہے...... میں نہیں جانتا کہ وہ اس وقت کہاں ہے لیکن وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتا ہے...... براہ کرم تم اس کام میں میری مدد کرو......''

رڈل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا۔ ہیری پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔اس نے جینی کا جسم فرش سے اُٹھا کر اپنے بازوؤں کے حلقے میں اُٹھا لیا۔ وہ اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھانے کیلئے فرش کی طرف جھک گیا...... لیکن وہاں چھڑی موجود نہیں تھی۔

''کیا تم نے میری چھڑی......؟'' ہیری کا منہ کھلا رہ گیا۔

اس نے سر اُٹھا کر رڈل کی طرف دیکھا جواب بھی اسی ستون کے سہارے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور ہیری کو عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اس کی لمبی پتلی انگلیوں میں ہیری کی چھڑی پکڑی دکھائی دے رہی تھی جو اسے گھماتے ہوئے کھیل رہی تھیں۔

''شکریہ!'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا اور اپنی چھڑی کیلئے ہاتھ بلند کر دیا۔

اسی لمحے رڈل کے چہرے پر ایک ترچھی مسکان نمودار ہوئی۔ وہ ہیری کو اپنی چمکتی آنکھوں سے گھورتا رہا اور فاتحانہ انداز سے اس کی چھڑی ہاتھوں میں گھماتا رہا۔

''سنو!'' ہیری نے بے چین ہو کر کہا کیونکہ اس کے گھٹنوں پر جینی کے ڈھیلے جسم کا وزن بری طرح سے دباؤ ڈال رہا تھا۔''ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا اگر افعی اژدہا آ گیا تو......''

''وہ اس وقت تک نہیں آئے جب تک اسے بلایا نہ جائے......'' رڈل نے اطمینان سے جواب دیا۔ ہیری نے جینی کو دوبارہ فرش پر ڈال دیا کیونکہ اب وہ اس کا بوجھ سنبھال نہیں پا رہا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے ٹام؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔'' دیکھو! مجھے میری چھڑی واپس دے دو۔ مجھے اس کی ضرورت پڑ سکتی

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہے۔‘‘

رڈل کی مسکراہٹ اور گہری ہوتی چلی گئی۔

’’تمہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی......‘‘ اس نے سر ہلا کو جواب دیا۔

ہیری اب اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

’’تم کیا کہنا چاہتے ہو؟‘‘ ہیری نے سختی سے پوچھا۔

’’ہیری پوٹر! میں کافی دیر سے اس گھڑی کا انتظار کر رہا تھا۔ تمہیں دیکھنے کیلئے، تم سے باتیں کرنے کیلئے......موقع کی تلاش میں تھا۔‘‘

’’دیکھو!‘‘ ہیری نے اپنی برداشت کھوتے ہوئے کہا۔ ’’مجھے نہیں لگتا کہ تم وقت کی نزاکت کو سمجھ رہے ہو۔ ہم اس وقت خفیہ تہ خانے میں موجود ہیں اور یہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے، یہ کام ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں......‘‘

’’لیکن یہ باتیں ہم ابھی کریں گے!‘‘ رڈل ڈھٹائی سے بولا۔ اس کے چہرے پر اب بھی ایک چوڑی مسکان پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہیری کی چھڑی اپنی جیب میں ڈال لی۔

ہیری نے اس کی طرف متعجب نگاہوں سے دیکھا یہاں کوئی بہت عجیب چیز ہو رہی تھی۔

’’جینی کا یہ حال کیسے ہوا؟‘‘ ہیری نے دھیمی آواز میں سوال کیا۔

’’آہ! یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔‘‘ رڈل نے خوش ہوئے جواب دیا۔ ’’یہ ایک طویل کہانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جینی ویزلی کا یہ حال دراصل اس لئے ہوا کہ اس نے ایک نادیدہ اجنبی کے سامنے دل کا حال کھول ڈالا تھا اور اسے اپنے تمام راز بتا دیئے تھے۔‘‘

’’تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے؟‘‘ ہیری نے ناسمجھی کے عالم میں پوچھا۔

’’ڈائری!‘‘ رڈل مسکرا کر بولا۔ ’’میری ڈائری! جینی کئی مہینوں سے میری ڈائری میں لکھ رہی تھی، مجھے اپنی چھوٹی چھوٹی پریشانیوں اور دکھڑوں سے آگاہ کر رہی تھی۔ کس طرح اس کے بھائی اس کے بارے میں فکرمند تھے، کس طرح وہ پرانے لباس اور کتابوں کے ساتھ سکول آئی، کس طرح......‘‘ رڈل کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔ ’’کس طرح اسے محسوس ہوتا تھا کہ مشہور، ہونہار اور عظیم شخصیت کا مالک ہیری پوٹر اسے کبھی پسند کرے گا؟‘‘

جتنی دیر تک رڈل گفتگو کرتا رہا اس کی نظریں ہیری پر جمی رہیں، وہ ایک لمحے کیلئے ہیری سے غافل نہیں ہو پائی تھیں۔ رڈل نے اپنی بات جاری رکھی۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

''میرے لئے گیارہ سال کی ایک احمق اور بے وقوف لڑکی پریشانیوں کو سننا کتنا بوریت بھرا کام تھا۔لیکن میں نے تحمل اور مستقل مزاجی کا دامن نہیں چھوڑا اور اسے لگاتار جواب دیتا رہا۔میں نے اپنی عظمت و بڑائی کا ثبوت فراہم کیا۔جینی کو مجھ سے گہرا لگاؤ ہوتا چلا گیا۔جینی جتنی اچھی طرح تم نے مجھے سمجھا ہے، اتنی اچھی طرح سے کسی نے تمہیں نہیں سمجھا، میں بہت خوش ہوں کہ مجھے بات کرنے کیلئے یہ ڈائری مل گئی...... یہ ایک دوست کی طرح ہے، جسے میں اپنی جیب میں لے کر گھوم سکتی ہوں......''

رڈل ایک تیکھی، سردمہرانہ ہنسی ہنسا جو اس کے چہرے پر بالکل نہیں سج رہی تھی۔اس سے ہیری کی گردن کے عقبی بال کھڑے ہوتے چلے گئے۔

''اگر میں اپنے بارے میں کہوں تو ہیری، میں ہمیشہ ان لوگوں کا دل جیتنے میں کامیاب رہا ہوں، جن کی مجھے ضرورت تھی۔اسی لئے جینی نے میرے سامنے اپنی روح کھول کر رکھ دی تھی اور اس کی روح ٹھیک ویسی ہی تھی جس کی مجھے ضرورت تھی۔ مجھے اس کے سب سے گہرے خوف اور سب سے اندھیرے رازوں کی غذا سے تقویت ملتی رہی۔میں طاقت ور بنتا گیا، چھوٹی جینی سے بہت زیادہ طاقت ور...... اتنا طاقت ور کہ میں جینی کو اپنے کچھ اسراروں کی خوراک دینے لگا۔اس کی روح میں اپنی تھوڑی سی روح پھونکنے لگا......''

''صاف صاف کہو! آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟'' ہیری نے کڑوے لہجے میں کہا۔

''کیا تم اب تک نہیں سمجھ پائے ہیری پوٹر؟'' رڈل دھیمے انداز میں بولا۔''جینی ویزلی نے ہی خفیہ تہ خانہ کھولا تھا۔اسی نے سکول کے مرغوں کو ہلاک کر ڈالا تھا اور دیواروں پر تنبیہ بھرے پیغامات اسی نے لکھے تھے۔اسی نے چار بدذاتوں اور فلیچ کی بلی پر 'سلے درن' کا اژدہا چھوڑا تھا۔''

''نہیں......'' ہیری نے غیر یقینی کے عالم میں سر جھٹکا۔

''ہاں!'' رڈل نے اطمینان سے کہا۔''ظاہر ہے پہلے تو جینی یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کر رہی تھی۔ یہ بہت مزے دار قسم کا کھیل تھا۔کاش تم ڈائری میں اس کی لکھی باتیں پڑھ پاتے...... وہ اس میں بہت دلچسپی لینے لگی تھیں......'' اس نے انہیں سناتے ہوئے ہیری کا دہشت سے بھرا چہرہ دیکھا۔''پیارے ٹام! میں محسوس کرتی ہوں کہ میری یادداشت جا رہی ہے، میرے کپڑوں پر مرغ کے پنکھ لگے ہوئے ہیں اور میں نہیں جانتی کہ وہ وہاں کیسے آئے؟ پیارے ٹام! میں یاد نہیں کر پا رہی ہوں کہ ہیلوئین کی رات کو میں نے کیا کیا؟ لیکن ایک بلی پر حملہ ہوا تھا اور میرے کپڑوں کے اگلے حصے پر رنگ لگا ہوا تھا۔پیارے ٹام! پرسی مجھ سے کہتا رہتا ہے کہ میں زرد دکھائی دیتی ہوں اور کافی بدل گئی ہوں، میں محسوس کرتی ہوں کہ اسے مجھ پر شک ہو گیا ہے!...... آج ایک اور حملہ ہوا اور میں نہیں جانتی کہ اس وقت

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

میں کہاں تھی؟ ٹام! میں کیا کروں؟ میرا خیال ہے کہ میں پاگل ہو رہی ہوں...... ٹام! میرا خیال ہے کہ میں ہی سب پر حملہ کر رہی ہوں......''

ہیری کی مٹھیاں بھینچ گئیں اس کے ناخن اس کی ہتھیلیوں میں گہرائی تک دھنس گئے۔

''نادان!'' رڈل طنزیہ ہنسی کے ساتھ بولا۔ ''بے وقوف جینی کو اپنی ڈائری پر شک کرنے میں کافی وقت لگا۔لیکن آخر کار اسے شک ہو ہی گیا اور اس نے اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی اور یہاں پر تم سامنے آ گئے ہیری! یہ ڈائری تمہیں مل گئی اور میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی تھی؟ اسے جتنے سارے لوگ اُٹھا سکتے تھے ان میں سے تم ہی تو تھے جس سے ملنے کیلئے میں سب سے زیادہ بے چین تھا......''

''تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟'' ہیری نے پوچھا۔اب اس کی شریانوں میں غصے کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور اسے اپنے لہجے پر قابو رکھنے میں کافی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔

''دیکھو ہیری! جینی نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔تمہاری پوری دلچسپ کہانی!'' رڈل کی نظریں ہیری کے ماتھے پر برق کے نشان پر آ کر ٹھہر گئیں۔اس کے چہرے پر ہوس کے طلب گہری ہوتی چلی گئی۔''میں جانتا تھا کہ مجھے تمہارے بارے میں زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں گی، اگر ممکن ہوا تو تم سے بات کرنا اور ملنا بھی ہوگا۔اسی لئے میں نے صرف تمہارا یقین حاصل کرنے کیلئے تمہیں اس احمقوں کے سردار ہیگرڈ کو پکڑوانے والی اپنی مشہور یادداشت کو دکھانے کا فیصلہ کیا۔''

''ہیگرڈ میرا دوست ہے!'' ہیری نے تنک کر کہا۔اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔''اور تم نے اسے پھنسایا...... ہے نا! میرا اندازہ تھا کہ تم سے غلطی ہوئی لیکن......''

رڈل ایک بار پھر زور سے ہنسا۔

''ہیری! ایک طرف میری بات کا وزن تھا اور دوسری طرف ہیگرڈ کی بات تھی! کیا تم اس بات کا تصور کر سکتے ہو کہ یہ پورا معاملہ بوڑھے ہیڈ ماسٹر آرمانڈو ڈیپ پٹ کو کیسا دکھائی دیا ہوگا؟ ایک طرف تو ٹام رڈل تھا غریب لیکن تیز طبع، ہونہار اور یتیم مگر بے حد بہادر، سکول کا مانیٹر، ایک مثالی طالب علم...... دوسری طرف تھا دیوؤں کی نسل سے تعلق رکھنے والا اور فاش غلطیوں کا پتلا ہیگرڈ! جو ہر دوسرے ہفتے میں کسی نہ کسی مصیبت میں پھنس جاتا تھا، وہ اپنے پلنگ کے نیچے بھیڑیائی انسانوں کے بچے پالنے کی کوشش کرتا تھا، چوری چھپے مافوق الفطرت دیوؤں کے ساتھ کشتی کرنے کیلئے اکثر اندھیرے جنگل میں نکل جایا کرتا تھا لیکن میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جتنی اچھی طرح سے یہ منصوبہ کامیاب ہو پایا اس پر خود بھی حیران رہ گیا تھا۔میں سوچتا رہا کہ کسی کو تو یہ احساس ہو ہی جائے گا کہ ہیگرڈ سلے درن کا

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

جانشین، نہیں ہوسکتا! خفیہ تہ خانے کے بارے میں سب کچھ پتہ لگانے میں اوراس کا داخلی راستہ تلاش کرنے میں مجھے پورے پانچ سال لگے تھے......جبکہ احمق ہیگرڈ میں اتنی عقل یا طاقت کبھی پیدا ہو ہی نہیں سکتی تھی!'' رڈل لمحہ بھر کیلئے رُکا۔

''صرف تبدیلی ہیئت کے استاد ڈمبل ڈور ہی تھے جو ہیگرڈ کو بے گناہ تسلیم کرتے تھے۔انہوں نے ڈیپ پٹ کو رضامند کرلیا کہ ہیگرڈ کو ہوگورٹ سے باہر نکال دیا جائے اور اسے اندھیرے جنگل کے محافظ بننے کی تعلیم دی جائے۔ہاں! میں سوچتا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے شاید اندازہ لگا لیا تھا، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور مجھے کبھی اتنا پسند نہیں کرتے تھے جتنا باقی اساتذہ مجھے پسند کرتے تھے......''

''میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے تمہاری اصلیت جان لی تھی۔'' ہیری نے تیکھے انداز میں کہا۔وہ بری طرح سے اپنے دانت پیس رہا تھا۔

''چلو یوں ہی سہی!'' رڈل نے لاپرواہی سے کہا۔''ہیگرڈ کو سکول سے نکالنے کے بعد انہوں نے مجھ پر گہری نگاہ رکھنا شروع کردی تھی۔میں جانتا تھا کہ جب تک میں سکول میں رہوں گا تب تک تہ خانے کو دوبارہ کھولنا محفوظ نہیں ہوگا......لیکن میں سالوں پر محیط لمبے وقفے کو برباد نہیں کرنا چاہتا تھا جو میں نے اس کی تلاش میں لگائے تھے۔اس لئے میں نے اپنے پیچھے ایک ڈائری چھوڑنے کا فیصلہ کیا جو اپنے صفحات میں میری سولہ سال کی عمر کی یادداشتوں کو محفوظ رکھتی تاکہ اگر قسمت نے کبھی میرا ساتھ دیا تو کسی دن میں کسی دوسرے کو اپنے پیچھے راہ دکھا سکوں اور سلزر سلے درن کے عظیم کام کو پورا کرسکوں۔''

''مگر تم اس کام میں پھر بھی کامیاب نہیں ہو پائے!'' ہیری نے استہزائیہ انداز میں کہا۔''اس بار کوئی بھی نہیں مرا، حتیٰ کہ بلی بھی نہیں مر پائی، کچھ ہی گھنٹوں میں نربط نرسنگوں کی جادوئی دوا تیار ہو جائے گی اور تمام بے جان لوگ ایک بار پھر سے چلتی پھرتی زندگی میں داخل ہو جائیں گے۔''

''کیا میں تمہیں پہلے ہی اس بات سے آگاہ نہیں کر چکا ہوں!'' رڈل نے دھیمے انداز میں کہا۔''بدذاتوں کی ہلاکت میں مجھے کوئی خاص دلچسپی باقی نہیں رہی ہے، گذشتہ کچھ مہینوں سے میرے نشانے پر ایک نیا شکار رہا ہے اور جانتے ہو کہ وہ کون ہے؟......'تم' ہو۔''

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''ذرا اس بات کا تصور کرو کہ جب اگلی بار میری ڈائری کھلی تو اس میں تم نہیں تھے تو مجھے اس بات پر کتنا غصہ آیا ہوگا بلکہ یہ کوئی اور نہیں جینی ویزلی ہی تھی۔اس نے تمہارے پاس ڈائری دیکھی اور وہ دہشت زدہ ہوگئی۔اسے خیال آیا کہ اگر تمہیں یہ پتہ چل گیا کہ یہ ڈائری کیسے کام کرتی ہے اور اگر میں نے اس کے تمام راز تمہیں بتا دیئے تو کیا ہوگا؟ اس سے بھی بری بات یہ کہ اگر میں نے تمہیں یہ بتا

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

دیا کہ مرغوں کو کون ہلاک کر رہا ہے تو کیا ہوگا؟ اسی لئے اس احمق لڑکی نے تمہارے کمرے کے خالی ہونے کا انتظار کیا اور ڈائری چوری کر لی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ تم سلے درن کے جانشین کو تلاش کرنے کی کوشش ضرور کر رہے ہو گے۔ جینی نے مجھے جو کچھ تمہارے بارے میں بتایا تھا اس سے میں جان چکا تھا کہ تم اس راز کو سلجھانے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہو۔ خصوصاً اس وقت جب تمہارے کسی اچھے دوست پر حملہ کیا جائے اور جینی نے مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ پورے سکول میں تہلکہ مچا ہوا تھا کیونکہ تم مار باسی زبان بول سکتے ہو...... اس لئے میں نے جینی سے دیوار پر اس کے اپنے اغوا کا پیغام لکھوایا اور اسے یہاں نیچے لا کر اسے یہیں انتظار کرنے کیلئے مجبور کیا۔ اس نے احتجاج کیا، وہ روئی، چیخی، چلائی۔ اس نے مجھے بے حد بوریت پہنچائی مگر اب اس میں زیادہ جان نہیں بچی ہے۔ اس نے ڈائری میں یعنی مجھ میں بہت زیادہ جان ڈال دی ہے۔ اتنی زیادہ کہ اب میں آخر کار اس کے صفحات سے باہر نکل آیا ہوں جب سے وہ یہاں آئی ہے تب سے میں تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں جانتا تھا کہ تم ضرور آؤ گے ہیری پوٹر! مجھے تم سے کچھ سوالات پوچھنے ہیں!''

''کیسے سوالات؟'' ہیری نے تھوک اُڑاتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ اس کی مٹھیاں ابھی تک بھنچی ہوئی تھیں اور آنکھوں سے شعلے برستے معلوم ہو رہے تھے۔

''ٹھیک ہے!'' رڈل نے خوش ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ چمڑی جیسی کھال والے ایک بچے نے، جس کے پاس کوئی غیر معمولی قابلیت موجود نہیں تھی، اپنے وقت کے دُنیا کے ایک طاقتور اور عظیم جادوگر کو شکست سے دوچار کر ڈالا جو صرف تمہیں یہ چھوٹا سا لعنتی نشان دے کر خود اپنی تمام تر طاقتوں کے فنا ہو گیا؟ کیسے لارڈ والڈی موٹ کی قوتیں تباہی سے دوچار ہوئیں؟''

رڈل کی آنکھوں میں ہوس کی چنگاریاں بڑھ کر شعلوں کی سرخی میں بدل گئی تھیں۔

''تمہیں اس بات سے کیا لینا دینا...... کہ میں کیسے بچ پایا؟'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔ ''والڈی موٹ تو تمہارے وقت کے بہت بعد میں وجود میں آیا تھا......''

''ہیری پوٹر! 'والڈی موٹ' میرا ماضی، میرا حال اور میرا مستقبل ہے......'' رڈل نے آہستگی سے جواب دیا اور اپنی جیب میں سے ہیری کی جادوئی چھڑی دوبارہ نکال لی۔ اس نے چھڑی ہوا میں گھمائی تو وہاں تین چمکتے ہوئے لفظ لکھے ہوئے دکھائی دیئے۔

'ٹام مارولو رڈل'

اس نے ایک بار پھر چھڑی گھمائی تو اس کے نام کے حروف اپنی جگہ بدلنے لگے۔

'میں لارڈ والڈی موٹ ہوں!'

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ایک نئی تحریر اس کے نام کے حروف سے وجود میں آ چکی تھی۔

’’تم جان چکے ہو!‘‘ رڈل دھیمے انداز میں مسکرایا۔’’اس نام کا استعمال میں ہوگورٹ میں پہلے سے ہی کر رہا تھا۔ظاہر ہے صرف اپنے سب سے قریبی ساتھیوں کے درمیان ہی! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ہمیشہ کیلئے اپنے گندے ماگل باپ کے نام کا استعمال کرتا؟ میں،جس کے بدن میں اپنی ماں کے خاندان کی طرح سے خود سلزر سلے درن کا خون بہہ رہا تھا؟ میں ایک برے،ادنیٰ اور بدبودار ماگل کا نام کیونکر رکھتا؟ جس نے مجھے پیدا ہونے سے پہلے ہی چھوڑ دیا تھا صرف اس لئے کہ اسے یہ پتہ چل گیا تھا اس کی بیوی ایک جادوگرنی تھی؟ نہیں ہیری پوٹر! میں نے خود کے کیلئے ایک نیا نام ایجاد کیا۔ میں جانتا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب میں دُنیا کا سب سے طاقتور اور عظیم جادوگر بن جاؤں گا۔اس لئے میرا نام ایسا ہی ہونا چاہئے کہ جادوگر میرا نام لینے بھی ڈریں۔‘‘

ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیری کے دماغ نے بالکل کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ خود کو کسی بند گلی میں پھنسا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ وہ متعجب نظروں سے ٹام رڈل کو دیکھ رہا تھا......اس یتیم لڑکے کو جو بڑا ہو کر اس کے والدین اور بہت سارے دوسرے لوگوں کی ہلاکت کا باعث بن گیا تھا......آخر کار اس نے اپنی ساری قوت مجتمع کرتے ہوئے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

’’تم نہیں ہو سکتے!‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔اس کی آواز میں گہری نفرت چھپی تھی۔

’’میں کیوں نہیں ہو سکتا؟‘‘ رڈل نے پلٹ کر پوچھا۔

’’تم دُنیا کے سب سے باکمال جادوگر نہیں ہو۔‘‘ ہیری نے جلدی سے سانس بھرتے ہوئے کہا۔’’تمہیں صدمہ پہنچانے کیلئے معذرت خواہ ہو مگر یہ سچ ہے کہ دُنیا کے سب سے طاقتور اور باکمال جادوگر صرف ’ایلبس ڈمبل ڈور‘ ہیں۔ سب یہی کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب تم طاقتور تھے تب بھی ہوگورٹ پر قبضہ کرنے کی تمہاری جرأت نہیں ہوئی تھی۔ جب تم سکول میں تھے تبھی ڈمبل ڈور نے تمہاری اصلیت بھانپ لی تھی اور تمہیں ان سے اب بھی ڈر لگتا ہے، چاہے تم آج کل جہاں بھی چھپے ہوئے ہو۔‘‘

رڈل کے چہرے کی مسکان یکدم غائب ہوگئی اور غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔اس نے ہیری کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے پھنکارتے ہوئے دیکھا۔

’’ڈمبل ڈور کو قلعے سے بھگانے کیلئے صرف میری یادداشت ہی کافی ہے۔‘‘

’’وہ اتنی دور نہیں گئے ہیں جتنا کہ تم تصور کئے بیٹھے ہو!‘‘ ہیری نے پلٹ کر کہا۔ وہ اب بلاخوف بول رہا تھا۔ وہ رڈل کو ڈرانا چاہتا تھا۔ وہ اپنی کہی باتوں کو سچ ماننا چاہتا تھا۔ بھلے ہی اسے ان پر یقین نہ ہو۔ رڈل نے اس کی طرف گہری نگاہ ڈالی اور اپنا منہ کھولا پھر اچانک وہ رُک گیا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

کہیں سے موسیقی کی سریلی آواز گونجتی ہوئی سنائی دی رہی تھی۔ رڈل پلٹ کر خالی تہ خانے کے اندھیرے کو گھورنے لگا۔ سریلی آواز اب تیز ہوتی جا رہی تھی۔ یہ بے حد ڈراونی، چمچوں کی جھنجھناہٹ جیسی اور غیر ارضی آواز تھی۔ اسے سن کر ہیری کو اپنے سر کے بال کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اسے ایسا لگا جیسے اس کا دل اپنے حجم سے دوگنا بڑا ہو چکا تھا۔ پھر کچھ ہی پلوں میں یہ سریلی آواز اتنی تیز ہوگئی کہ ہیری کی پسلیوں کے اندر کپکپی طاری ہونے لگی۔ اسی وقت سب سے قریبی ستون کے بالائی سانپ کے منہ میں سے شعلے بھڑک اُٹھے۔

ہنس کی طرح کا ایک ارغوانی سرخ پرندہ چھت کی طرف چونچ اُٹھائے اپنی عجیب سی آواز میں کوئی سریلا گیت گا رہا تھا۔ اس کے چمکتے ہوئے سنہری پنکھ بے حد دلکش دکھائی دے رہے تھے۔ وہ مور کے پنکھ جتنے لمبے اور چوڑے تھے۔ اس کے خوبصورت چمکدار سنہری پنجوں میں ایک گندی، میلی اور پھٹی پرانی پوٹلی موجود تھی۔ ایک پل کے بعد پرندہ سیدھا ہیری کی طرف اُڑ کر آیا جس پھٹی پرانی پوٹلی کو وہ اپنے پنجوں میں پکڑے تھا، اس نے اسے ہیری کے گود میں گرا دیا اور پھر وہ زوردار جھٹکے سے اس کے کندھوں پر بیٹھ گیا۔ جب اس نے اپنے بڑے پنکھ سکیڑ لئے تو ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ اسے ایک لمبی دبلی سنہری چونچ اور منکوں جیسی سیاہ آنکھیں دکھائی دیں۔ پرندے نے اب گانا بند کر دیا تھا۔ اس کے جسم گرم ہو رہا تھا اور وہ ہیری کے رخسار سے چپکا بیٹھا رہا۔ وہ اب رڈل کو لگاتار گھور رہا تھا۔

"یہ تو سیمرغ ہے......" رڈل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"فاکس!" ہیری نے سانس کھینچی اور اسے محسوس ہوا کہ پرندہ کے سنہرے پنجے اس کے کندھے کو ہلکے سے دبائے ہوئے تھے۔

"اور وہ......؟" رڈل نے پوچھا جب اس کی آنکھیں اس پھٹی پرانی پوٹلی پر تھیں۔ "وہ تو سکول کی پرانی بولتی ٹوپی ہے......"

وہ سچ مچ بولتی ٹوپی ہی تھی، پھٹی پرانی اور پیوند لگی ٹوپی، ہیری کے پیروں کے پاس پڑی تھی۔

رڈل دوبارہ ہنسا۔ وہ زور سے ہنسا۔ اندھیرے تہ خانے میں اس کی آواز اتنی تیزی سے گونجنے لگی جیسے دس رڈل ایک ساتھ ہنس پڑے ہوں۔

"تو ڈمبل ڈور نے اپنے محافظ کیلئے یہ بھیجا ہے۔ ایک گانے والا سیمرغ اور ایک پرانی ٹوپی۔ کیا ان سے تمہاری ہمت بڑھ گئی ہیری پوٹر؟ کیا اب تم خود کو محفوظ محسوس کر رہے ہو؟"

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ فاکس یا بولتی ٹوپی سے اسے کیا فائدہ ہوسکتا ہے لیکن اب وہ خود کو تنہا محسوس نہیں کر رہا تھا۔ اس کی بڑھتی ہوئی ہمت کے ساتھ ساتھ رڈل کی کھوکھلی ہنسی دم توڑتی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے اس کے خاموش

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہونے کا انتظار کیا۔

''اب کام کی بات کریں ہیری؟'' رڈل بولا۔ اس کے چہرے پر اب بھی چوڑی مسکان دکھائی دی۔ ''تمہارے ماضی میں اور میرے مستقبل میں...... ہم دو بار مل چکے ہیں اور دونوں ہی بار میں تمہیں نہیں مار پایا۔ تم بچ کیسے گئے؟ مجھے سب کچھ بتاؤ! تم جتنی زیادہ دیر تک بولو گے...... اتنی ہی زیادہ دیر تک زندہ رہ پاؤ گے۔''

ہیری تیزی سے سوچ رہا تھا اور اپنے ہتھیاروں کو تول رہا تھا۔ رڈل کے پاس چھڑی تھی، ہیری کے پاس فاکس اور بولتی ٹوپی تھی، جن سے لڑائی میں کوئی خاص مدد نہیں مل سکتی تھی۔ حالات کا تقاضا اس کے حق میں برا ہی لگ رہا تھا۔ لیکن جتنی دیر تک رڈل وہاں کھڑا رہے گا جینی کے بدن میں زندگی کے آثار اتنے ہی معدوم ہوتے جائیں گے...... اسی دوران ہیری نے اچانک دیکھا کہ وقت بیتنے کے ساتھ ساتھ رڈل کا دھندلا ہیولہ اب بھرپور بدن میں بدلتا جا رہا تھا۔ یہ زیادہ خطرناک تھا کہ رڈل ڈائری میں نکل کر دوبارہ انسانی جسم اختیار کر لیتا۔ اس لئے ہیری نے سوچا کہ اس کے اور رڈل کے درمیان لڑائی ہونا ہی ہے تو جتنی جلدی شروع ہو جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

''کوئی نہیں جانتا کہ جب تم نے مجھ پر حملہ کیا تو تمہاری قوتیں کیوں تباہ ہو گئیں۔'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''مجھے خود یہ معلوم نہیں مگر میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ تم مجھے کیوں نہیں مار پائے؟ کیونکہ میری ماں نے مجھے بچانے کیلئے اپنی جان دے دی تھی۔ میری عام سی ادنی ماگل ماں نے۔'' ہیری نے دبے ہوئے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔ ''اس کہ وجہ سے تم مجھے نہیں مار پائے اور جب میں نے تمہیں گذشتہ سال دیکھا تو مجھے تمہارا اصلی روپ دکھائی دیا۔ تم ایک کھنڈر تھے، مشکل سے زندہ تھے، تمہاری ساری قوتوں کے باوجود تم اس حال میں پہنچ چکے ہو کہ تم خود کو بچانے کیلئے چھپے ہوئے ہو۔ اس لئے کہ تم نہایت بدصورت، گندے اور غلیظ دکھائی دیتے ہو......''

رڈل کا چہرہ اینٹھنے لگا لیکن اس نے مجبوراً اپنے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ سجالی۔

''تو تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان قربان کر دی۔ ہاں! یہ ایک نہایت قدیم طاقتور جادو ہے جو جادوئی کلمات کے توڑ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، اسے 'الٹ پون' بھی کہتے ہیں۔ میں اب سمجھ سکتا ہوں...... آخر کار تم میں کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔ دیکھو! میں حیران ہو رہا تھا کیونکہ ہم دونوں میں عجیب سی باتیں مشترک ہیں ہیری پوٹر! اسے شاید تم نے بھی محسوس کیا ہوگا، ہم دونوں نصف خون والے جادوگر ہیں، ہمارے والدین میں کوئی ایک ماگل تھا، ہم دونوں یتیم ہیں، جنہیں ماگلوؤں نے پالا، اور شاید عظیم سلزر سلے درن کے بعد ہوگورٹ میں آنے والے اکلوتے مارباسی زبان جاننے والے ہیں، ہم دونوں کچھ حد تک ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں...... لیکن جو بھی ہو یہ صرف ایک اتفاق ہی تھا جس نے تمہیں میرے ہاتھوں سے بچا لیا۔ میں یہی جاننا چاہتا تھا۔''

Waqar Azeem
www.pakistanpoint.com

ہیری کھنچے ہوئے اعضاء کے ساتھ کھڑا رہا اور رڈل کے چھڑی اُٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔لیکن رڈل کے چہرے پر غائب ہو جانے والی مسکان دوبارہ نمودار ہوتی چلی گئی۔

''ہیری! میں اب تمہیں ایک چھوٹا سا سبق سکھانے والا ہوں۔ میں 'سلزسلے درن' کا جانشین، لارڈ والڈی موٹ کی شہرہ آفاق طاقتوں کا مقابلہ مشہور ہیری پوٹر سے کروانے والا ہوں جس کے پاس وہ بیش قیمت ہتھیار ہیں جنہیں مدد کیلئے ڈمبل ڈور نے بھجوایا ہے۔''

اس نے فاکس اور بولتی ٹوپی کی طرف نہایت دلچسپی سے دیکھا اور پھر دور چلا گیا۔ ہیری کے پیر ڈر کے مارے سن ہو چکے تھے۔ اس نے دیکھا کہ رڈل اونچے ستون کے درمیان میں جا کر رُک گیا اور سلزسلے درن کے پتھریلے بت کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھنے لگا۔ جو اس کے اوپر آدھا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ رڈل نے اپنا منہ کھولا اور بڑبڑایا۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔

''مجھ سے بات کرو افعی اژدہے! ہوگورٹ کے چاروں بانیوں میں سب سے طاقتور!''

ہیری بت کی طرف دیکھنے کیلئے گھوما۔ اسی لمحے فاکس اپنے پروں کو پھیلانے کیلئے پھڑ پھڑایا۔ سلزسلے درن کا پتھریلا دیوہیکل چہرہ بری طرح سے لرز رہا تھا۔ دہشت بھری نظروں سے ہیری نے بت کو اپنا منہ کھولتے ہوئے دیکھا۔ وہ عجیب سے انداز سے چوڑا ہوتا جا رہا تھا۔ اب اس کے منہ میں ایک بڑا سیاہ تاریک غار دکھائی دینے لگا۔ اس غار میں کوئی چیز ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ کوئی چیز غار کی گہرائیوں سے پھسلتی ہوئی باہر آ رہی تھی۔ ہیری پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ پیچھے ہٹتے ہٹتے اندھیرے تہ خانے کی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں۔ اسے اپنے گالوں پر فاکس کے پنکھ ٹکراتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اگلے لمحے فاکس اُڑتا ہوا محسوس ہوا۔ ہیری چیخنا چاہتا تھا۔ 'مجھے چھوڑ کر مت جاؤ!' مگر دیوہیکل سانپوں کے بے تاج بادشاہ افعی اژدہے کے سامنے ایک چھوٹا سا سیمرغ کر بھی کیا سکتا تھا؟

تہ خانے کے پتھریلے فرش پر کوئی بڑی چیز گری۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ فرش تھرتھرا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ اسے محسوس کر سکتا تھا۔ ایک طرح سے اپنے تخیل میں وہ سلزسلے درن کے منہ سے نکلنے والے دیوہیکل اژدہے کو پھن پھیلائے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔

''اسے مار ڈالو!'' رڈل کی تیز پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

افعی اژدہا ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری کو اس کا بھاری جسم فرش پر لہرا کر پھسلنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اب بھی اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کر رکھی تھیں اور وہ تہ خانے میں اندھوں کی طرح ہاتھ پھیلائے ٹٹول ٹٹول کر راستہ تلاش کر رہا تھا۔

وہ ادھرادھرلہراکرچل رہا تھااوراس نے افعی اژدہے کے رینگنے کی آواز سنائی دینے والی سمت کے الٹی طرف منہ کرر کھا تھا۔ ہیری کی حرکت دیکھ کرر ڈل قہقہے لگا تاہواسنائی دے رہا تھا۔

اچانک ہیری فرش پرگرگیا۔ وہ کسی پتھر کی ٹھوکرکھا کر بری طرح لڑھکنی کھا کر چاروں شانے چت ہوگیا۔اس کے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہواجوشاید ہونٹ پھٹ جانے کے باعث نکل رہا تھا۔اژدہااس سے چندفٹ کی دوری پرپھن پھیلائے کھڑا تھا۔اسی لمحے ہیری کواس کے قریب آنے کی آواز سنائی دی۔ٹھیک اسی لمحے ہیری کواپنے سر کے اوپر تیز دھماکہ خیز چنگاریاں پھوٹنے کی آواز سنائی دی۔کسی بھاری بھرکم چیز نے ہیری کوا تنا کس کر مارا کہ وہ دیوار سے جاٹکرایااوردھپ سے فرش پرگرگیا۔وہ اب اپنے بدن میں اژدہے کے زہریلے دانت گڑے جانے کا منتظر تھا۔اسی لمحے اسے اژدہے کی بے تحاشا پھنکاروں کی آوازیں سنائی دیں۔کوئی چیز ستون سے لگا تارٹکرارہی تھی۔اب اس سے صبر نہ ہو پایااوراس نے اپنی آنکھ اتنی کھولیں کہ تہ خانے کا منظر دیکھ سکے،آخرکیا ہورہا تھا؟ چمکیلا، فاسد سبز، بلوط کے تنے کی طرح موٹا دیوہیکل اژدہااب ہوامیں پھن پھیلائے ہوئے کھڑا تھااوراس کا بڑااور بھاری بھرکم سرستونوں کے درمیان میں شرابیوں کی مانند بری طرح لہرارہا تھا۔ ہیری اسے دیکھ کراپنی جگہ پر کانپ کررہ گیا۔اگراژدہااچانک منہ موڑ کرنیچے متوجہ ہوجائے تو وہ اپنی آنکھیں بند کرنے کیلئے تیارتھا۔اسی وقت اسے محسوس ہواکہ اژدہے کادھیان کسی چیز نے بھٹکایاہواتھا۔وہ ہیری کے بجائے اس سے نبردآزما تھا۔ ہیری کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی کہ وہ فاکس تھاجوافعی اژدہے کے بالکل اوپر تہ خانے کے چھت کے ساتھ ساتھ ہوامیں اُڑ رہا تھا۔افعی اژدہااپنے تلوار جیسے لمبےاورنوکیلے دانتوں سے اس پر غصے سے حملہ کرنے کی کوشش کررہا تھا۔فاکس نے غوطہ کھایا،اس کی لمبی سنہری چونچ نظروں سے اوجھل ہوگئی اوراچانک فرش سیاہ سیال سے نہا گیا۔عجیب لپلپااور بدبودار گاڑھا سیال فرش پرتیزی سے پھیلتا جارہا تھا۔اسی وقت اژدہے نے اپنی دم والاحصہ اُٹھا کرزورسے فرش پردے مارا۔پوراتہ خانہ لرزاُٹھا۔اژدہے کی بھاری بھرکم دم صرف دوفٹ کے فاصلے پرزمین سے ٹکرائی تھی۔ ہیری اس کی زد میں آتے آتے بچا۔اس سے پہلے ہیری سنبھلتااور اپنی آنکھیں بند کر پاتا،اژدہابرق کی تیزی سے پلٹا۔ ہیری کی نظریں سیدھی اس کے چہرے سے جاٹکرائیں۔اس نے دیکھا کہ افعی اژدہے کی چمکدارپیلی آنکھوں کی جگہ اب دوگڑھے دکھائی دے رہے اوراس میں سے سیاہ رنگ کا سیال تیزی سے بہہ رہا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ فاکس کی نوکیلی لمبی چونچ نے اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالی تھیں۔ڈمبل ڈور کا بھیجا ہوایہ ہتھیار بڑا کارآمد نکلا تھا جس کے بارے میں ہیری صحیح طرح سے سمجھ نہیں پایا تھا۔اب اژدہااندھادھندانداز میں فرش پر پٹخنیاں کھارہا تھااوراس کی آنکھوں سے نکلنے والا سیاہ رنگ کا سیال جو کہ اس کا خون تھا،نہروں کی مانند بہہ رہا تھا۔اژدہادرد سے بری طرح کراہ رہا تھا۔

’’نہیں!‘‘ ہیری کورڈل کی تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔’’پرندے کوچھوڑ دو...... پرندے کوچھوڑ دو......لڑکا تمہارے بالکل پیچھے

ہے،تم اب بھی اسے سونگھ سکتے ہو،اسے مار ڈالو......''

اندھا اژدہا ایک دفعہ پھر ہمت کر کے لہرایا۔ وہ مخمصے میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ اب بھی لڑنے کیلئے چست دکھائی دے رہا تھا۔ فاکس اس کے سر کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کی مدھر سریلی مگر ڈراؤنی آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی شاید وہ اپنا روایتی فاتحانہ گیت گا رہا تھا۔ افعی اژدہے کی پھوٹی آنکھوں سے خون بہہ رہا تھا اور اس کی پپڑی دار ناک پر فاکس موقع بہ موقع اپنی نوکیلی چونچ سے وار کر رہا تھا۔

''میری مدد کرو......میری مدد کرو......کچھ تو کرو......کچھ بھی!'' ہیری بدحواسی میں بڑبڑایا۔

اژدہے نے ایک بار پھر فرش پر اپنی دم پٹخی اور ہیری تیزی سے جھک گیا۔ اسی لمحے کوئی نرم سی چیز ہوا میں اُڑتی ہوئی اس کے چہرے سے آن ٹکرائی۔ افعی اژدہے کی دم کے دباؤ سے بولتی ٹوپی فرش سے اچھل کر ہیری کے پاس پہنچ گئی تھی۔ ہیری نے جلدی سے اسے پکڑ لیا اور اسے ٹٹول کر دیکھنے لگا۔ اس کے پاس اب بس یہی تھا، اس کا اکلوتا ہتھیار۔ اس نے ٹوپی اپنے سر پر رکھ لی اور جب افعی اژدہا کی دم اس کے اوپر دوبارہ گھومی تو اس نے خود کو فرش پر سیدھا پھینک ڈالا۔ وہ چکنے خون آلود فرش پر لڑھک کر کچھ دور ہٹتا چلا گیا۔

''میری مدد کرو......میری مدد کرو......'' ہیری نے اپنے دل میں کہنے کی تکرار جاری رکھی۔ اس کی آنکھیں ٹوپی کے نیچے چھپ چکی تھیں اور بند تھیں۔ ''براہ کرم میری مدد کرو......''

جواب میں کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس کے بجائے ٹوپی اپنی جگہ پر سکڑتی چلی گئی جیسے کوئی غیبی ہاتھ اسے کس کر پکڑ کر نچوڑ رہا ہو۔ کوئی بہت سخت اور بھاری چیز ہیری کے سر میں آ کر گری۔ اس کی بند آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے۔ وہ قریباً بے ہوش سا ہو گیا۔ جب اس نے اپنے سر سے ٹوپی اتارنے کیلئے اس کے بالائی حصے کو پکڑا تو اس نے محسوس کیا کہ اس کے نیچے کوئی لمبی اور سخت چیز چھپی ہوئی تھی۔ ٹوپی کے اندر سے چاندی کی ایک چمکتی ہوئی تلوار ظاہر ہوئی۔ اس کے دستے پر انڈے جتنے بڑے قیمتی جواہرات مڑھے ہوئے تھے جو بڑے دلکش انداز میں چمک رہے تھے۔ افعی اژدہا ہیری کو چھوڑ کر ایک بار پھر فاکس سے الجھ گیا تھا۔

''لڑکے کو مار ڈالو......پرندے کو چھوڑ دو......لڑکا تمہارے پیچھے ہے......اپنی ناک کا استعمال کرو......اسے سونگھ کر تلاش کرو......پرندے کو چھوڑ دو......'' رڈل چیخ رہا تھا۔

ہیری کی ہمت دوگنا بڑھ چکی تھی۔ وہ اپنے پیروں پر اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تیار تھا، افعی اژدہے کا مقابلہ کرنے کیلئے ذہنی طور پر چاک و چوبند دکھائی دے رہا تھا۔ افعی اژدہا رڈل کی ہدایت پر ایک بار پھر ہیری کی طرف پلٹا۔ وہ پوری سرعت سے ہیری کو تلاش کرنے کیلئے سونگھتا ہوا اپنی ناک نیچے کی طرف لایا۔ اس کا باقی دھڑ چکر دار انداز میں گھومتا ہوا کنڈلی مارتا دکھائی دیا۔ وہ ستونوں پر مختلف انداز میں

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

اپنی دم پٹخ پٹخ کر حملے کررہا تھا۔ ہیری کو خوف پیدا ہونے لگا کہ اگر کوئی ستون ٹوٹ گیا تو یقیناً تہ خانے زمین میں دھنس جائے گا۔ نیچے آتے ہوئے اژدہے کے چہرے پر ہیری اس کی بڑی بڑی آنکھوں کے گڑھے دار کٹورے صاف دیکھ سکتا تھا۔ اس کے منہ کو چوڑا کھلتے ہوئے دیکھ کر ہیری سہم سا گیا۔ اس کا منہ اس قدر چوڑا کھل چکا تھا کہ وہ اسے منہ میں سالم نگل سکتا تھا۔ اس کے دانت اتنے لمبے تھے جتنے کہ اس کی تلوار، نوکیلے، چمکتے اور زہریلے دانت......

اژدہے نے ہیری کی بو محسوس کر کے اندھے پن میں ایک زوردار جھپٹا مارا۔ ہیری بمشکل وہاں سے بچ کر دوسری طرف نکل گیا اور اژدہے کا کھلا ہوا منہ زوردار آواز کے ساتھ تہ خانے کی دیوار سے جاٹکرایا۔ اس کے منہ سے کراہ زدہ پھنکار گونجی۔ وہ ایک بار پھر سنبھل کر ہیری پر جھپٹا اور اس کی دوشاخہ زبان ہیری کے بازو کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔ ہیری نے تلوار اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑی اور اسے اپنے سر کے اوپر اٹھا دیا۔

افعی اژدہا ایک بار پھر اس پر جھپٹا اور اس بار اس کا نشانہ صحیح تھا۔ ہیری نے تلوار کے پیچھے اپنی پوری قوت مجتمع کر ڈالی۔ اور اسے دستے تک اژدہے کے منہ میں ٹھونس ڈالا۔ تلوار اژدہے کے بالائی حصے کو پھاڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ اسی لمحے ہیری کے بازو گرم گرم خون سے نہا گئے اور اسے اپنی کہنی کے کچھ اوپر شدید درد اُٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ اژدہے نے اپنا سر واپس کھینچا اور فرش پر بری طرح سے پٹخنیاں کھانے لگا۔ ہیری زمین پر گر گیا۔ اس نے اپنے درد کرتے بازو کی طرف دیکھا جس میں اژدہے کا نوکیلا دانت بری طرح سے دھنس چکا تھا۔ دانت اس کے جسم میں ٹوٹ گیا تھا۔ شاید جب اژدہا تہ خانے کی دیوار سے ٹکرایا تھا اسی وقت اس کا دانت ٹوٹ گیا تھا اور محض اس کے منہ میں اڑا ہوا تھا جو ہیری کے بازو میں گھسنے کے بعد وہیں رہ گیا تھا۔

ہیری لڑھک کر فرش پر گر گیا۔ اس نے زہریلے دانت کو ایک ہاتھ سے پکڑا جو اس کے بدن میں تیزی سے اپنا زہر پھیلاتا جا رہا تھا۔ ہیری نے اپنی سانس روکتے ہوئے اسے پوری طاقت سے کھینچ کر بازو سے باہر نکال لیا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ سفید گرم دودھ دھیرے دھیرے، لگاتار زخم والی جگہ سے پورے بدن میں پھیلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جب اس نے دانت کو نیچے فرش پر رکھ دیا اور اپنے کپڑوں پر اپنا ہی خون گرتے دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سامنے دھند چھا گئی۔ تہ خانہ اب بوجھل انداز میں آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔ ہر شے اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہوئی ایک طرف دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اسی لمحے کوئی سرخ کی شے اس کے قریب سے گزری اور ہیری نے اپنے پاس پنجوں کی ہلکی سی کھرکھراہٹ سنی۔

"فاکس......" ہیری نے بھرائے ہوئے انداز میں کہا۔ "تم نے تو کمال کر ڈالا......"

اسی پل ہیری کو ایسا لگا جیسے فاکس نے اپنا سر اس کے زخمی بازو والے کندھے کے ساتھ ٹکا دیا۔ زخم میں سے اُٹھنے والی ٹیسیں اب

پورے بدن میں پھیلتی ہوئی محسوس ہورہی تھیں۔اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے تھےاوروہ فرش پرگرا بیٹھا تھا۔اس کی سماعت میں کسی کے قدموں کی چاپ گونجی۔ ہیری نے بمشکل آنکھوں کے دریچوں میں سے اپنے سامنے دیکھا تو اسے وہاں پر کسی کا ہیولہ سا دکھائی دیا۔وہ ابھی طےنہیں کر پایا تھا کہ وہ کون ہوسکتا ہے؟

''تم مر چکے ہو ہیری پوٹر!'' رڈل کی کھنکتی ہوئی آواز تہ خانے میں گونجی۔''سچ مچ تم مر چکے ہو۔ یہاں تک کہ ڈمبل ڈور کا پرندہ بھی یہ جانتا ہے،تمہیں پتہ ہے پوٹر!وہ کیا کررہا ہے؟......وہ تمہاری موت پر اپنے آنسو بہارہا ہے......افسوس کے آنسو!''

ہیری نے پلکیں جھپکائیں، فاکس کا سر کبھی اسے دھندلا......تو کبھی صاف دکھائی دیتا رہا۔اس کی چمکدار منکے جیسی آنسو میں سے موتی جیسے موٹے آنسو پھسل کر ہیری کے کندھے پر گررہے تھے۔وہ واقعی رورہا تھا۔

''ہیری پوٹر!میں یہاں بیٹھ کر انتظار کروں گا اور تمہیں مرتے ہوئے دیکھوں گا۔آرام سے مرو، مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔'' رڈل کی طنزیہ آواز سنائی دی۔

ہیری کو اب نیند سی آنے لگی،اس کی آنکھیں بند ہوتی جارہی تھیں۔اسے اپنے چاروں طرف کی ہر چیز متحرک اور گھومتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔اس کے کانوں میں رڈل کی دور سے آتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تو اس طرح مشہور ہیری پوٹر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔خفیہ تہ خانے میں تنہا!اب اس کے دوستوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ آخر کار'لارڈ والڈی موٹ' نے اُسے شکست سے ہمکنار کردیا۔جس نے انہیں غیر معمولی انداز میں خبر دار کیا تھا۔تم جلدی ہی اپنی پیاری بدذات ماں کے پاس پہنچ جاؤ گے ہیری......اس نے تمہارے لئے بارہ سال کا وقت ادھار لیا تھا......لیکن لارڈ والڈی موٹ نے آخر کار تمہیں مار ہی ڈالا اور تم جانتے تھے کہ بالآخر یہی ہونا تھا......''

ہیری نے سوچا اگر یہ مرنا تھا تو یہ اتنا برا نہیں تھا اس کا درد بھی کم ہوتا جارہا تھا......

لیکن کیا وہ مر رہا تھا؟ تاریک ہونے کے بجائے تہ خانے کے خدوخال دوبارہ صحیح طرح سے دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ ہیری نے اپنے سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور وہاں پر اسے فاکس دکھائی دیا جو ہیری کے کندھے پر اب بھی اپنا سر ٹکائے کھڑا تھا۔اس کے موتی جیسے آنسو ہیری کے بازو اور زخم کے چاروں طرف پھیلے ہوئے چمکتے نظر آرہے تھے مگر اب وہاں زخم بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے بازو پر کوئی گھاؤ کبھی تھا ہی نہیں۔البتہ کپڑوں پر جمے ہوئے خون کے بڑے بڑے دھبے بدستور نظر آرہے تھے۔

''دور ہٹو سیمرغ!......اس سے دور ہٹو......میں نے کہا دور ہٹو......'' رڈل کی آواز گونجی۔

ہیری نے اپنا سر اُٹھایا۔ رڈل ہیری کی چھڑی فاکس کی طرف گھما رہا تھا۔ پھر بندوق چلنے جیسی آواز سنائی دی اور ایک دھماکہ ہوا۔ فاکس اپنی جگہ سے اچھلا اور اپنے سنہرے اور سرخ پروں کو لہراتے ہوئے ایک بار تہ خانے کی چھت کی طرف اُڑ گیا۔ وہ غوطہ کھا کر رڈل کے حملے سے بچ نکلا تھا۔

''سیمرغ کے آنسو......'' رڈل نے اطمینان سے ہیری کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''ظاہر ہے......زخم بھرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں......میں یہ بھول کیسے گیا تھا......؟''

اس نے ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

''لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا پوٹر! دراصل مجھے یہی طریقہ زیادہ پسند ہے، صرف تم اور میں......ہیری پوٹر اور لارڈ والڈی موٹ......''

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔ اسی وقت پنکھ پھڑپھڑانے کی تیز آواز سنائی دی۔ ہیری نے دیکھا کہ فاکس ایک بار پھر رڈل کے سر کے اوپر اُڑتا ہوا نیچے کی طرف آ رہا تھا۔ رڈل چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اسی لمحے فاکس کے پنجوں سے کوئی چیز اُڑتی ہوئی ہیری کی گود میں آ گری۔ ہیری نے جلدی سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک......'ڈائری'......تھی۔ رڈل کی ڈائری!

ایک پل کیلئے تو ہیری اسے گھورتا رہ گیا۔ رڈل کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی تھی، نجانے ہیری کو ایسا کیوں لگا کہ رڈل کے چہرے پر خوف کی ہلکی سی لہر چھو کر گزر گئی تھی۔ اسے سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی اور اس نے لاشعوری انداز میں اپنے پہلو میں پڑا اژدہا کا زہریلا دانت اُٹھا لیا اور دوسرے ہی پل تلوار جیسے نوکیلا دانت سیدھا ڈائری کے بیچوں بیچ گھستا چلا گیا۔

ایک لمبی، درد بھری اور دل دہلا دینے والی چیخ تہ خانے کے درودیوار سے ٹکرا کر گونجتی چلی گئی۔ ڈائری سے سیاہی کا ریلہ دھاروں کی طرح پھوٹنے لگا۔ اس کی سیاہی میں ہیری کے ہاتھ تک نہا گئے تھے اور فرش پر سیاہی پانی کی مانند پھیلتی چلی گئی۔ رڈل درد سے دوہرا ہوتا جا رہا تھا، اس کا جسم اکڑ رہا تھا اور تڑپ رہا تھا......زہر اس کے بدن میں سرایت کرتا جا رہا تھا اور پھر......

رڈل کا وجود دھندلا ہو کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ وہ ایسے مٹ گیا جیسے وہ کبھی تہ خانے میں موجود ہی نہیں تھا۔ ہیری کی چھڑی کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر جا گری۔ اور تہ خانے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ صرف سیاہی کی ٹپ ٹپ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جو اب بھی ڈائری میں سے نکل کر فرش پر گر رہی تھی۔ افعی اژدہے کے دانت کا زہر ڈائری کے بیچ میں ہونے والے سوراخ کو اب بھی جلا رہا تھا۔ بری طرح کانپتا ہوا ہیری جیسے تیسے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کا سر اس طرح گھوم رہا تھا جیسے وہ سفوفِ انتقال سے میلوں لمبا سفر کر رہا ہو۔ دھیرے سے اس نے اپنی چھڑی اور بولتی ٹوپی اُٹھائی۔ اس نے اژدہے کے منہ میں گھسی ہوئی تلوار کے دستے پر ہاتھ کی گرفت

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

مضبوط کی اور ایک جھٹکے ساتھ اسے باہر کی طرف کھینچا۔ تلوار باہر کر اس کے ہاتھوں میں جھول گئی۔

اسی لمحے تہ خانے کے کونے سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری کے جسم میں یکدم جوش کی لہر دوڑی۔ جینی اپنی جگہ پر حرکت کرتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیری سب کچھ فراموش کرتے ہوئے جلدی سے دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا۔ جینی آنکھیں کھولے چھت کو گھور رہی تھی، جیسے ہی اس کی نظر ہیری کے چہرے پر پڑی تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی نظر مردہ افعی اژدہے کے دیوہیکل بدن پر پڑی تو اس کی آنکھیں خوف وحیرانگی سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ اس کی نظریں اژدہے سے ہٹ کر خون میں لتھڑے ہوئے کپڑوں میں ملبوس ہیری پر پڑیں اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈائری کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ اس کے بعد اس نے ایک لمبی، کپکپاتی ہوئی گہری سانس اندر کھینچی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

''ہیری!......اوہ ہیری......میں نے تمہیں ناشتے کے وقت بتانے کی کوشش کی تھی، لیکن میں پرسی کے سامنے یہ بات نہیں کہہ سکتی تھی۔ وہ 'میں' ہی تھی ہیری!......لیکن میں......میں قس......قسم کھاتی ہوں کہ میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی......رڈ......رڈل نے مجھ سے یہ سب زبردستی کرایا۔ وہ مجھ پر حاوی ہوگیا تھا اور تم نے اس......اس بھیانک عفریت کو کیسے مارا؟......رڈل کہاں ہے؟......آخری چیز جو مجھے یاد ہے......وہ یہ کہ رڈل اپنی ڈائری میں سے باہر نکل رہا تھا......''

''فکر مت کرو! سب کچھ ٹھیک ہے!'' ہیری نے ڈائری اُٹھائی اور جینی کو اس میں زہریلے دانت کا سوراخ دکھایا۔ ''رڈل مر چکا ہے، دیکھو! وہ اور افعی اژدہا دونوں ہی ختم ہو چکے ہیں......چلو جینی اب یہاں سے باہر چلتے ہیں۔'' ہیری نے جینی کو کھڑے ہونے میں مدد دی۔

''مجھے سکول سے نکال دیا جائے گا!'' وہ آنسو بہاتی ہوئی ہچکی لے کر بولی۔ ''جب سے 'بل' ہوگورٹ میں آیا تھا تبھی سے میں یہاں آنے کا خواب دیکھ رہی تھی اور اب مجھے یہاں سے باہر نکال دیا جائے گا اور......ممی ڈیڈی کہیں گے......!؟''

فاکس تہ خانے کے داخلی دروازے پر منڈلاتے ہوئے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے حلق سے اب بھی گانے کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن اب اس کے سروں میں مسرت کے جذبات چھپے محسوس ہو رہے تھے۔ ہیری نے جینی کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ وہ پژمردگی سے چل دی۔ وہ دونوں افعی اژدہے کے مردہ بدن کے بلوں کو پھلانگتے ہوئے تہ خانے کے داخلی دروازے تک پہنچ گئے۔ ہر طرف گہری اداسی چھائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ جونہی وہ دونوں تہ خانے کے دروازے سے باہر نکلے اور سرنگ میں پہنچ گئے تو انہیں اپنے عقب میں گھرگھراہٹ جیسی آواز سنائی دی۔ دونوں نے فوراً گھوم کر پیچھے دیکھا۔ تہ خانے کا دیواری راستہ خود بخود بند ہو چکا تھا اور علیحدہ ہونے والے سانپ ایک بار پھر باہم پیوست ہو چکے تھے۔ اب ان کے سامنے ٹھوس دیوار تھی۔ بوجھل قدموں کے ساتھ

دونوں سرنگ میں چل پڑے۔ وہ سرنگ کے کئی موڑ مڑے، ہیری کی چھڑی کی روشنی کی مدد سے انہیں چلنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ کچھ منٹوں تک خاموش چلتے رہنے کے بعد ہیری کو کہیں دور پتھر کھسکنے کی آواز سنائی دی۔ اسے یاد آ گیا کہ پتھروں کی چٹان کے پیچھے رون کس کام میں مصروف تھا۔

''رون!'' چٹان کے کچھ قریب آنے پر ہیری جوشیلی آواز میں چیخا۔ ''جینی ٹھیک ہے، میں اسے واپس لے آیا ہوں۔'' دوسری طرف سے رون کی تالیوں سے دبی ہوئی آواز سنائی دی۔ جب انہوں نے اگلا موڑ عبور کیا اور انہیں رون کا چہرہ ایک بڑے سوراخ میں سے جھانکتا ہوا دکھائی دیا جو اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ رون لگاتار کوشش کے بعد پتھروں کے چٹان کے درمیان میں ایک بڑا سوراخ بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

''جینی!'' رون چٹان کے سوراخ سے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے چیخا۔ جینی بھاگ کر سوراخ کی طرف لپکی۔ ''تم زندہ ہو! مجھے یقین نہیں ہو رہا......کیا ہوا تھا؟''

اس نے جینی کو سوراخ میں سے کھینچ کر دوسری طرف نکال لیا۔ اس کے بعد ہیری بھی سوراخ میں ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا۔ جینی سسکیاں لے رہی تھی۔ رون نے اسے گلے سے لگا کر چپ کرانے کی کوشش کی مگر وہ تیزی سے اس سے دور ہٹ گئی۔

''اب تم ٹھیک ہو جینی!'' رون نے مسکرا کر اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کی۔ ''تم ہمارے ساتھ ہو، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں...... یہ پرندہ......کہاں سے آیا ہیری؟''

ہیری کے پیچھے پیچھے فاکس بھی اُڑتا ہوا وہاں آ گیا تھا۔ رون نے متحیر نگاہوں اسے دیکھا۔

''یہ ڈمبل ڈور کا ہے......'' ہیری نے سرنگ میں گھومتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارے ہاتھ میں یہ کہاں سے آئی؟'' رون نے ہیری کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی تلوار دیکھ کر تعجب بھری نظروں سے پوچھا۔

''یہاں سے باہر نکلنے کے بعد میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا؟'' ہیری نے جینی کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن......'' رون نے بولنے کی کوشش کی۔

''بعد میں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسے لگا کہ رون کو یہ بتانا اچھا نہیں ہوگا کہ تہ خانہ کون کھول رہا تھا اور کم از کم جینی کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔ ''لک ہارٹ کہاں ہے؟''

''پیچھے وہاں پر!'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے سر کو عقبی جانب جھٹکا دیا۔ وہ پائپ اور سرنگ کے اوپر والے حصے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ ''اس کی حالت کافی خستہ ہے، آؤ اور خود دیکھ لو......''

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

فاکس کے پیچھے پیچھے جس کی چونچ سرخ پنکھ سے اندھیرے میں بھی ہلکی سنہری چمک رہی تھی، وہ سب پائپ کے دہانے کی طرف واپس چل پڑے۔ گلڈرائے لک ہارٹ وہاں دبکا بیٹھا تھا اور بڑے اطمینان سے گنگنا رہا تھا۔

''اس کی یادداشت چلی گئی ہے!'' رون نے کہا۔ ''یادداشت بھلانے والا جادوئی کلمہ الٹ گیا تھا۔ ہمارے بجائے اسے ہی لگ جا لگا۔ اسے ذرا بھی پتہ نہیں کہ وہ کون ہے؟ کہاں ہے؟ یا ہم کون ہیں؟ میں نے اس سے یہیں رُکنے اور انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہ تو اب اپنے آپ کے لئے بھی خطرہ بن چکا ہے۔''

لک ہارٹ نے مسکراتے ہوئے بھلے انداز سے ان کی طرف دیکھا۔

''ہیلو!'' لک ہارٹ روایتی انداز میں بولا۔ ''یہ تھوڑی عجیب سی جگہ ہے، ہے نا! کیا تم لوگ یہاں رہتے ہو......؟''

''نہیں!'' رون نے ہیری کی طرف بھنویں اُٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

ہیری نے نیچے جھک کر طویل اندھیرے پائپ کے دہانے میں اوپر دیکھا۔

''کیا تم نے سوچا ہے کہ ہم اوپر کیسے جائیں گے؟'' ہیری نے مڑ کر رون سے پوچھا۔

رون نے پائپ کے دہانے کو گھورتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ فاکس ہیری کے بالکل قریب منڈلا رہا تھا اور اب اس کے سامنے والے پنکھ بری طرح سے پھڑ پھڑا رہے تھے۔ اس کی منکے دار آنکھیں اندھیری میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی دم کے لمبے سنہرے پنکھ لہرا رہا تھا۔ ہیری نے پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھا۔

''ایسا لگتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ تم اس کی دم پکڑ لو......'' پریشان دکھائی دیتے ہوئے رون نے کہا۔ ''لیکن تم تو اتنے وزنی ہو...... ایک پرندہ تمہیں اوپر کیسے لے جا سکتا ہے؟''

ہیری کو یاد آ گیا تھا کہ فاکس کے بارے میں ڈمبل ڈور نے اسے کیا بتایا تھا۔

''فاکس! یہ کوئی عام پرندہ نہیں ہے!'' ہیری یہ کہہ کر دوسروں کی طرف مڑا۔ ''ہمیں ایک دوسرے کو پکڑنا ہوگا۔ جینی رون کا ہاتھ پکڑ لے اور پروفیسر لک ہارٹ......''

''وہ تم سے کچھ کہہ رہا ہے۔'' رون نے تیزی سے لک ہارٹ کی طرف مڑ کر کہا۔

''تم جینی کا دوسرا ہاتھ پکڑ لو......''

ہیری نے تلوار اور بولتی ٹوپی اپنے بیلٹ میں کس کر اڑس لیں۔ رون نے ہیری کے کپڑوں کا سرا پکڑ لیا اور ہیری نے آگے بڑھ کر فاکس کی دم کے گرم پنکھوں کو گرفت میں لے لیا۔ اس کا پورا بدن حیرت انگیز طور پر ہلکا پھلکا ہوتا چلا گیا اور اگلے ہی پل ایک جھٹکے کے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ساتھ وہ پائپ میں اوپر کی طرف اُڑنے لگے۔ ہیری سن سکتا تھا کہ لک ہارٹ اس کے نیچے لٹکتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا:

''حیرت انگیز!......نا قابل یقین! یہ تو کسی جادو کی طرح لگتا ہے......''

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ہیری کے بالوں کو اُڑا رہے تھے اور اس سے پہلے کہ وہ اس اُڑان والے دلچسپ سفر کا اور مزہ اُٹھا پاتے، سفر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ وہ چاروں مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں واپس پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے باری باری گیلے فرش پر پاؤں جمالئے۔ جب لک ہارٹ نے اپنا ہیٹ سیدھا کیا تو وہ سنک جس میں سے پائپ نمودار ہوا تھا دوبارہ اپنی جگہ پر کھسک آیا اور باتھ روم میں پہلے جیسا منظر دکھائی دینے لگا۔

مایوس مائرٹل نے آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھا۔ اس کے چہرے پر نا امیدی کے جذبات پھیلتے چلے گئے۔ ''تم لوگ زندہ ہو......''

''تمہیں اتنا نا امید ہونے کی ضرورت نہیں ہے مائرٹل!'' ہیری نے اپنی عینک کے شیشے سے کیچڑ اور خون کے دھبے پونچھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اوہ، اچھا......میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ اگر تم مر جاتے تو تم میرے ٹوائلٹ میں میرے ساتھ رہ سکتے تھے......'' مائرٹل نے دھیمے انداز میں کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ شرم سے سفید ہو گیا تھا۔ ہیری نے اسے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

جب وہ باتھ روم سے باہر نکل کر ویران اندھیری راہداری میں پہنچے تو رون کھنکارا۔

''ہیری! مجھے لگتا ہے کہ مائرٹل تمہیں پسند کرنے لگی ہے۔ جینی! اب تمہیں مائرٹل سے ٹکر لینا پڑے گی......'' رون نے مسکراتے ہوئے اپنی بہن کو چھیڑا مگر اس کا چہرہ آنسوؤں میں ڈوبتا چلا گیا۔

''اب کیا کریں؟'' رون نے جینی کی طرف فکر مندی سے دیکھا اور ہیری سے پوچھا۔ ہیری نے اشارہ کیا۔ فاکس راہداری میں سنہری چمک پھینکتے ہوئے آگے آگے جا رہا تھا۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے اور کچھ دیر بعد وہ سب پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کے سامنے کھڑے تھے۔ ہیری نے آہستگی سے دستک دی اور پھر دھکا دے کر دروازہ کھول دیا۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

اٹھارہواں باب

ڈوبی کا انعام

ہیری، رون، جینی اور لک ہارٹ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے تھے۔ ایک پل کیلئے اندر گہری خاموشی چھا گئی۔ اندر موجود سب لوگ ان کی طرف تعجب بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان تینوں کے کپڑے گندے اور کیچڑ سے لت پت تھے اور ہیری کیچڑ کے ساتھ ساتھ سیاہی اور خون سے لتھڑا ہوا تھا۔

''جینی......'' ایک چیختی ہوئی آواز گونجی۔

چیخنے والی مسز ویزلی تھیں جو آتشدان کے سامنے بیٹھ کر آنسو بہا رہی تھیں۔ وہ اپنی جگہ سے اچھل کر ان کی طرف لپکیں۔ ان کے عقب میں مسٹر ویزلی کا چہرہ دکھائی دیا جس پر صدمے کے ساتھ ساتھ حیرت کے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔ دونوں لپٹ کر اپنی بیٹی کو گلے لگا رہے تھے جو سبکیاں بھر کر بس روئے جا رہی تھی۔

بہرکیف ہیری انہیں نہیں بلکہ ان کے پیچھے دیکھ رہا تھا۔ شہ پارے کے قریب ڈمبل ڈور کھڑے دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ ان کے پاس پروفیسر میک گوناگل بھی کھڑی تھیں اور ان کا چہرہ ہکا بکا دکھائی دے رہا تھا اور ان کے دونوں ہاتھ خوف کے مارے چھاتی پر بندھے تھے۔ وہ گہری گہری سانسیں لے رہیں تھیں۔ فاکس ہیری کے کان کے پاس سے اُڑتا ہوا پروفیسر ڈمبل ڈور کے کندھے پر جا بیٹھا اور پھر مسز ویزلی نے ہیری اور رون کو کس کر گلے لگا لیا۔

''تم نے اسے بچا لیا......تم نے اسے بچا لیا......تم یہ سب کیسے کیا؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم سب حقیقت جاننا چاہئیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے انداز میں کہا۔ مسز ویزلی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور ایک پل کیلئے جھجکا اور پھر میز کے پاس بڑھ گیا اور اس نے وہاں بولتی ٹوپی، قیمتی دستے والے تلوار اور رڈل کی ڈائری رکھ دیں۔

پھر اس نے ان لوگوں کو سب کچھ بتانا شروع کر دیا۔ وہ لگ بھگ پندرہ منٹ تک مسلسل بولتا رہا اور وہاں موجود تمام لوگ تعجب

بھری نظروں اور گہری خاموشی کے ساتھ اس کی باتیں سنتے رہے۔اس نے انہیں بتایا کہ کس طرح اسے نادیدہ آواز سنائی دیتی تھی، کس طرح ہرمائنی نے آخرکار یہ سمجھ لیا کہ اسے جو آواز سنائی دیتی رہی تھی وہ پائپ میں گھومتے افعی اژدہے کی آواز تھی، کس طرح اس نے اور رون نے اندھیرے جنگل میں مکڑیوں کا پیچھا کیا، جہاں ایراگاگ نے انہیں بتایا کہ افعی اژدہا گذشتہ شکار کہاں مرا تھا، کس طرح اس نے اندازہ لگایا کہ گذشتہ حملے میں مرنے والی مایوس مائرٹل ہی تھی اور خفیہ تہ خانے کا دخلی راستہ باتھ روم میں ہی ہونا چاہئے......

''بہت خوب پوٹر!'' جب وہ رُکا تو پروفیسر میک گوناگل نے اس کی حوصلہ افزائی کی۔''تو تم نے معلوم کر ہی لیا کہ داخلی راستہ کہاں پوشیدہ تھا؟ ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ایسا کرتے وقت تم نے سکول کے لگ بھگ سو قوانین توڑے ہوں گے۔لیکن پوٹر! تم سب لوگ وہاں زندہ کیسے نکل آئے؟'' ان کے چہرے پر حیرت اور پریشانی جھلک رہی تھی۔

اب تک بہت زیادہ بولنے کی وجہ سے ہیری کی آواز بھرانے لگی۔اسی بھرائی آواز میں اس نے بتایا کہ فاکس صحیح وقت پر آ گیا تھا اور بولتی ٹوپی نے اسے تلوار دے دی تھی۔لیکن تبھی وہ رُک گیا۔اس نے جان بوجھ کر اب تک رڈل کی ڈائری یا جینی کا ذکر نہیں کیا تھا۔ جینی اپنی ماں کے کندھے پر سر ٹکا کر کھڑی تھی اور اس کے رخساروں پر اب بھی آنسو خاموشی سے بہہ رہے تھے۔ہیری نے دہشت میں سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جینی کو سکول سے نکال دیا جائے؟ رڈل کی ڈائری اب کام نہیں کرے گی......اب یہ کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ڈائری نے ہی جینی کو یہ سب کرنے کیلئے مجبور کیا تھا؟ ہیری نے مدد کیلئے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا جو دھیمے انداز میں مسکرائے۔ان کے چہرے پر لگے ہوئے نصف چاند کی شکل کی عینک کے شیشے آگ کی روشنی سے چمکتے نظر آئے۔

''میری سب سے زیادہ دلچسپی اس بات کو جاننے میں ہے کہ لارڈ والڈی موٹ نے کس طرح جینی کو اپنے قبضے میں کر رکھا تھا؟ جبکہ میری مصدقہ اطلاعات کے مطابق وہ آج کل البانیہ کے جنگلوں میں پناہ گزین ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

یہ سن کر ہیری کو تقویت پہنچی اور اس کے اندر پھیلی ہوئی بے چینی اور اندیشوں کا خاتمہ ہوتا چلا گیا۔وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔

''کک......کیا؟'' مسز ویزلی نے صدمے بھری آواز میں کہا۔''تم جانتے ہو کون؟' نے جینی کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا لیکن جینی کسی کے قبضے میں نہیں......جینی قبضے میں نہیں تھی......کیا واقعی؟......''

ہیری نے جلدی سے ڈائری اُٹھا کر ڈمبل ڈور کو دکھائی اور بولا۔

''یہ کام اس ڈائری نے کیا تھا جب رڈل سولہ سال کا تھا تب اس نے یہ ڈائری لکھی تھی۔''

ڈمبل ڈور نے ہیری کے ہاتھوں سے ڈائری پکڑ لی اور اپنی لمبی، مڑی ہوئی ناک کے نیچے رکھ کر نہایت غور سے اس کے جلے ہوئے اور سوراخ والے صفحات کا جائزہ لیا۔

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

”لاجواب......“ وہ دھیمے سے بولے۔ ”یہ بات تو طے ہے کہ رڈل ہوگورٹ کا اب تک کا شاید سب سے زیادہ لائق اور ہونہار طالب علم رہا تھا۔“ ڈمبل ڈور نے اپنا چہرہ ویزلی افراد کی طرف موڑا جو بے حد حیران اور پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

”بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ لارڈ والڈی موٹ کا اصلی نام ٹام رڈل تھا۔ پچاس سال پہلے میں نے خود اسے ہوگورٹ میں پڑھایا تھا۔ سکول سے نکلنے کے بعد وہ غائب ہی ہوگیا...... بہت دور دور تک گھوما...... تاریک جادو میں گہرائی تک ڈوب گیا۔ برے سے برے جادوگروں کی صحبت میں رہا، اتنے سارے خطرناک جادوئی تبدیلی ہیئت کے مراحل سے گزرا کہ جب وہ لارڈ والڈی موٹ بن کر دوبارہ سامنے آیا تو اسے پہچاننا آسان نہیں تھا۔ شاید ہی کسی نے لارڈ والڈی موٹ کو اس ذہین وفطین اور خوش طبع لڑکے کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھا ہو جو یہاں کبھی ہیڈ بوائے تھا۔“

”لیکن جینی!......“ مسز ویزلی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ”ہماری معصوم جینی سے اس کا کیا تعلق تھا؟“

”اس کی ڈائری......“ جینی سسکیاں لیتے ہوئے بولی۔ ”میں اس میں لکھتی رہی تھی اور وہ پورے سال مجھے جواب دیتا رہا تھا......“

”جینی!“ مسٹر ویزلی ہکابکا رہ گئے۔ ”کیا میں نے تمہیں کچھ نہیں سمجھایا؟ میں نے تمہیں ہمیشہ کیا کہا تھا؟ کبھی کسی سوچنے والی چیز پر یقین مت کرنا، جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا دماغ کہاں ہے؟ تم نے یہ ڈائری مجھے یا اپنی ماں کو کیوں نہیں دکھائی؟ اتنی پراسرار چیز...... تمہیں ذرا سا بھی احساس ہی نہ ہو پایا کہ اس میں تاریک جادو بھرا پڑا تھا۔“

”مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا۔“ جینی سسکیاں لیتی ہوئی بولی۔ ”مجھے تو یہ ڈائری ان کتابوں کے ساتھ ہی ملی تھی جو ممی نے مجھے دی تھیں۔ مجھے تو یوں لگا کسی نے اسے وہاں بس چھوڑ دیا ہے اور اس کے بارے میں بھول گیا ہے......“

”مس ویزلی کو سیدھے ہسپتال جانا چاہئے۔“ ڈمبل ڈور کی سخت آواز کمرے میں گونجی۔ ”یہ اس کے لئے بہت کٹھن وقت ثابت ہوا ہے۔ اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ اس سے بڑے اور زیادہ سمجھدار جادوگر 'لارڈ والڈی موٹ' سے دھوکا کھا چکے ہیں۔“

انہوں نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے اور اسے کھولا۔

”بستر پر آرام کرنے سے پہلے ایک گرما گرم دھواں چھوڑتا ہوا چاکلیٹ کا بڑا پیالہ...... میں نے ہمیشہ یہی پایا ہے کہ اس سے حالت سدھر جاتی ہے اور سب تکان مٹ جاتی ہے۔“ ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جینی کی طرف نرم نظروں سے دیکھ کر بولے۔ ”میڈم پامفری تمہیں اس وقت بھی جاگتی ہوئی ملیں گی، وہ بے جان ہوئے لوگوں کو نرسنگوں کی دوا پلا رہی ہوں گی۔ میرا خیال ہے کہ افعی اژدہے کے شکار کسی بھی ہوش میں آ جائیں گے۔“

”تو ہرمائنی آج ٹھیک ہو جائے گی!“ رون نے خوش ہوتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''ایسا کوئی نقصان نہیں ہوا ہے جو ٹھیک نہ ہو سکے۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

مسز ویزلی جینی کو لے کر باہر نکل گئی اور مسٹر ویزلی بھی ان کے پیچھے چلے گئے۔ وہ ابھی تک بری طرح سے صدمے کا شکار دکھائی دے رہے تھے۔

''دیکھو! منروا......'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے کچھ سوچتے ہوئے پروفیسر میک گونا گل سے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اس تھکا دینے والے سفر کے بعد ایک شاندار ضیافت کا اہتمام ہونا چاہیے۔ میری درخواست ہے کہ آپ باورچی خانے میں جا کر اس کی تیاری کی ہدایات دے دیں۔''

''ٹھیک ہے۔'' پروفیسر میک گونا گل نے کرارکری آواز میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھی۔ ''پوٹر اور ویزلی سے نبٹنے کی ذمہ داری میں آپ کو سونپتی ہوں، ٹھیک ہے؟''

پروفیسر میک گونا گل چلی گئیں۔ ہیری اور رون چور نگاہوں سے ڈمبل ڈور کے چہرے کے تاثرات بھانپنے کی کوشش کرنے لگے۔ 'ان سے نبٹنے کی ذمہ داری' سے پروفیسر میک گونا گل کا کیا مطلب تھا؟ کہیں ایسا تو نہیں...... کہیں ایسا تو نہیں...... کہ انہیں کوئی سزا ملنی والی ہے؟

''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے تم دونوں کو پہلے بھی خبردار کیا تھا کہ اگر تم نے سکول کے قوانین توڑنے کی کوشش کی تو مجھے تمہیں سکول سے نکالنا پڑے گا۔'' ڈمبل ڈور کی آواز گونجی۔

رون کا منہ دہشت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''جس سے پتہ چلتا ہے کہ اچھے بھلے آدمی کو بھی کئی بار اپنے الفاظ واپس لینے پڑ جاتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تم دونوں کو سکول کی حفاظت اور شاندار خدمات کیلئے اعزاز ملے گا اور مجھے دیکھنے دو...... ہاں میں سوچتا ہوں تم دونوں کو گری فنڈر کیلئے دو دو سو پوائنٹس بھی ملنا چاہئیں۔''

رون کا چہرہ لک ہارٹ کے ویلن ٹائن ڈے کے پھولوں کی طرح چمکیلا گلابی ہو گیا اور اس نے اپنا منہ دوبارہ بند کر لیا۔

''لیکن!'' ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔ ''ہم میں سے کوئی اب بھی اس خطرناک مہم کے اختتام پر بالکل خاموش کھڑا ہے...... اتنی سنجیدگی کیوں دکھا رہے ہو گلڈرائے؟''

ہیری چونک پڑا۔ وہ لک ہارٹ کے بارے میں تو بالکل ہی بھول گیا تھا۔ وہ پلٹا اور اس نے دیکھا کہ لک ہارٹ کمرے کے ایک کونے میں کھڑا ہوا تھا اور اب بھی بے وجہ مسکرائے جا رہا تھا۔ جب ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا نام لیا تو لک

ہارٹ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ وہ کس سے مخاطب ہیں؟

''پروفیسر ڈمبل ڈور!'' رون فوراً بولا۔ ''خفیہ تہ خانے میں ایک افسوسناک حادثہ ہوا تھا، پروفیسر لک ہارٹ......''

''کیا میں پروفیسر ہوں......؟'' لک ہارٹ نے بیچ میں سے بات اچک لی۔ ''بہت خوب! مجھے تو لگ رہا تھا میں کسی لائق ہی نہیں ہوں۔''

''لک ہارٹ نے......'' رون جھجکا پھر اس نے ڈمبل ڈور کو حقیقت بتا دینے کا فیصلہ کر لیا۔ ''لک ہارٹ نے ہم پر یادداشت بھلا دینے والا جادوئی کلمہ پڑھنے کی کوشش کی تھی مگر چھڑی نے پلٹ کر انہیں پر حملہ کر دیا اور وہ یادداشت کھو بیٹھے۔''

''واقعی!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اتنی زور سے سر ہلایا کہ ان کی لمبی سفید مونچھیں پھڑک اُٹھیں۔

''اپنی ہی تلوار سے چوٹ کھا گئے گلڈرائے!''

''تلوار؟'' لک ہارٹ نے حیران و پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''میرے پاس تو تلوار نہیں ہے۔'' لک ہارٹ نے ہیری کی طرف توجہ کی۔ ''وہ آپ کو تلوار دے سکتا ہے۔''

''رون ویزلی!......کیا تم پروفیسر لک ہارٹ کو ہسپتال لے جا سکتے ہو؟ میں ہیری سے اکیلے میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

لک ہارٹ ٹہلتا ہوا باہر نکل گیا۔ دروازہ بند کرتے وقت رون نے ڈمبل ڈور اور ہیری کی طرف پلٹ کر عجیب نظروں سے دیکھا۔ ڈمبل ڈور آتشدان کے پاس والی کرسی تک پہنچے۔

''بیٹھ جاؤ ہیری!'' انہوں نے ہیری کو اشارہ کیا۔ ہیری نجانے کیوں گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔

''ہیری! سب سے پہلے تو میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ان کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک دکھائی دے رہی تھی۔ ''یقیناً تم نے تہ خانے میں میرے ساتھ سچی محبت کا اظہار کیا ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ اس جذبے کے علاوہ کوئی دوسری چیز فاکس کو تمہارے پاس نہیں پہنچا سکتی تھی۔'' انہوں نے فاکس کو تھپتھپایا جو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے ان کے کندھے پر آن بیٹھا تھا۔ جب ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا تو ہیری عجیب انداز سے محض مسکرا کر رہ گیا۔

''تو تم ٹام رڈل سے مل چکے ہو!'' ڈمبل ڈور کے چہرے پر گہری سوچ کی شکنیں پڑ گئیں۔ ''میں اپنے تخیل میں جھانک سکتا ہوں کہ تم سے ملنے میں اس کی سب سے زیادہ دلچسپی ہوگی......''

ہیری ان کی بات سے پرے کہیں دور اپنی کشمکش میں مبتلا تھا۔ جو چیز اسے ابھی تک سمجھ میں نہ آ پائی تھی اور بدستور پریشان کئے

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

ہوئے تھے اچانک اس کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکل گئی۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور!......رڈل نے کہا کہ میں اس کی طرح ہوں، اس نے کہا تھا کہ ہمارے درمیان کوئی عجیب سی چیز ہے جو ہمیں ایک جیسا بنائے ہوئے ہے......''

''اس نے ایسا کہا؟'' ڈمبل ڈور نے اپنی خمیدہ سفید بھنوؤں کے نیچے سے ہیری کو دیکھ کر متفکر انداز میں پوچھا۔ ''اور تمہاری کی کیا رائے ہے؟''

''میرا خیال نہیں کہ میں اس کے جیسا ہوں!'' ہیری نے اپنی امید سے زیادہ تیز آواز میں بولتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ میں تو......میں تو گری فنڈر میں ہوں......میں تو......'' وہ مزید بولنے کے بجائے خاموش ہو گیا۔ اس کے دل میں چھپا ہوا اندیشہ دوبارہ سر اُٹھانے لگا تھا۔ اس نے ایک پل بعد دوبارہ بولنا شروع کیا۔ ''پروفیسر! بولتی ٹوپی نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں......اگر میں سلے درن میں ہوتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ کچھ دیر کیلئے سب لوگ یہی ماننے لگے تھے کہ میں ہی سلزر سلے درن کا جانشین ہوں......کیونکہ میں مارباسی زبان بول سکتا ہوں......''

''تم مارباسی اس لئے بول سکتے ہو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔ ''کیونکہ لارڈ والڈی موٹ جو 'سلزر سلے درن' کا آخری بچا ہوا جانشین ہے، مارباسی زبان بول سکتا ہے۔ اور میں غلطی پر نہیں ہوں تو جس رات اس نے تمہیں ماتھے پر یہ نشان دیا تھا، اسی رات کو اس نے تمہیں اپنی کچھ قوتیں بھی دے ڈالی تھیں حالانکہ مجھے پورا یقین ہے کہ تمہیں طاقت دینے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا......نہ ہی اس کا کوئی عمل دخل تھا۔ یہ سب کچھ حادثاتی طور پر ہو گیا۔''

''والڈی موٹ نے مجھے اپنی کچھ قوتیں بھی دی ہیں؟'' ہیری بھونچکا رہ گیا۔

''میرے اندازے کے مطابق کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔''

''تب تو مجھے سلے درن میں ہونا چاہئے۔ بولتی ٹوپی کو میرے اندر سلے درن کی قوتیں ہی دکھائی دے رہی ہوں گی......اور اس نے......'' ہیری نے متوحش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود اس نے تمہیں گری فنڈر میں بھیج دیا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز سے کہا۔ ''میری بات دھیان سے سنو ہیری! تمہارے ایسی کئی خوبیاں موجود ہیں جنہیں سلزر سلے درن اپنے منتخب کئے گئے طلباء میں سب سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ اس کی اپنی خاص الخاص خوبیاں مارباسی زبان کا جاننا، پختہ مافی الضمیر اور بیش بہا عقلمندی کسی تحفے سے کم نہیں تھیں۔ اسے کسی حد تک قوانین توڑنے کی بھی عادت تھی۔'' انہوں نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ان سب کے باوجود بھی بولتی ٹوپی نے تمہیں گری فنڈر میں بھیج

دیا۔تم جانتے ہوایسا کیوں ہوا تھا ذرا سوچو......‘‘ان کی سفید مونچھیں ایک بار پھر پھڑ کنے لگیں۔

’’اس نے مجھے گری فنڈر میں صرف اس لئے رکھا کیونکہ میں نے اس سے درخواست کی تھی کہ مجھے سلے درن میں نہ بھیجا جائے۔‘‘ہیری نے تھکے ماندے کھلاڑی کی طرح کہا۔

’’بالکل صحیح!‘‘ ڈمبل ڈور کا چہرہ خوشی سے ایک بار پھر دمکنے لگا۔’’اسی وجہ سے تم ٹام رڈل سے بہت الگ ہو۔ہم کیا ہیں؟ یہ ہماری قابلیت سے نہیں بلکہ ہمارے فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے۔اور ہیری! اگر تمہیں اس بات کا ثبوت چاہئے کہ تمہاری اصلی جگہ گری فنڈر میں ہے تو میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ تم اسے ذرا غور سے دیکھو......‘‘

ہیری اپنی کرسی پر غیر متحرک اور نیم ہوش میں بیٹھا رہا۔ڈمبل ڈور اپنی جگہ سے اُٹھے اور پروفیسر میک گوناگل کے میز کے پاس پہنچے۔اس پر پڑی ہوئی خون میں لتھڑی چاندی کی قیمتی دستے والی تلوار اُٹھائی اور ہیری کو دے دی۔ہیری نے آہستگی سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔آگ کی روشنی میں اس کی تیز دھار چمک رہی تھی جس پر ایک عجیب سی علامت بنی ہوئی تھی۔اس کے دستے کے ٹھیک نیچے لکھے ہوئے حروف دیکھے۔

’’گاڈرک گری فنڈر۔‘‘

’’ہیری! صرف ایک سچا گری فنڈر ہی اس تلوار کو ٹوپی میں سے نکال سکتا تھا......‘‘ڈمبل ڈور نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ایک منٹ تک دونوں خاموش بیٹھے رہے پھر ڈمبل ڈور نے پروفیسر میک گوناگل کی میز کا ایک دراز باہر کھینچا اور اس میں ایک قلم اور سیاہی کی دوات باہر نکالی۔

’’اب تمہیں جس چیز کی ضرورت ہے ہیری!...... وہ ہے اچھا کھانا اور پُرسکون نیند...... میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم نیچے ضیافت میں جاؤ تب تک میں اژقبان میں ایک خط بھیجنا چاہوں گا۔ہمیں اپنا ہیگرڈ واپس چاہئے۔اور مجھے ’روزنامہ جادوگر‘ میں شائع کرانے کیلئے ایک وضاحتی مضمون بھی لکھنا ہوگا۔‘‘انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔’’ہمیں ’تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن‘ کیلئے ایک نئے استاد کی بھی ضرورت ہے۔نجانے کیوں؟ ہمارے یہاں تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کا کوئی استاد ٹک نہیں پاتا ہے۔ ہے نا ہیری!‘‘

ہیری مسکرایا اور اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے ابھی دستے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ تبھی دروازہ اتنا زور سے کھلا کہ دیوار سے ٹکرا کر واپس لوٹ گیا۔دروازے پر لوسیس مل فوائے کھڑا تھا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور ان کے پہلو میں بازو کے ٹھیک نیچے ڈوبی کھڑا تھا جس کے پورے بدن پر پٹیاں بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

’’شب بخیر لوسیس!‘‘ ڈمبل ڈور نے دروازے کی طرف دیکھ کر جھکتے ہوئے کہا۔

لوسیس مل فوائے دندناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ہیری کو قریباً زمین پر گرا ہی دیا۔ ڈوبی اس کے پیچھے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ وہ اس کے چوغے کا سرا پکڑے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر دہشت بھرے جذبات دکھائی دے رہے تھے۔

گھریلو خرس نے تکیے کے غلاف جیسا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک دھبے لگی دھجی پکڑی ہوئی تھی جس سے وہ نیچے جھک کر لوسیس مل فوائے کے جوتے چمکا رہا تھا۔ بظاہر ایسا لگتا تھا کہ لوسیس مل فوائے بہت عجلت میں وہاں پہنچا تھا کہ اس کے جوتوں پر نصف پالش ہو پائی تھی۔ اس کے پریشان حال بال بھی اس کی بے چینی کو ظاہر کر رہے تھے۔ اس نے اپنے ٹخنوں میں بیٹھے ہوئے گھریلو خرس کی معذرت خواہانہ نگاہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ڈمبل ڈور کے چہرے پر اپنی زرد آنکھیں جما دیں۔

’’تو......‘‘ لوسیس مل فوائے نے اپنی سرد مہر نظریں ڈمبل ڈور پر جماتے ہوئے کہا۔ ’’آپ واپس آ گئے۔ گورنروں نے آپ کو برخاست کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے ہوگورٹ لوٹنا بہتر سمجھا......‘‘

’’دیکھو لوسیس!‘‘ ڈمبل ڈور نے ایک اطمینان بخش مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ ’’باقی گیارہ گورنروں نے آج مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ سچ کہا جائے تو ایک طرح سے میں الوؤں کی بھرمار سے گھر گیا تھا۔ انہیں یہ پتہ چلا تھا کہ آرتھر ویزلی کی بیٹی کا قتل ہو گیا ہے اور وہ چاہتے تھے کہ میں یہاں فوراً لوٹ آؤں ان کے خیال سے اس گھناؤنے مسئلے سے نپٹنے کیلئے صرف میں ہی واحد موزوں شخص تھا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بتایا کہ میری برخاستگی کیلئے ان کے دستخط کرواتے وقت آپ نے انہیں دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے دستخط نہ کئے تو آپ ان کے گھرانوں کو تاریک جادو کے نرغے میں پھنسا دیں گے۔‘‘

لوسیس مل فوائے کا چہرہ یکدم فق پڑ گیا وہ ہمیشہ سے زیادہ زرد دکھائی دیا لیکن اس کی آنکھیں اب بھی قہر آلودہ دکھائی دے رہی تھیں۔

’’تو......کیا آپ نے حملے رکوا دیئے ہیں؟‘‘ مل فوائے نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔ ’’کیا آپ نے مجرم کو گرفتار کر لیا ہے......؟‘‘

’’ہاں......‘‘ ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’خوب!‘‘ مسٹر مل فوائے نے تیزی سے کہا۔ ’’وہ کون ہے؟......‘‘

’’وہی جو گذشتہ بار تھا لوسیس!‘‘ ڈمبل ڈور بولے۔ ’’لیکن اس بار لارڈ والڈی موٹ کسی دوسرے روپ سے کام کر رہا تھا اس ڈائری کی شکل میں۔‘‘

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

انہوں نے چھوٹی سیاہ رنگ کی ڈائری اُٹھائی جس کے درمیان میں ایک بڑا سوراخ دکھائی دے رہا تھا پھر انہوں نے مسٹر لوسیس کو غور سے دیکھا بہرحال ہیری ڈوبی کو دیکھ رہا تھا۔

گھریلو خرس بہت عجیب حرکتیں کر رہا تھا اس کی بڑی بڑی گیند جیسی آنکھیں ہیری کو پُر معنی انداز میں دیکھ رہی تھیں۔ وہ ڈائری کی طرف اشارہ کر رہا تھا پھر مسٹر لوسیس مل فوائے کی طرف اور پھر اپنی مٹھی سے خود کو......سر پر کس کر مار رہا تھا۔

"اچھا......" مسٹر لوسیس مل فوائے نے دھیمے انداز میں کہا۔

"بڑی پیچیدہ قسم کی منصوبہ بندی تھی۔" ڈمبل ڈور نے غیر معمولی آواز میں کہا۔ وہ اب بھی مسٹر مل فوائے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہے تھے۔ "کیونکہ اگر ہیری......" اسی لمحے مل فوائے نے غصے سے بھری ہوئی تیکھی آنکھوں سے ہیری کو دیکھا۔ "اور اس کا دوست رون اس ڈائری کو تلاش نہ کر لیتے تو......جینی ویزلی پر ہی سارا الزام دھر دیا جاتا۔ کوئی بھی کبھی یہ ثابت نہیں کر پاتا کہ اس نے اپنی مرضی سے یہ کام نہیں کیا تھا......"

مل فوائے کچھ نہیں بول پایا اس کا چہرہ بالکل تصویر کی مانند ساکت ہو گیا تھا۔

"ذرا تصور کیجئے!" ڈمبل ڈور نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ "اس حالت میں کیا ہوا ہوتا...... ویزلی گھرانہ ہماری دُنیا کے اہم خاندانوں میں سے ایک ہے جن کا خون بالکل 'خالص' ہے۔ ذرا خود ہی سوچئے! اگر لوگوں کو یہ پتہ چلتا کہ آرتھر ویزلی کی سگی بیٹی ماگلوؤں پر حملے کر رہی تھی اور ان کی موت کا سامان پیدا کر رہی تھی تو...... آرتھر ویزلی اور ان کے قانون برائے ماگل تحفظات پر اس الزام کا کیا اثر پڑتا؟ یہ تو بہت اچھا رہا کہ ہمیں یہ ڈائری مل گئی اور اس سے رڈل کی یادیں مٹا دی گئیں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو نجانے اس کے مزید کیسے مضر نتائج بھگتنا پڑتے......"

لوسیس مل فوائے نے خود کو بولنے کیلئے تیار کیا۔

"یہ بہت درست رہا۔" وہ کڑک دار لہجے میں بولا۔

ابھی بھی ڈوبی مل فوائے کی پیٹھ کے پیچھے سے اشارے کر رہا تھا۔ پہلے ڈائری کی طرف پھر لوسیس مل فوائے کی طرف اور اس کے فوراً بعد وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگتا۔ شاید وہ کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا۔

اور پھر اچانک ہیری سب کچھ سمجھ گیا۔ اس نے ڈوبی کی طرف سر ہلایا۔ ڈوبی خود کو سزا دیتے ہوئے اپنا ایک کان بری طرح سے مروڑنے لگا اور پیچھے ایک کونے میں چلا گیا۔

"مسٹر لوسیس!" ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ "کیا آپ یہ نہیں جاننا چاہیں گے کہ جینی کو یہ ڈائری کیسے ملی؟"

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

لوسیس مل فوائے نے مڑ کر ہیری کو خونخوار نظروں سے گھورا۔

”اس بارے میں میں کیا کہہ سکتا ہوں؟...... یہ ڈائری اس بے وقوف لڑکی تک کیسے پہنچی؟“ مل فوائے نے تیکھے انداز میں کہا۔

”کیونکہ یہ ڈئرای...... آپ نے ہی اس تک پہنچائی تھی۔“ ہیری نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ”فلورش اینڈ بلاٹس‘ نامی کتابوں کی دکان میں آپ نے بڑی چالاکی سے اس کی تبدیلی ہیئت والی پرانی کتاب اُٹھائی اور پھر کتاب واپس لوٹاتے ہوئے اس کے اندر یہ ڈائری رکھ دی...... میں نے درست کہا...... مسٹر لوسیس مل فوائے!“

اس نے دیکھا کہ مسٹر مل فوائے کے سفید ہاتھوں کی مٹھی بار بار بند ہو رہی تھی اور کھل رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔

”اسے ثابت کر کے دکھاؤ!“ مل فوائے نے غراتے ہوئے کہا۔

”اسے کوئی بھی ثابت نہیں کر پائے گا۔“ ڈمبل ڈور بولے اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ ”اب نہیں! جب رڈل اس ڈائری سے غائب ہو گیا ہے لیکن لوسیس! میں آپ کو یہ مشورہ دینا چاہوں گا کہ آپ آئندہ والڈی موٹ کی سکول کی باقی پرانی چیزیں کسی تک نہ پہنچائیں۔ اگر کوئی اور چیز معصوم ہاتھوں میں پہنچی تو میں سوچتا ہوں کہ آرتھر ویزلی یقیناً اس کے لئے آپ کو ہی ذمہ دار ٹھہرانے کی پوری کوشش کرے گا......“

لوسیس مل فوائے ایک پل کیلئے متحرک ہوا پھر ٹھہر گیا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کا دایاں ہاتھ اپنی جادوئی چھڑی نکالنے کیلئے بری طرح بے تاب ہو رہا تھا۔ بہرکیف لوسیس مل فوائے اپنے گھریلو خرس کی طرف مڑا جو اپنی گیند جیسی آنکھوں سے خلا میں گھور رہا تھا۔

”ڈوبی واپس چلو......“ لوسیس مل فوائے کی تیز آواز گونجی۔ اس کے بعد وہ تیز قدموں سے دروازے کی طرف بڑھا اور زور سے دروازہ کھول کر ڈوبی کی طرف دیکھنے لگا۔ ڈوبی دونوں ہاتھ باندھے دروازے کی طرف لپکا۔ جونہی وہ دروازے پر پہنچا تو مل فوائے نے کھینچ کر اس کی کمر پر لات دے ماری اور وہ اُڑتا ہوا باہر راہداری میں منہ کے بل گرا۔ پوری راہداری میں ڈوبی کی کراہتی چیخوں کی آواز پھیل گئی۔ لوسیس مل فوائے اپنا غصہ ڈوبی پر نکالتا ہوا جا رہا تھا۔ ہیری یہ دیکھ کر ایک پل کیلئے ٹھہرا اور سوچتا رہا پھر اس کے دماغ میں ایک خیال کوندا۔ وہ جلدی سے میز کی طرف بڑھا۔

”پروفیسر ڈمبل ڈور!“ ہیری نے جلدی سے بولا۔ ”کیا میں یہ ڈائری مسٹر مل فوائے کو واپس کر سکتا ہوں...... مہربانی کیجئے!“

”کیوں نہیں ہیری......“ ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔ ”لیکن جلدی، یاد رکھنا تمہیں ضیافت میں بھی پہنچنا ہے۔“

ہیری نے لپک کر ڈائری اُٹھائی اور دفتر سے باہر دوڑ لگا دی۔ وہ وہ راہداری کے موڑ کے پاس ڈوبی کی درد بھری چیخوں کو دھیما

Waqar Azeem www.pakistanipoint.com

ہوتے سن سکتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا منصوبہ کامیاب ہوگا یا نہیں؟ بہرحال اس نے جلدی سے اپنا ایک جوتا اتارا اور پھر اپنے گندی جراب کو باہر کھینچتے ہوئے اتار لیا اور اسکے اندر ڈائری ٹھونس کر اسے جلدی جلدی لپیٹا۔ اس نے جلدی سے جوتا واپس چڑھایا اور اندھیری راہداری میں دوڑ لگادی۔ وہ سیڑھیوں کے اوپر ان کے بالکل قریب پہنچ گیا۔

''سنئے مسٹر مل فوائے......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے قدموں کو بمشکل ٹھہرنے کیلئے روکا تھا۔ ''مجھے آپ کو کچھ لوٹانا ہے......'' یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی بدبودار گندی جراب زبردستی لوسیس مل فوائے کے ہاتھوں میں تھمادی۔

''یہ کیا ہے؟'' مسٹر لوسیس مل فوائے نے ڈائری کے اوپر سے جراب کو ہٹایا اور جراب کو حقارت سے ایک طرف پھینک دیا۔ پھر وہ غصے سے کبھی ڈائری کو......کبھی ہیری کو گھورتا رہا۔

''ہیری پوٹر! تمہارا بھی کسی دن وہی برا حال ہوگا جو تمہارے والدین کا ہوا تھا۔ وہ بھی احمق تھے اور دوسروں کے معاملے میں ٹانگ اڑایا کرتے تھے......'' لوسیس دھیمے انداز میں بولا۔

مل فوائے ہنکارتا ہوا پلٹا اور چلنے کیلئے آگے بڑھا۔

''چلو ڈوبی......میں کہا چلو ڈوبی......''

لیکن ڈوبی اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ اس کے ہاتھ میں ہیری کی بدبودار گندی جراب پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس کی طرف ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسے کوئی انمول خزانہ مل گیا ہو۔

''مالک نے ڈوبی کو جراب دی ہے۔'' گھریلو خرس نے حیرانگی سے کہا۔ ''مالک نے ڈوبی کو آزاد کر دیا......واقعی آزاد کر دیا......''

''کیا؟'' مل فوائے ٹھٹک کر اپنی جگہ پر رُک گیا۔ ''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟'' وہ تھوک نگلتا ہوا بولا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''ڈوبی کو ایک جراب مل گئی۔'' ڈوبی نے غیر یقینی کے عالم میں کہا۔ ''مالک نے اسے میری طرف پھینکا اور ڈوبی نے اسے پکڑ لیا اور ڈوبی......ڈوبی اب آزاد ہے۔''

لوسیس مل فوائے اپنی جگہ کھڑا دم بخود رہ گیا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے کبھی ڈوبی کو اور کبھی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے موزے کو دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے اسے سب کچھ سمجھ آ گیا اور اس نے پلٹ کر ہیری کے اوپر چھلانگ لگادی۔

''لڑکے......تم نے میرا غلام چھین لیا......میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''آپ ہیری پوٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔'' اسی وقت ڈوبی ان کے دونوں کے بیچ میں آ گیا اور ایک زوردار دھماکے کی

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com

آواز سیڑھیوں میں گونجی۔ لوسیس مل فوائے ہوا میں سے ہی الٹ گیا اور عقبی جانب گرتا چلا گیا۔ ایک بار میں تین سیڑھیاں عبور کرتا اور لڑھکتا ہوا کمر کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ وہ فرش پر مڑا تڑا سا پڑا تھا۔ اس کا چہرہ فرطِ طیش سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے اُٹھتے ہوئے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی لیکن ڈوبی نے اسی وقت اسے خبردار کرتے ہوئے اپنی لمبی انگلی کا رُخ اس کی طرف موڑ دیا۔

''آپ اب چلے جائیے۔'' گھریلو خرس تمیز کے دائرے میں بولا۔ اس کی آواز میں بے حد سرد مہری نہاں تھی۔ ''آپ ہیری پوٹر کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے...... بہتر ہوگا کہ آپ واپس لوٹ جائیے......''

لوسیس مل فوائے کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اس نے ان دونوں کی طرف قہر ڈھاتی ہوئی نگاہ ڈالی اور اپنا چوغہ درست کرتے ہوئے اسے ہوا میں چاروں طرف لہرایا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا ان دونوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

''ہیری پوٹر نے ڈوبی کو آزاد کر دیا......'' گھریلو خرس نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور تشکر آمیز نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ سب سے پاس والی کھڑکی سے آتی چاندنی اس کی گیند جیسی گول آنکھوں میں چمک رہی تھی۔ ''ہیری پوٹر نے ڈوبی کو آزاد کر دیا......''

''میں کم از کم اتنا تو کر ہی سکتا تھا ڈوبی!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بس تم اتنا وعدہ کرو کہ اب دوبارہ کبھی میری جان بچانے کی کوشش نہیں کرو گے۔'' یہ سن کر گھریلو خرس کے بدصورت بھورے چہرے پر اچانک ایک چوڑی، دانت دکھانے والی مسکان پھیل گئی اور پھر اس نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ہیری کو جراب واپس پہنا دی۔

''ڈوبی میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ یاد ہے، تم نے مجھے کہا تھا کہ اس کا 'تم جانتے ہو کون؟' سے کوئی لینا دینا نہیں تھا تو......؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ ایک اشارہ تھا جناب!'' ڈوبی نے کہا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ جیسے یہ اتنا واضح اشارہ تھا کہ ہیری کو اس پہلی بار میں ہی سمجھ لینا چاہئے تھا۔ ''ڈوبی آپ کو اشارہ کر رہا تھا۔ شیطان جادوگر کے نام بدلنے سے پہلے سب لوگ اس کا نام لے سکتے تھے اب آپ کو سمجھ میں آیا۔''

''ہاں سمجھ میں آیا......'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔ ''اچھا تو بہتر ہوگا کہ میں چل دوں ضیافت کی شروعات ہو چکی ہوں گی اور میری دوست ہرمائنی بھی اب تک جاگ چکی ہوگی۔''

ڈوبی نے فرطِ جذبات میں آگے بڑھ کر اپنے پتلے پتلے بازو ہیری کی ٹانگوں کے گرد ڈال دیئے اور اس سے لپٹ گیا۔ اس کی آنکھیں میں نمی چمک رہی تھی۔

''ڈوبی، ہیری پوٹر کو اپنے دل میں جتنا عظیم اور باکمال سمجھتا تھا، ہیری پوٹر تو اس سے زیادہ عظیم اور باکمال جادوگر نکلا......'' وہ

www.pakistanipoint.com Waqar Azeem

سبکیاں لیتے ہوئے بولا۔''الوداع ہیری پوٹر......الوداع''

اور ایک تیز چمک کی آواز کے ساتھ گھریلو خرس ڈوبی وہاں سے غائب ہو گیا۔

☆☆☆

ہیری کئی بار ہوگورٹ کی پر تکلف ضیافت میں شرکت کر چکا تھا مگر اس جیسی بات پہلے کبھی محسوس نہیں ہو پائی تھی۔ سب اپنے مخصوص پاجامے پہنے تمام رات بڑے ہال میں خوشیاں مناتے رہے۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ ان میں سے سب سے اچھی بات کون سی تھی؟

جب ہرمائنی اس کی طرف چوکڑیاں بھرتے ہوئے لپکی تو اس کی چیختی آواز ہیری کو بے حد فرحت بخش محسوس ہوئی۔''تم نے اسے بالآخر سلجھا دیا......تم نے اسے سلجھا دیا......''ہرمائنی کی آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی۔

پھر جب جسٹن تیزی سے ہفل پف کی میز سے اُٹھ کر اس کی طرف آیا اور اس نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور کافی لمحوں تک اپنے سابقہ رویئے کیلئے اس سے معذرت کرتا رہا کہ اس نے خواہ مخواہ ہیری پر شک کیا۔

پھر جب ہیگرڈ رات کے ساڑھے تین بجے آیا اور اس نے ہیری اور رون کے کندھوں پر اتنی زور سے شاباشی دی کہ وہ تقریباً کیک کی پلیٹ پر گر گئے۔ ہیگرڈ کی آنکھوں میں خوشی اور تشکر کے آنسو تیر رہے تھے۔

پھر جب اس کے اور رون کے چار سو پوائنٹس کی وجہ سے گری فنڈر لگا تار دوسرے سال سکول کا سالانہ اعزاز 'ہاؤس کپ' جیت گیا۔

پھر جب پروفیسر میک گوناگل نے کھڑے ہو کر ان سب کو یہ بتایا کہ اس سال سکول میں چھائی رہنے والی سنگینی اور خوف وہراس کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے، امتحانات نہیں لئے جائیں گے۔ اسی لمحے ہرمائنی کی تاسف بھری آواز ابھری۔''اوہ نہیں......''

پھر جب ڈمبل ڈور نے یہ اعلان کیا کہ بدقسمتی سے پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ حادثے کا شکار ہو گئے ہیں لہٰذا وہ اگلے سال 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کا موضوع نہیں پڑھائیں گے۔ وہ یہاں سے واپس جا کر اپنی یادداشت کی بحالی کیلئے علاج کرائیں گے اور ہماری دُعا ہے کہ وہ جلد از جلد صحت یاب ہوں۔ اس بات سے خوش ہو کر ضیافت کے شرکاء نے زبردست تالیاں بجائیں جن میں اساتذہ بھی شامل تھے۔

''بڑی شرم کی بات ہے......''رون نے اپنی پلیٹ میں جام والا سالم کیک رکھتے ہوئے کہا۔''میں اب لک ہارٹ کو سچ مچ پسند کرنے لگا ہوں۔''

☆☆☆

سکول میں سہ ماہی کے درمیان پیش آنے والے سنگین حالات کے خاتمے پر باقی دن سورج کی چمکتی ہوئی دھوپ میں بیت گئے۔ ہوگورٹ ایک بار پھر سے معمول پر گامزن ہو چکا تھا۔ صرف کچھ چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں۔ تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کی تمام جماعتیں منسوخ کر دی گئی تھیں۔ (''ہم نے اس موضوع پر ویسے بھی کافی مہارت حاصل کر لی ہے۔'' رون نے جماعت کی منسوخی پر ہرمائنی کو بتایا تو وہ جل بھن کر رہ گئی۔) لوسیس مل فوائے کو سکول کے گورنر کے عہدے سے معزول کر دیا گیا تھا۔ ڈریکو مل فوائے اس خبر کے بعد سکول میں پہلے کی طرح اتراتے ہوئے نہیں گھومتا تھا کہ جیسے وہ یہاں کا مالک ہو۔ اس کے برخلاف وہ چڑچڑا اور تاسف زدہ سا دکھائی دیتا تھا۔ دوسری طرف جینی ویزلی ایک بار پھر پوری طرح خوش دکھائی دینے لگی تھی۔

بہت جلد ہی ہوگورٹ ایکسپریس سے گھر واپس لوٹنے کا وقت آن پہنچا۔ ہیری، رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج اور جینی ایک ہی کمپارمنٹ میں ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ چھٹیاں شروع ہونے کے بعد انہیں جادو کرنے کی ممانعت تھی، اس لئے انہوں نے ان آخری گھنٹوں کی آزادی کا بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ انہوں نے پٹاخوں دار چٹکیاں کھیلی۔ فریڈ اور جارج کے فلبسٹر ساختہ پٹاخے چلائے اور ایک دوسرے کو جادو سے نہتا کرنے کی خوب مشق کی۔ ہیری کو اس جادوئی کلمے میں کافی مہارت ہو چکی تھی۔ وہ لوگ لگ بھگ کنگ کراس ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے کہ تبھی ہیری کو کوئی چیز یاد آئی۔

''جینی! تم نے پرسی کو ایسی کیا حرکت کرتے دیکھا تھا جو اس نے تمہیں کسی کو بھی بتانے سے منع کر رکھا تھا؟'' ہیری نے اچانک سوال کیا تو سب لوگ چونک اُٹھے۔

''اچھا وہ......'' جینی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی۔ ''دیکھو! پرسی کی دوست ہے......''

اسی وقت فریڈ نے جارج پر کتابوں کا ڈھیر گرا دیا۔

''کیا......؟''

''وہ ریون کلا کی مانیٹر ہے! پینی لوپ کلیئر واٹر......'' جینی نے بتایا۔ ''پرسی نے گذشتہ گرمیوں میں اسے بے تحاشا خط بھیجے تھے۔ وہ اس سے سکول میں چھپ چھپ کر ملتا بھی تھا۔ ایک دن جب وہ ایک خالی کمرہ جماعت میں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہے تھے کہ میں نے انہیں اکٹھے دیکھ لیا۔ وہ اتنا پریشان ہوا جب پینی لوپ پر 'تم جانتے ہو کون؟' کا حملہ ہوا...... تم لوگ اسے چھیڑو گے تو نہیں......'' جینی نے گھورتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔ ہیری نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جلدی سے گردن نفی میں ہلائی۔

''اس بارے میں تو ہم خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے۔'' فریڈ جلدی سے بولا جبکہ اس کی صورت سے صاف جھلک رہا تھا جیسے

Wacar Azeem
www.pakistanpoint.com

اس کی سالگرہ بہت جلدی سر پر آن پہنچی ہو۔

’’بالکل نہیں......‘‘ جارج نے کھی کھی کرتے ہوئے کہا۔

ہوگورٹ ایکسپریس دھیمے ہوئی اور آخر کار رُک گئی۔ ہیری نے اپنا قلم اور چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ وہ رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔ اس نے چرمئی کاغذ پر دوبارہ کچھ لکھا اور پھر اسے دو حصوں میں پھاڑ کر ان دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک حصہ تھما دیا۔

’’اسے ٹیلی فون نمبر کہتے ہیں۔ گذشتہ گرمیوں میں، میں نے تمہارے ڈیڈی کو ٹیلی فون کا استعمال کرنا سکھا دیا تھا، ان سے پوچھ لینا۔ ڈرسلی گھرانے میں مجھے فون کرتے رہنا......ٹھیک ہے؟ میں صرف ڈڈلی کے ساتھ باتیں کر کر کے پورے دو مہینے نہیں گزار سکتا۔ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو پائے گا......‘‘ ہیری نے جلدی جلدی انہیں کہا۔ وہ ریل گاڑی سے اترے اور جادوئی ستون کی طرف جاتے ہوئے ہجوم میں شامل ہو گئے۔

’’تمہارے انکل اور آنٹی تو فخر سے پھولے نہیں سمائیں گے جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ اس سال تم نے سکول میں کیا کارنامہ انجام دیا ہے......ہے نا؟‘‘ ہرمائنی نے ہیری سے پوچھا۔

’’نہیں!‘‘ ہیری نے مستحکم انداز میں بولا۔ ’’کیا تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟ اتنے سارے موقع تھے جب میں مر سکتا تھا لیکن پھر بھی میں بچ گیا؟......یہ جان کر وہ لوگ یقیناً اپنے سر کے بال نوچ ڈالیں گے......‘‘

پھر وہ ماگلوؤں کی دُنیا میں لے جانے والے ستون سے ایک ساتھ باہر گئے۔

☆☆☆

Waqar Azeem
www.pakistanipoint.com